

صحیح

مشرف

مشرف شریف حویلی ہندوستان

۴۳۱۱ امام شریف حویلی کاٹیج پورہ اولیائی بازار فٹو زویر

رحمۃ اللہ علیہ علامہ محمد تقی عثمانی

ماہر شریعہ و احسان پبشر لاہور



۴۲۲ احادیث نبوی کا مِزج پر نور اور ایمان افزہ ذخیرہ

مُصَحِّح

مشرف  
مُصَحِّح احادیث نبوی

جلد

چہارم



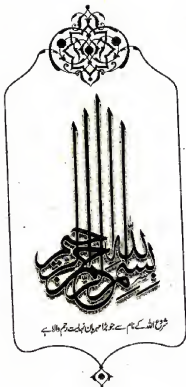
امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر  
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الرحمنؒ

نعمانی مکتب خانہ

حق سٹیٹ اردو بازار لاہور 042-7321865



شرح اللہ کے نام سے جو نام پرنا پڑھتا ہے وہ لکھے



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حرفے ناشر

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُوسْلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ﴾

محترم قارئین!

حدیث رسولؐ اور اس کے علوم کے ساتھ امتحانِ اللہ تعالیٰ کے خاص کرم اور نعمتوں میں سے ہے۔ یہ مشغولیت اللہ تعالیٰ محض اپنے اُن بندوں کو عطا فرماتے ہیں کہ جن پر اس کی خاص رحمت اور نظر کرم ہوتی ہے۔

الحمد للہ یہ اعزاز والہ گرامی (نجیر احمد نعمانی) کو نعمانی کتب خانہ کے قیام کے فوراً بعد ہی حاصل ہوا کہ علوم حدیث رسولؐ میں صحاح ستہ کی کتب کے تراجم اور ان کی اردو زبان میں شروحات کی وسیع پیمانے پر اشاعت کرنے کی پاکستان میں ابتداء ہمارے ادارہ نے کی اور عوام الناس اردو پڑھنے والے لوگ اور علوم جدیدہ کے حامل علماء و طلباء ہر ایک کو حدیث اور علوم حدیث کی تحقیقی و دور کرنے کا موقع ملا۔

ان تراجم میں علامہ وحید الزمان کا نام ان خوش قسمت لوگوں کی فہرست میں شامل ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور فرمودات سے اعلیٰ رحمت کرتے ہوئے علم حدیث کے میدان میں نمایاں خدمات سر انجام دیں آج تک ہونے والے دیگر تراجم میں انہی سے کمبشت استفادہ کیا جا رہا ہے۔

”نعمانی کتب خانہ“ کے شائع کردہ ان تراجم احادیث کی اشاعت کے لیے اُس دور کے تقاضوں کے مطابق دور دراز علاقوں سے سہ ماہی شائع شدہ پچاس برس سے تاحال پیشروینی و علمی لاہوریوں کی ذہنت بنے ہوئے ہیں۔

علمی و تحقیقی میدان میں کمیونٹری آمد سے جو انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کی روشنی میں ہم (مسلم شریف مع مختصر شرح النووی) موجودہ ایڈیشن ترقی پسند اور جدت کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں موجودہ ایڈیشن کو درج ذیل طباعتی خوبیوں سے مزین کیا گیا ہے۔ جس سے اُمید کی جاسکتی ہے کہ ”مسلم شریف“ کا موجودہ ایڈیشن مارکیٹ میں موجود دیگر اردو نسخوں میں منفرد اہمیت کا حامل ہے۔

تمام احادیث کو نئے سرے سے جدید اردو کپیڈنگ پوزنگ سے آراستہ کیا گیا ہے اور راوی حدیث کے بعد متن حدیث کا مرکزی حصہ الگ فونٹ (سائل) میں لکھا گیا ہے تاکہ حدیث میں فرمانِ رسولؐ کا حصہ نمایاں ہو جائے۔

تمام احادیث کی سترے سے نمبر تک کی گئی ہے تاکہ قارئین کو دیگر کسی اردو کتاب سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اس سلسلہ میں جو عالمی معیار کے مطابق نمبر درج ہیں انہی کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

اردو زبان میں شائع شدہ دیگر تراجم میں بعض احادیث سترے سے موجود ہی نہ تھیں ان کو عربی کے ساتھ اصل نسخہ سے نقل کروا کر ترجمہ بھی کروایا گیا ہے۔ الحمد للہ اب اس نسخہ میں مکمل احادیث موجود ہیں۔

عربی اعراب کی درجہ کی کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر اردو زبان کے پرانے الفاظ کو جدید الفاظ میں تبدیل کیا گیا ہے۔ بحیثیت ناشر کسی دینی کتاب کی اصل اشاعتی خوبصورتی کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب کوئی قاری کتاب کے لکس مضمون کو آسانی اور خوبصورتی سے چڑھ کر سمجھ لے اور اس پر عمل کرے یہ تمام تبدیلیاں اور کاوشیں اسی سلسلہ میں کی جاتی ہیں۔

اس عظیم الشان کتاب کی کچھ ڈنگ پروف ریڈنگ ڈبازنگ اور تخریجی میں ہمیں اپنے نہایت قابل احترام دوست جناب ابو بکر قدوسی صاحب اور ان کے معاونین کا خصوصی تعاون حاصل رہا ہے ہم دلی کی گہرائیوں سے ان کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سہمی حسہ میں شرکت کرنے والے ہم تمام کارکنان کو دین اور آخرت کی کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ (آمین)

آخر میں ہم اللہ کے حضور نہایت عاجزی و انکساری سے سر بسجود دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم کوشش کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں اور ہمارے والدین کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

محمد ضیاء الحق نعمانی دھرم پور  
نعمانی سب خانہ (لاہور۔ گوجرانوالہ)



# فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد چہارم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۱	رسول اللہ ﷺ کے صبر کا بیان	۱۳	کتاب النکاح
۴۱	نوا کے فتویٰ کی تحقیق	۱۳	نکاح کے مسائل
۴۱	دلیر کا بیان	۱۳	نکاح کا مستحب ہو اس کے لئے جس کو طلاق ہو
۴۲	اپنی اوطار کی آزادی کر کے نکاح کرنے کی اہلیت	۱۶	جو کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اس کے دل میں پیدا ہو تو اپنی بیوی سے محبت کرے۔
۴۸	نکاح ننب اور زہول مقاب اور ننب کا بیان	۱۶	باب صحر کے طہال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر طہال ہونے کا
۵۳	دعوت قبول کرنے کا بیان	۱۶	پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان
۵۶	طلاق کا بیان	۱۶	بہنہ کی اور پھر وہی اور خالہ اور بھانجی کا بیع کرنا نکاح میں حرام ہے
۵۸	جماع کے وقت کی دعا	۲۱	عمر کا نکاح حرام ہے اور بظاہر بنا کر وہ ہے
۵۹	آگے اور پیچھے سے نکلنے میں بیع کرنے کا بیان	۲۸	ایک بھائی کے بیٹا کا جب تک جواب نہ دے تب تک بیعت نام
۵۹	باس بیان میں کہ عورت کو انہی کہ مرد کو جماع سے روکے	۳۰	دینا رو نہیں
۶۰	عورت کا بھی گھولنا حرام ہے	۳۲	نکاح شکار کا اطلاق
۶۱	عزل کا بیان	۳۳	نکاح کی شرط طلاق کے پورے کرنے کا بیان
۶۳	جو عورت قیدی یا حاضر ہو اس سے صحت حرام ہونے کا بیان	۳۳	نکاح کا نکاح میں باجائز دینا نہ ان سے ہے اور باکرہ کا نکاح سے
۶۵	خدا کے جوار کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں	۳۵	باب کو وہاں ہے کہ بیوی لڑکی کو اسی کا نکاح کرے
	کتاب الرضاع	۳۵	مقدار اور ذوق کا شوال میں مستحب ہے
۶۷	رضاع پلانے کے مسائل	۳۷	جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا نام اور خط بیان کرے
۶۷	رضاعت کی حرمت میں ذکر کراہت	۳۷	مہر کا بیان اور تعلیم القرآن اور مہر مصرمانے میں سوچے کا پھلا
۷۰	رضاعت کی بیوی کی حرمت کا بیان	۳۸	دلیر کے
۷۱	بیوی کی بیوی اور بیوی کی بیوی کی حرمت کا بیان	۴۰	تعلیم القرآن پر اجازت لینی درست ہے
۷۳	ایک اور دفعہ جو سنے کا بیان		
۷۳	بائی دالہ اور دھپنے سے حرمت کا بیان		
۷۵	بیوی مہر کی رضاعت کا بیان		
۷۷	رضاعت کے بھوک سے بچاؤ ہونے کا بیان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۶	اشیاء منسل سے عدت کا قیام ہونا	۷۸	نکاح کا بیان
۱۲۸	سوک واجب ہے اس صورت پر جس کا خاوند مر جائے اور کسی حالت میں جس دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے		بعد از تہنہ کے قیدی صورت سے عدت کرنا درست ہے اگرچہ اس کا شوہر بھی سوچا ہو اور نہ ورنہ ہونے کے نشان فوت جانے کا بیان
	<b>کتاب الطلاق</b>	۷۸	کابیان
۱۲۳	لعوان کا بیان	۷۹	ازکام عدت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شہادت سے بچنے کا بیان
	<b>کتاب العتق</b>	۷۹	لوڑی کے اعتبار کا بیان
۱۲۳	برزدہ آزاد کرنے کا بیان	۸۱	تاکہ کی بات کا اعتبار کا طلاق ولد میں
۱۲۳	ولا مامی کو طے کی جڑ آزاد کرے	۸۲	ہا کر اور شہید کے پاس زلف کے بعد شوہر کے ظہیر کے کا بیان
۱۲۹	ولا مامی کا بیٹا یا بیٹا کی جڑ سے نہیں	۸۳	زیوں کی پاری کا بیان
۱۵۰	غلام اپنے آزاد کرنے والے کے ساتھ کسی کو مولیٰ نہیں بنا سکتا		انہما ازین سلمہ رسول اللہ ﷺ اپنی پاری سکون کو بہ کر کے کا بیان
۱۵۱	برزدہ آزاد کرنے کی غنیمت	۸۵	وجہ عدت نکاح کرنے کا بیان
۱۵۲	باپ کو آزاد کرانے کی غنیمت	۸۶	ہا کر سے طلاق مستحب ہونے کا بیان
	<b>کتاب البیوع</b>	۸۷	عقوق کے ساتھ خوش طبعی کرنے کا بیان
۱۵۳	خرید و فروخت کے مسائل	۹۰	اگر عواضیت نہ کرتی تو کوئی بھی صورت بھی اپنی شوہر سے خفایت نہ کرتی
۱۵۳	نگہری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے	۹۱	دنیا کی بہترین شائع ایک بیوی ہے
۱۵۳	جیل بیل کی بیع کی ممانعت	۹۱	عقوق کے ساتھ میں ملوک کا بیان
	اپنے بھائی کے سرخ پر سرخ نہ کرے نہ اس کی بیع پر بیچے اور دھوکہ دینا اور قرض میں دھوکہ کرنا حرام ہے		<b>کتاب الطلاق</b>
۱۵۵	آگے بڑھ کر تاجروں سے بھٹکی ممانعت	۹۳	طلاق کے مسائل
۱۵۶	شوہر والا یا پورا لے گا مال نہ بیچے	۹۹	قرود کے مسئلوں کی تحقیق
۱۵۷	مصرعہ کی بیع کا بیان	۹۹	تین طاقتوں کا بیان
۱۶۰	تبدل سے پہلے فریاد کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے		کھانا کھانا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی صورت سے کہا کہ جو بھ
	نیکور کے ذریعہ کو جس کا وزن معلوم نہ ہو مگر کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے	۱۰۰	پر حرام ہے اور نہ طلاق کی قسمی
۱۶۳	بائع اور مشتری دونوں کا اختیار ہے جب تک اسی مقام میں رہیں	۱۰۳	شوہر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو
۱۶۳	جہاں بیع ہوتی ہے	۱۰۷	ایلا کا بیان
۱۶۵	تہنہ اور بیان میں درست داری کا بیان	۱۰۸	مطلقہ یا تح کے عقد نہ ہونے کا بیان
۱۶۶	جو شخص بیع میں دھوکہ کھائے		مطلقہ ہائیں کو اور جس کا شوہر مر گیا وہ اس کو دن میں نکاحا ضرورت کے بدلے دے دے
	یہ جب تک اس کی ملاحیت کا یقین نہ ہو عدت پر بیچنا	۱۲۶	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۸	کرنے کا پانا حرام ہے مگر فلاح یا بھتیجی یا جانوروں کی حفاظت کے لئے یا بے ضرورتی کے لئے یا کسی اور کی کامیابی کے لئے یا کسی اور کی کامیابی کے لئے یا کسی اور کی کامیابی کے لئے	۱۹۸	درست نہیں جب تک کالے کی شرط نہ ہوگی ہو
۲۰۲	چھیننے لگانے کی اجازت حلال ہے	۱۹۸	ترجمہ کو حلال سمجھ کر بدلے پینا حرام ہے مگر یہ میں درست ہے
۲۰۳	شراب پینا حرام ہے	۱۹۸	فرضی حج کو اگر دست پہنچا دیا اس پر حج ہوگی ہو
۲۰۵	شراب اور دوا دار اور سودا داروں کی بیع حرام ہے	۱۹۸	حاکم اور حلالہ اور کارہ کی ضمانت اور بھل کی بیع نقل مباحیت کے
۲۰۷	سود کا بیان	۱۹۸	وہا و ضائع ہونا
۲۰۸	بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع	۱۹۸	زمین کا کرنا یہ پر دینے کا بیان
۲۱۱	چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض ممنوع ہونے کا بیان	۱۹۸	انسان کے بدلے زمین کرنا یہ پر دینے کا بیان
۲۱۲	سونے اور تینوں والے ہار کی بیع	۱۹۸	حزارت اور سارا ہر کے بیان میں
۲۱۳	برادر برادر بیع کی بیع	۱۹۸	زمین خرید کرنے کا بیان
۲۱۸	سود کمانے اور کھانے والے پر لعنت کا بیان		<b>کتاب المساکات والمزاععة</b>
۲۱۸	چاندی کی بیع	۱۹۵	مساکات اور عزارت کے مسائل
۲۱۹	حلال کو حاصل کرنے اور بے ادبی یا شک یا چھوڑنے کا بیان	۱۹۵	درست لگانے کی اور بھتیجی کرنے کی غنیمت
۲۲۰	ادب کو چھوڑ کر سودی کی شرط کر لینا	۱۹۸	آفت سے جو نقصان ہوا اس کو بھرنے کا
۲۲۱	جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بھتر جانور دینا مستحب ہے	۱۹۸	قرض میں سے کچھ صاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرض دار کو تکلیف ہو)
۲۲۲	جانور کو جانور کے بدلے کم زیادہ بیعنا درست ہے	۱۹۸	اگر قرضدار مطلق ہو جائے اور باقی مشتری کے پاس اپنی چیز مستحب پانے تو وہ اس سے ملتا ہے
۲۲۳	گروہی دیکھنا سفر اور حذرہ دونوں میں جائز ہے	۱۹۸	مطلق کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی غنیمت
۲۲۴	بیع مسلم کا بیان	۱۹۳	فرضی مالدار اس کا قرض ادا کرنے میں اگر کرنا حرام ہے اور جب قرض ادا نہ ہو جائے۔ مالدار پر تو اس کا قبول کر لینا مستحب ہے۔
۲۲۵	اکٹھار انسان اور عجمی کی غلامی میں حرام ہے	۱۹۵	جو پانی جنگل میں ضرورت سے زیادہ ہوا اس کا بیع حرام ہے
۲۲۶	بیع جس قسم کمانے کی ضمانت	۱۹۵	جب لوگوں کو اس کی احتیاج ہو گئی اس پر اسے میں اور اس کا دکان منع ہے اور کمانے کی اجازت لینا منع ہے۔
۲۲۷	شک کا بیان	۱۹۵	کے کی قیمت اور بھتیجی کی مطلق اور بھتیجی کی خریدی اور بھتیجی کی بیع حرام ہے
۲۲۸	ہمسایہ کی دوا میں شریک کرنا	۱۹۵	سود کے نقل کا حکم پر اس حکم کا منوع ہونا اور اس امر کا بیان
۲۲۹	قلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے		
۲۳۰	جب دوا میں اشتکال ہو تو بھتیجی کو اور دکان چاہیے		
	<b>کتاب الغرائض</b>		
۲۳۱	غرائض یعنی روئے کا بیان		
۲۳۲	غرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور غلط قرضی مرکوز کرنے کا		
۲۳۳	جان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۵	قسم میں انکار و مذکر	۲۲۵	الحاکم و ذوال آیت کا سب سے آخر میں آتے ہیں
۲۷۵	جب قسم سے گمراہوں کا نقصان ہو تو قسم توڑنا منع ہے بشرطیکہ	۲۲۸	جمال چھوڑے اس کے ساتھ ساتھ
۲۷۷	دو کام لازم نہ ہو		<b>کتاب الہجاء</b>
۲۷۷	کاغذ لکری حالت میں کوئی نہ رمانے پر سلطان ہو جائے	۲۲۹	ہر بار صدقہ کے مسائل
۲۷۹	تلاک و روضی سے کوئی گمراہ نہ ہو جائے	۲۳۰	جس کو چھ صدقہ دے پھر اس سے وہی چیز لے کر دے
	اپنے تمام مال و املائی پر نہ کی قیمت لگانے والے کے لئے دیکھو	۲۳۱	صدقہ سے کرنا ۱۷۱۱۱۱۱۱
۲۸۲	بیان	۲۳۲	بعض اداؤں کو دینا اور بعض کو نہ دینا کر دے
	تمام کو ہی نکالو اور پھر ان کو جو خریدا کھائے اور پھینکے ہو گراں کو	۲۳۵	عمری کا بیان
۲۸۲	حالت سے نرا اور تکلیف نہ ہو		<b>کتاب الوصیۃ</b>
۲۸۲	تمام کے ساتھ و کتب کا بیان	۲۳۹	وصیت کا بیان
۲۸۵	مشترکہ تمام کو آزاد کرنے والے کا بیان	۲۵۰	ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں
۲۸۸	میری کتب درست ہے	۲۵۳	صدقہ کا ثواب دینے کا بیان
	<b>کتاب القاسمہ والمحالین</b>	۲۵۴	مرنے کے بعد ان کی کوئی چیز کا ثواب نہ پختہ ہے
	<b>والتصلص والذیات</b>	۲۵۴	وقف کا بیان
۲۹۰	قسمت لڑائی قصاص اور دیت کا بیان		جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت نہ ہو اس کو وصیت نہ کرے
۲۹۰	قسمت کا بیان	۲۵۵	درست ہے
۲۹۵	لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم		<b>کتاب الفلذ</b>
	پھر و غیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا اسی	۲۶۱	خوار کے مسائل
۲۹۸	طریقہ خودکشی سے قتل کرنے کے	۲۶۱	خوار کو چار کرنے کا حکم
	جب کوئی دوسرا جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے	۲۶۳	ایسی خوار جس میں مذکور ہمارے ہمارے ہمارے
	اور دفع کرنے میں اس کی جان یا عضو کا نقصان پہنچے تو اس پر پکے	۲۶۵	کعبہ بیول جانے والے کی خوار کا بیان
۲۹۹	جوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیار یا جرم نہیں)	۲۶۶	خوار کے کفار کا بیان
۳۰۱	داغوں میں قصاص کا بیان		<b>ایمان کے بیان میں</b>
۳۰۲	مسلمانوں کا قتل کب درست ہے	۲۶۷	قسوں کے مسائل
۳۰۳	جس نے پہلے خون کی ہلاکت اس کے گناہ کا بیان	۲۶۷	خدا کے ساتھ کسی کی قسم کھانے کی ممانعت
۳۰۳	قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا	۲۶۸	جملات و لڑائی کی قسم کھانے اس کو اللہ اللہ پڑھنا چاہیے
۳۰۳	خون اور عزت اور مال کا حق سخت ہے		جو جس قسم کھائے کسی کا پھر اس کے خلاف کو بھڑکے تو اس کو
	قتل کا مقدمہ سمجھ ہے اور قاتل کا مقتول کے حوالے کر دیں گے اور	۲۶۹	کرنے اور قسم کا کفار دے
۳۰۶	اس سے حفاظتی کی درخواست مستحب ہے۔	۲۷۵	قسم کھانے والے کی قیمت کے حوالے میں قسم ہوگی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۵	ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا	۳۳۸	بیٹے کے بچے کی دیت اور نکل بظاہر شہ عمو کی دیت کا بیان
۳۳۶	حاکم کے فیصلے سے امر واقعی فساد ہوگا		<b>کتاب الحدود</b>
۳۳۷	ہندو ایسٹین کی بی بی کی فیصلہ	۳۴۱	حدود کے مسائل
۳۳۸	بہت بچے سے اور مال کو چا کر کرنے سے ممانعت	۳۴۱	چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان
۳۳۹	جب حاکم فیصلہ کرے اگر چہ لحد وہاں کا ثواب		چور اگر چہ شریف ہو اس کا پانچ کاٹا اور حدوں میں سٹارٹ
۳۴۱	فصل کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے	۳۴۳	نہ کرنا
۳۴۱	لحد باتوں اور دینی باتوں کے ابطال کا اور جرمین میں نکالی	۳۴۵	زنا کی حد کا بیان
۳۴۲	جانیں	۳۴۶	شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کا بیان
	انکھ کو اہوں کا بیان	۳۴۶	جو شخص زنا کا اعتراف کر لے اس کا بیان
۳۴۲	مہتمدوں کا اختلاف	۳۴۶	ذی بیوہ کی گورنا میں سنگسار کرنے کا بیان
۳۴۳	حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرنا بہتر ہے	۳۴۹	نکاح والی عورتوں سے حد کے سوا کر کے کا بیان
	<b>کتاب الملقطہ</b>	۳۴۹	شراب کی حد کا بیان
۳۴۳	چوری ہوئی چیز نئے کے مسائل	۳۴۲	توبہ میں کئے کوڑے تک لگانا جائز ہے
۳۴۸	چالو کا دورہ حدود میں ایسا لکھ کی اجازت کے حرام ہے	۳۴۲	حد لگانے سے گناہ مت جائز ہے
۳۴۹	مہمانداری کا بیان		چالو کسی کو مارے یا کتویں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت
	جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ مال مسلمان کی خاطر داری	۳۴۳	لازم تھا ہے
۳۵۱	میں صرف کرے		<b>کتاب الاختیصہ</b>
۳۵۱	جب تو بے گم ہوں تو سب تو شے ملنا بہتر ہے۔	۳۴۵	انعام اور فیصلوں کے مسائل







کِتَابُ النِّكَاحِ  
نکاح کے مسائل

تکاح : نکاح لغت میں مطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہیں اور کبھی عقد کو بھی بولتے ہیں اور کبھی نکاح کو بھی اور زہری نے کہا ہے کہ اصل نکاح کی کام غرب میں، بھرنے ہے اور یہاں کو جو نکاح کہتے ہیں اس لیے کہ وہ سب ہے، جماع کا اور اولیٰ التماس میں زہری نے کہا ہے کہ بھرنے اور اولیٰ دونوں اصل میں نکاح ہیں اور اولیٰ بخاری نے ایک پارہ یکہ بات کہی ہے کہ جب عرب کہتا ہے نکح فلان فلانۃ تو وہاں یہ مراد ہوتا ہے کہ عقد کیا فلانے مرد نے عورت سے اور جب کہتا ہے نکح فلان فلانۃ تو یہ مٹنے ہوتے ہیں کہ نکاح کیا فلانے مرد نے اپنی عورت سے۔ اس لیے کہ اپنی عورت کا قرینہ وراثت کرتا ہے کہ یہاں عقد مراد نہیں بلکہ جماع ہی مراد ہے اور فقہاء کے نکاح میں تین قول ہیں ایک جماعت نے کہا ہے کہ نکاح حقیقہ عقد ہے اور ایجاز بھرنے ہے۔ قاضی ابو شیبہ شافعی اور حنفی نے فقہاء کا اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ میں سے اور قرائن عزیز اور امامیت میں اکثر اسی طرح وارد ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ حقیقہ بھرنے ہے اور تیسرا عقد اور یہ قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور تیسرا قول یہ کہ دونوں حقیقت ہیں بلا تشریح۔

باب: نکاح کا مستحب ہونا اس کے لیے جس کو طاقت ہو

بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ  
لِمَنْ اسْتَطَاعَ

۳۳۹۸- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أُنْصِتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِبَيْتِ بَلْقَيْنَةَ عَمَّانَ مَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نَرُوحُ حُلُفَ

۳۳۹- علقمہ نے کہا میں چلا جاتا تھا عبداللہ کے ساتھ مکئی میں سو عبداللہ سے حضرت عمانؓ ملے اور ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔ سو عمانؓ نے ان سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن! ہم

۱۳۹۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزدہ کے دن لنگر کی طاقت دکھتا ہے اور جو ان بھی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ کھانا کرسے اور یہ امر بطریق انتخاب ہے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے ولفظ ظاہری اور ان کے سوا فقہین کے علاوہ کسی نے بھی لنگر کو واجب نہیں کیا۔ اور امام احمد کی ایک روایت میں بھی یہی ہے کہ جب زمانہ کا زہر ہو تو اس وقت کھانا کھانا ضروری ہے۔ اور قرآن مجید کا کلمہ



قَالَ فَلَمْ يَلْبَثْ حَتَّى تَزُوْجَتْ.

کہا کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

۳۴۰۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَهَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَخَذْتُ الْقَوْمَ بِعِشِي حَتَّى يَذْكُرُوا فَلَمْ يَلْبَثْ حَتَّى تَزُوْجَتْ.

۳۴۰۲- مضمون وہی ہے جو اوپر گزرنا مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ پھر میں نے نکاح کرنے میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

۳۴۰۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السَّرِّ فَقَالَ تَغْتَضُّهُمْ لَا تَزُوْجُ الشَّاءَ وَقَالَ تَغْتَضُّهُمْ لَا أَكُلُ اللَّحْمِ وَقَالَ تَغْتَضُّهُمْ لَا أَتَمُّ عَلَى فِرَاسٍ فَحَبِذَ اللَّهُ رَأْيِي عَلَيْهِ فَقَالَ (( مَا بَالُ الْقَوْمِ فَأَلَوْا كَذَا وَحَذَّ لَكُنِّي أَصْنَى وَأَتَمُّ وَأَصْمُومُ وَالْفُطَيْرُ وَالتَّزْوُجُ الشَّاءَ فَمَنْ رَجِبَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْ مِنْهُ )).

۳۴۰۳- حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ کے چند صحابہؓ نے نبیؐ کی بیویوں سے آپ ﷺ کی غلیف عبادت کا حال پوچھا یعنی جو عبادت آپؐ گھر میں کرتے تھے اور پھر ایک نے ان میں سے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی پھوسنے پر نہ سوؤں گا۔ سو حضرتؐ نے اللہ کی تعریف اور ثناء کی یعنی خطبہ پر حاضر فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں یعنی رات کو اور سو بھی جانتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور انظار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں سو جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

۳۴۰۴- عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عُمَرَ بْنِ مَلْطُومٍ الْفَيْحَلِ وَلَوْ لَوْ لَمْ لَا تَحْتَصِنَا.

۳۴۰۴- حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ عثمان بن مظعونؓ نے جب عورتوں سے جدا رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہؐ نے ان کی بات رد کر دی اور اگر آپؐ عبادت دیتے تو ہم سب خضی ہو جاتے۔

(۳۴۰۳) ☆ یعنی جس نے سنت کو بدعت سے چھوڑ دیا اس سے بھتر کی اور کام کو سمجھ کے چھوڑا وہ امت محمدیہ سے باہر ہوا اس لیے کہ جناب رسول اللہؐ کی تعلیمات کا منکر ظہور اور اگر کسی غور سے نہیں چھوڑا تو اس پر کچھ عادت نہیں جیسا کہ درود اور انہی سے مطوم ہوتا ہے۔ غرض ضرور کہ یہ قول جو اس انعام میں سے ہے کہ ہزاروں بدعات اور عبادت کا رد کرتا ہے اور اہل بدعت کے قلع جید (گردان) کے لیے سیف قاطع اور وہ جان سنت کے واسطے برہان ماضی ہے۔

(۳۴۰۴) ☆ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خضی ہونے کو جائز جانتے تھے پھر جب جناب رسول اللہؐ نے اہل سنت و اہل حق اس کا حرام ہونا ثابت ہو اور انہوں نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحان امت کا بھی یہی طریقہ اور طریقہ ہے کہ جب حدیث رسول اللہؐ ان کو مل جاتی ہے تو اپنی رائے کو ہٹا کر اس کی تمام جہت پر و سرحد کی رائے سے اس کو سلام کرتے ہیں اور حدیث رسول اللہؐ پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو اس طریقہ پر نہیں وہ منافق صالحین کے منکب پر نہیں اور آدمی کا خضی کرنا تمام آدمی نے حرام سمجھا ہے غلو و تکبر میں جو غلو و تکبر سن میں اور بغوی نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو چاند حرام ہیں ان کا خضی کرنا بھی حرام ہے اور جو چاند کو حلال ہے اس کو بھیجیں میں خضی کرنا ہے وہ

۳۴۰۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعْدًا يَقُولُ رَأَى عَلَى عُمَاصَ بْنِ مَطْلُوعٍ التَّبَلَّ  
وَلَوْ أَدْرَأَ لَهُ لَأَتَمَّصَتْهَا.

۳۴۰۶- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَرَأَيْتَ  
عُمَاصَ بْنَ مَطْلُوعٍ أَنَّهُ يَتَّبِلُ قُلُوبَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ وَلَوْ أَحْزَنَ لَهُ ذَلِكَ لَأَتَمَّصَتْهَا.

باب نَذْبٍ مَن رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي  
نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِبَتَهُ  
فَيُؤَاقِعَهَا

۳۴۰۷- عَنْ حَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَاتَى  
امْرَأَتَهُ زَنَبَ وَهِيَ تَمْتَسُ خِيفَةً لَهَا فَخَضَى  
حَامَتَهُ ثُمَّ حَرَجَ إِلَى أَسْحَابِهِ فَقَالَ (( إِنَّ  
الْمَرْأَةَ تَقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتَذْبُرُ فِي  
صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا انْبَصَرَ أَخَذَكُمْ امْرَأَةٌ  
فَلَيَاتِ أَعْلَفَ فَإِنَّ ذَلِكَ يُؤْذِي مَا فِي نَفْسِهِ )).

۳۴۰۸- عَنْ حَبَابٍ بْنِ عَتِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
رَأَى امْرَأَةً فَلَمَّا كَرَّ بِهَا عَمَرَ أَنَّ قَالَ فَاتَى امْرَأَتَهُ  
زَنَبَ وَهِيَ تَمْتَسُ خِيفَةً وَكَمْ يَذْكُرُ تَذْبُرُ فِي  
صُورَةِ شَيْطَانٍ.

اور بعد میں حرام ہے۔ (داہل علم)

(۳۴۰۸) اس حدیث کی رو سے صحابہ کے کہ جب آدمی کسی عورت کو دیکھے اور اسے شہوت ہو تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور صحبت  
کرے اور جان لے کہ جس کے پاس ہے وہی میری بیوی کے پاس ہے اور عورت کا شیطان کی صورت میں آتا ہے کہ شہوت دہنی اور زانیہ کی  
۔ نسبت دلاتی اور لذت بخش گو گو دلاتی ہے اور یہ اثر شیطان کا ہے اور آپ نے صحابہ کرام کو بغیر نص تعلیم پر امر بیان کر دیا اور اس سے معلوم ہوا





حق اس بات پر ہے کہ عورت کی حرمت کا وقت خیر کے روز کو کہہ سونگہ عورت کی حرمت خاص خیر کے دن ہوئی اور حد کی حریم کا وقت راتوں نے نہیں بیان کیا اور اس صورت میں راتوں میں اتفاق ہو جاتا ہے اور یہ قول اشہر بالصحت ہے اس لیے کہ حد کی حریم کہہ کر میں ہوئی اور گنہگار کی حرمت خاص خیر ہی میں ہوئی۔ اس حقیقت نے کہا کہ اولیٰ دینی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مواقع میں حریم کی حریم نہ ہوئی۔ مگر یہاں ایک بات باقی رہی ہے کہ اس کی کیا حد ہے جو عرصہ فقہاء روزہ کے دن اور اوطاس کے دن میں ہوئی تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اس کی کیا حد ہے بلکہ ضرورت تحریم کے بعد ہوئی ہو اور پھر اہل حقیم قیامت تک ہو گئی ہو شاید یہ ہو کہ آپ نے اس کو خیر کے دن حرام کیا اور عرصہ فقہاء میں جس کے دن بلکہ ضرورت کے لیے مہاں کیا اور پھر جس کے دن حریم اہل حق کے ساتھ حرام فرمایا اور اس میں چند اوقات کی کیا حد ہے ساقط ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ وہ سبہ جتنی سے مردی ہے اور مستحق کے اوقات نے ان سے اس کی کیا حد ہے جس کی روایت کی ہے کہ اور چند اوقات میں جو ان سے مردی ہے وہ صرف تحریم ہے فرض ان کی روایت سے وہی بات لی جاتی ہے جس پر جمہور واقعہ خلق ہیں اور سبہ کے سوا دیگر صحابہ کی روایتیں بھی اس کے موافق ہیں اور وہ بات یہی ہے کہ جس کے دن حد کی کمی وارد ہوئی ہے اور اس کی تحریم چند اوقات میں جو ہوئی وہ صرف تاکیدی اور اثبات کی فرض سے تھی جیسا کہ لوہر گزار اور حسن بھری کا جو قول کوہ گزار ہے کہ حد سوائے عرصہ فقہاء کے اور کبھی طلال نہیں ہو اس لیے عمل فقہاء اور احادیث مجھ سے اس کے خلاف ثابت ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جن حد میں میں مذکور ہے کہ اس کی تحریم خیر کے دن ہوئی وہ بھی اس قول کی دلیل ہیں اس لیے کہ فرد خیر عرصہ فقہاء کے قبل ہے اور جو اس کی کیا حد ہے جس کے روزہ اوطاس میں مردی ہوئی ہو جو دیکھ اس کی بھی روایتیں سبہ جتنی سے وارد ہوئی ہیں اور وہی دوسری روایتوں کے بھی رد میں ہیں بلکہ اثبات بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے مخالف ان کی روایتیں ہیں وہ حرک ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حد ایسی چیز ہے کہ اس میں تحریم کیا حد ہے اور یہ ہے قاضی عیاض کی تقریر ہے۔ لام نووی نے کہا ہے کہ مجھ کو فقہاء قول یہ ہے کہ اس میں تحریم کیا حد ہے اور وہ خیر کے قبل طلال پھر خیر کے دن حرام ہوا اس کے بعد جس کے دن طلال ہو اور وہی اوطاس کا دن ہے۔ اس لیے کہ یہ دونوں متصل ہیں پھر اس کے خیر سے دن حریم اہل حق ہو گئی قیامت تک کے لیے اور پھر حریم ہی رہی اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اثبات قبل خیر کے ساتھ خاص ہو اور حریم اہل حق خیر کے دن ہو اور جس کے دن صرف تاکیدی تحریم ہو پھر اس کے کہ جس کے دن اثبات ہوئی ہو جیسا مذکور ہے نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے اس لیے کہ وہ روایتیں جو مسلم نے ذکر کی ہیں صریحاً نکالت کر ہیں کہ جس کے دن مہاں ہو اور ان کا ساتھ کہ کسی طرح نہیں ہو سکتا اور مکرر اثبات کے وقوع کا کوئی مانع نہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ حد ایک ضرورت تک نکالنا تھا کہ نہ اس میں میراث ہوتی تھی نہ طلاق کی ضرورت تھی بلکہ بجز اتمام مدت فراق ہو جاتا تھا اور طلاق باقی نہ رہتا تھا اور اس کی حریم پر اجماع مشفق ہو گیا اس کے بعد بھی علماء کا سوا فرق مجتہدہ ووافضل کے اور ان مہاں بھی پہلے اس کی کیا حد ہے کہ قاضی نے پھر جمہور کیا اور اب اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی نکاح حد کرے تو وہ فاسد ہے اور باطل خود داخل ہو اور ایسا ہو اور اس کے بطلان پر عجم دنیا حد ہے گویا امام ذہبی کے کہ ان کا قول اوپر مذکور ہو چکا اور اصحاب مالک نے اختلاف کیا ہے کہ آپ اس نکاح سے بطلان کرنے والے پر حد لازم آتی ہے یا نہیں اور ضامیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس پر حد نہیں اس لیے کہ حد کا فہم ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور اس کی نیت میں نہیں ہے کہ نیا نکاح اس صورت اور کچھ کا تو اس کا نکاح صحیح اور طالق ہے اور یہ نکاح حد نہیں ہے نکاح حد وہی ہے کہ جس میں ایک مدت کی شرا ہو جائے اور حد کے وقت اس مدت کا کہ آپا ہے۔ لام نووی نے شرح مسلم میں بیعت کی تقریر کی ہے اور اس زمانہ میں بعض جہاد جو جے علماء ہیں سبہا نے اس کو باقائے دواں اس شخص نکاح کے علت حد بنا کر مستحکم کرتے ہیں اور ان کے حق میں نکاح بننے میں اور حق

۳۴۱۲- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
وَنَحْنُ جُنُودُ قُتَيْبَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ إِذْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
وَنَحْنُ نَقْلُ نَقْرًا.

۳۵۱۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
الْأَنْصَارَ قَالُوا خَرَجَ عَلَيْنَا مَثَاوِي رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُوتِيَ لَكُمْ أَنْ  
تَسْتَشِيرُوا بَعْضُ بَعْضٍ مَنَعَةَ السَّمَاءِ۔

۳۴۱۱- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَخْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ مَدِينَةَ الْمَدِينَةِ وَجَدَ فِيهَا ثَلَاثَ شَيْئَاتٍ: رَجُلًا يَسْتَعِينُ بِالْأَعْيُنِ عَلَى الْوَجْهِ، وَرَجُلًا يَسْتَعِينُ بِالْأَعْيُنِ عَلَى الْقَلْبِ، وَرَجُلًا يَسْتَعِينُ بِالْأَعْيُنِ عَلَى السَّوْءِ.

۳۶۱۵- عَنْ غَطَاءَ قَلْبِمَ حَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
مُعْتَمِرًا فَحُتَّتَا فِي مَنَازِلِهِ فَسَأَلَا الْقَوْمَ عَنْ أَشْيَاءَ  
لَهُمْ ذَكَرُوا الشُّعْبَةَ فَقَالَ نَعَمْ مَبْنِيًّا عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى يَحْكُرُ  
شُعْبَةَ.

اور مشروب دہائی تحقیق سے متنازعہ ہوئی چاہے اس میں خلیفہ جبرائیل علیہ السلام کے فریب و زور سے مومنان پر زور کو چھوٹے۔ آئینہ رب العالمین۔ اور امام مطہرؒ نے کہا کہ ہم سے بھی حدیث نہ تکبر نہ شیخ نے روایت کی کہ اس سے روکتے تھے کہ اس کی سند سے اور اس میں کہا کہ ہم لوگ جانتے تھے سوہنے نے عرض کیا رسول اللہؐ کیا ہم نفسی ہو جائیں اور یہ نہیں کہہ کر ہم چلو کرتے تھے۔

☆ (۳۲۱۵) مروی ہے کہ جن لوگوں کو حج نہیں پہنچا لوگ کرتے رہے اور جن کو حج پہنچ گیا وہ حرمت کے قائل ہونے لارہ بیٹھ رہے۔ فرض ان لوگوں کا کھد کرنا جو حج سے اطلاع نہیں رکھتے بہت جلد میں ہو سکتا اگرچہ انھوں نے اس کو آخری ایام حرمت کیا ہو بلکہ فصل و قول ان کا بہت ہے جن کو رسول اللہ کے آخری طریقین جہادوں میں حج پہنچا ہے اور اس کے چار بیٹے کے بعد انھوں نے انھیں فرمایا اور اسی آخری حکم پر جس کے بعد ہر کبھی حاجت نہیں ہوتی اور اس کے بعد آپ نے درجہ فرمایا روجہ کرنا ضروری اور عمل کرنا لازم ہے۔ اور بیٹے لوگوں کو جو یہ خیال غلط ہو گیا ہے کہ حد کی حالت تو قطعی ہے اور اس کی حرمت ادبی قطعی ہے اور عقلی قطعی کو منسوخ نہیں کر سکتا چنانچہ عقلی نے کہا ہے کہ جب وہ اس کا کوئی حقل جواب نہیں دے سکے تو ہم اس کے جواب میں کہیں ہیں کہ ہم نے ان کو اسکی تحلیل قطعی ہے اس لیے کہ قرآن سے مستفاد ہے اور مضمون کتاب اللہ ہے اور وہ آیت جس سے استفادہ ملت کیا جاتا ہے کہ قطعی الحکم ہے مکرر دو جوں سے قطعی الحکامات نہیں۔ اول یہ کہ اس آیت میں اجتہاد سے بظاہر صحیح مراد لے سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ آیت عام ہے اور عام عقلی الحکامات ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ایک بات یہ ہے کہ امام ترمذی نے انھیں کہا ہے کہ وہ آیت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جب ہی تک تھا کہ آیت نہیں انشائی تھی الا علی ازواجہم او ملکاتہم۔ فرض ابن عباس نے فرمایا کہ ہر فرج ان دو کے سوا حرام ہے یعنی نبی نبی ہو بظاہر صحیح بخاری ہی وہ اس حد



۳۴۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَتْلُو مَكَّنَا  
نَسْتَمِعُ بِالْمَقْدِسَةِ مِنَ الْغَمْرِ وَالْغَيْبِ الْكَلَامِ عَلَى  
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمْرُوهُ فِي حَرْثِهِ.

۳۴۱۷- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كُنْتُ جُنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَهُ أَمْرَ فَقَالَ  
إِنَّ عِثَابِي وَأَنْتَ الرَّحْمِيُّ احْتَفَا فِي الْمُنْعَيْنِ فَقَالَ  
جَابِرٌ فَفُتْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

۳۴۱۸- عَنْ يَاسِرِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ  
لُوطَانَ فِي الشَّعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا.

۳۴۱۹- عَنْ سِتْرَةَ أَنَّ قَالَ أَبُو لَدَا رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ بِالْمَقْدِسَةِ أَنَا وَرَجُلٌ يَأْتِي لَمْرَأَةً  
مِنْ بَنِي غَلْبَرٍ كَلَّهَا بَحْرَةً عَطَاءَ فَمَرَحْنَا عَنْهَا  
أَنْفُسًا فَقُلْتُ مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِقَابِي وَفَالِ  
صَاحِبِي رِقَابِي وَكَانَ رِقَابًا صَاحِبِي أَخُوهُ مِنْ  
رِقَابِي وَكُنْتُ أَشْبَ مِنْهُ فَبَدَأَ نَظَرْتُ إِلَى رِقَابِ  
صَاحِبِي أَغْنَيْتَهَا وَإِنَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ أَغْنَيْتَهَا ثُمَّ

۳۴۱۶- جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہم حد کرتے تھے یعنی  
عورتوں سے گلی دن کے لئے ایک گلی گجو اور آہلے کر رسول  
اللہ ﷺ اور ابو بکر کے زمانہ میں یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس  
سے عمرو بن حریث کا قصہ میں منع کیا۔

۳۴۱۷- ابو نضرہ نے کہا کہ میں جابر کے پاس تھا کہ ایک شخص  
آیا اور کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر نے دونوں حصوں (یعنی جات) میں  
اور عورتوں کے حد میں اختلاف کیا ہے۔ سو جابر نے کہا کہ ہم  
نے رسول اللہ کے زمانہ میں دونوں حصے کے ہیں پھر ان دونوں سے  
حضرت عمرؓ نے منع کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو نہیں  
کیا۔

۳۴۱۸- یاسر بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ  
جب رسول مقبول ﷺ نے عام اوٹاس میں حین بار حد کی  
رخصت دی اور پھر منع فرمایا۔

۳۴۱۹- سترہؓ نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حد کی  
اجازت دی تو میں اور ایک شخص دونوں ٹکے اور قبیلہ بنی ماسر کی  
ایک عورت کو دیکھا کہ گویا ایک جوان اور عورتی حقی درلا گردن  
صراتی لڑا سو ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا اور بولی مجھے کیا  
دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے ریشی نے کہا  
میری چادر حاضر ہے اور میرے ریشی کی چادر میری چادر سے  
اچھی تھی مگر میں اس کی نسبت اچھا۔ جوان تھا جب وہ میرے ریشی

کے سوا سب حرام ہیں اور یہ حد دلالت کرتی ہے کہ حد کی حریم قرآن سے ہوئی جیسے اس کی تحلیل تم نے قرآن سے کی تھی۔ پس حد  
حقی کا قطعی سے ہو چکا۔

(۳۴۱۹) حضرت عمرؓ نے منع کیا یعنی اس طرح جو جناب رسول اللہ نے جو اور اس میں فرمایا تھا جی کو نہ بچا تھا ان کو بچا تھا اور رسول اللہ  
کا غیر ہم تھا اور اس کے بعد چاہے کہ بچے آپؐ نے انکار فرمایا۔

(۳۴۱۸) اس میں صریح ہو چکی کہ حد چھ گے دن میں ہوا اور وہی اوٹاس کا دن ہے اور اوٹاس طائف میں ایک دہائی یعنی میان  
کا نام ہے اور چھ گے کا اور اوٹاس کا دن ایک ہی ہے۔

کی چادر دیکھتی تو اس کو پسند آتی اور جب مجھے دیکھتی تو میں اس کو پسند آتا۔ پھر اس نے کہا کہ تو اور میری چادر مجھے کافی ہے اور میں اس کے پاس تین روز رہا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس ایسی عورت ہو کہ اس سے حد کیا ہو تو اسے چھوڑ دے۔

۳۴۲۰- ربيع بن سبرہ نے کہا کہ ان کے باپ نے حج مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چادر کیا اور کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن عاکر تیس دن ٹھہرے اور ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے حد کرنے کی اجازت دی اور میں اور ایک شخص میری قوم کا دونوں لگے اور میں اس سے خوبصورتی میں زیادہ تھا اور وہ بد صورتی کے قریب تھا اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی اور میری چادر پرانی تھی اور میرے ابن عم کی چادر نئی اور تازہ تھی یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے چبچے یاوہر کی جانب میں پہنچے تو ہم کو ایک پہلائی جیسے جوان ان تھپی ہوئی ہے صراحی دار گردن یعنی جوان خوبصورت عورت۔ سو ہم نے اس سے کہا کیا تجھے رجسٹ ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے حد کرے؟ اس نے کہا تم لوگ کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلائی اور وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی اور میرا رفیق اس کو دیکھتا تھا اور اس کے سر سے سرین تک محو رہتا تھا اور اس نے کہا کہ ان کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے اور وہ نکستی تھی کہ اس کی چادر میں کچھ مٹھا لگے نہیں۔ میں بار بار یہی گفتگو ہوئی۔ فرض میں نے اس سے حد کیا اور میں اس کے پاس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے حد کو حرام کیا۔

۳۴۲۱- سبرہ سے وہی مضمون مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کے سال میں لگے اور مکہ حدیث بشر کے روایت کی اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا بھلا یہ بھی کہیں ہو سکتا

قَالَتْ اَنْتِ وَرِءَاؤُكَ يَنْهَيْبِي فَتَكَلَّمْتُ عَنْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَمْتَنِعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا)).

۳۴۲۰- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ اِذَا اُتَاهَا غَرَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَعَ مَكَّةَ قَالَ فَاقْتَنَاهَا بِهَا عَشْرُونَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَيَوْمًا فَكَانَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ مِنْ قَوْمِي رَاٰنِي عَلَيْهِ فَضَلَّ فِي الْخَمَالِ وَغَرَّ قَرِيبٌ مِنَ الثَّمَانَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرَّةٌ مَكْرُومِي حَلَقٌ وَاَمَّا بُرَّةٌ لِيْنِ عُمِي فَهَرَّةٌ حَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى اِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ لَوْ بِأَعْدَاةَا فَتَلَقَّيْنَا قَدَاةً بِنْتُ الْكُفْرَةِ الْغَطَطَلَةَ فَلَمَّا خَلَّ لَنَا لَمْ يَسْتَمْتِعْ بِنَا اَحَدُنَا فَكَلَتْ وَتَدَا تَبَدَّلَانِ فَخَسَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرَّةً فَحَقَلَتْ تَنْظُرُ بِلَى الرَّحْطِيِّ وَتَرَاكَ صَاحِبِي تَنْظُرُ اِلَى عِبْلِيهَا فَقَالَ بِنْتُ بُرَّةَ هَذَا حَلَقٌ وَتُرْوِي حَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرَّةَ هَذَا لَمْ يَأْمَرْ بِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَمْ أُخْرِجْ حَتَّى خَرَجْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۲۱- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْنِي عَنْ اَبِي هَالٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ اِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بَيْعِلَ حَدِيدٌ

ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس روایت نے کہا کہ اس کی چادر پرانی گئی گزری ہے۔

۳۴۲۲- رقیق بن برہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپ نے فرمایا اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے حد کرنے کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے۔ سو جس کے پاس کوئی عورت کی ہو تو چاہیے کہ اس کو چھوڑ دے اور رجوع کرے کہ ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو۔

۳۴۲۳- عبدالحزب بن عمر سے روایت ہے اسی اسناد سے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے تھے مثل حدیث ابن عمر کے یعنی جو اس سے پہلے گزری ہے۔

۳۴۲۴- عبدالمک بن رقیق بن برہ جعفی نے اپنے باپ سے انھوں نے ان کے دوا سیرۃ سے روایت کی کہ سیرۃ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حد کا چھک کے سال میں جب ہم مکہ میں داخل ہوئے پھر نہ نکلے ہم وہاں سے یہاں تک کہ منع کر دیا ہم کو حد سے۔

۳۴۲۵- رقیق بن برہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے سال فتح مکہ میں اپنے یاروں کو حکم دیا عورتوں سے حد کرنے کا انھوں نے کہا کہ پھر میں اور میرا ایک یا قلیلہ بنی سلیم سے دونوں نکلے یہاں تک کہ ہم نے ایک جوان عورت کو کچھ قلیلہ بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی اور بیچا ہم دیا ہم نے اس کو

بشر و زائد قَالَتْ رَحَلَ بَصْلُحَ قَالَ وَبِهِ قَالَ إِنَّ بَرَّةَ هَذَا حَلَقَ مَنَعَ.

۳۴۲۶- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سِيرَةَ الْحُجَمِيِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ لَأُؤْتِيَ لَكُمْ فِي الْأَمْتِشَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ حَيَّةٌ فَلْيَحْلِلْ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا بِمَا أَتَيْتُمْوهُنَّ شَيْئًا)).

۳۴۲۷- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّسُكِيِّ وَالْجَلَبِ وَهُوَ يَقُولُ بِبَطْنِ خَلِيفَةِ ابْنِ سِيرَةَ.

۳۴۲۸- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ فِي سِيرَةِ الْحُجَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْتَمَعِ عَامِ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا.

۳۴۲۹- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سِيرَةَ فِي مَقْبُو قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رُبَيْعَ بْنَ سِيرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سِيرَةَ بْنِ مَقْبُو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَهْلَ خَبَابَةَ بِأَلْتَمَعِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَمَرَحَتْ أَنَا وَصَاحِبَةُ لِي مِنْ بَنِي مَلَكٍ حَتَّى وَحَدَّثَنَا

(۳۴۲۴) تا اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی تاریخ حضورِ دونوں کا ذکر ہے اور جرمت عادی حد کی قیامت تک نہ کرے اور اسی حدیث کی رد سے ان دونوں کے قول کی تاویل ضروری ہوئی جنھوں نے کہا کہ ہم نے اب تک وہ عمر کے وقت تک حد کیا اور وہ بتول بھی بنے کہ ان کو اس کے مشورہ ہونے کی خبر نہیں تھی اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو عمر حد میں دیا قادیان عورت کی ملک ہو گیا کہ اس کا بکھر لینا نہ روا نہیں اگرچہ حد حد کی حرام ہونے سے پیشتر ہی سے چھوڑنا ہو۔

حد کا اور پیش کیا اس پر اپنی چادروں کو اور وہ دیکھنے لگی اور مجھے خوبصورت دیکھتی تھی میرے ریشے سے زیادہ اور میرے ریشے کی چادر میری چادر سے اچھی دیکھتی تھی اور اس نے اپنے دل میں ایک گھڑی مشورہ کیا پھر مجھے اس نے پسند کیا میرے ریشے کے سول اور حد کی عورتیں ہمارے لوگوں کے پاس عین دن تک رہیں پھر حکم کیا ہم کو رسول اللہ نے ان کے چھوڑ دیے۔

۳۴۲۶- سرور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع فرمایا ان سے حد کے۔

۳۴۲۷- سرور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مع فرمایا کہ کہ دن عورتوں کے حد سے۔

۳۴۲۸- ربیع بن براء نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دنوں میں حد سے مع فرمایا عورتوں کے حد سے اور ان کے باپ براء نے حد کیا تھا (یعنی قبل مع کے) دو سر چادروں پر۔

۳۴۲۹- ابن شہاب زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے کہ عبد اللہ بن زبیر گھڑے ہوئے کہ میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور کہا کہ بعض لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ نے اعم سے کر دیے ہیں جیسے ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں (یہ اشارہ کیا انھوں نے ان عمارت کی طرف کہ وہ آخری عمر میں تاجپا ہو گئے تھے اور ان کو حد کا کٹ نہیں پہنچا تھا اس لیے جواز کا توئی دیتے تھے۔ پھر انھوں نے رجوع کیا جب فتح معلوم ہو گیا کہ فتویٰ دیتے ہیں حد کے جواز کا اور وہ طعن کرتے تھے ایک شخص پر (یعنی انہی ابن عباس پر) اسے میں پکارا ان کو ایک شخص نے (یعنی ابن عباس نے) اور کہا کہ تم کم فہم، بے ادب، نادان ہو اور قسم ہے میری جان کی کہ حد کیا جاتا تھا مکہ میں امام الصالحین کے یعنی جناب رسول اللہ کے۔ سو ابن زبیر نے ان سے کہا کہ تم اپنے کو آزما دیکھو کہ قسم اللہ کی اگر تم نے

مخارئة من بني عامر كانوا بكرة عطاة فمطئنا إلى نفسها ونفرنا عنها نردنا فمطئنا نطرق فركبي أحمل من صاحبي وركبي برة صاحبي أحسن من رودي فأنزلنا أنفسنا سافة ثم اعتارني على صاحبي فركبنا فلما لم نزلنا رسول الله ﷺ بركبهم.

۳۴۲۶- عن سيرة ابن أبي شيبة رضي الله عنه وسلم نهى عن نكاح المنيعة.

۳۴۲۷- عن الربيع بن سبرة عن أبيه أن رسول الله ﷺ نهى يوم الفتح عن منعة النساء.

۳۴۲۸- عن الربيع بن سبرة عن أبيه أنه أخبره أن رسول الله صلي الله عليه وسلم نهى عن المنعة زمان الفتح منعة النساء وأن أباه كان يمنع برفق أحمرتين.

۳۴۲۹- عن ابن شهاب أخبرني عروة بن الزبير أن عبد الله بن الزبير قام بمكة فقال إننا نأمن الله قلوبهم كما أئمن أنصارهم فمعتون بالمنعة فعرض برجل فاداه فقال إنك لنحلف صاحب المنعة لقد كانت المنعة تفعل على عهد إمام المؤمنين بركة رسول الله صلي الله عليه وسلم فقال له ابن الزبير فخرت بفسيك فولد لي فقلت لها لأرخصك بأختيارك قال ابن شهاب فأخبرني عبد بن المهاجر بن سفيان أنه أتى بنا نحو مناجس جند رجل مناة رجل فاستشفاه في المنعة فأنزل بها فقال له ابن أبي عمرة الأنصاري منها قال ما

حد کیا (یعنی حد سے محبت کی) تو بے شک میں تم کو تہا سے ہی بخردوں سے ماروں گلا یعنی جیسے زانی کو مارتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی کہ میں ایک شخص کے پاس آیا تھا کہ ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے حد کا کوئی پوچھا تو انھوں نے حکم دیا حد کا سوا بن ابی عمرہ انصاری نے کہا کہ ذرا غصہ دیا انھوں نے کہا کیوں؟ اللہ کی قسم میں نے کیا ہے لام انھیں کے زمانے میں تب ابن ابی عمرہ نے کہا کہ اول اسلام میں جائز تھا اس کے لیے جو نہایت درجہ کا بے قرار ہو جیسے مضر کو مردار اور خون اور سورا کا گوشت وغیرہ حلال ہے پھر اللہ پاک نے اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ابن شہاب زہری نے کہا اور خبر دی مجھ کو رافع بن سمرہ جہنی نے کہ ان کے باپ نے کہا کہ میں نے حد کیا تھا نبی کے زمانے مہاک میں نبی عامر کی ایک عورت سے دو سرخ پلوروں پر پھر منع کیا ہم کو اس سے رسول اللہ نے یعنی حد سے۔ کہا ابن شہاب نے اور سنا میں نے رافع بن سمرہ سے کہ وہ روایت کرتے اس حدیث کو عمرو بن عبدالمعز سے اور میں بیٹھا ہوا تھا۔

مِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ قِيلَتْ فِي عَهْدِ بَنِي عَمْرِو بْنِ الْقُصَيْيْنِ قَالَ  
ابْنُ أَبِي عَمْرٍةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُحْمَةً فِي يَوْمِ  
الْإِسْلَامِ لِمَنْ اسْتَرْطَبَ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَاللَّحْمِ وَلَكِنْ  
الْجَنَابِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللَّهُ الَّذِينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ  
ابْنُ شِهَابٍ وَأَعْبَرَنِي رِيعٌ بِنِ سِتْرَةِ الْحَضِيءِ أَلَا  
أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَأْفَةِ بْنِ تَيْبٍ عَابِرٍ  
بِرَفْقَةٍ أُشْرَفِي ثُمَّ تَهَاتَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ السُّتْرَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ  
وَسَمِعْتُ رِيعَ بْنَ سِتْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَمْرَ بْنَ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا حَاضِرٌ.

۳۴۳۰- عمر بن عبدالمعز نے کہا روایت کی مجھ سے رافع بن سمرہ جہنی نے انھوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا حد سے اور فرمایا کہ آگاہ وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت کے دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو یعنی حد کے مہر میں وہ نہ بھیرے۔

۳۴۳۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا  
الرِّيعُ بْنُ سِتْرَةِ الْحَضِيءِ عَنْ أَبِيهِ أَلَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ السُّتْرَةِ وَقَالَ  
(« أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِجْكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أَحْطَى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ »).

۳۴۳۱- حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حد سے عورتوں کے نوڑے ہوئے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے۔

۳۴۳۱- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَلَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَيْتَةِ الْبُكَاءِ  
يَوْمَ حَبْرٍ وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۳۴۳۲- مالک سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو قوا یک شخص بھگا ہوا ہے سید مراد

۳۴۳۲- عَنْ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِقُلَانٍ بَلَغَ رَجُلٌ ثَابِتَةً

نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنِّي خَدِينُهُ يَحْتَضِرُ نَبِيَّ تَحْتَهُ عَنْ مَالِكٍ۔  
۳۴۳۳- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بِنَاحِ الْفَضَاءِ يَوْمَ حَيْزٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْفَافِيَةِ۔

۳۴۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے روز ہمیں نکاح منع اور گھریلے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

۳۴۳۴- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَيَّ مَثْعُوَ النِّسَاءِ فَقَالَ مَثْعَا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ حَيْزٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْفَافِيَةِ۔

۳۴۳۴- علی بن ابی طالب فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد نساء سے خیر کے دن اور پہلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

باب تَحْرِيمِ الْخَمِخِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَغَمْطِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ  
۳۴۳۶- عَنْ أَبِي مُرْتَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَخْمَخُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَغَمْطِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا ))۔

۳۴۳۶- حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمع نہ کرے کوئی عورت اور اس کی بیوی بھی کو ایک نکاح میں اور نہ کوئی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں۔

(۳۴۳۵) بخاری و ترمذی سے حرمت ہے ہونے گدھوں کے گوشت کی بھی معلوم ہوئی اور حدیث ہے ہمارا اور نہ ہم تمام علماء کا اگر ایک گروہ صرف کاس کی علت کا ذکر ہے۔ چنانچہ ابن عباس اور جناب عائشہ اور بعض مفسرین سے اس کی اباحت مروی ہے اور ان سے تحریم بھی مروی ہے اور اس بات سے کہ امت اور تحریم مروی ہے۔

(۳۴۳۶) (الف) بخاری میں جس کے نکاح میں ایک عورت ہے وہ اس کی خالہ کو نکاح میں نہ لائے اور اسی طرح اس کی بیوی کو بھی۔

(۳۴۳۶) (ب) بخاری میں ہے مجمع علماء کا کہ حرام ہے نکاح کرنا چھٹی اور بیوی کا اور بیانی اور خالہ کا نکاح میں برابر ہے کہ بیوی بھی حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا خالہ حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا رضی کی ہو جیسے عورت کے دوا کی بہن یا رضی دوا، سکر دوا، گز دوا کی بہن کے یہ سب برابر ہیں حرام ہیں جب وہ عورت کسی کے نکاح میں ہو اور اسی طرح رضی کی خالہ وہ ہے کہ خالہ کی بیانی ہو اور ان کی حرمت پر اجماع ہے علماء کا مگر ایک طاہر متقدم نے خالہ اور رضی سے اس کا خلاف کیا ہے اور احتجاج کیا ہے اس گروہ نے واصل لکھ ملاوۃ فلکیم کی آیت سے اور مجہور نے احتجاج کیا ہے ان حدیثوں سے اور شخصیں کی ہے مجہور نے عموم قرآن کی بہن خبر آجاء سے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ جن

۳۴۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ پھر بھی سے نکاح نہ کیا جائے جب تک جی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

۳۴۳۸- ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ پھر بھی سے نکاح نہ کیا جائے جب تک جی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

۳۴۳۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے کسی شخص کے لیے بھینجی اور پھر بھی اور خالہ اور بھانجی کو منع کرنے کو منع قرار دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہم کسی بھی عورت کے باپ کی خالہ اور پھر بھی کو اسی طرح سمجھتے ہیں۔

۳۴۴۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کو اپنی خالہ اور پھر بھی پر نکاح کرنے سے منع کیا۔

۳۴۴۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۴۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص پیغام نکاح نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر (یعنی جب ایک شخص نے پیغام دیا جب تک لڑکی والے اس کو ہر ماضی کا پیغام نہ دیں جب تک دوسرا آدمی وہاں پیغام نہ دے) اور نہ بھاد کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاد پر اور نہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اپنی پھر بھی کے اوپر نہ خالہ کے اوپر اور نہ ماں کے کوئی عورت غلام اپنی سوت کا تاکہ اطمینان لے جس اس کی رکابی میں ہے (یعنی اس کے جسے کامن و فطرت جیسے مل جائے کہ اور چاہے کہ نکاح میں آئے

۳۴۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعٍ يَسْتَوِي أَنْ يَخْتَنِعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمِيَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَاتُهَا.

۳۴۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «لَا تُخْتَنِعُ الْقَعْمَةُ عَلَى بَنَاتِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأَخْتِ عَلَى الْخَالَاتِ».

۳۴۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَخْتَنِعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمِيَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهَرَى خَالَاتُ أَبِيهَا وَعَمَةُ أَبِيهَا بَيْنَ الْمَرْثَلَةِ.

۳۴۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا تُخْتَنِعُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمِيَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا».

۳۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوِي.

۳۴۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا يَخْتَلِفُ الرَّجُلُ عَلَى جَعَلَةٍ أَحَبَّهِ وَلَا يَسْتَوِي عَلَى مَوْتٍ أَحَبَّهِ وَلَا تُخْتَنِعُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمِيَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ خَلْفَ أَخِيهَا لِنِكَاحٍ صَحْفَتِهَا وَتَسْأَلُ خَلْفَ أَخِيهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا».

جو ہیں وہی کے اور اسی طرح حرام ہے ملک بھین سے حق کر جان سب کا وہی میں جیسے حرام ہے حق کر نکاح میں اور بھی حرم ہے جمیع عورتوں کا کہ جن کا حق کر نکاح میں متھے ان کا وہی میں ملک بھین سے بھی متھے۔

اور جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ اس کا ہے (یعنی یہ نہ کہے کہ فلاں عورت میرے نکاح میں ہے اس کو طلاق دے دے تو میں نکاح کروں گی)۔

۳۴۳۳- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مع کبار رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اس کی پھوپھی یا نانا پر اور مع کیا اس سے کہ طلب کرے کوئی عورت طلاق اپنی بہن کی کہ اظہار لے جو اس کے برتن میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا راز حق ہے۔  
۳۴۳۴- ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی عورت اور اس کی پھوپھی اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۴۳۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ

۳۴۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ أُمُّ الرَّأْسِ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَمَّتُهَا أَوْ أُنْتَانِ الْأُمُّ طَلَقَ أُمِّهَا بِفَتْحٍ مَا فِي صَحْفِهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَفَعَهَا.

۳۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْمَعَ بَيْنَ الْأُمِّ وَأُمِّهَا وَبَيْنَ الْأُمِّ وَأُمِّهَا.

۳۴۴۰- عَنْ غَيْرِهِ بَيْنَ بَنَاتِ الْإِسْتِثْنَاءِ بِلَقَّةٍ.

بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرَمِ وَكَوَاهِلِهِ

خَطْبُوهُ

۳۴۴۶- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكَحُ الْمُحْرَمُ (( وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يُخْطَبُ )).

۳۴۴۷- عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ يَنْكَحِي غَيْرُ بَيْنِ عَمَّتِهِ بَيْنَ مَعْمَرٍ وَكَانَ يُخْطَبُ بَيْنَ ثَوْبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى أَبِيهِ مَارِئِيٍّ بَيْنَ أَبْنَاءِ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَمَّا أُرْكَتْ أَعْرَاسُ (( إِنَّ الْمُحْرَمَ لَا يُنْكَحُ وَلَا يُنْكَحُ )) أَسْمَرْنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۴۴۸- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يُنْكَحُ الْمُحْرَمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يُخْطَبُ )).

۳۴۴۶- عثمان بن عفان کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے (یعنی پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

۳۴۴۷- ثوبان بن وہب نے کہا کہ مجھ کو بھیجا عمر بن عبید اللہ نے اور وہ پیغام بھیجتے تھے شہر کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا۔ سو مجھے اپنی بہن عثمان کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاز کے۔ سو انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو میں گواہ جانتا ہوں اس لیے کہ محرم نہ نکاح اپنا کر سکتا ہے نہ دوسرے کا کر سکتا ہے 'خبر دی ہے اس کی ہم کو عثمان نے جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

۳۴۴۸- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ محرم خود نکاح کرے نہ کسی کا کروائے اور نہ خطبی کا پیغام دے۔





۳۴۵۱- ابن عباسؓ نے کہا کہ نبیؐ نے نکاح کیا اور آپؐ حرم تھے (یعنی حرم میں تھے) اور ابن عمرؓ نے زیادہ کہا کہ بھر میں نے زہری سے بیان کی یہی حدیث تو انھوں نے کہا خبر دی مجھ کو یزید بن اسلم نے کہ آپؐ نے نکاح کیا اور آپؐ حلال تھے۔

۳۴۵۲- ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

۳۴۵۳- یزید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میوہ بنت حارث نے خود بیان فرمایا کہ ان سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ حلال تھے اور میوہ میری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کی خلاہ تھیں۔

باب: ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہو لے  
جب تک پیغام دینا اور انھیں

۳۴۵۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ بیٹے کوئی دوسرے کی بچی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسرے کے پیغام پر۔

۳۴۵۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّوْجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَسَمِ أَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

۳۴۵۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نَزَّوْجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۳۴۵۳- عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسَمِ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّوْجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ فَإِنَّ وَكَانَتْ حَبْلِي وَخَالَاتُ ابْنِ عَبَّاسٍ.

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَطْبَةِ عَلَى خُطْبَةِ أُخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ

۳۴۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لَا يَنْبَغُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ نِكَاحًا وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خُطْبَةِ بَعْضٍ )).

(۳۴۵۱) ☆ غرض ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق میں یزیدؓ کو اور اسباب کی روایات آگئیں اور دونوں میں تداخل سمجھا گیا اور اس سے دو ساقا کی گئیں اور اصل حدیث تو رسول اللہؐ کی واجب العمل رہی اور نہ وہ خطبہ پڑھا ہو۔ سمجھا

(۳۴۵۲) ☆ یہاں پر رد ابن عمرؓ نے ذرا غور سے فرمایا کہ وہ لہذا ہمیں کیا بات قبول نہ کی جائے اور فیروں کی بات پر عمل ہو یہ کبھی بات ہے اور نصوحی قطعاً رسول اللہؐ جو نہیں ہیں ان کی مخالفت کی جائے اور میوہ جو خود نکوحہ ہیں ان کی مخالفت کی جائے اور ان میں سے ایک کا قول مقول ہو یہ سراسر خلاف افعال اور مرتبہ جو رد حکم ہے۔

(۳۴۵۳) ☆ یہی ایک بھائی نے جب ایک چیز کہیں پہنچے تو دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ اس کی چیز بھرا دے اپنی بیچے۔ اسی طرح جب ایک نے کسی عورت کو پیغام نکاح دیا تو جب تک وہ اس کے پیغام کو رد نہ کرے جب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہ اصل حدیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح کرتی ہیں۔ اور علماء کا اسی لیے اصرار ہوا اس کے حرام ہونے پر جس وقت کہ وہ عورت صاف قبول کر لے گی تو پیغام اول کو اور اگر اس پر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اس عورت سے تو یہ شخص گنہگار ہوا مگر نکاح صحیح ہے اور صحیح نہ ہو گا اور یہی نہ ہے شافعی کا اور جمہور کا اور وہاں ظاہر یہ ہے کہ نکاح صحیح ہے۔ اور اس بات سے دور باتیں ہیں اور ایک جماعت الگ یہ کہ قتل و دخول کے فتح ہو جائے اور بعد دخول کے نہیں۔

۳۴۵۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیچنے کوئی کسی کی کچھ پر اور نہ بیچام نکاح دے کسی کے بیچام پر مگر جب اجازت دے دو بیچام دینے والا کسی کو اور یہی روایت حمید اللہ اور اس سے اسی سند سے مروی ہوئی۔

۳۴۵۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث آئی ہے۔

۳۴۵۷- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۴۵۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ شہر والا مال بیچ دے گاؤں والے کا اور منع فرمایا اس سے کہ آپس میں لڑھکیاں کرو اور اس سے کہ بیچام نکاح دے کوئی اپنے بھائی کے بیچام پر یا بیچنے کوئی اپنے بھائی کی کچھ پر۔ اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کی کوئی عورت تاکہ انٹرل لے جو اس کی رکابی میں ہے۔ زیادہ کیا عمر نے اپنی روایت میں کہ نہ بھاد کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاد پر۔

۳۴۵۹- ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ آپس میں قیمت نہ بڑھاؤ اور کسی کی کچھ پر کچھ نہ کرو اور شہری گاؤں والے کا مال نہ بیچے اور نہ اپنے بھائی کے بیچام نکاح پر بیچام سمجھو اور نہ ہی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے وہ اپنے لیے انٹرل لے۔

۳۴۶۰- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ کوئی بھائی اپنے بھائی کی کچھ پر بھائی نہ بڑھائے۔

۳۴۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ وَلَا يَخْتَبِطُ عَلَى عَطِيفَةِ أُخِيهِ إِنْ أُنْذِنَ لَهُ ))

۳۴۵۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ.

۳۴۵۷- عَنْ نُبَيْعِ بْنِ هَاشِمٍ.

۳۴۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ خَاصِرٌ يَدَاؤُ أَوْ يَتَخَشَّشُوا أَوْ يَخْتَبِطَ الرَّجُلُ عَلَى عَطِيفَةِ أُخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ وَلَا تَسْتَأْنِ اْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخِيهَا لِيَتَخَفَّى مَا فِي يَدَيِهَا لَوْ مَا فِي حُجَّتَيْهَا زَاغَ عَمَرُو فِي رَوْحِهِ وَلَا يَسْتَمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أُخِيهِ .

۳۴۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَتَخَشَّشُوا وَلَا يَبِيعِ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ وَلَا يَبِيعَ خَاصِرٌ يَدَاؤُ وَلَا يَخْتَبِطُ الْمَرْءُ عَلَى عَطِيفَةِ أُخِيهِ وَلَا تَسْتَأْنِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْاُخْرَى لِيَتَخَفَّى مَا فِي يَدَيِهَا )) .

۳۴۶۰- عَنْ الْمُزَنْرِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا فِي حُجَّتَيْهِ مَتَعَمَّرٌ وَلَا تَبْذُرُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ .

(۳۴۵۵) ☆ اس پر اتفاق ہے کہ جب مال بیچا دے والا دوسرے کو اجازت دے دے اور داخل ہو کر اس عورت کے بیچام سے ہلا کرے پھر بیچا دے دوسرے کو دے۔

(۳۴۵۸) ☆ گاؤں والے جب آتے ہیں تو شہر میں کسک چڑھ جاتے ہیں اس میں شہر والوں کا کاندہ ہے اور شہر والے جب ان کو چڑھیں گے تو دیر کو شہر کے نرخ سے واقف ہیں تو پتا چلے کہ کہ کچھ گراں نہیں گے اس میں ایک کا نفع اور بہتوں کا نقصان ہو گا اس لیے اس سے منع فرمایا اور لڑھکیاں نہ کرو کہ دوسرا ان کو خرید لیا جان کر قیمت زیادہ سے گیا اور دھوکا کھایا اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بھاد کر رہا ہے اور تم بھی بھاد کرنے لگے تو آپس میں نعمتیں نہ ہوگی۔ باقی شرطیں یاد کر رہی ہیں۔

- ۳۴۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمٍ أَحِبِّهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى يَخْطِبِهِ».
- ۳۴۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ:
- ۳۴۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: إِذَا أَنَّهُمْ قَالُوا: «(عَلَى سَوْمٍ أَحِبِّهِ وَعَلَيْهِ أَحِبُّهُ)».
- ۳۴۶۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَابِرٍ عَلَى الْخَيْبَرِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «(الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ) فَلَا يَجُزُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَنَاقَعَ عَلَى تَبِعِ أَحِبِّهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى عَطِيَّةِ أَحِبِّهِ حَتَّى يَنْتَزِعَ».
- ۳۴۶۵- ابوبرہمہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے۔
- ۳۴۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۳۴۶۷- ابوبرہمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ۔
- ۳۴۶۸- عبدالرحمن بن شماس نے عقبہ بن عامرؓ سے سنا کہ وہ منبر پر کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہے سورا نہیں کسی مومن کو کہ بیٹے کسی مومن کی لقا پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام کسی بھائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے۔

### باب : نکاح شغار کا بطلان

- ۳۴۶۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی یا اور بیٹا یا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا دوسرے اور مردوں کا نہ ہو جائے۔
- ۳۴۶۶- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۳۴۶۷- ابن عمرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔
- ۳۴۶۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شغار نہیں ہے اسلام میں۔
- ۳۴۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمٍ أَحِبِّهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى يَخْطِبِهِ».
- ۳۴۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ:
- ۳۴۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: إِذَا أَنَّهُمْ قَالُوا: «(عَلَى سَوْمٍ أَحِبِّهِ وَعَلَيْهِ أَحِبُّهُ)».
- ۳۴۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَابِرٍ عَلَى الْخَيْبَرِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «(الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ) فَلَا يَجُزُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَنَاقَعَ عَلَى تَبِعِ أَحِبِّهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى عَطِيَّةِ أَحِبِّهِ حَتَّى يَنْتَزِعَ».

(۳۴۶۷) بھائی کی تہ سے یہ بات یہ بھی گئی کہ کافر کے پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے مثلاً عورت نصرانی یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا مسلمان اسے پیغام دے سکتا ہے بخلاف اس کے کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو۔

۳۳۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یہ ہے کہ شہادہ یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم مجھے اپنی لڑکی یاادوک میں اپنی لڑکی تم کو یاادوک یا مجھے اپنی بہن یاادوک میں تم کو اپنی بہن یاادوک۔

۳۳۷۰- مضمون وہی ہے اور ابن نمیر کا زیادہ کیا ہوا مضمون اس میں نہیں ہے۔

۳۳۷۱- جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے نکاح شہادہ سے منع فرمایا۔

باب: نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان

۳۳۷۲- عتبہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب شرطوں سے زیادہ پوری کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں اور ابن شبنہ کی روایت میں شرط اللہ ہے۔

باب: بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زپان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے

۳۳۷۳- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ کا

۳۳۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الشَّعْبِ زَكَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ وَالشَّعْبُ لَنَا يَقُولُ الْوَحْلُ لِلرَّحْلِ زَوْجِي ابْنُكَ وَأَزْوَاجُكَ نَيْبِي أَوْ زَوْجِي ابْنُكَ وَأَزْوَاجُكَ ابْنِي.

۳۳۷۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنِدِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۳۳۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّعْبِ.

بَابُ الْمَوْتَاءِ بِالْشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

۳۳۷۲- عَنْ عُثْبَةَ بْنِ غَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَحَقَّ الشَّرْطُ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحَقَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)) هَذَا لَفْظُ حَبِيبِ أَبِي تَكْرٍ وَابْنِ الْمُنْكَثَرِ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَثَرِ قَالَ ((الشَّرْطُ)).

بَابُ اسْتِثْنَاءِ الْكَيْبِ فِي النِّكَاحِ بِالْطُّفْلِ وَالْبَكْرِ بِالسُّكُوتِ

۳۳۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

(۳۳۶۹) ☆ فرض اس نکاح میں عورتوں پر بڑا تخم جو تھا کہ وہ ملت خوردی کا تو تھا جو گیا اور عورتوں فرجوں کا میرا گیا اور یہ باتناہ است منع ہے اور امام احمد اور اعلیٰ دینی عیدہ سے ظاہری نے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی اب بھی یہ نکاح کرے تو باطل ہے اور امام مالک نے فرمایا ہے کہ نقل دخول وہ صحیح ہے اور ایک روایت میں کہ نقل دخول صحیح ہے نہ بعد اور ایک جماعت نے کہا کہ نکاح صحیح ہے اور ہر عمل لازم آتا ہے دونوں کو اور یہ قول حنیفہ کا ہے۔

(۳۳۷۲) ☆ علماء کے نزدیک اس سے وہ شرطیں مرد ہیں جو مٹائی نکاح نہ ہوں بلکہ مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے خوش طبعی کرنا عورتوں سے یہ دستور کے موافق ہیں واللہ و پکارا ہے کہ پڑھنا اور عورت کی طرف سے قبول شرط یہ ہے کہ بے مرد کی اجازت کے کہے کہ ہر نہ پکارا ایسی شرط نہ ہو جس میں کسی کا حق شرعی نہا جائے اور خلاف شرع نہ ہو مثلاً اگر عورت شرط کرے کہ زیارت قبر کی کیا کروں گی اور وہاں شہرینی چھلکا کر دوں گی یا عرم میں قہر کی زیارت کو چلا کروں گی تو ایسی شرط کی وجہ پڑ کر ضروری نہیں اور ایسی پڑا شرط میں کیوں نہ ہوں۔ اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔

(۳۳۷۳) ☆ بیوہ سے مرد وہ ہے کہ جس کا ایک بار نکاح ہو گیا اور باکرہ کو تکراری ہے۔

کراچ نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور ہاکرہ کا بھی کراچ نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہاکرہ سے اذن کیونکر لیا جائے آپ نے فرمایا کہ اذن اس کا یہ ہے کہ چپ نہ ہے۔

۳۴۷۳- اسی سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۳۴۷۵- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جو لڑکی ایسی ہو کہ کراچ کر دیں اس کا اس کے گھر والے (یعنی ولی لوگ) تو کیا اس سے بھی اجازت لی جائے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اجازت لی جائے۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ وہ شرباتی ہے آپ نے فرمایا کہ اجازت اس کی یہی ہے کہ چپ ہو جائے (یعنی زبان سے ہاں) ہوں ضروری نہیں۔

۳۴۷۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے کراچ میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے کراچ میں اجازت لی جائے اور اجازت اس کی چپ نہ ہونا ہے۔

۳۴۷۷- ابن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ بیوہ اپنے ولی کی نسبت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اجازت طلب کی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

۳۴۷۸- اسی سند سے مروی ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنی ذات کی زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے (یعنی کراچ کی حقدار ہے) اور کنواری سے اس کا باپ اس کی ذات کے لیے اجازت لے اور

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا تَكْرُحُ الْإِثْمَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَلَا تَكْرُحُ الْبِكْرَ حَتَّى تَسْأَلَ )) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ (( أَنْ تَسْأَلَ ))۔

۳۴۷۹- عَنْ مَحْصِي بْنِ أَبِي خَبِيرٍ بِإِسْنَادٍ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَتَقَطَّ حَدِيثُ هِشَامٍ وَشَيْبَانٍ وَمَعْلُومَةٌ فِي سَلَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۴۷۵- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخِتَارَةِ يُنْكِحُهَا أُمُّهَا أَسْتَأْذِنُ لَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( نَعَمْ تَسْتَأْذِنُ )) فَقَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي تَسْتَأْذِنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَذَلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ ))۔

۳۴۷۶- عَنْ زَيْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْإِثْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تَسْأَلُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا حُضْمُهَا )) قَالَ نَعَمْ۔

۳۴۷۷- عَنْ زَيْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْإِثْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تَسْأَلُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا حُضْمُهَا ))۔

۳۴۷۸- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ وَفِيهِ (( الْإِثْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تَسْأَلُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا حُضْمُهَا ))۔

(۳۴۷۸) ابن رواحہ کے معنی شامی اور ابن ابی شیبہ اور احمد و ابن عمر نے یہی کہے ہیں کہ کنواری سے کراچ میں اجازت لینا ضروری ہے اور ماہر یہ ہے اور اگر ولی باپ یا والدہ تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی کراچ کر دیا تو بھی گنہگار ہے اس لیے کہ باپ اور والدہ کو شفقت کاملہ ہے سو وہ بھی اس کا نقصان نہ چاہیں گے اور ان کے سوا دوسرے ولی کو کراچ بغیر اجازت کے درست نہیں ہے۔

وَرَبَّمَا قَالَ وَصَلَّيْهَا بِإِزْمَا

اجازت اس کی چپ رہتا ہے اور بعض وقت راوی نے کہا کہ اس کا چپ رہنا گویا قرار کرتا ہے۔

بَابُ تَوْجِيعِ النَّابِ الْبُكْرَةِ الصَّغِيرَةِ

باب: باپ کو روکے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کر دے

۳۴۷۹- چنانچہ عائشہؓ مسلمانوں کی ماں اور شہر فرماتی ہیں کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہؐ نے اور میں چورس کی تھی اور زفاف کیا مجھ سے اور میں زورس کی تھی اور فرماتی ہیں کہ پھر میں مدینہ میں آئی اور وہاں مجھے بھار دیا ایک ماہ تک اور پھر میرے ہاں کالوں تک ہو گئے (یعنی بعد اس کے کہ مرض میں مبتلا تھے تھے) تب وہاں کی ماں میرے پاس آئیں (یہ چنانچہ عائشہؓ صدیقہ کی والدہ ہیں) اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں اور انھوں نے مجھے بکرا اور میں ان کے پاس آئی اور میں نہ جانتی تھی کہ مجھے کیوں بلایا ہے۔ سو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور میں ہالہ مار کر رہی تھی (جیسے کسی کی سانس

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ سَبْعِينَ وَتَنِي بِي وَأَنَا بِسِتٍّ سَبْعِينَ سَبْعِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُجِعْتُ شَهْرًا مَوْتِي شَعْرِي حَتْمَةً فَأَلْقَيْتِي أَلُمُ وَوَمَانُ وَأَنَا عَلَى أَرْحُوسَةٍ وَتَمِي مَوَاجِجِي فَصَرَحَتْ بِي فَأَلْقَيْتَهَا وَمَا أَقْرَبِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَعْلَنْتُ يَدِي فَأَرْفَعْتَنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَذَا حَتَّى دَفَعْتُ نَفْسِي فَأَذْهَبْتَنِي تَبَا فَبَادَا بِسَوْءٍ مِنَ الْقَصَارِ قُتِلَنَ عَلَى الْحَبِيرِ وَالْمَرْكَةِ وَعَلَى حَبِيرٍ مَلَبَرٍ فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِنَّ

تھو اور دوازی اور اب علیہ نے کہا ہے کہ اجازت وہاں سے ہر کنواری یا لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہتا ہے جیسا حدیثوں سے معلوم ہو چکا ہے اور کنواری نہ ہو اس کو اجازت ہے یا نہ ضروری ہے۔

۳۴۷۹ (۳۳۷۹) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح درست ہے بغیر اجازت کے اور اس پر اعتقاد ہے مسلمانوں کا کہ باپ نے اگر بچپن میں لڑکے کو دیہے تو بعد بلوغ کے لڑکی کو نکاح اختیار نہیں کر سکتا اور شافعی اور حنفی اور حنبلی اور مالکی اور حنفی نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اس کو اختیار ہے نکاح اور باپ اور دادا کے ساتھ لڑکا کو نکاح کرنا اس کی حالت صغیر میں اور نہیں امام شافعی اور حنفی اور مالکی اور حنفی اپنی نقل اور احمد اور ابو حنیفہ کے نزدیک بلکہ ان لوگوں نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہیں اور بخلاف امام ابو حنیفہ اور دوسرے فقہاء نے کہا ہے کہ تمام اولیاء کو روکے کہ بچپن میں نکاح کر دیں مگر جب وہ بڑی ہو گئی تو اس کو نکاح اختیار ہے مگر جمع مسند کے نزدیک اختیار نہیں اور بخلاف ہے کہ وہی شافعی لوگوں میں لڑکے سے اور شافعی اور حنفی کے یہاں نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قبل بلوغ کے نکاح کرے اس لیے کہ شاید ایسا نہ ہو کہ شوہر کے پھوسے میں پھنس جائے اور یہ حدیث عائشہؓ رضی اللہ عنہا کے خلاف نہیں اس لیے کہ اگر صلحت ظاہر نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے قبل بلوغ کے نکاح کی اور جہاں کوئی صلحت ہو وہیں کچھ مضائقہ نہیں ہے اس لیے کہ باپ کو بھی حکم ہے کہ خبر غرضی کرے اپنی بھاری۔ اور باقی مدد زفاف کا وقت اگر مشتق ہو جائے شوہر اور ولی لڑکی کا صغیر سے بھی زفاف روا ہے اور اگر اختلاف ہو تمام اور اب علیہ کا قول ہے کہ زورس کی لڑکی کو بچہ جو سکتا ہے زفاف کے لیے نہ کہ اس سے چھوٹی ہو اور تمام مالک اور شافعی نے کہا کہ اصل حد اس کی یہ ہے کہ وہ طاعت صحیح رکھتی ہو اور یہ طاعت جو اس کے ساتھ تلف ہوتی ہے اور اس میں کسی سن کی قید نہیں اور صحیح

بھول جاتی ہے) یہاں تک کہ میری سانس پھولنا بند ہو گئی اور مجھے وہ ایک گھر میں لے گئیں اور وہاں چند عورتیں انصار کی تھیں اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ خیر و برکت کرے اور تم کو حصہ ہو خیر میں ہے۔  
 فرض میری ماں نے ان کے سپرد کر دیا اور انہوں نے میرا سر دھویا اور منگوار کیا اور مجھے اور کچھ خوف نہیں پہنچا کہ رسول اللہؐ آئے چاشت کے وقت اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔

فَمَسَّنَ رَأْسِي وَأَمْسَخَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي بَأْسٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَخِي فَأَسْتَشِي بِأَبِي.

۳۳۸۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے عقد کیا رسول اللہ ﷺ نے جب میں چھ برس کی تھی اور مجھ سے ہم ہنتر ہوئے جب میں نو برس کی تھی۔

۳۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَّوْحِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتٍّ سَبْعِينَ وَتَلَى بِي وَأَنَا بِنْتُ يَسَعَ سَبْعِينَ

۳۳۸۱- عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا ان سے رسول اللہ ﷺ نے جب سات برس کی تھیں اور ہم ہنتر ہوئے جب نو برس کی تھیں اور گزیاں ماں کی ان کے ساتھ تھیں اور وفات ہوئی آپ کی جب وہاں نو برس کی تھیں۔

۳۴۸۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّوْحَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعٍ سَبْعِينَ وَزُفْتُ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ يَسَعَ سَبْعِينَ وَتَلَمَّهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانٍ عَشْرًا.

۳۳۸۲- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی اور آپؐ کا جب انتقال ہوا تو وہ اٹھارہ سال کی تھیں۔

۳۴۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَزَّوْحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَتَلَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ يَسَعَ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانٍ عَشْرًا.

تو یہی گئی ہے۔ اور اس روایت میں جناب عائشہ کی نہ کوئی تحریر ہے اور نہ اس سے منع ذکر ہے کہ نو سے کم میں منع ہے یا اس سے زیادہ میں نہیں۔ اور وہاں ذکر ہے کہ آپؐ نے پہلے سے چھ برس کی عمر میں اور بعض روایات میں سات برس بھی آئے ہیں نکاح کے عائشہ کے تو تھیں اس میں ہوں ہے کہ چھ سال سے کچھ زیادہ ہو گئے تو انہیں سال فرماتے اور زیادتی کو حذف کر دیا اور انہیں سات فرماتے اور کہیں کو چھ راہن لیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے منگوار کرنا کہ اس کا اور جو توں کا اس لیے کہ اس میں نکاح کا طمان بھی ہو چاہے ۳۰ سال ہو اور جو توں کے لئے اس لیے کہ اس کو اس قدر غرضی حاصل ہوتی ہے اور اسے ادب زلف سے بھی سنبھالتی ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زلف جو توں کی اور صحبت دان کو بھی اور ست ہے پیسے رات کو۔

(۳۳۸۱) اس میں ان کی صغیر سنی کا بیان ہے کہ گزیاں تک ساتھ تھیں اور اس حدیث سے گزیاں کھیلنا درست ہو گیا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے ان گزیاں کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا اور اس میں تربیت ہوتی ہے لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے ان کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہوا جن اہل حدیث سے جن میں تصویریں اور کتب خانہ سے لے کر سوا گزیاں کے اور تصویریں منع ہوں اور یہ احتمال ہے کہ یہ گزیاں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے ہو اور پھر جب تصویریں حرام ہو گئیں تو وہ بھی حرام ہو گئیں یا ان میں کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک کڑی پر ایک پیچھا لگنا ہوا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔



## باب استحباب التزوُّج والتزوُّج فی

### شَوَّالِ وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ

۳۴۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَبَى بَسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْخَطَ عَيْنَةُ بَنِي قَالَ وَكَأَنَّهُ عَائِشَةُ تَسْتَجِبُ أَنْ تُدْخَلَ بِسَاءِهَا فِي شَوَّالٍ.

۳۴۸۴- وَخَدَّاهُ اِمْرُؤُثَرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَقْلَ عَائِشَةَ.

## باب نَدْبِ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ وَكَفَّيْهَا لِمَنْ يُرِيدُ تَزَوُّجَهَا

۳۴۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَهُ رَجُلٌ فَأَعْرَضَ أَنَّهُ تَزَوُّجُ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( انْظُرْ إِلَيْهَا )) قَالَ لَا قَالَ (( فَادْخُبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنْ فِي أَحْسَنِ الْأَنْصَارِ حَيْثَا )).

۳۴۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَاضَ رَجُلٌ إِلَى شَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوُّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ

## باب : عقد کا اور زفاف کا شوال میں

### مستحب ہونا

۳۴۸۳- جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ عقد کیا مجھ سے رسول اللہؐ نے شوال میں اور تم بستر ہوئے مجھ سے شوال میں اور کون سی عورت رسول اللہؐ کے پاس مجھ سے بڑھ کر بیکاری تھی اور جناب عائشہ صدیقہؓ ہمیشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ہم بستی کی جائے یا شوال میں۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے ان کے پاس نے ان سے سفیان نے اسی احاد سے اور فیض ذکر کیا اس میں کہ جناب عائشہؓ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے شوال میں ہم بستی کی جائے۔

۳۴۸۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

## باب : جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھ لے

۳۴۸۵- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ کو خبر دی کہ اس نے عقد کیا ہے انصار کی ایک عورت سے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے اس لیے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (یعنی عیب)۔

۳۴۸۶- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک انصار کی عورت سے

(۳۴۸۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوال میں عقد اور زفاف مستحب اور مبارک ہے اور جیسے چاہا ان شرک شعائر جو اسے محسوس ہیں اور خود محسوس بھی پس جس بلکہ شیام میں ہیں اور ان کا عقیدہ آج ہر جاہلیت سے ہے۔

(۳۴۸۶) ☆ یعنی انصار کی عورتوں کی آنکھیں شاید چھوٹی جاتی ہوں گی یا اس میں تلاء پڑے گا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حق

عقد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ بھی لیا؟ اس لیے کہ انصاری آنکھوں میں کچھ جب بھی ہوتا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھ لیا۔ آپ نے فرمایا کتنے مہر؟ اس نے عرض کیا پندرہ پانچ پڑے۔ آپ نے فرمایا پانچ پڑے پر گویا تم لوگ اسی پہاڑ سے چاند کی کھور لاتے ہو (یعنی جب تو اتنا زیادہ مہر باندھتے ہو) اور ہمارے پاس نہیں ہے جو ہم تم کو دیں مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتھ تم کو بھیج دیتے ہیں کہ اس میں تم کو حصہ ملے قیمت یک لار قیدہ بنی حس کی طرف آپ نے ایک لشکر روانہ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دیا۔

باب : مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور مہر ٹھہرانے میں لوہے کا چھلا وغیرہ کے

۳۴۸۷۔ کل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ کو بہہ کر دوں۔ (اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف وامرأة مومنة ان وهبت نفسها للنبي ان اراد النسي ان يستكحها خائصة لك من دون المؤمنين یعنی اگر کوئی عورت مومنہ بخش دے اپنی جان نبی کو اگر نبی ارادہ کرے اس سے نکاح کا اور یہ

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ « حَلَلْتَ نَفْسَكَ بِهَا فَإِنْ فِي عَيْنِكَ الْإِنْصَارُ شَيْئًا » قَالَ قَدْ نَفَرْتُ بِهَا قَالَ « عَلَى نَحْمِ فَرَوْحَتِهَا » قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوْاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ « عَلَى أَرْبَعِ أَوْاقٍ كَأَنَّهُمْ تَحْمِلُونَ أَثِقَةَ مِنْ غُرْحٍ هَذَا الْحَصَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُحْطِلُ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَعْتَظَنَ فِي نَعْتِ نَصِيبٍ » مِنْهُ قَالَ جَعَلْتُ بَيْنَا بَيْنِي نَبِي عَسَى نَعْتِ ذَلِكَ الرَّحْمَلُ بِهِمْ

بَاب الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كُونِهِ تَعْلِيمِ  
قُرْآنَ وَخَاتَمِ حَبِيدٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

۳۴۸۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّامِعِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَعْطُ لَكَ نَفْسِي فَتَنْظُرَ بَيْنَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ بَيْنَهَا وَمَنْوَبُهُ ثُمَّ خَاطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ نَمِ يَنْفُسِ بَيْنَهَا شَيْئًا حَلَسَتْ

جو غیر خواہی کے لیے ایسی بات کہنا وہ اپنے ارادہ داخل قیمت میں جو مع اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا رکنا مستحب ہے اور بھی مذہب ہے انکار اور مالک کا اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیوں کا اور معاویہ علیہ السلام کا اور جو لوگ اس کے مخالف ہیں وہ ظاہر ہیں اور مذہب مالک اور احمد اور ابو حنیفہ میں اس عورت کی رضاعی دردی نہیں بلکہ قیمت میں ایک کس کو دیکھ سکتا ہے اور انار سے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے کہ قبل از بیہوشی اس کو دیکھ لے تاکہ بعد بیہوشی کے کچھ چاہندی کی صورت نہ ہو اور یہ بھی انار سے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے۔ اور اگر بیک خود دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیج دے کہ وہ دیکھ لے اس کو خبر دے دے۔ اور یہ جو فرمایا تو کچھ چاہندی اس میں پہاڑ سے کھور لاتے ہو گویا آپ نے مہر کی زیادتی کو کھور پہاڑ سے قیمت اس شخص کے کہ سلسلہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر مرد کی حیثیت کے موافق پانچ صناپا ہے اور قیمت اور ان کا پانچ ہے نہ کہ جیسا انار سے ملک میں جہاد کی عادت ہے کہ سو امن چنی بھری چن دن گاڑی کے ہر میں پانچ دوی یہ تخت جہاد و حماقت ہے۔ ایسا ہی مضمون ہے تو ہی کا ساتھ انصار اور ان کی تعمیر کے۔

خاص ہے تھو کہ نہ کہ اور مومنوں کو (اور اس سے جو ازہر کا ثابت ہوا خاص آپ کے واسطے) پھر تنہا رسول اللہؐ نے اس کی طرف اور خوب پیچھے سے اوپر تک نگاہ کی اس کی طرف اور پھر سر مبارک جھکا لیا اور جب عورت نے دیکھا کہ آپؐ نے اس کو کچھ علم نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی اٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ اگر آپؐ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا میرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کی کہ کچھ نہیں اللہ کی قسم اسے رسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا اور دیکھ شاید کچھ پائے۔ پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا پھر فرمایا کہ ہاں دیکھ اگرچہ لوہے کا چمکا ہو وہ پھر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم اسے رسول اللہؐ ایک لوہے کا چمکا بھی نہیں مگر یہ میرا قبیلہ ہے۔ سہل نے کہا کہ اس غریب کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ سو اس میں سے آدمی اس عورت کی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہاری قبیلہ سے تمہارا کیا کام لگے گا کہ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس پر اس میں سے کچھ نہ ہو گا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہو گا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا (یعنی مایوس ہو کر) یہاں تک کہ جب در تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا اور جناب رسول اللہؐ نے جب اس کو دیکھا کہ بیٹھ سوڑ کر چلا سو آپؐ نے حکم دیا وہ پھر بلایا گیا جب آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں سورہ یاد ہے اور اس نے سورہوں کو گانا اور آپؐ نے فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جاسم نے اسے حیرا مملوک کر دیا (یعنی نکاح کر دیا) عرض میں اس قرآن کے جو تجھے یاد ہے (یعنی یہ سورہیں اسے یاد دلادیں) حیرا مملوک ہے۔ یہ روایت ہے ابن ابی حاتم کی اور یعقوب کی روایت کے لفظ بھی اسی کے قریب قریب ہیں۔

فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَسْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَمْ نَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةً فَرَوَّحْنَاهَا فَقَالَ (( فَهَلْ جِئْتُكَ مِنْ شَيْءٍ )) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ (( اذْهَبْ إِلَيَّ أَهْلِيكَ فَإِنِّي لَأَنْظُرَ هَلْ جِئْتُكَ شَيْئًا )) فَلَذَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَحَدَّثْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَنْظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ )) فَلَذَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ خَدًّا لِإِذَا رِي قَالَ سَمِعْتُ مَا لَكَ رِجَاءَ فَلَهَا يَصُفُّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا تَصْنَعُ يَا زَوْجَلَا إِنِّي لَيْسْتُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْ شَيْءٍ )) وَإِنَّا لَيْسْتُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْ شَيْءٍ فَخَلَسَ الرَّحْلُ حَتَّى بَقِيَ مَقَالٌ مَحْبِلُهُ فَأَمَّ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَكِّيً فَأَتَرَهُ بِهِ فَذَعِي فَلَمَّا جَاءَ قَالَ (( مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ )) قَالَ مِنْهُي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَلَيْنَا فَقَالَ (( فَتَرَوْهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ )) قَالَ نَعَمْ قَالَ (( اذْهَبْ فَقَدْ مَلَكْتَهُمَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ )) هَذَا حَدِيثٌ إِنْ أَبِي خَارِجٍ وَحَدِيثٌ بَعْقُوبٌ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ.

۳۴۸۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ غَيْرُ أَنَّ  
فِي حَدِيثِهِ وَابْتَدَأَ قَالَ (( انْطَلِقْ فَلَنْ زَوْجُكَهَا  
كَرَّيْلا وَتَوَاسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ))

(۳۴۸۸) ☆ بیان اللہ اس حدیث سے کہل سادگی اور بے تعلقی اصحاب کی معلوم ہوئی اور خصوصیت رسول اللہ کی جو آیت میں مذکور ہوئی کہ باہر آپ کا نکلنا اور مست ہے اور آپ کے سوا اگر کوئی دوسرا باہر نکلا کرے تو ہر شخص آئے گا۔ اور آپ نے جو اس کی طرف نگاہ کی اس سے معلوم ہوا کہ بڑا گورہ اور نکمہ بود ویکنا عورت کو رہا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر ایک صارف مرد یا بیانات کو عرض کرے نکلا کر کے لیے کہ مستحب ہے اور یہ تمام بات کے عطا اور فضا اور صاحبین کے لیے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی ساکی ایسا سوال کرے کہ اپنے سے اس کا پورا کر جائے ہو سکے تو چپ رہنا چاہیے کہ وہ سمجھ جائے کہ اس کا پورا ہونا اس سے ممکن نہیں۔ غرض یہ نکوت جواب دینے سے اولیٰ ہے کہ جواب دینے میں نکالت ہوئی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے نکلا کر کے وقت یہ چھتا ضروری نہیں کہ وہ حدت میں ہے یا نہیں اور آپ نے جو چلا دھڑا اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکلا کر کے وقت ذکر ہر کہ تہا ہے اس لیے کہ اس میں ترس کا خوف نہیں رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بھی ہو تا ہے کہ اگر قتل صحبت کے طلاق ہو جائے تو نصف ہر اس کو ملتا ہے۔ اور معلوم ہوا کہ ہر قبیلہ و کثیر ہو سکے جس پر انھیں راضی ہو جائیں اس لیے کہ لوہ کا چلا کر سے کہہے اور بھی نہ ہب ہے شافعیہ کا اور جابیر عطاء کا سلف سے عطف تک اور بھی قول ہے ریبہ اور انکار الزاد اور ابن ابی ذر علیہ السلام اور ابن مسعود علیہ السلام اور قوری اور اوزاعی اور مسلم بن خالد زہلی اور ابن ابی شیبہ اور داؤد اور امام فتحانہ نے اللہ سے کا اور ابن وہب کا جو اصحاب مالک سے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ مذہب کا مذہب کا انکار اور مصرع اور کوئیوں اور شایعوں وغیرہم کا کہ وہ لہذا نہیں کاراضی ہوتا شرط ہے اس مصرع خواہ ایک کوڑا یا ایک قبیل کا ہر لایا ہو کہ ایک چھتا جائے گا چیرہ کیوں نہ ہو اور امام مالک نے کہا ہے کہ رقی دینا سے کہہ نہ ہو کہ وہ نصاب سرقہ ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ امام مالک اس قول میں سیکھ ہیں اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ تم سے کہ اس کی حد میں درہم ہے کہ قریب پائے تین درہم کے ہوتے ہیں اور ابن شبر سے کہہ کہ تم ان کو پانچ درہم ہیں جو نصاب ہے فقہیہ کا سرقہ میں فن دونوں کے نزدیک اور فقہی نے کر وہ جانا ہے کہ چالیس درہم سے کم ہو اور ایک پادریں درہم بھی کہے کہ اور یہ تمام باب سوا مذہب مالک کے جو ہم نے تھابیر سلف سے نقل کیا اس حدیث سے مراد سمجھ کر دے مرد و باطل ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ ایک چھتا بھی تو ہے کہ ہر میں کافی ہو جاتا ہے اور نہیں متقابل ہو سکتی رائے کسی کی ہوتی قول کسی کار سوال مذہب کے قول اور طلل ہے۔

تعلیم قرآن پر اجرت یعنی درست ہے:

بیش ہرگز مومن شیخ سنت کو ان اقول کی طرف نظر نہ کرنا چاہیے جو مخالف ہوں رسول اللہ کے اور اس صحابی نے جو عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت اور بغیر طلب کے بھی قسم کھانا درست ہے صرف تاکید کلام کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مطلق کا نکلا کر دینا درست ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن کا ہر قرار و جزا درست ہے اور نفع لینا تعلیم پر رواد ہے اور یہ دونوں ہر جائز ہیں اور سیکھ مذہب ہے امام شافعی کا اور مجتہدین محدثین اور قسین سنت کا اور بھی قول ہے عطاء حسن بن صالح اور مالک اور اسحاق وغیرہم کا اور مرد ہے قول ان لوگوں کا جو اس کو منع کرتے ہیں اور یہ حدیث ان کے قول کو رد کر رہی ہے اور اسی طرح حدیث دوسری کہ آپ ان

۳۴۸۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ غَابِسَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ صَدَأُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُلْتُ كَانَ صَدَأَهُ يَأْزُوجُو بَنِي عَشْرَةَ كَوْفَةً وَنَشَأَ فَالْتَمَسَ مَا أَدْبَسَ قَالَ قُلْتُ لَا قُلْتُ بَصُغٌ أَوْفَيْتُ قِيلَتْ خَسِرَ يَالِئَهُ يَوْمَهُمْ فُهَذَا صَدَأُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْزُوجُهُ.

۳۴۸۹- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذبیہوں کا مہر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ چاندی کی پانچ سو درہم ہوتے (جس کے ایک سو اکتیس روپے چار آنے موجود ہوتے ہیں)۔ یہ مہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں کے لیے۔

۳۴۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَمَّا نَبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَمْرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ لَا رَسُولٌ فَلَوْ بَنِي زَوْجَتِ امْرَأَةٍ عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ مِنْ ذَعْبٍ قَالَ (( لَبَنَازِلَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ ))

۳۴۹۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی ﷺ نے دیکھا اثر زردی کا عبدالرحمن بن عوفؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے گجور کی گھٹلی بھر سونے کے مہر پر۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے دیرمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

انہوں نے قریبا سے زیادہ اجرت لینے کی بات کی کہ آپ سے اور قاضی عیاض نے کہا ہے اجرت لینا تعلیم قرآن پر تمام علماء کے نزدیک روا ہے سوا ابو حنیفہؒ کے اور قول ابو حنیفہؒ کلمہ عد کے خلاف، قابل رد و طرد ہے کہ کسی طرح نکاح اس کی طرف نہیں ہو سکتا۔

### رسول اللہ کے مہر کا بیان

(۳۴۹۰) ہذا اثر قاضی خوشبو کا کہ دعفران کا کہ دو درہم کو حرام ہے اور اور توں کو درست ہے۔ اور بعضوں نے کہا وہاں کے لیے درست ہے اور یقین ہے کہ وہ بہت تھوڑا اور بھرا ہوا ہے آپ نے منع نہیں فرمایا جیسے دعفران سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی اہل ہے کہ شاید وہ کپڑوں میں ہوں گے کے بدن پر نہ ہو اور نہ ہب تمام مالک کا اور لگے پاروں کا کہ لباس دعفران درست ہے اور لباس مالک نے اس کو طہارہ دینے سے نقل کیا ہے اور لیکن ہب ہے ان عمرو وغیرہ کا اور ثانی اور ابو حنیفہ کے نزدیک روا نہیں ہو سکتا۔

نوا کے لفظ کی تحقیق اور دیرمہ کا بیان:

وزن نوا کے حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے یا تو مہر گجور کی گھٹلی ہے یا ایک وزن معروف ہے جیسے قوی وغیرہ اور بعضوں نے کہا کہ وزن نوا پانچ درہم ہیں سونے کے۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ قول ہے اکثر علماء کا اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ وہ حین درہم ہے اور ایک درہم کا ٹکٹہ۔ اور یہ بھی قول ہے کہ مہر اس سے گجور کی گھٹلی ہے۔ اور نووی نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے اس سے مستحب ہو اور برکت کی دعا لیا کہ دیرم کی دعوت سنت صحیحہ ہے اور تمام مالک اور افکار وغیرہ نے اسے واجب کیا ہے اس حدیث کے ظاہر سے اور اس کے وقت میں۔ قاضی نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت مالک سے منقول ہے کہ مستحب ہے وقت عہد کے اور مستحب ہے طاقت والے کو کہ ایک بکری سے کہہ کرے اور اس پر اقرار ہے کہ اس کی کوئی عذر اس میں نہیں بلکہ جو کتنا اور دیرم صحیح اور درست ہو جائے اور حضرت علیہ کا دیرم بغیر گوشت کے ہو اور حضرت زینب کے دیرم میں گوشت روئی سے میر ہو گئے اصحاب رسول اللہ کے اور عمر اور دیرم کے دونوں سے زیادہ مکر رہے۔

۳۳۹۱- انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ عہدِ حُسن بن عوف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بکجوری چٹلی کے برابر سونے پر نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا کہ دیکھ کر دجا ہے ایک بکری سے ہی ہو۔

۳۳۹۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۹۳- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۳۹۴- عہدِ حُسن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر غوثی دیکھی شادی کی اور میں نے عرض کی کہ میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے انصار کی آپ نے فرمایا کیا مہر یا نہ مہر؟ میں نے عرض کی ایک نواۃ۔ اسحاق کی روایت میں ہے کہ ایک نواۃ سونے سے۔

۳۳۹۵- عہدِ حُسن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا ایک وزن نواۃ پر سونے کے۔

۳۳۹۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت  
۳۳۹۷- حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا بغیر پر اور ہم لوگوں نے وہاں فلا پڑھی صبح کی بہت

۳۴۹۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَلَمْ تَلَوْ بِشَاةٍ))

۳۴۹۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((أَوَلَمْ تَلَوْ بِشَاةٍ))

۳۴۹۳- عَنْ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ حَدِيثًا وَهَبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً

۳۴۹۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى بِشَاةٍ الْمَرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ ((كَمْ أَصْدَقْتَهَا)) فَقُلْتُ نَوَاقٍ وَفِي حَدِيثٍ إِسْنَادٍ مِنْ ذَهَبٍ

۳۴۹۵- عَنْ أَنَسٍ فِي مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ

۳۴۹۶- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ أَسْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ وَحَلَّ مِنْ وَلَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ

باب فَضِيلَةِ إِشْتَاقِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا  
۳۴۹۷- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا حِمْيَرَ فَأَلَّ فَصَلَّيْنَا جُنْدًا صَدَاةً

(۳۳۹۳) ☆ نوای تحقیق بھی وہی مروی۔

(۳۳۹۷) ☆ خبریں نے کہا ہے محمد والعس یعنی عماد و فکر آپ کا وہ فیس فکر کو اس لیے کہتے ہیں کہ ہر فکر کے پانچ کلاں ہوتے ہیں۔ ایک مندرجہ آگے ہے ساتھ ہی آگے آئے ہیں نہ جہاد کی طرف ہو مگر جو ہم لوگوں نے وہاں فلا پڑھی صبح کی بہت

اندھیرے میں نور سوار ہوئے نبیؐ اور سوار ہوئے ابو طلحہؓ اور میں ردیف تھا ابو طلحہ کا اور روانہ ہوئے نبیؐ گلیوں میں خیمہ کی اور میرا زانو نبیؐ کے ران سے لگ لگا جاتا تھا اور جب رسول اللہؐ کی آپ کی ران سے کھٹک گئی تھی اور میں دیکھتا سفیدی آپ کی ران کی پھر جب شہر کے اندر گئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیمہ ہم جب اترتے ہیں کسی قوم کے آگہن میں تو برا ہوتا ہے حال ڈرائے گئے لوگوں کا۔ اس آیت کو آپ نے میں بار پڑھا یعنی اِنَّا اَعْلٰا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ سے اخیر تک اور اسے میں وہاں کے لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگے اور انھوں نے کہا کہ محمدؐ آگئے۔ اور عبدالمعز نے کہا کہ ہمارے لوگوں نے یہ بھی کہا کہ لشکر بھی آگیا۔ کہاروی نے کہ غرض ہم نے لے لیا خیمہ کو جبر اقرہ اور قیدی لوگ جمع کئے گئے اور وجہ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ ایک لوٹھی مجھے حمایت کیجئے ان قیدیوں میں سے۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ ایک لوٹھی لے لو انھوں نے صید بخت جی کو لے لیا اور ایک شخص نے آگے کہا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے وجہ کو جی کی بیٹی دیدی جو سردار ہے نبی قرظہ اور نبی نصیر کا اور وہ کسی کے لائق نہیں سوا آپ کے تو فرمایا کہ بلاؤ ان کو مع اس لوٹھی کے۔ کہاروی نے کہ پھر وہاں سے لے کر آئے پھر جب آپ نے اس کو دیکھا تو وجہ سے

فَقَدَاوْ يَغْلِسُ فَرَسِيْهُ فُلُوْ حَتَّىٰ لَقِيَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَمْرًا مَّلْحَةً وَاَمْرًا رَّجِيْفًا اَبِي مَلْحَةَ فَاَخْرَجَنِيَّ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَفَاقِ عَصِيْرٍ وَاَبَا رَكْبِيْ لَتَمْسُ قَعِيْدُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْصُرُ الْاَزَاكِرُ مِنْ فَعِيْدِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاتَمَّ لَأَرَى يَتَابِعُنْ فَعِيْدُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْفَرِيْقَةُ قَالَ اللّٰهُ (( اَخْبِرْ عَرِيْبَتُ عَصِيْرٍ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ لِّسَاءَةِ صَبَاحِ الْفُتُوْرَيْنِ )) فَلَمَّا تَلَمَّتْ مَرْمِيْ قَالَ وَفَدَّ حَرَجَ الْقَوْمِ اِلَى اَصْحَابِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ قَالَ عِنْدَ الْفَرِيْقِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيْسُ قَالَ وَاصْبُلَا عَوْنُ وَخُجِعَ الْمَسِيْ فَعَانَهُ دَحِيَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِيْنِيْ حَارِيْبَةً مِنْ النَّسَبِ فَقَالَ (( اَعْطِيْا فَخُذْ حَارِيْبَةً )) فَاَخَذَ صَبِيَّةً بَنَتْ حَسِيْ فَهَذِهِ رَجُلٌ اَبَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِيْنِيْ دَحِيَّةً صَبِيَّةً بَنَتْ حَسِيْ سَبِيْلَ قُرَيْشَةَ وَالنَّبِيْرُ مَا نَصْلُحْ اِنَّا لَكُ قَالَ (( اَذْهَبُوْا بِهَا )) قَالَ لَحَاءُ

جو صید کا ہم انھوں نے کہا کہ زیب تھا پھر قید کے بعد چونکہ آپ نے قیدیوں میں سے چن لیا اس لیے صید ہوا یعنی جلی ہوئی اور آپ نے جب صید کی شرافت اور حسب و نسب و جمال کو ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ اور لوٹھی لے لو اس میں بڑی مصلحت تھی کہ شاید یہ وحش سے نشو و نما لے اور نکھر کرے یا درمجاہ وچہ سے حد کرے۔ غرض ان سب مقامات کا قطع کرنا ہی میں تھا کہ آپ نے ان کو اپنی حد مت میں رکھا اور اس حد سے غفلت کی پھانٹ ثابت ہوئی اور غفلت یہ ہے کہ لشکریوں میں سے کسی کو حد غفلت سے بڑھ کر بلورا تمام کے دینا اور آزاد کیا اور نکاح کر لیا اس کے معنوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہ ان کو خبر عا لہ فی اللہ آزاد کر دیا اور ان کی رخصت دے سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا اور آپ نے آپ کے خصائص سے ہے کہ آپ کو بغیر مہر کے نکاح درست ہے کہ نہ عقد کے وقت مہر کی ضرورت ہے نہ بعد عقد کے اختلاف اور ان کے کہ ان کو درست نہیں اور یہ معنی غفلت سے ہے کہ آپ نے شرط کیا ان سے کہ ہم کو آزاد کر دیں اور تم ہم سے نکاح کر لینا غرض اس شرط سے جب آزاد ہوئیں تو وہاں سے شرط ضروری ہوئی اور علماء کو اس میں اختلاف ہے کہ آپ اگر کوئی اپنی لوٹھی کو آزاد کرے اس شرط پر کہ اس سے نکاح کر لے گا اور اس کی آزادی حق کو مہر ٹھہرائے تو اس کا حکم کیا ہے۔ مجبور ہے

فرمایا کہ تم کوئی اور لوٹری لے لو قیدیوں میں سے اس کے سوا۔ کہا راوی نے کہ پھر آپ نے آزاد کیا صفیہؓ کو اور ان سے نکاح کر لیا سو ثابت ہے ان سے کہا کہ اسے ابو حذافان کا مہر کیا ہاں وہاں انھوں نے کہا یہی مہر تھا کہ ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا یہاں تک کہ پھر جب وہ رملہ میں تھے تو سگھ کر دیا ان کا مسم سلم نے اور پیش کر دیا آپ یہاں کوراست میں اور صبح کو رسول اللہؐ کو شہ پہنچے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا آپ نے جس کے پاس جو کچھ ہو (یعنی کمانے کی قسم سے) وہ لائے اور ایک دسترخوان چڑے کا بچھو لیا اور کوئی اقد لائے گا (وہی سکھا کر بتاتے ہیں) اور کوئی کھجور اور کوئی گھی ان سب کو توڑاڑ کر خوب ملا دیا وہ دیر ہو اور رسول اللہ ﷺ کا۔

۳۳۹۸۔ اہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔

۳۳۹۹۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پھر اس سے نکاح کرے اس کو دو ہزار ثواب ہے۔

۳۵۰۰۔ انسؓ نے کہا میں روایت کرتا ہوں علیہ السلام کا شیر کے دن اور

بہا قلنا نطز بانہا النبی ﷺ قال (( حذ جارية من السبي غيرها )) قال وانصفنا ونزوتها فقال لہ ثابت بانہا خزنة ما اصفنا قال انصفنا ونزوتها حتى ادا كان بالشہین فمهرتها لہ اثم سلم فاعذتها لہ من النکاح فاستبح النبی ﷺ غروما فقال (( من كان عبده شيئا فلنيجي به )) قال وتسط بطما قال ففعل الرجل بجيہ بالابطوط وفعل الرجل بجيہ بالشہين فحاسوا حيسا فكانت وكيمة رسول الله ﷺ.

۳۴۹۸۔ عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ انكف من صبيته ونصف عتقها صدقها وفي حديث معاذ عن ابي نروح صبيته واصدقها عتقها.

۳۴۹۹۔ عن ابي موسى قال قال رسول الله ﷺ صلتى الله عليهما وسلم في الذي يغني حارثة ثم ينزوتها لہ اخرين.

۳۵۰۰۔ عن انس بن ماضي رضي الله عنه قال كنت

لے کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے تو اس کو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی کرے اور یہ شرط صحیح نہیں اور لازم مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور محمد بن حسن مالکی قول ہے اور فرما۔ چنانچہ نام شافعی نے کہا ہے کہ اگر اس نے شرط پر آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اس صورت پر لازم نہیں کہ اس مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کو ضروری ہے کہ اپنی قیمت ادا کرے اس لیے کہ وہ اپنی آزادی پر منت راضی نہیں ہوئی بلکہ اگر وہ راضی ہو گئی اور کسی قدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر لڑائے قیمت ضروری ہے اور مرد پر مہر جو مقرر ہوا ہو غلوہ تو زانو بہت اور اگر اس کی قیمت پر نکاح کیا اور قیمت ادائیگو معلوم ہے تو مہر گنا ہے اور اس کے ذمہ قیمت دینی اور نہ مرد کے ذمہ مہر۔ اور اگر قیمت قبول ہے یعنی معلوم نہیں تو اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت میں فقہاء سداً قول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر غلط لازم ہے اور دوسری قول صحیح ہے اور مجہود بھی اسی طرف گئے ہیں اور مسید بن مسیب اور حسن اور غنی اور زہری اور قری اور داؤدی اور ابو جعفر اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جائز ہے کہ آزاد کرے ہانڈی کو اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی میں اس کا مہر ہو جائے یہ اور لازم ہو جائے عورت کو کہ اس مرد سے نکاح کرے اور یہ مہر صحیح ہے بشرطیکہ اس حدیث کے اور بھی نہ ہوں میرے نزدیک محمد اور ابو جعفر اور قوی ہے۔



قدم میرا چھو جاتا تھا رسول اللہ کے پاس سے۔ پھر پچھلے ہم اہل شیر کے پاس جب آفتاب نکلا اور ان لوگوں نے اپنے چار پاؤں کو نکالا تھا اور وہ اپنے کمال اور نوکری اور چھاؤڑی لے کر نکلے اور کہنے لگے محمد اور عیسیٰ یعنی دونوں آگئے۔ کہا راوی نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے خراب ہوا خیر اور جب ہم اترتے ہیں کسی قوم کے آگن میں سویرا انجام ہوتا ہے ڈرائے گئے لوگوں کا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نکست دی اور دجہ کے حصہ میں ایک باندی خوب صورت آئی اور خرید لیا اس کو رسول اللہ نے سات مھنوں کے بدلے میں اور پھر پرد کیا اس کو ام سلمہ کے کہہ کر دیں ان کا اور چار کر دیں ان کو آپ کے لیے۔ اور کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے اس لیے ان کے پرد کیا کہ وہ ان کے گھر میں حدت پوری کرے یعنی ایک جہیز کے ساتھ استبراء کا ہو جو عہد ہے باندی کا۔ اور یہ عہد یعنی عیسٰی جی کی اور رسول اللہ نے ان کا دلیر کیا مجبور اور اقد (خیر) سے اور سچی سے اور زمین میں سچی گڑھے کھودے گئے اور اس میں دستر خوان چڑے کا بچھا دیا گیا (گڑھے اس لیے کھودے کہ سچی کو دھو کر اصرار نہ جانے پائے) اور اقد اور سچی لائے اور اس میں ڈال دیا اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور لوگ کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ آپ نے ان سے نکاح کیا یا ان کو ام ولد بنایا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ اگر آپ نے ان کو چھپایا تو جانو کہ آپ کی بیوی ہیں اور اگر نہ چھپایا تو جانو کہ ام ولد ہیں پھر جب آپ سوار ہونے لگے تو ان پر پردہ کیا اور وہ اونٹ کے سرین پر بیٹھیں سو لوگوں نے جان لیا کہ ان سے نکاح کیا ہے۔ پھر جب مدینہ کے قریب پہنچ گئے جلدی چلایا اور ان کو رسول اللہ نے اور جلدی چلایا ہم نے اور شوکر کھائی عشاء اونٹنی نے (یہ نام ہے جناب رسول اللہ کی اونٹنی کا) اور رسول اللہ گھر سے اور حضرت علیہ بھی گریں۔ سو آپ اٹھے اور ان پر پردہ کر لیا اور عورتیں دیکھنے

وَذَلَّ اَبِي مَالِئَةَ يَوْمَ حَبَرٍ وَقَذِي نَسْ فَذَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْنَاكُمْ حِينَ تَزَوَّجْتَ الشَّيْءُ وَقَدْ اَمْرَحُوا مَوَاضِيَهُمْ وَخَرَحُوا بِغَوْرِهِمْ وَتَكَلَّبَهُمْ وَخَرَجُوا مِنْ قَدَقُوا مُحَمَّدٌ وَالْعَجِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( غَرَبَتْ خَيْرٌ اِمَّا اِفَّا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَلَبِّينَ )) قَالَ وَخَرَجَ مِنْهُمْ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَعَتْ فِي سَهْمٍ دِحَّةٍ حَارِيَّةٌ حَبِيلَةٌ فَاسْتَرْخَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ اَرْوَاسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتَهْنِئُهَا قَالَ وَاحْبَبْتُ قَالَ وَتَعَدُّ بِهَا نَيْبَهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَضِيٍّ قَالَ وَتَحْفَلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَتْهَا الشَّرُّ وَالْأَقْبَطُ وَالْمَشْنُ فَجِئَتْهُمُ الْأَرْضُ أَفَاجِيسُ وَجِيَّةٌ بِالْأَطَاعِ فَوَضِعَتْ فِيهَا وَجِيَّةٌ بِالْأَقْبَطِ وَالْمَشْنُ فَشَبَّعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا تَنْبَرِي أَنْتِ زَوْجَهَا اَمْ تَحْدِثُهَا اَمْ وَكَلِمَ قَالُوا اِنْ حَبَبَتْهَا فَبِهِ لَمَرَاتُهَا وَاِنْ لَمْ يَحْبَبْهَا فَبِهِ اَمْ وَكَلِمَ قَالُوا اِنْ اَزَادَ اِنْ يَرَكَّتْ شَحَبَتْهَا فَتَعَنَّتْ عَلَى عَجْرِ الْعِجْرِ فَعَرَفُوا اَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا ذَلُّوا مِنَ الْمُنَبَرَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعَا قَالَ فَخَرَّتْ النَّافَةُ الْفَضْبَاءُ وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ مَقَامَ فَخَرَّتَا وَقَدْ اَشْرَقَتْ فَسَاءَ مَقَلُّنِ اَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ فَلَمَّا بَا اَبَا حَنْزَلَةَ اَوْفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبَا وَاللّٰهُ لَقَدْ وَقَعَ.

گئیں اور کہنے لگیں اللہ دور کرے یہودیہ کو۔ کہا روئی نے میں نے کہا اسے ابو حمزہؓ آیا جناب رسول اللہؐ اگر چاہے؟ اور انسؓ نے کہا کہ میں زینب ام المومنین کے دلبرہ میں بھی حاضر تھا اور آپؐ نے لوگوں کو آسودہ اور میر کر دیا روئی اور گوشت سے اور مجھے آپؐ بھیجے تھے کہ لوگوں کو بلا لاؤں۔ پھر جب کھانے سے فارغ ہو چکے کھڑے ہوئے اور میں آپؐ کے پیچھے ہوا اور وہ شخص آپؐ کے حجرے میں روئے گئے (یعنی جہاں زینب تھیں) اور ان کو باتوں نے بخار کھا اور وہ نکلے سو آپؐ اپنی بیویوں کے حجرہوں پر جاتے تھے اور ہر ایک پر سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیسے ہو تم اے گھر والا؟ وہ کہتی تھیں کہ ہم خیریت سے ہیں اے رسول اللہؐ اور آپؐ نے اپنی بیوی کو کیا پایا؟ آپؐ فرماتے تھے کہ خیر سے ہیں۔ پھر جب آپؐ سب کی خیر و عافیت پوچھنے سے فارغ ہوئے لوٹے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ لوٹا اور جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص موجود ہیں اور باتوں میں مشغول ہیں پھر جب ان دونوں نے دیکھا کہ آپؐ لوٹے کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے سو اللہ کی قسم ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے آپؐ کو خبر دی یا آپؐ پر وحی اتری کہ وہ دونوں شخص چلے گئے اور آپؐ لوٹ کر آئے (یعنی حجرہ زینب پر) اور میں بھی آپؐ کے ساتھ آیا پھر جب آپؐ نے حجرہ کھارو والے کی چوکھٹ پر پردہ ڈال دیا میرے اور اپنے پیچھے میں اور یہ آیت مبارک اتری کہ نہ داخل ہو تم ہی کے گھر میں مگر جب ان کی طرف سے اجازت ہو تم کو۔

قَالَ أَنَسٌ وَرَوَيْتُ رَضِيَّةَ وَزَيْنَبَ فَاتَّبَعْتُ النَّاسَ خَيْرًا وَلَحْمًا وَكُنَّا نَتَغَنَّى فَادْعُوا النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَرَضِيَّةُ فَتَعَلَّفَ رَحْلًا اسْتَأْذَنَ بَيْتًا فَخَبِثَتْ لَمْ يَهْمُرْنَا فَخَعَلَ يَمْرُؤٌ عَلَيَّ يَسْأَلُ قَبْلَكُمْ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا «مَسْلَمٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ» فَبَقُولُونَ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَحَدَّثْتَ أَهْلَكَ فَبَقُولُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَضِيَ وَرَضَعَتْ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّحْلَيْنِ قَدْ اسْتَأْذَنَ بَيْتًا فَخَبِثَتْ فَلَمَّا رَأَاهُ قَدْ رَضِيَ قَامَا فَهَمُرْنَا فَوَاللَّهِ مَا أَضْرَى أَنَا أَصْبَرُهُ أَمْ لَزَلْتُ عَلَيْهِ الْوَحْشُ يَا هُمَا قَدْ عَرَضَا فَرَضَعَ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رَحْلَهُ فِي اسْتِكَفَى الْبَابَ لَرَضِيَ فَجَعَلَتْ تَبِي وَبَنِي وَالزَّوْجَ اللَّهُ تَعَالَى خَلِيهِ الْآلَاءُ لَا تَدْعُلُوا بَيوتَ نِسِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ الْآلَاءُ

۳۵۰۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِلَوْحَةٍ فِي مَقْصُوبٍ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا

(۳۵۰۱) ☆ اور یہی روایتیں میں جو وارد ہو چکی ہیں کہ آپؐ نے کہا کہ میں نے وہی روایتیں کہیں سے سنی ہیں اس سے مالکیہ وغیرہم نے استدلال کیا ہے کہ کلام بظہر شہود کے بھی روا ہے کہ جب اعلان ہو جائے اس لیے کہ اگر آپؐ نے ان کے کلام پر گواہ کیا ہو تا تو صحابہ کرام واقف ہوتے تو یہ نہ کہ ایک جماعت کا صحابہ اور تابعین سے کہ کلام بظہر شہود کے روا ہے جب اس کے بعد اعلان ہو جائے اور حدیث

رسول اللہ ﷺ کے آگے اور کہنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں اس کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی۔ سو آپ نے وحیؐ کے پاس کہلا بھیجا اور ان کے عوض جو انھوں نے مانگا آپ نے دے دیا اور صفیہؓ کو ان سے لے کر میری ماں کو دیا (یعنی ام سلمہؓ کو) اور فرمایا کہ ان کا سنگار کرو۔ کہا کہ پھر نکلتے رسول اللہؐ خیر سے یہاں تک کہ جب خیر کو پس پشت کر دیا تو اسے اور ان کے لیے ایک خیر لگا دیا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہؐ نے فرمایا جس کے پاس توش حاجت سے زیادہ ہو تو اسے پاس لاؤ۔ سو کوئی تر یعنی مجبور جو زیادہ تھی لانے لگا کوئی ستر یہاں تک کہ ایک دھیر ہو گیا ملیہ کا اور سب لوگ اس میں سے کھانے لگے اور پانی پینے لگے اپنے بازو پر سے جو عوض تھے آسمان کے پانی کے۔ اُس نے کہا کہ یہ دیر تھا جب رسول اللہؐ کا صفیہؓ کے اوپر کہا کہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ جب دیکھیں ہم نے دو اور عورتیں مدینہ کی اور مشتاق ہوئے ہم اس کے اور ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہ رضی اللہ عنہا ان کے پیچھے تھیں سو ٹھوکر کھائی رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے اور آپ گر پڑے اور وہ بھی گر پڑیں اور کوئی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف دیکھا تھا نہ صفیہ کی طرف یہاں تک کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور ان کو ڈھاپ لیا اور پھر ہم لوگ آئے تو آپ نے فرمایا تم کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا پھر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور چھوڑ کر یہاں (یعنی باندیاں آپ کی بیویوں کی) نکلیں اور صفیہؓ کو دیکھتے نکلیں اور طعنہ دیتے نکلیں اس کے گرنے کا۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّيِّئِ مِثْلَهَا قَالَ فَهَتَتْ يَأْيِي وَحَيْثُ فَانْطَلَقَتْ بَعَا مَا أَكْرَمَتْ ثُمَّ هَضَمَهَا يَأْيِي أُمِّي فَقَالَ (( أَصْلَحِيهَا )) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ حَتَّى إِذَا هَضَمَهَا فِي طَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ حَضَبَتْ عَلَيْهَا الْفَتَى فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( عَن كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيَأْتِ بِه )) قَالَ فَحَتَّلَ الرَّحْلُ نَجِيءُ بِفَضْلِي شَعْرٍ وَفَضْلِي السَّوْبِي حَتَّى حَتَّلُوا مِنْ ذَلِكَ سَوْدًا حَسَنًا فَحَتَّلُوا بِأَكْلُونِ مِنْ ذَلِكَ فَحَتَّتْ وَتَشْرَبُونَ مِنْ حَيْثُ يَأْيِي حَبِيبُهُمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أُنْسُ نَكَاتَتْ بِلَئِكَ وَكَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقَتْ حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا حُتْرَ الْمَدِينَةِ هَتَشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَعِيْنًا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيْنَةً قَالَ وَصَلِيَّةٌ مَعَلَمَةٌ فَذُكِرَتْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَّتْ مَعِيْنَةُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصُرِغَ وَصُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَرَعَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ (( لَمْ نَعُزْ )) قَالَ فَذَعَلْنَا الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ خَوَارِي بِسَائِرِ بَنَاتِهَا وَتَشْمَتْنَ بِصُرْعَتِهَا.

تھوٹتی تھوٹتی بہت بڑی اور مالک اور غلام مدینہ کا کہ انھوں نے اعلان کو شراب کہا ہے نہ کہ خود کو اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی کہا ہے کہ شراب تراجم کی شہادت ہے نہ کہ اعلان۔ اور یہ ہم سب سے اوزان کی اور قوری اور شامی اور حلیہ اور احمد وغیرہم کا اور ان سب لوگوں نے کوئی دو عادلوں کی شراب کی ہے بخلاف ابو حلیہ کے کہ ان کے نزدیک دو قاضیوں کی کوئی ہے بھی تراجم کیجے اور اسے ہاں سے اور اس پر اعلان ہے امت کا کہ اگر چیکے سے تراجم کر لیا بغیر کوئی کے یعنی نہ اعلان ہوا نہ کوئی تراجم کیجے نہ ہو اور اگر چیکے سے تراجم کیا کر دو کو کہ ہونے تو کیجے ہے

## بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَالْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ

۳۵۰۲- عَنْ أَنَسٍ وَعَدَا خَدِثَ نَهْرٌ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ فَذُكِّرْنَا عَلَى قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْنَبُ حَتَّى أَتَانَا وَهِيَ مُعْتَمِرٌ عَجِينَهَا فَإِنَّا قَلَّمَا وَرَأَيْنَاهَا غَضَبَتْ فِي صَنْبَرِي حَتَّى مَا اسْتَطِيعَ أَنْ انْفَلَزَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِّرْنَا فَوَلَّيْنَاهَا ظَهْرِي وَتَخَصَّصْتُ عَلَى عَجَبِي فَقُلْتُ يَا زَيْنَبَ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكَ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أَلْوَيْتُ رَدِّي فَقَامَتْ إِلَيَّ مَسْجِدًا وَنَزَلَ الْفَرَسَانِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِخَيْرٍ إِذْ قَالَ فَقَالَ وَانْقَضَتْ رَأَيْنَاهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ جِوْنُ مَشَّةِ الْبَنَاتِ فَخَرَجَ الشَّرُّ وَتَبَيَّ رِحَالٌ يَنْحَدِبُونَ فِي الْبَيْتِ يَنْقُذُ الطَّعَامَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّخَذَهُ فَحَصَلُ يَتَّبِعُ خَيْرٌ يَسَابِوُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَيَقْلَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذِبٌ وَخَذْتُ لَعْلَلَنَ قَالَ فَمَا أَذْبَرِي أَنَا أَعْبَرْتُكَ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا لَوْ أَحْبَبْتَنِي فَإِنَّا فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَعَبْتُ أَذْخُلُ مَعَهُ

## باب : نکاح زینب اور نزول حجاب اور ولیمہ

کا بیان

۳۵۰۲- انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اور روایت ہے بہزادی کی کہ جب پوری ہو گئی مدت زینب کی (یعنی بعد طلاق دینے زید کے) تو رسول اللہ ﷺ نے زید سے فرمایا کہ ان سے میرا ذکر کرو اور زید گئے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچے اور وہاں چائے آئے کا خمیر کر رہی تھیں اور زید نے کہا کہ میں نے جب ان کو دیکھا تو میرے دل میں ان کی بیوائی یہاں تک آئی کہ میں ان کی طرف نظر نہ کر سکا اس لیے کہ رسول اللہ نے ان کو یاد کیا تھا (یہ کمال ایمان کی بات تھی اور نہایت سعادت مندی کی کہ زید کے دل میں اس خیال سے کہ رسول اللہ نے ان کو پیغام دیا ہے اس قدر عظمت اور ہیبت ان کی چھا گئی کہ نظر نہ کر سکے اور افسوس ہے کہ اس زمانے کے لوگوں کو حدیث رسول اللہ کی بیوائی اور عظمت ذرا خیال میں نہیں آتی اور بے تکلف جموٹی ٹاپلیں کرنے لگتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ یہ خاص اس کی زبان وحی تریمان سے نکلے ہے جس کی شان میں وما یَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ وَاوَدَّ وَاسَّوَّاسَ اور انہو الا وحی یوحی ہوا ہے)۔ غرض میں نے اپنی پیٹھ موڑی اور اپنی اڑیوں پر لوٹا اور عرض کیا کہ اے زینب! رسول اللہ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے اور وہ آپ کو یاد کرتے ہیں (یعنی نکاح کا پیغام دیا ہے) اور انھوں نے فرمایا کہ میں کوئی کام نہیں کرتی ہوں جب تک کہ مشورہ نہیں لے لیجی ہوں اپنے پروردگار سے (یعنی استخارہ نہیں کر لیجی) اور اسی وقت وہ اپنی نماز کی جگہ میں کھڑی ہو گئیں

جو نزدیک بہزادی کے خلاف دہاک کے کہ وہ صحیح نہیں کہتے۔

(۳۵۰۲) تا اس حدیث مبارک سے بعد ان حدیث کو کسی مسئلے معلوم ہو سکے گا کہ یہ کہ آدمی شوہر کے ذریعہ سے پیغام نکاح بھیج سکتا ہے اگر معلوم ہو کہ وہ اس سے عداوت نہ ہو گا جیسے زید کا تھا۔ دوسرے یہ کہ معلوم ہو کہ صحابہ کے دل میں بڑی عظمت تھی رسول اللہ ﷺ کی کہ اگر آپ کے پیغام دینے کے زید کے دل میں زینب کی ہیبت اور ادب سا گیا اور یہی عظمت چاہیے ہر مومن کو کہ جب آپ کا

(اور! مسلمانوں کی میں اللہ تم پر رحمت کرے) قرآن اترنا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بغیر لان کے داخل ہو گئے (یعنی یہ آیت اتری زوجہا کھا لکھلا یكون علی المؤمنین حرج فی الزواج ادعیہم یعنی بیوا دیا ہم نے زینب کو کچھ سے تاکہ مومنوں کو حرج نہ ہو اپنے) پانگوں کی بیویوں سے نکاح کرنے میں جب وہ اپنی حاجت ان سے پوری کر چکیں اور ردی نے کہا میں نے اپنے سب لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو روٹی اور گوشت خوب کھلایا یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ کھاپی کر باہر چلے گئے اور کئی آدمی رہ گئے جو گھر میں باقی کر رہے کھانا کھانے کے بعد اور رسول اللہ ﷺ لطفے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا اور آپ اپنی بیویوں کے حجرہ پر جاتے تھے اور ان پر سلام کرتے تھے اور وہ عرض کرتی تھیں کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ نے کیا پلایا اپنی بی بی کو (یعنی زینب کو) پھر ردی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ کو میں نے خبر دی یا آپ نے مجھ کو خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے پھر آپ حریف لے گئے یہاں تک کہ داخل ہوئے گھر میں اور میں بھی آپ کے ساتھ اندر جانے لگا اور آپ نے پردہ ڈال دیا اپنے اور میرے بچے میں اور پردہ کی آیت اتری اور لوگوں کو نصیحت کی گئی اور ابن عباس نے یہ بھی زیادہ کیا اپنی روایت میں کہ یہ آیت اتری لا تدخلوا سے اخیر تک یعنی نہ داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر جب

فَاتَّقَى الشَّرَّ تَقِي وَتَزَوَّلَ الْجَحَبُ قَالَ وَوَعِظَ الْقَوْمَ بَمَا وَعِظُوا بِهِ زَادَ قُرْنٌ وَاقِيعٌ فِي حَبِيرِهِ لَمْ تَدْخُلُوا بِيَوْمِ النَّبِيِّ إِنَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ فِي مَلْعَامٍ غَيْرَ نَابِطِينَ إِنَّمَا إِلَهُ قَوْمِكُمْ وَكَأَنَّ لَمْ يَسْتَجِبْ مِنْ الْحَقِّ

جہ قول و فعل و تحریر سے دل کا پ جانے اور سوا حلیم و اعتقاد کے اور کچھ دل میں نہ آئے۔ اور اگر یہ امر نہیں ہے تو ایمان کا کام ہی ہے۔ تیسرے یہ کہ صلوات اللہ علیہ مستحب ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہ کرے اور دعائے استغفار و اعوذ میں سے آتی ہوئی ہے وہ چڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ اور بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہر کام میں استغفار دیکھتے تھے۔ چوتھے یہ کہ لے پاک ٹوکے کا حکم غیر کا ہے اور اس کی جڑی خیر کی جڑی کے ہے کہ پائے والے کو اس سے نکاح درست ہے جب کہ سہ پاک طلاق دے دے۔ پانچویں فضیلت نکاح جاتی کے ثابت ہوئی کہ خدا تعالیٰ خود اس کا پائی پہلی اور بعضی جاتی ہو۔ چھٹی فضیلت ام المومنین زینب کی کہ بہت وہ ان کا نکاح لے پاک نے خود آسمانوں کے پرے ہائے عرش پر چلا کر چکر لگائے ان کی خبر لائے اور جناب ام المومنین ان کو اس کا کافر فرماتی تھیں۔ ساتویں بہت وہ کہ رسول اللہ ﷺ کا نکاح بغیر گواہوں اور بغیر ولی کے کیے اس لیے کہ آپ کے دعوے کو کوئی ضرورت نہیں اس لیے کہ آپ جہ

اجازت دی جائے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرو اس کے پکے کا یہاں تک کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ اللہ نہیں شرابا ہے جی بات سے۔

۳۵۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی عورت کا ہاتھ لے کر دیکھا ہو جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک بکری ذبح کی۔

۳۵۰۴- وہی مضمون ہے اسی بات زیادہ ہے کہ کھلایا لوگوں کو روٹی، گوشت یہاں تک کہ کھائے اور چھوڑ دیا۔

۳۵۰۵- انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب نکاح کیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے لوگوں کو بلا دیا اور کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے سو آپ تیار ہوتے ہیں گویا کہ کھڑے ہوتے ہیں پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے۔ پھر جب آپ نے دیکھا کہ یہ نہیں اٹھے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اٹھ گئے اور عاصم اور ابن عمر الا علی نے اپنی رواجوں میں یہ بات زیادہ کی کہ میں آدمی ان میں سے بیٹھے رہے گئے اور نبی کریم ﷺ نے لائے کہ اندر آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہیں پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے اور میں نے آپ کو خبر دی کہ وہ چلے گئے اور آپ آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ سو میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے لیے کھانا پیش کیا میں پروردگار اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ ”اے ایمان والو! امت داخل ہو گھروں میں ہی کے گھر جب اجازت ملے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرتے رہو اس کے پکے کا عند اللہ عظیماً تک یعنی چوری آیت عند اللہ عظیماً تک اتری۔

۳۵۰۲- عَنْ أَنَسٍ وَ هُوَ بِرَدْيَةِ أَبِي كَبِيلٍ سَمِعْتُ أَنَسَ قَالَ مَا وَدَّعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَدْ أَهْوَى كَبِيلٌ عَلَى شَيْءٍ مِنْ بَسَائِلِهِ مَا لَوْ كُنْتُ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ فَتَحَ شَاةً.

۳۵۰۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مَا لَوْ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَسَائِلِهِ أَكْثَرَ لَوْ أَفْضَلُ بِمَا لَوْ كُنْتُ عَلَى زَيْنَبَ فَقَدْ ثَابَتَ الْكِبَائِيُّ بِمَا لَوْ كُنْتُ قَالَ أَطْعَمْتُهُمْ حَبْرًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرْسُكُوهُ.

۳۵۰۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَخَلَ الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَخَذِلُونَ قَالَ فَاحْذَرُوا كَأَنَّهُ يُلْقِيهِمْ فَلَمْ يَتَوَمَّوْا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ قَامٍ مِنَ الْقَوْمِ زَكَةَ عَاصِمٍ وَابْنِ عَبْدِ الْعَلَى فِي حَبِيبَتِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةً وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنْهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَحُفَّتْ فَأَحْزَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا قَالَ فَحَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَدَخِلَتْ أَدْخَلَ فَالْقَى الْحِجَابَ شَيْءٌ وَتَبَهُ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَحَّلَ بَا أَهْلًا الَّذِينَ اتَّسَمُوا لَا تَدْعُلُوا يَوْمَ النَّبِيِّ إِنْ أَنْ يُؤَدَّ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ فَإِنَّهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَمْ كَانَ جُنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا.

۳۵۰۶- انسؓ نے کہا میں سب سے زیادہ واقف ہوں حجاب کے اترنے سے اور ابی بن کعبؓ مجھ سے پوچھا کرتے تھے۔ پھر کہا کہ صبح کی رسول اللہؐ نے دو لہا پٹے ہوئے زینب بنت جحشؓ کے اور ان سے نکاح کیا تھا آپ نے مدینہ میں اور لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا جب دن چڑھا سو آپ بھی بیٹھے اور چند لوگ بھی آپ کے ساتھ بعد اس کے کہ سب لوگ چلے گئے اور وہ لوگ یہاں تک بیٹھے رہے کہ رسول اللہؐ اٹھے اور چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے دروازے پر پہنچے پھر خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہو گئے اور لوگ درمیں بھی آپ کے ساتھ لوٹا تو دیکھا کہ وہ لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اسی جگہ۔ سو آپ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ لوٹا یہاں تک حضرت عائشہؓ کے حجرے تک پہنچے اور پھر لوٹے اور میں بھی لوٹا سو دیکھا کہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور آیت پردہ کی اتری۔

۳۵۰۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ آتَا أَطْلَمُ النَّاسُ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أُمِّيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بَزَّتْ بِشَوِّ حُجَّتِي قَالَ وَكَانَ تَزْوُجُهَا بِالنَّبِيَّةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلْعَطَامِ بَعْدَ لَرْمِئِهَا الشَّهَادِ فَحَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ وَحَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ فَمَضَى فَمَشَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ لَهَا هُمْ فَذْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِنَّا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعْتُ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَرَجَعْتُ فَرَجَعْتُ فَإِنَّا هُمْ فَذْ قَامُوا فَضَرَبْنَا بَيْنِي وَبَيْنَهُمُ بِالْمِسْبَرِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ

۳۵۰۷- انسؓ نے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے اور داخل ہوئے اپنی بی بی کے پاس اور میری ماں ام سلمہؓ نے کچھ طید دیکھا اور اس کو ایک طباق میں رکھا اور کہا کہ اے انسؓ اس کو لے جا رسول اللہؐ کے پاس (اس سے ثابت ہوا کہ سنے دو لہا کے پاس کھانا بھیجتا جس سے ویر میں مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کر کہ یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور عرض کرتی ہے کہ آپ کی جناب میں بہت چھوٹا بی بی ہے ہماری طرف سے اے رسول اللہؐ انسؓ نے کہا کہ پھر میں دو لے گیا رسول اللہؐ کے

۳۵۰۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَلَ بِأَخِيهِ قَالَ فَصَنَعْتُ أُمِّيُّ أُمَّ سَلَمَةَ حَيْثُ فَحَلَّتْهُ بِي تَوَرَّ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ ادْعُ بَهْدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَعْتُ بَهْدًا يَكُنْ أُمِّي وَهِيَ تَفْرُتُكَ السَّلَامُ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ بِنَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَخْتُ بَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي

(۳۵۰۶) یہ کمال اخلاق تھے رسول اللہؐ کے کہ ہر جو دیکھ آپ کو ان کے چہرے سے سخت تکلیف ہوئی مگر زبان سے یہ نہ فرمایا کہ تم اٹھ جاؤ اور خدا جانے انہی تکلیفیں آپ کو کتنی بار دی ہیں گی اور آپ چہرے سے یہاں تک کہ پردہ دیکھ کر اس کا غور بند دست کر دیا۔  
(۳۵۰۷) اس حدیث میں یہاں مجروح ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سو انہی میں امیر و آسودہ ہو گئے اور بڑی فضیلت ہے ام المؤمنین زینبؓ کی کہ آیت حجاب کی انہی کے لئے وقف میں اتری۔

پاس اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں مجھے بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی جناب مبارک میں بہت تھوڑا ہدیہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رکھ دو اور فرمایا کہ ہاتھ دھو اور کھانا کھائیں۔ سو کھانے کے پاس بلاؤ اور جو تم کو مل جائے اور کئی شخصوں کا نام لیا۔ سو میں ان کو بھی لایا جن کا نام لیا اور جو مجھے مل گیا۔ میں نے انہوں نے کہا کہ یہ تمہیں سو کے اور مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا کہ اے انس! وہ عباہ لادو اور وہ لوگ اندر آئے یہاں تک کہ صبح اور حجرہ بھر گیا (اصطلاح) حجرہ جو باہر بیٹھے کی بنائی جائے جسے وہ ان خانہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ دس دس آدمی ملحق ہاتھ دھو جائیں (یعنی یعنی) جب وہ کھائیں پھر دس دس بیٹھیں) اور چاہیے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے (یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت دیں سے نازل ہوتی ہے) پھر ان لوگوں نے یہاں تک کھایا کہ سب سیر ہو گئے اور ایک گروہ جاتا تھا کھا کر پھر دوسرا آتا تھا یہاں تک کہ سب لوگ کھا چکے۔ تب مجھ سے فرمایا کہ اٹھا لے انس اور میں نے اس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا جب زیادہ تھا جب میں نے اٹھایا جب اس میں کھانا زیادہ تھا اور بیٹھے لوگ بیٹھے ہاتھ دھوئے رسول اللہ کے گھر میں اور رسول اللہ بیٹھے تھے اور آپ کی بی بی صاحبہ (یعنی ام المومنین زینب) دیکھ کر طرف منہ پھیرے بیٹھی ہوئی تھیں اور ان لوگوں کا بیٹھنا حضرت کو گراں گزرا اور آپ نکلے اور اپنی بیویوں کو سلام کیا اور پھر لوٹ آئے پھر جب رسول اللہ کو دیکھا ان لوگوں نے کہ آپ پر ہم گراں ہوئے جلد رو روئے پر گئے اور باہر نکلے سب کے سب اور رسول اللہ آئے یہاں تک کہ پردہ ڈال دیا آپ نے اور داخل ہوئے اور میں حجرہ میں بیٹھ گیا پھر تھوڑی دیر ہوئی

تَقَرُّبُكَ السَّلَامَ وَتَقَرُّبُكَ إِلَيَّ هَذَا لَكَ يَا قَبِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ « حَقًّا » ثُمَّ قَالَ « أَفْهَبُ فَاذْغ لِي قُلُوبًا وَقُلُوبًا وَقُلُوبًا وَمَنْ لَيْسَتْ وَسْئِي » رَحِمًا قَالَ فَذَعَزَعَتْ مِنْ سَيْئِ وَمَنْ لَيْسَتْ قَالَ قُلْتُ يَا نَسِ عِنْدَ كَمْ كَانُوا قَالَ رَهَاءَ لَلَّامِ بَانِيَةً وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « يَا اَنَسُ خُذُوا الْقُرْآنَ » قَالَ فَذَعَزَعُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّلَّةُ وَالْحَضْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « لِيُحْلِلُوا عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَلِيَا كَلِّ كُلِّ اِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ » قَالَ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَمَحَرَّجَتْ طَائِفَةٌ وَذَعَزَعَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى اكْتَلَوْا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي « يَا اَنَسُ ارْقِع » قَالَ فَرَفَعْتُ مِمَّا اَفْرِي حِينَ وَخَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ اَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفٌ مِنْهُمْ يَتَخَفَتُونَ فِي قِيَمَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَكَّلَةٌ وَحَتَّى بَلَى الْحَاضِرُ فَقَالُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلَى بَنَاتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَجَ عَطِشُوا اَلَهُمْ فَذَرَجُوا عَلَيْهِ قَالَ فَاسْتَوُوا اَلَابَ فَمَحَرَّجُوا كُلُّهُمْ وَحَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اُرْغِمَ السُّرَرُ وَذَحَلْ وَتَنَا جَلِسٌ فِي الْحَضْرَةِ فَلَمَّا تَلَّكَتُ اِلَا نَبِيًّا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَانْزَلَتْ هَذِهِ اَلَاةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَفَعْتُ عَلَى النَّاسِ يَا اَلِهَاتِ الَّذِي اَنْشَأُوا



ہوگی کہ آپ میری طرف نکلے اور یہ آیتیں اتریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکل کر لوگوں کے اوپر پڑھیں یا ایسا اللہ تعالیٰ سے اختیار کیا۔ جو یہ جو راوی ہیں انہوں نے کہا کہ اس رضی اللہ عنہ نے کہا سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور مجھے یقین ہے اور یہ وہ سب کہیں بھیجیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۵۰۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب رضی اللہ عنہا سے تمام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے طیبہ بدیہ بھیجا ایک برتن میں پھر کے اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جو مسلمان تم کو ملے اسے بلا لاؤ۔ سو میں نے جو ملا اسے بلا لایا اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کھانے لگے اور نکلے چلے اور نبی ﷺ نے اپنا سپارک ہاتھ کھانے پر رکھا اور دعا کی اور پڑھا اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور میں نے بھی جو مجھے ملا کسی کو نہ چھوڑا ضرور بلا لایا اور سب نے کھایا یہاں تک کہ میرے گھوٹے اور باہر نکلے۔ اور ایک گروہ ان میں سے بیٹھا اور بہت لمبی باتیں کر چکا اور نبی ﷺ نے شراب سے شے کہ ان کو کچھ کہیں پھر آپ نکلے اور ان کو گھر میں چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں اتاری جو اوپر مذکور ہوئیں۔

تَدْعُوهُمُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ كُنْ يُؤْذَنُ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَظِيرِ بْنِ إِدَا فَإِنْ دُعِيتُمْ فَادْعُوا فَإِنَّا فَطَنُكُمْ فَاتَّقُوا وَلَا تُسْتَلَبِينَ بِحَدِيثِهِمْ وَلَا دَعْوَتِهِمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّقُوا فَإِنَّا أَخَذْتُ النَّاسَ غَفْلَةً بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجَّتِ بِنَاءَ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۵۰۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قُرِئَ النَّبِيُّ ﷺ رَتَبَ أَهْلُهُ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ حَيْثُ بِي تَوْرٍ مِنْ جَعَلَهُ فَقَالَ أَنَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((«ذَهَبَ فَادْعُ إِلَى مَنْ لَيْتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ»)) فَدَعَوْتُ لَمْ مَنْ لَيْتَ فَخُتِلُوا يَدْعُوْنَ عَلَيْهِ فَيَاكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ يَدْعُ أَحَدٌ لَيْتَ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَتَبَيَّ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَتَلُوا عَلَيْهِ فَحَبِثَ فَخُتِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَشَخِيحِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكْتَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْعُوا تَدْعُوهُمُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ كُنْ يُؤْذَنُ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَظِيرِ بْنِ إِدَا فَإِنَّا فَطَنُكُمْ فَادْعُوا فَإِنَّا أَخَذْتُ النَّاسَ غَفْلَةً بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجَّتِ بِنَاءَ النَّبِيِّ ﷺ.

بَابُ الْأَمْرِ بِإِجَابَةِ الدَّاعِي إِلَى دَعْوَةٍ

۳۵۰۹- عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((«إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيَّةِ فَلْيَأْتِهَا»)).

باب : دعوت قبول کرنے کا بیان

۳۵۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور آئے۔

۳۵۱۰- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بلا یا جائے کوئی تم میں کا دیر کی طرف تو چاہے کہ قبول کرے۔  
راوی نے کہا عید اللہ اس سے دیر نکال کا مراد لیتے ہیں۔  
۳۵۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل اس میں دیر نکال کا ذکر ہے۔

۳۵۱۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيَّةِ فَلْيَجِبْ))  
قَالَ عَلِيٌّ فَإِذَا عَيَّدَ اللَّهُ بِرُؤُوسِهِ عَلَى الْغُرَمِ.  
۳۵۱۱- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيَّةِ غُرْمٍ فَلْيَجِبْ)).

۳۵۱۲- ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاؤ تم دعوت میں جب جائے جاؤ۔

۳۵۱۲- عَنْ أَبِي عُمَرَ وَصَحِيٍّ لَهُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اتَّبُوا الدُّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)).

۳۵۱۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما میں ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ جب بلائے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہے کہ قبول کرے اس کے بلائے کو شادی ہو یا دیر کوئی امر اس کے مانند۔

۳۵۱۳- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا دُعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجِبْ غُرْمًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ)).

۳۵۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبول کرو تم دعوت کو جب بلائے جاؤ۔ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ دعوت میں آتے تھے دیر ہو خولہ غیر دیر اگرچہ روزہ دار ہوں۔

۳۵۱۴- عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اجْبُوا هَذِهِ الدُّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا)) قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدُّعْوَةَ فِي الْغُرْمِ وَتَحِيَّرَ الْغُرْمُ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

(۳۵۱۰) ہاؤ توئی نے کہا کہ دعوت کمانے کی فتح دل ہے اور دعوت لب کی بکسر دل۔ یہ قول ہے مہر عرب کا دیر کی دعوت میں جانا مامور ہے کہ اپنا اتفاق ہے مگر یہ امر واجب کے لیے ہے یا انتخاب کے لیے اس میں اختلاف ہے۔ اور اس میں جب شافعی کا یہ ہے کہ وہ فرض میں ہے ہر شخص پر جس کو دعوت دی جائے مگر اتنا ہے کہ حاضر نہیں کی ممانعت ہو سکتی ہے اس میں ہر مذہب کے جو لوگ نہ گورہ گئے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرض نکاح ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ مستحب ہے۔ یہ حکم ہے دیر نکاح کا اور ہائی دو عیش جو اس کے سوا ہیں ان میں دو قول ہیں۔ اور یہ کہ وہ بھی حرم دیر کے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ مستحب ہے اور قول کہ اس کا انتخاب ہے نہ کہ نہیں۔ اور قاضی حاشیہ نے اتفاق علماء کا اس پر ذکر کیا ہے کہ واجب ہے قبول کرنا دیر کا اور اس کے سوا میں امام مالکؒ اور مہر کا قول ہے کہ اجابت اس کی واجب نہیں اور اہل ظاہر کا قول ہے کہ اجابت ہر دعوت کی واجب ہے خولہ دعوت دیر ہو یا سوا کے اور یہی قول ہے بعض مفسر کا اور وہ مفسر جن سے اجابت کا وجوب و انتخاب سافہ ہوا ہے یہ ہیں کہ بل میں راقی کے شہر ہو یا خاص و کلیہ کی دعوت ہو یا وہی کوئی شخص ایسا جس کے حاضر ہونے سے ایذا ہوتی ہے، ہفتی اس کے دین میں ضرر کرتی ہو یا ای سے اس لیے دعوت دی ہو کہ اس سے کسی علم پر مدے یا وہاں کوئی منکر ہو جیسے ضرر و یا مانع رنگ یا فرض یا حر یا سونے کے برتن یا پانچائی کے کہ ان خدوہاں سے دعوت کا قبول نہ کرنا وہاں سے دیر ایسے ہیں ان دعوتوں کا قبول کرنا ضروری نہیں جن میں کوئی بدعت ہو اور قبول کرنا ان دعوتوں کا حرام ہے جن میں خولہ غیر اللہ ہو جیسے عید ہو جسے جہر کی یا قوش عبد اللہ کا یا نہ دیر کہ ان میں اکثر ضرر غیر اللہ ہوتی ہے۔

- ۳۵۱۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ ذُهِبَ إِلَيَّ غَرَمِي أَوْ نَحْوِهِ فَلْيَجِبْ)).
- ۳۵۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اتَّقُوا الدُّخُوفَ إِذَا ذُهِبَتْ)).
- ۳۵۱۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا ذُهِبَتْ إِلَى كَرَامٍ فَلْيَجِبُوا)).
- ۳۵۱۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا ذُهِبَ أَخَذْتُمْ إِلَيَّ طَعَامٍ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَوَلَّى)) وَلَمْ يَذْكُرْ أَنْ يُلْتَمَسَ ((إِلَيَّ طَعَامٌ)).
- ۳۵۱۹- رَوَى حَدَّثَنَا أَبُو نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا ذُهِبَ أَخَذْتُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِبًا فَلْيَصِلْ وَإِنْ كَانَ مَطْفُورًا فَلْيُطْعَمْ)).
- ۳۵۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا ذُهِبَ أَخَذْتُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِبًا فَلْيَصِلْ وَإِنْ كَانَ مَطْفُورًا فَلْيُطْعَمْ)).
- ۳۵۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ الطَّعَامِ طَعَامٌ فَلْيَكِمَ لِيَذِي إِلَيْهِ فَأُشْبِئَهُ وَيَرْكَبَ الْأَشْيَاءَ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدُّخُوفَ فَقَدْ غَسَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ.
- ۳۵۲۲- عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْخُرَيْبِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هَذَا الْخَبَرُ ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامٌ)) الْأَشْيَاءُ فَتَصْنَعُكَ فَقَالَ لَيْسَ شَرُّ طَعَامٍ طَعَامٌ الْأَشْيَاءُ فَإِنْ سَعَيْتَ وَسَكَتَ أَبِي غَيْثًا
- ۳۵۱۵- ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جب ہمیں شادی یا کسی کی دعوت پر بلایا جائے تو اس کو قبول کرنا چاہئے۔
- ۳۵۱۶- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جب ہمیں دعوت پہنچایا جائے تو دعوت قبول کرو۔
- ۳۵۱۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم بلائے جائو مگر کسی طرف تو بھی قبول کرو۔
- ۳۵۱۸- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کی طرف تو آئے پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے اور ان غنی کی روایت میں کھانے کا لفظ نہیں ہے۔
- ۳۵۱۹- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۳۵۲۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کر لے اگر روزے سے ہے تو دعا کرے اور نہیں تو کھائے۔
- ۳۵۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ برا کھانا اس دیر کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مسکین نہ بلائے جائیں تو جو دعوت میں حاضر ہو اس نے تا فریابی کی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
- ۳۵۲۲- سفیان نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کھانوں سے کھانا میروں کا ہے؟ سو وہ نے فرمایا اور انھوں نے کہا کہ وہ کھانا بدتر نہیں ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے باپ امیر تھے اس لیے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی

(۳۵۱۷) ☆ یعنی کھانا کرایا اور قبول کرنا ضروری ہے مگر حلال کا ہو۔

(۳۵۱۸) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کھانے کا اختیار ہے۔

(۳۵۲۰) ☆ فلیصل کے معنی یہاں سے بھی ہے کہ دعا کرے صاحب دعوت کے لیے اور یہی قول قوی ہے اور بعضوں نے کہا کہ نماز پڑھے یعنی نفل کے صاحب غنا کے گھر میں برکت ہو۔

ہوئی جب میں نے سنی اور میں نے زہری سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے عہد الرحمن اعراب نے کہا کہ انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ کہتے تھے کہ بدتر کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے پھر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنی جو ابو ہریرہؓ کی کہ جس کی طرف امیر لوگ بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں۔

۳۵۲۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سب سے برا کھانا دیسہ کا کھانا ہے۔

۳۵۲۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۲۵- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بدتر طعام اس ولیمہ کا ہے کہ جو اس میں آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اس کو جلاتے پھرتے ہیں۔ اور جو دعوت میں نہ آیا اس نے تاقریٰ کی اللہ عزوجل کی اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی۔

باب: طلاق و طلاق کا بیان

۳۵۲۶- جناب عائشہؓ نے کہا کہ رقعہ کی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رقعہ کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں۔ جب میں نے عہد الرحمن بن زہیر سے نکاح کیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے سوا کپڑے کے سرے کے مائتہ (یعنی قابل جلاء نہیں ہے)۔ سو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرائے (اس کی بات پر کہ شرم کی بات کیسی ہے نکاح سے کہتی ہے) اور فرمایا کہ کیا تو رقعہ اور نکاح ہے کہ رقعہ کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات بھی نہ ہوگی جب تک تو اس شوہر کی الذمت جلاء نہ چکے اور

فَأَوْفَعْنِي هَذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَوْفَعُ أَتَى سَمِعَ أَنَا مُرْتَوَّةٌ يَقُولُ (( شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ ))

۳۵۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ

۳۵۲۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَلِكَ

۳۵۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يَمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيَدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ الدُّعَاةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

بَابُ لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّاقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلَّقِهَا حَتَّى تَكْبَحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطْلَأَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَتَقْضِيَ عِدَّتَهَا

۳۵۲۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةً رَفَاعَةَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَتَرَ طَلَّاقِي فَتَرَوْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَبَدَأَ مَا مَعَهُ مِنْ خِلَافَةِ النَّبِيِّ فَبَسَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( الْوَلِيمَةُ أَنْ تَوَجَّعِي إِلَى رَفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذْوَفِي عَسِيْقَتَهُ وَتَذْوَفِي عَسِيْقَتَهُ )) قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَحَدَّثَ

(Faras) ☆ یعنی ایسے لوگوں کو بلائے نہیں جن کو جھوٹوں یا کجی تو کجی اور انہوں کی غرضاء کرتے پھرتے ہیں جو آلے میں سو لڑے لڑتے ہیں تاکہ بھون چڑھاتے ہیں تو ملت کھانا کھاتے ہیں اور احسان کا احسان جاتے ہیں۔

وہ تیری لذت جلا نہ چکے۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ حضرت کے پاس تھے اور خالد بن سعید دروازے پر بٹھکے تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی اندر آؤں۔ سو خالد نے پکارا کہ اے ابو بکر آپ سنئے نہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے آگے کیا پکار رہی ہے۔

۳۵۲۷- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

بَابُ يَسْتَلِزُّ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادَى يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ مَا تَحْتَهُ بِوَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۲۷- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ أَمْرُهُمْ أَنْ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَبَّتْ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَخَانَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فطَلَّقَهَا أَحْمِرُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَأَتْهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا يَمْلُ الْهَدْيَ وَأَخَذَتْ بِهَدْيِهِ مِنْ حَبْلِهَا قَالَ قَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبًا فَقَالَ (( لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تُزَجِّعِي بَنِي رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَلْبُوقَ عَسِيْقُكَ وَتَلْوَغِي عَسِيْقَتَهُ )) وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ خَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ فِي الْعَاصِ خَالِسٌ بِبَابِ الْحُمْرَةِ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ قَطُّ فطَلَّقَ خَالِدٌ بِنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَرْحَرُ هَذِهِ عَمَّا تَحْتَهُ بِوَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۲۸- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو انہوں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ نبی اکرمؐ کے پاس آئیں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول رفاعہ نے مجھے آخری تین طلاقیں دے دی ہیں۔ باقی حدیث وہی ہے جو گزری۔

۳۵۲۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے بچ چھا کہ ایک عورت سے کسی نے نکاح کر کے طلاق دے دی (یعنی تین طلاق ملے) اور پھر اس نے دوسرے مرد سے

۳۵۲۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَخَانَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا رِفَاعَةُ طَلَّقَهَا أَحْمِرُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ بِبَنِي حَبِيبَتِ يُونُسَ.

۳۵۲۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ مِنَ الْعَرَاءِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّحُلُ فطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجُ رَجُلًا فطَلَّقَهَا قِيلَ أَلَا يَذْهَبُ

کناج کیا اور اس نے بھی طلاق دے دی قبل دخول کے تو کیا وہ شوہر اول پر طلاق ہوگی یعنی اس سے کناج کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک اس کا شہدہ چکے یعنی شوہر ثانی کا۔

۳۵۳۰- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۳۱- جناب عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دی اپنی عورت کو تین بار اور اس عورت سے کسی اور نے کناج کیا اور پھر اس کو طلاق دی قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اس سے کناج کرے اور رسول اللہؐ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ پائے جیسے شوہر اول نے پائی تھی۔

۳۵۳۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

باب : جماع کے وقت کی دعا

۳۵۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے منازقتنا تک کہہ لے تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکار کما ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا اور حق اس کے یہ ہیں کہ شروع کرناہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ پناہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عانت فرمائے گا۔

۳۵۳۴- مضمون وہی ہے مگر شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا فقرہ نہیں اور عبد الرحمن کی روایت میں ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرناہوں میں کہ انھوں نے بسم اللہ کہا ہے۔

بِهَا أَتَجِلُّ بِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ (( لَا حَتَّى يَدْخُلَ غُسْلَتَهَا ))۔

۳۵۳۰- عَنْ جَنَابِ بَيْدَا الْاَسَاوِ۔

۳۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَةً ثَلَاثًا فَزَوَّجَهَا وَخَلَّ نَحْمَ طَلَقَهَا قُلْ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا عَارِفًا زَوْجَهَا الْاَوَّلِ لَنْ يَزَوَّجَهَا فَسُبْحَانَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ (( لَا حَتَّى يَدْخُلَ الْاٰخِرُ مِنْ غُسْلَتِهَا مَا ذَاكَ الْاَوَّلُ ))۔

۳۵۳۲- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ وَبِهِ حَدِيثُ بَيْهَقِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجَمَاعِ

۳۵۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَوْ اَنْ أَحَدُهُمْ اِذَا ارَادَ اَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ حَبِّنَا الشَّيْطَانَ وَحَبِّنِ الشَّيْطَانَ مَا زَوَّجْتَا فَإِنَّهُ اِنْ يَغْتَرَّ تَيْبَهُمَا وَلَدَ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا ))۔

۳۵۳۴- عَنْ مَنْشُورٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَرِيرٍ عَنْ اَنْ شَعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ (( بِاسْمِ اللّٰهِ )) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ الثَّوْرِيِّ (( بِاسْمِ اللّٰهِ )) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْشُورٌ ارَادَ قَالَ (( بِاسْمِ اللّٰهِ ))۔

(۳۵۳۱) ☆ یہی مذہب ہے صحیح صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد گزرے ہیں کہ جس نے تین طلاق دیں اپنی عورت کو اور اس نے دوسرے سے کناج کیا پھر جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے کناج میں نہیں آسکتی اور جو قول اس کے خلاف ہے مثلاً ابن نمیر ہے کہ یہ حدیث قسم میں آیت حتی تکح (زوجاً غیرہ) کے۔

بَابُ جَوَازِ جَمَاعِهِ امْرَأَتِهِ فِي قُبُلِهَا  
مِنْ قُدَامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ  
تَعَرُّضٍ لِلدُّخَانِ

۳۵۳۵- عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ حَبِيبًا يَقُولُ  
كَانَتْ قُبُورُهُمْ يَقُولُونَ إِذَا أَتَى الرُّحُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ  
قُدَامِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَخُوهُ فَلَمْ تَلِدْ  
بِسَائِلِكُمْ حَزَنٌ لَكُمْ فَلَا تَأْتُوا حَزَنَكُمْ أَلَى حِشْمٍ

باب: آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز نہ  
کہ دیر میں

۳۵۳۵- جاہل نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے  
اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر تو لڑکا پیدا ہوتا ہے کہ  
ایک چیز کو دو دیکھتا ہے اس پر یہ آیت اتاری کہ عورتیں تمہاری  
بھتیجی ہیں سو اپنی بھتیجی میں آؤ جس طرف سے چاہو (یعنی آؤ بھتیجی  
میں اور کنویں میں نہ جاؤ اور بھتیجی وہی ہے جہاں بچہ ڈالے تو گئے نہ  
کہ وہ جہاں بچہ ضائع ہو)۔

۳۵۳۶- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح  
مرودی ہے۔

۳۵۳۶- عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كُنْ يَهُودُ  
كَانَتْ يَقُولُونَ إِذَا أُجِئَتْ امْرَأَتُهُ مِنْ قُدَامِهَا فِي  
قُبُلِهَا ثُمَّ حَسَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَخُوهُ فَلَمْ تَلِدْ  
بِسَائِلِكُمْ حَزَنٌ لَكُمْ فَلَا تَأْتُوا حَزَنَكُمْ أَلَى حِشْمٍ

۳۵۳۷- چارے سے وہی مضمون مرودی ہے مگر نعمان کی روایت  
میں یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مرودی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو  
نوعدہ حال کے جماع کرے چاہے سیدہ حالاً کر مگر جماع ایک ہی  
سورج میں کرے یعنی قبل میں۔

۳۵۳۷- عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَصَحِيحُ اللَّهِ عَنْهُ يَهُودُ  
الْحَبَشِيُّ وَزَادَ فِي خَلْفِهِ الثَّعْمَانِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
إِنْ شَاءَ مُعَيَّةٌ وَإِنْ شَاءَ غَيْرُ مُعَيَّةٍ غَيْرُ أَنْ  
ذَلِكَ فِي صِبَاغٍ وَاجِدٍ

بَابُ تَحْرِيمِ افْتِئَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ  
زَوْجِهَا

باب: اس بیان میں کہ عورت کو روانگیں کہ مرد کو  
جماع سے روکنے

۳۵۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۳۵۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(۳۵۳۷) ☆ ان احادیث کی تفسیر اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بھتیجی میں آؤ اتفاق کیا ہے ان تمام علماء نے بھی اتفاق  
مستحکم رکھا ہے کہ دیر میں جماع کرنا حرام ہے سو قبل کے طواف حالت جنس ہو خواہ طہر ہو اور بہت ہی حدیثوں میں دیر میں جماع کرنے کی برائی  
وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ طہون سے بھائی عورت کے پاس جاسے اس کی درمیں اور اصحاب ثنائیہ نے فرمایا ہے کہ دلی  
دیر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا جان کے ساتھ اور کسی حالت میں بھی درست نہیں۔

(۳۵۳۸) ☆ بھتیجی غیر مذکورہ آدمی کے ساتھ ہو یا جان کے ساتھ اور کسی حالت میں بھی درست نہیں۔

ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو فرشتے اس کو لعنت کرتے رہتے ہیں صبح تک۔  
۳۵۳۹- شہر سے بھی مضمون مروی ہے اس میں ہے کہ لعنت کرتے ہیں اس کو فرشتے یہاں تک کہ وہ لوٹ کر شوہر کے بچھونے پر آئے۔

۳۵۴۰- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی مرد ایسا شخص کہ وہ اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر اس پر وہ پروردگار جو آسمان کے اوپر ہے حصہ میں رہتا ہے جب تک وہ اس عورت سے راضی نہ ہو۔

۳۵۴۱- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بلائے اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر اور وہ نہ آئے اور مرد غصے رہے اس پر تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اس پر صبح تک۔

باب: عورت کو مجید کھولنا حرام ہے

۳۵۴۲- ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ برا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کرے) اور پھر اس کا مجید ظاہر کر دے۔

۳۵۴۳- ابوسعید خدریؓ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ بڑی لعنت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ اس کا مجید کھول دے (یعنی یہ لعنت میں خیانت کی)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِنْ بَايَعَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فَرَأَتْهُ زَوْجَهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبِحَ )) .  
۳۵۳۹- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ (( وَقَالَ حَتَّى تَوُجِعَ )) .

۳۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِمَا فَلْيَأْتِيَا عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاعِطًا عَلَيْهِمَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا )) .

۳۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاسِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضَبًا عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبِحَ )) .

باب: تحریمِ افشاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ

۳۵۴۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ مِنْ أَخْصَرِ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ شَرًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يَفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَيَفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ مَبْرُوءًا )) .

۳۵۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ مِنْ أَكْظَمِ الْعَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يَفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَيَفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ مَبْرُوءًا )) وَقَالَ ابْنُ نُسَيْرٍ (( إِنَّ أَكْظَمَ ))

تھو کہ حالتِ جنس میں بھی تک مباشرت اور مساس کرنے کا اختیار ہے پھر اس کے چھونے سے حرام نہ بناتا ہے۔

(۳۵۴۳) ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صحبت کے وقت جو کچھ بے عقلی اور سادہ لوحی جاننا سے وقوع میں آتی ہے اور حرام ناموزوں اور مکنت باز مشوں ظہور میں آتے ہیں ان کا انکار حرام ہے اس لیے کہ وہ خلافِ مردت اور خلافِ حیا ہے۔



## بَابُ حُكْمِ الْغَزْلِ

## باب: عزل کا بیان

۳۵۴۴- ابن حجر نے کہا کہ میں اور ابو صرمد دونوں ابو سعید خدریؓ کے پاس گئے اور ابو صرمد نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کبھی جناب رسول اللہؐ کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں ہم نے جہاد کیا ہے آپ کے ساتھ بنی المصطلق کا (یعنی جسے غزوہ مرہض کہتے ہیں) اور عرب کی بڑی عمدہ شریف عورتوں کو قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی ہم نے کہ ان عورتوں کے بدلے میں کفار سے کچھ مال لیں اور ارادہ کیا ہم نے کہ ہم ان سے نفع بھی اٹھائیں (یعنی صحبت کریں) اور عزل کریں (یعنی نازل باہر کریں) تاکہ حمل نہ ہو۔ پھر ہم نے کہا کہ ہم عزل کرتے ہیں اور جناب رسول اللہؐ ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم ان سے نہ پوچھیں یہ کیا بات ہے۔ پھر ہم نے پوچھا آپ سے تو آپ نے فرمایا کہ تم اگر نہ کرو تو بھی کچھ حرج نہیں (یعنی اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگی۔

۳۵۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۴۶- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم کو کچھ عورتیں قیدی ملیں اور ہم عزل کرنے لگے پھر رسول اللہؐ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم یہ کرتے ہی رہو گے، تم یہ کرتے ہی رہو گے، تم یہ کرتے ہی رہو گے اور جو روح پیدا ہونے والی ہے قیامت کے دن تک ضرور پیدا ہو جائے گی۔

۳۵۴۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم اگر عزل نہ کرو تو کچھ حرج نہیں ہے اس لیے کہ یہ تو ظہر کی بات ہے (یعنی حل ہو نہ ہوتا)۔

۳۵۴۴- عَنْ ابْنِ مَجْشَرٍ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْغَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بَلْتَمُطَلَيْ فَسَمِعْنَا كَرِيمَ الْعَرَبِ فَطَالَ عَلَيْنَا الْعُزَّةُ وَزَجَعْنَا فِي الْوَيْدِ فَارَدْنَا أَنَّا لَنَسْتَمْنَعُ وَنَعْرُونَ فَقَالَ لَفَعْلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّ أَنْظَرْنَا لَنَا سَأَلَهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى نَسَمَةٍ هِيَ كَاتِبَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَسْكُونٌ )).

۳۵۴۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رِبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ (( كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ )).

۳۵۴۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سِتًّا فَكَأْنَا نَعْرِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا زَانِكُمْ لَتَفْعَلُونَ زَانِكُمْ لَتَفْعَلُونَ (( وَزَانِكُمْ تَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَاتِبَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَاتِبَةٌ )).

۳۵۴۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنْ أَبِي ﷺ قَالَ (( لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْفَعْلُ )).

۳۵۴۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ سِيرِينَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
وَقَدْ غَيَّرَ أَلْفٌ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَبِيُّ  
الْعَزَلِ (( لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا  
هُوَ الْقَفَرُ )) وَبِهِ رَوَاهُ بَعْضُ قَالٍ شَعْبَةَ قُلْتُ لَهُ  
سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ.

۳۵۴۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ بْنِ  
مَشْعُومٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْعَزَلِ قَالُوا (( لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا  
تَقْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَفَرُ )) قَالُوا شَعْبَةُ  
وَقَوْلُهُ (( لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّبِيِّ )).

۳۵۵۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ الْخُدْرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ الْحَدِيثَ حَتَّى رَفَعَهُ إِلَى  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ الْعَزَلُ عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَا ذَاكُمْ فَأَلَا  
الرَّحُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيَصِيبُ مِنْهَا  
وَيَكُونُ أَنْ نَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّحُلُ تَكُونُ لَهُ الْكَلْبَةُ  
فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكُونُ أَنْ نَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ (( قُلْنَا  
عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَفَرُ ))  
قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ فَخَذَلْتُ بِهِ الْخُسَنَ قَالُوا وَاللَّهِ  
لَكُلًّا هَذَا زَعَرٌ.

۳۵۵۱- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ الشَّاهِبِ حَدَّثَنَا  
سَلَمَةُ بْنُ خَرَسٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ  
عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ نَعِي حَدِيثَ الْعَزَلِ قَالُوا  
إِنَّمَا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرَ.

۳۵۵۲- عَنْ عَبْدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا يَا

۳۵۴۸- مضمون حدیث کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا اور محمد نے کہا  
کہ حضرت کے اس فرمانے سے کہ "کچھ حرج نہیں ہے اگر عزل  
نہ کرو" بھی نفی ہے (یعنی نہ کرنا وہی ہے)۔

۳۵۵۰- عبدالرحمن بن بشر انصاری نے ابو سعید خدری سے  
روایت کی کہ رسول اللہ کے پاس عزل بکھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا  
تم یہ کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کی کہ کسی وقت آدمی کے  
پاس ایک عورت ہوتی ہے اور وہ وح چاتی ہے اور وہ اس سے صحبت  
کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اسے حمل ہو جائے اور کسی کے پاس ایک  
لوٹری ہوتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ  
اسے حمل ہو تو آپ نے فرمایا کیا مفسدات اگر تم عزل نہ کرو؟ اس  
لیے کہ حمل ہو جائے ہو تا نقد پر سے ہے۔ ابن عوف نے کہا کہ میں  
نے یہ روایت حسن سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس  
میں جھگڑا ہے عزل کرنے سے۔

۳۵۵۱- کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے  
ابن سے سلیمان نے ان سے حسانہ بن سے ابن عوف نے اور ابن  
عوف نے کہا کہ بیان کی میں نے محمد سے بواسطہ ابراہیم کے حدیث  
عبدالرحمن بن بشر کی یعنی حدیث عزل کی تو انھوں نے کہا مجھ  
سے بھی روایت کی عبدالرحمن بن بشر نے یہی حدیث۔

۳۵۵۲- معبد سے مروی ہے کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ

سے پوچھا کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں؟ تو انھوں نے وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

۳۵۵۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عزل کا ذکر ہوا تو فرمایا کیوں کرتے ہو؟ اور یہ نہیں فرمایا کہ نہ کر اس لیے کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں کہ اللہ عزوجل اسے پیدا نہ کرے۔

۳۵۵۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کو پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تمام پانی سے منی کے لڑکا ہوتا ہے (یعنی ایک قطرہ بھی پہنچا تو لڑکے کے پیدا ہونے کو کافی ہے پھر تم کہاں تک بچو گے) اور جو چیز اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

۳۵۵۵- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۵۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص حضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ ہمارے کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اس لیے کہ آجائے گا جو اس کی تقدیر میں آنا لکھا ہے۔ پھر حضور یدت کے بعد وہ آیا اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہو گئی آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہلے ہی خبر دی تھی کہ اسے آجائے گا جو اس کی تقدیر میں ہو گا۔

۳۵۵۷- وہی قصہ ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جب اس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہو گئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ

سیدمَ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَأَلْتُ الْخَبِيثَ يَتَعَلَّى حَدِيثَ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (( الْقَدْ ))۔

۳۵۵۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ الْعَزْلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( وَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ قَلَّا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيَسْتَنْفَسُ مَحْلُوقَةً بِمَا اللَّهُ خَالِقُهَا ))۔

۳۵۵۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَحِينَ آدَا عَنْهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْعَزْلِ فَقَالَ (( مَا مِنْ مَحْلٍ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ ))۔

۳۵۵۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ

۳۵۵۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا تَمَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي حَارِبَةً مِمَّنْ حَامِلَاتُنَا وَسَائِبَتُنَا وَأَنَا أَلُفُّوهُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْثَرُهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ (( أَهْرُولُ عَنْهَا إِنْ دَيْتَ فَإِنَّهُ سَائِبَتُهَا مَا قُدِّرَ )) قَالَا فَلَيْتَ لَرَجُلٍ ثُمَّ أَنَاءَ فَقَالَ إِنَّ الْحَارِبَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ (( قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّ سَائِبَتُهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ))۔

۳۵۵۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ابْنَةِ عَجْدِي حَارِبَةٍ لِي وَأَنَا

(۳۵۵۳) یعنی جس کو یہ کہہ رہا ہے وہ ضرور ہو گا تم چاہے جہاد عزل کرو۔

(۳۵۵۴) یعنی میں نے جہاد بھی سنی وہی ہے کہ اللہ کی ہر چیز کی اپنی اور اس کے رسول ہونے کی برکت ہے۔ اس سے معلوم ہو کہ جب آدمی کو کوئی شخص براہِ جہاد کو لڑنے کی کافر کرے کہ اپنے حسن شخص اور حسن رائے کا۔

أَعَزُّلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ ذَلِكَ  
لَمِنْ مَنَعِنَا شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ )) قَالَ فَخَذَهُ الرَّحْلُ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا الْخَبْرَانِ أَنِّي كُنْتُ  
دَعَرْتُهَا لَكَ حَتَمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
(( أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ))

۳۵۵۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ  
رَحْلٌ بِأَيِّ النَّبِيِّ ﷺ يَمْتَنِي خَدِيشَ سُلَيْمَانَ

۳۵۵۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعَزُّلُ وَالْأَقْرَانِ  
نَعَزُّلُ زَادَ بِشَيْءٍ قَالَ سُلَيْمَانُ لَوْ كُنَّا شَيْئًا لَمُنِي  
عَنْ قَلْبِنَا عَنْهُ أَفْقَرَانِ

۳۵۶۰- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ  
لَقَدْ كُنَّا نَعَزُّلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۵۶۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعَزُّلُ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُبِلَ ذَلِكَ نَبِيُّ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَيْنَنَا

بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْأَحْمَالِ الْمَسِيَّةِ

باب: جو عورت قیدی حاملہ ہو اس سے صحبت حرام

ہونے کا بیان

۳۵۶۲- ابودرداء نے کہا کہ نبی ﷺ گزروے ایک خمر کے  
دروالے پر اور وہیں ایک عورت کو دیکھا کہ قریب چلنے کے ہے تو  
آپ نے فرمایا کہ شاید وہ شخص اس سے اراہہ میل کر رہا ہے (یعنی  
جس کے پاس ہے)؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے

۳۵۶۲- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِأَشْرَافٍ مُشَجَّعٍ عَلَى بَابِ  
مُسَاطِرٍ فَقَالَ (( لَعَلَّهُ يُخْبِرُنِي أَنْ يُلِمَّ بِهَا ))  
فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۳۵۶۱) ☆ فرض ان روایتوں سے جو قریب انگریز بہت ثابت ہو عزل کا اور اس لیے ہے کہ اس میں ضائع کر دے لفظ کا۔

(۳۵۶۲) ☆ یعنی جب یہ عورت حاملہ ہے تو اس سے عذاب حرام ہے پھر اگر اس سے چھ مہینے کے قبل لڑا جائے اور کیا تو بے خبر رہا کہ یہ لڑکا  
اس سلطان کا ہے جس کی قید میں ہے یا اس کا کہ جس کے پاس یہ عورت تھی قید سے خوش۔ پھر یہ عقیدہ ہے کہ لڑکا اس سلطان کا ہو یہ دونوں  
ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ اور یہ عقیدہ ہے کہ وہاں کا فرما کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اس لیے کہ ان میں قرابت نہ ہوئی  
اور اس صورت میں اس لڑکے سے عورت لہذا ان دونوں کی طرح رہا نہ گا تو اس صورت میں اگر اس نے اس کو لڑکا بتایا اور وارث کیا تو حق



رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ لَمَّا كَانَ الْحَفِيُّ زَاوِيَةً عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي  
حَدِيثِهِ عَنِ الشَّعْرَاءِ وَهِيَ زَاوِيَةُ الْمَوْتُودَةِ سَلَّمَ.

۳۵۶۶- عَنْ جَدَانَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْمَدَنِيَّةِ أَنَّهَا  
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ بِجُلِّي حَبِيبِ سَجْدَةِ بْنِ أَبِي نُوبٍ فِي  
الْعَزْلِ وَالْقِيَلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (( أَلَيْسَ )).

۳۵۶۷- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَلَّا رَحِمَهُ  
عَنَ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَنِي الْغُرَلِ عَنْ  
أُمِّ زَيْدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لِمَ تَفْعَلُ  
ذَلِكَ )) فَقَالَ الرَّحْلُ أَشَدُّ عَلَيَّ وَلَيْسَ لَوْ  
عَلَى أَوْلَادِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَوْ كَانَ  
ذَلِكَ ضَارًّا ضَرًّا فَارِسَ وَالرُّومِ )) وَ قَالَ زَيْدٌ  
فِي رِوَايَةٍ (( إِنْ كَانَ لِذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَّ ذَلِكَ  
فَارِسَ وَلَا الرُّومَ )).

۳۵۶۷- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں اپنی بی بی سے عزل  
کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا کہ میں اس کے بچے  
سے خوف کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر ضرر کا خوف ہوتا تو  
فارس اور روم کو بھی ضرر ہوتا۔



## کِتَابُ الرُّضَاعِ دودھ پلانے کے مسائل

بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ  
الْوِلَادَةِ باب : جو رشتے سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی  
حرام ہونے کا بیان

۳۵۶۸- عَنْ غَابِرَةَ أُمِّ عَائِشَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا جَدًّا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ وَحَلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي تَيْتِ خَفْصَةٍ قَالَتْ غَابِرَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا وَحَلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي تَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرَأَيْتَ لَوْلَا)) لَمْ خَفْصَةٌ مِنَ الرُّضَاعَةِ فَقَالَتْ غَابِرَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَلَّمَ قُلَانٌ حَتَّى يَأْمُرَهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ فَحَلَّ عَلَيَّ قَالَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَعَمْرُكَ إِنَّ الرُّضَاعَةَ تُحْرِمُ مَا يُحْرِمُ الْوِلَادَةَ)).

۳۵۶۹- عَنْ غَابِرَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

۳۵۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ يَهْدَى لِإِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ مِنْهُمْ بَنِي عَزْرَةَ

۳۵۶۸- عمرہ رضی اللہ عنہ کو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے کہ جناب عائشہ نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ خفصہ کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کوئی آپ کے گھر پر اجازت اندر آنے کی مانگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے رضائی چھا خفصہ کا تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر فلاں شخص (یعنی میرا چچا) زعمہ ہوتا تو کیا میرے گھر آتا؟ آپ نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی ویسی ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے۔

۳۵۶۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ جو ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

۳۵۷۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب : رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر

۳۵۷۱- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ عائشہ اور انھیں کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندر آنے کی اور وہ ان کا رضائی چچا تھا بعد اس کے کہ پردہ کا حکم اتر چکا

بَابُ تَحْرِيمِ الرُّضَاعَةِ مِنْ مَاءِ الْفَخْلِ

۳۵۷۱- عَنْ غَابِرَةَ وَحَبِيبَةَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَعْبَرَتْهُ أَنْ أَلْقَى أَحَدًا أَبِي الْفَخْرِسِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ عَنْهَا وَهُوَ عَنْهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ يَهْدَى أَنْ أُنْزِلَ

قہ۔ سو میں نے اسے نہ آنے دیا۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اسے آنے دواپنے پاس۔

۳۵۷۲- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا میرے پاس آئے ابو القحیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مکہ مرد نے تموزی پلایا ہے تو آپ نے فرمایا میرے دونوں ہاتھوں میں یا فرمایا اپنے ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۵۷۳- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو بھائی ابو القحیس کے آئے اور مجھ سے اجازت چاہی بعد نزول جناب کے اور ابو القحیس ان کے رضائی باپ تھے (یعنی حضرت عائشہ کے)۔ تو عائشہ نے فرمایا کہ میں ان کو اجازت نہ دوں گی جب تک حکم نہ لے لوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس لیے کہ ابو القحیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا ہے۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو القحیس کے بھائی آئے تھے اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہتے تھے سو میں نے براہان کیا ان کو اجازت دوں جب تک کہ آپ سے پوچھ نہ لوں۔ آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو۔ عروہ نے کہا کہ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حرام جانو رضاعت سے جو چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے۔

۳۵۷۴- زہری سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے واسطے ہاتھ میں خاک بھرے۔ اور ابو القحیس شوہر تھے اس عورت کے

الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَيُّتُ أَنْ أَذْنُ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَتْهُ بِأَلْيِ صُنْعَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذْنُ لَهُ عَلَيَّ.

۳۵۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَفْلَحَ مِنْ أَبِي. فَتَبَسَّيَ فَذَكَرَ بَعْضُ حَدِيثِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعُنِي الْمُرَاةَ وَتَمَّ مَرْضَعَتِي الرُّحْلُ قَالَ: (( تَرَبَّتْ بِذَلِكَ أَوْ يَمِيلُ )).

۳۵۷۳- عَنْ عُرْوَةَ أُمِّ عَائِشَةَ أَحْبَبَتْهُ اللَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقَحْطِسِ يَسْأَلُونُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقَحْطِسِ أُمِّ عَائِشَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْنُ بِالْفَلَحِ حَتَّى أَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أُمِّ الْقَحْطِسِ لَيْسَ هُوَ لِرَضَعَتِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقَحْطِسِ حَاضِي يَسْأَلُونُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَذْنُ لَهُ حَتَّى أَسْأَلُونَنِي قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبَذَلَتْ كَأَنَّهُ عَائِشَةُ تَقُولُ خَرُومُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا تَخَرُّمُونَ مِنَ الْفَسَادِ.

۳۵۷۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقَحْطِسِ يَسْأَلُونُ عَلَيْهَا بِبَعْضِ حَدِيثِهِمْ وَيَبِي (( فَإِنَّهُ عَمَلُكَ تَرَبَّتْ يَمِيلُ )) وَكَانَ أَبُو



الْفَقْعِي زَوْجَ الْمَرْأَةِ لَيْبِي أَرْضَتْهَا عَلِيَّةٌ.

۳۵۷۵- عَنْ عَلِيَّةَ قَالَتْ حَلَاةٌ عَمِي مِنْ الرُّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلِيَّ فَأَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَلَاةٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ إِنْ عَمِي مِنَ الرُّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلِيَّ فَأَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَلْيَنْعِ عَلَيْكَ عَمَلُكَ )) قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْنِي أُمِّي وَلَمْ يُرَضِّعْنِي الرُّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَلَيْكَ فَلْيَنْعِ عَلَيْكَ.

۳۵۷۶- وَ حَلَّتَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْفُزَارِيُّ حَلَّتَنِي حَمَاءُ نَعْنِي ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَا أَعْلَى أَبِي الْقَعْقَعِيِّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ: ۳۵۷۷- وَ حَدَّثَنَا نَحْنُ بْنُ نَحْسٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُغَوَيْةٍ عَنْ حِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقَعْقَعِيِّ

۳۵۷۸- عَنْ عَلِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ عَمِي مِنَ الرُّضَاعَةِ أَبُو الْخَلْبِ فَرَدَّدْتُ قَالَ لِي حِشَامٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقَعْقَعِيِّ فَلَمَّا حَلَاةٌ السَّيِّءُ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ قَالَ (( فَهَلَا أَدْنَتْ لَهُ قَرِيبَتَ يَمِينِكَ أَوْ يَدَاكَ )).

۳۵۷۹- عَنْ عَلِيَّةَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ عَمَّتَهَا مِنْ الرُّضَاعَةِ يُسْنِي أَفْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَّجْتُهُ فَأَخْبَرْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

(۳۵۷۹) ☆ ان سب امامت کی فکر سے امت کا جماع ہے اس پر کہ دودھ حرام کر دیا ہے جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے لیکن دودھ پلانے والی دودھ پینے والے کی ماں ہو جاتی ہے اور ان میں نلاح اہل احرام ہو جاتا ہے اور دودھ پینے والے کو نکاح کا طہال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اس کے ساتھ درست ہو جاتا ہے اور ان کے سوا اور احکام ماں ہونے کے جلدی نہیں لیکن ماں کی طرف سے لڑکے کی وارث نہیں ہے

جس نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

۳۵۷۵- عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میرے رضاعی بچا آئے اور آنے کی اجازت طلب کی میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ نبی اکرمؐ سے اجازت طلب کر لوں۔ جب نبی اکرمؐ آئے تو میں نے کہا کہ میرے رضاعی بچا میرے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہے تھے تو میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا تمرا بچا تیرے پاس آسکا ہے۔ میں نے کہا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ تمہارا بچا ہے تمہارے پاس آسکا ہے۔

۳۵۷۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۷۷- ایک اور سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۷۸- حضرت عائشہؓ نے کہا اجازت مانگی میرے پاس آنے کی میرے رضاعی بچا نے جن کی کنیت ابو الجعد تھی سو میں نے ان کو اجازت نہ دی۔ دشنام دے کہا ابو الجعد ابو القعقیس ہی ہیں پھر جب نبی تخریف لائے تو میں نے آپ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ان کو کیوں نہ آئے دیا تمہارے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا فرمایا اٹھ میں۔

۳۵۷۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ان کے رضاعی بچا جن کا نام افلاح تھا انھوں نے آنے کی اجازت چاہی اور میں نے ان سے پردہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا تم ان

(۳۵۷۹) ☆ ان سب امامت کی فکر سے امت کا جماع ہے اس پر کہ دودھ حرام کر دیا ہے جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے لیکن دودھ پلانے والی دودھ پینے والے کی ماں ہو جاتی ہے اور ان میں نلاح اہل احرام ہو جاتا ہے اور دودھ پینے والے کو نکاح کا طہال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اس کے ساتھ درست ہو جاتا ہے اور ان کے سوا اور احکام ماں ہونے کے جلدی نہیں لیکن ماں کی طرف سے لڑکے کی وارث نہیں ہے



٣٥٨٢ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَبْرٍ رَجَحَ وَحَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَامِ مِثْلَهُ.

٣٥٨٣- عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ (( إِنِّهَا لَا تَجُوزُ لِي إِنِّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَتَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ )) .

٣٥٨٤- عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنْهُمَا سَوَاءٌ غَزَرَ أَلَا حَدِيثٌ شَيْئًا أَتَاهُ عِنْدَ قَوْلِهِ « إِنَّهُ أَعْيَ مِنْ الرِّضَاعَةِ » وَبِهِ حَدِيثُ سَعِيدٍ « وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ » وَبِهِ وَابْنُ بَشَرٍ بِنِ عَمْرِو سَمِعْتُ حَابِرَ بْنَ زَيْدٍ.

٣٥٨٥- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ بَنَاتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ لَوْ قِيلَ لَهَا تَتَطَلَّبُ بَنَاتِ خُزَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: «إِنَّ خُزَيْمَةَ أَحَبُّ مِنَ الرَّضَاعَةِ».

باب تحريم الرِّبَا وَأَحْتِ الْمَرَاةِ  
٢٥٨٦- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
لِللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَمْرِي

۳۵۸۲- اس سند سے ابھی تک کوہِ ہلال حدیث مروی ہے۔

۳۵۸۲- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ کو کسی چیز کی حاجت ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے حلال نہیں کہ وہ میری بیعتی ہے۔ رضائی اور رضاعت سے حرام ہوتی ہے جو نجس حرام ہوتی ہے نسب سے۔

۳۵۸۳- مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اس طرح آئی ہے۔

۳۵۸- ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ کو حذر کی ساجزادی کا خیال نہیں ہے؟ یا کہا گیا کہ آپ کیوں نہیں پیغامِ وحیہ حذر کی ساجزادی کو؟ تو فرمایا کہ حذر رضی اللہ عنہ میرے رضاعی بھائی

باب: یہودی کی بیٹی اور یہودی کی بہن کی حرمت کا بیان  
۳۵۸-۳۵۹ ام حبیبہؓ، ابوسلمہؓ کی بیٹی نے کہا کہ نبی ﷺ میرے  
سے نکاح طلب لائے اور میں نے عرض کی کہ آپ میری بہن ابوسلمہؓ  
کی بیٹی کو نہیں چاہتے؟ آپ نے فرمایا کہ بھروسہ کیا کروں؟ میں نے

۳۵۸۶) اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وجہ جب تک اس کی ممانعت کے شوہر کی گورنمنٹ پرورش نہ پائے جب تک حرام نہیں ہوتی یعنی اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کی ایک لڑکی شوہر کو مل سے ہے اور اس شوہر چاہیے اسے اس کو پرورش نہیں کیا تو لڑکی اسے حلال ہے مگر جب تمام علماء کا اس کے خلاف ہے کہ وہ سب حرمت وجہ کے قائل ہیں غرض شوہر چاہیے اسے پرورش نہ کیا

کہا آپ ان سے نکاح کریں (ام حبیبہ کو اس وقت یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ دو بہنوں کا نکاح میں منع ہے)۔ جب آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ امر گوارا ہے؟ میں نے کہا کہ میں اکیلی تو آپ کے نکاح میں ہوں ہی نہیں اور دوست رکھتی ہوں کہ جو خیر میں میرے شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مجھے حلال نہیں ہے میں نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے پیغام دیا ابو سلمہ کی بیٹی کو آپ نے فرمایا ام سلمہ کی لڑکی؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ وہ میری گود میں پرورش نہ پائی جب بھی وہ مجھ پر حلال نہ ہوتی اس لیے کہ وہ میری بھینجی ہے رضاعت سے اور دودھ پالیا ہے مجھ کو اور اس کے باپ کو (یعنی ابو سلمہ کو) تو مجھ نے سو قلم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا مجھے پیغام نہ دیا کہ وہ۔

۳۵۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۸۸- نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم سے فرمایا کہ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیں۔ نبی اکرم نے پوچھا کہ کیا تو یہ بات پسند کرتی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول میں آپ کے لیے حل ہونے والی نہیں ہوں اور زیادہ پسند کرتی ہوں یہ بات کہ خیر میں کسی غیر کے بجائے میری بہن شریک ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ

بَسُوْا اٰیِیْ سَعْدَانَ قَطَانَ (( اَلْفُلُ مَاذَا )) قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَاتَنَ (( اَوْ تُحِبُّنَ ذٰلِكَ )) قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُسْلِمٍ وَّ اَحَبُّ مِنْ خَرَجْتَنِيْ فِي الْخَبْرِ اَحْبَبِيْ قَاتَنَ (( فَوَيْلٌ لَّهَا تَجْعَلُ لِيْ )) قُلْتُ فَوَيْلٌ اَمْرِيْزَتْ اَنْتَ تَحْطُبُ ذُرَّةَ بَنْتِ اٰیِیْ سَعْدَةَ قَاتَنَ بَنَتْ اُمَّ سَعْدَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَاتَنَ (( لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رِبَسِيْ لِيْ جِجْفَرِيْ مَا خَلَعْتُ لِيْ اِنْهَا اِنَّهُ اَحْبَبِيْ مِنَ الرِّضَاخَةِ اَرْضَ خَنَسِيْ وَاَبَاغَا ثَوْبَتُهُ فَلَا تَغْرِضُنْ عَلَيَّ نَبَاتِكُنْ وَلَا اَحْوَابِكُنْ ))۔

۳۵۸۷- عَنْ رِبَسِ بْنِ عَرُوةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً

۳۵۸۸- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ نَبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا اَنْهَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَكْبِحُ اَحْبَبِيْ عَرَّةَ قَطَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (( اَتَحِبُّنَ ذٰلِكَ )) فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَسْتُ لَكَ بِمُسْلِمٍ وَّ اَحَبُّ مِنْ خَرَجْتَنِيْ فِي الْخَبْرِ اَحْبَبِيْ قَطَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (( لَوْ اَنَّ ذٰلِكَ لَآ

حق ہر بات کیا ہو۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ بات تم کو اللاحی فی حدود حکم (اور حرام میں تم پر وہ لڑکیاں تھامی رہیں گی جن کو تم نے ناجہی گود میں پالا ہے) کہ اس کا نکاح ان سب عطا کرنے پر دیا ہے کہ یہ قیدی حدود حکم کی باقیدر انکراواں کے ہے اور حرمت دونوں کو شامل ہے غرض کہ میں ہوں یا نہ ہوں مجھے ولا تفعلوا اولادکم من املاقی (اور قتل نہ کر دینی اولاد کو مطلق کے خوف سے) کہ قید من املاقی کی باقیدر انکراواں کے ہے کہ عرب مجھے لوگ مطلق کے خوف سے قتل کیا کرتے تھے یہ مروی نہیں ہے کہ جب املاقی کا خوف نہ ہو جب قتل دے۔ اور ثوبہ لوطی حنی الہی انب کی کہ اس نے قتل علیہ سعدیہ کے جناب رسول اللہ کو دودھ پلایا تھا اور یہ حدیث معمول ہے اس پر کہ ان لوگوں کو اس وقت تک منع کرنا کہ انہوں کا مسلوب نہ تھا کہ حرام ہے اور اسی طرح حرمت دودھ کی مسلوب نہ تھی اور اسی طرح جس نے ثوبہ کی بات عدو کے نکاح کی آپ کو اس کو یہ مسلوب نہ تھا کہ رضاعی بھینجی حرام ہے یا یہ مسلوب نہ تھا کہ عزہ حضرت کے رضاعی بھائی ہیں اور دونوں نے ایک لڑکا

دودھ پالیا ہے۔ (کوئی)

میرے لیے جائز نہیں ہے۔ تو ام حبیبہؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم باتیں کر رہے تھے کہ آپ دودھ بچت الی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ میری گود میں میری رچیدہ نہ ہوتی تو بھی وہ مجھ کو حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ ابو سلمہ کو ثیبہ نے دودھ پلایا ہے اس لئے تم مجھ پر اپنی دیکھیں اور بیٹھیں نہ کھیں کرو۔

۳۵۸۹- وہی حدیث ہے اور صرف مزید بن ابی حبیب کی روایت میں عرق کا نام نہ کر رہے اور کسی میں نہیں۔

باب: ایک اور دودھ چوسنے کا بیان

۳۵۹۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرم رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

۳۵۹۱- ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک گاون کا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ میرے گھر میں تھے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ! میری ایک عورت تھی اور میں نے دوسری سے نکاح کیا سو سبکی نے کہا کہ میں نے اس دوسری کو ایک بار یا دو بار دودھ چوسایا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایک بار یا دو بار چوسانے سے حرمت نہیں ہوتی۔

۳۵۹۲- ام فضل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے کیا حرمت ہو جاتی ہے ایک بار دودھ چوسنے سے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

۳۵۹۳- ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں

يَجُزِّي لِي)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَا تَخَذْتُكَ تُرِيدُ أَنْ تَكُنَّ قُرَّةَ ((بنت أبي سلمة)) قَالَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ أَنَّهُا لَمْ تَكُنْ رِيسِي فِي جَعْفَرِي مَا خَلَّتْ لِي بِهَا أُنْتَهَ أَحَبِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْضَعْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ قُرَّةً فَلَا تَغْرَضْنِي عَلَيَّ تَبَايَكُنْ وَلَا أَخَوَايَكُنْ))

۳۵۸۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَرْسُلُهُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عُرَّةَ غَيْرَ يُزِيدُ بِنِ أَبِي حَبِيبٍ

باب في المصّة والمصّان

۳۵۹۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزَعْرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ﷺ قَالَ ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةَ وَالْمَصَّانَ))

۳۵۹۱- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَغْرَابِيُّ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَغَزَّ فِي ثِيَابِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ لِي امْرَأَةً فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمْتُ امْرَأَتِي فَأُولَى أَهْلًا أَرْضَعْتُ امْرَأَتِي الْخُدَشِي رَضَعَتْ لَوْ رَضَعْتَنِي فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُحَرِّمُ الْإِنْعَانَةَ وَالْإِنْعَانَةَ)) قَالَ عُمَرُو

بِي رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ

۳۵۹۲- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ نَحْوِ عَامِرِ بْنِ مَتَعَمَةَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ الْوَاحِدَةَ قَالَ ((لَا))

۳۵۹۳- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ

أَوْ الرُّضْعَانِ أَوْ الْمَصَّةَ أَوْ الْمَضَّةَ)). ہوتی۔

۳۵۹۴- عَنْ أَبِي عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَنَا بِسَنٍّ قَدَالٍ كَرِوَانِيٍّ أَبِي بَشِيرٍ (( أَوْ الرُّضْعَانِ أَوْ الرُّضْعَانِ وَالْمَا )) ثُمَّ أَبِي حَبِيبَةَ هَذَا (( وَالرُّضْعَانِ وَالْمَضَّةَ ))۔  
۳۵۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ۔

۳۵۹۵- عَنْ أُمِّ الْقَيْسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ (( لَا تَحْرُمُ الْإِنْعَاجَةَ وَالْإِنْعَاجَانِ ))۔  
۳۵۹۵- الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۹۶- عَنْ أُمِّ الْقَيْسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْتَحَرُمُ الْمَضَّةَ فَقَالَ (( لَا ))۔  
۳۵۹۶- ام فضل نے کہا کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا ایک بار دودھ چوسنے سے حرمت ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

### باب: پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان

۳۵۹۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يَمَّا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَقْلُوبَاتٍ يُحْرَمْنَ ثُمَّ لَيْسَ بِخَمْسٍ مَقْلُوبَاتٍ فَدُرُغِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهَنْ فِيمَا نَفَرْنَا مِنَ الْقُرْآنِ۔  
۳۵۹۷- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اترا تھا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرتا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ کی اور قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

(۳۵۹۷) اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ خمس دفعہ کی قرأت آنور وقت میں منسوخ ہو گئی مگر چونکہ زمانہ اس کے ختم کا حضرت کی وفات سے بہت قریب تھا اس لیے اس کے ختم کی کیفیت کسی کو معلوم ہوئی کسی کو نہ معلوم ہوئی اور بعد مشہور ہونے فتح کے ہر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھنا چاہیے۔ اور صحیحین میں ہم کا ہے ایک یہ کہ خمس اور ثلاث دونوں منسوخ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ ثلاث منسوخ ہو جائے نہ کہ خمس۔ مثال اول کی مقررہ ثلاث معلومات ہے کہ خمس اور ثلاث اس کی دونوں منسوخ ہو گئے اور مثال دوسری خمس کی خمس ثلاث ہے کہ خمس باقی ہے اور ثلاث منسوخ۔ اور اسی طرح ہے الشیع والنبیۃ انما ذکر جمعہما کہ خمس جم باقی ہے اور ثلاث اس آیت کی منسوخ۔ اور تیسری خمس یہ ہے کہ خمس اس کا منسوخ ہو جائے اور ثلاث اس کی باقی رہے۔ اور یہ بھی قرآن میں بہت ہے اور اسی خمس سے ہے والذین یؤفون عہدکم ویؤفون انوا عاہدہم لایہک کہ خمس اس کا منسوخ ہے اور ثلاث باقی اور علماء کلاس میں اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس مقدار سے ثابت ہوتی ہے سو جناب عائشہ صدیقہ کو لازم شافعی اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ پانچ بار سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جبور علماء کا قول ہے کہ ایک بار میں بھی ثابت ہو جاتی ہے اور اس قول کو اہل مازد نے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عطاء اور طاہس اور ابن مسیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور عکرم اور حماد اور مالک اور نوزامی اور ثوری اور ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے اور ابو ثور اور ابو عیاد اور ابن مسعود اور داؤد نے کہا ہے کہ تین بار سے ثابت ہوتی ہے اور اس سے کم میں نہیں۔ اب سنو کہ شافعی اور ان کے موافقین نے جناب عائشہ کی اس روایت سے تمسک کیا ہے اور شافعیہ کے رد میں جنہوں نے حدیث المصنۃ والمضنۃ کے جواب دیتے ہیں وہ جواب محض ضعیف اور مردود ہیں اور صحیحی کہی ہے کہ حد کا شرط ہو ضروری ہے۔ (اللوہی ہذا نقلاً)

۳۵۹۸- عمرو رضی اللہ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ ذکر کرتی تھیں اس رضاعت کا جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے جب حضرت عائشہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دس بار دودھ چوسنا اگرچہ پانچ بار چوسنا اترا۔  
۳۵۹۹- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

۳۵۹۸- عَنْ عُمَرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ هَذِي يَحْرُمُ مِنْ الرِّضَاعَةِ ثَلَاثُ عُمَرَةٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ تَرَى فِي الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَغْلُومَاتٍ ثُمَّ لَوْلَا أَنَا حَسِبْتُ مَغْلُومَاتٍ.  
۳۵۹۹- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ بِحَیِّ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَسْرَجَنِي عُمَرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِعِشْرَةٍ.

### باب : بڑی عمر کی رضاعت کا بیان

### باب رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ

۳۶۰۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں ابو حذیفہ کے پیروں میں کچھ خشک پانی ہوں جب سالم میرے گھر میں آئے اور وہ ان کا طیف ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ انھوں نے کہا میں اسے دودھ کیوں کر پلاؤں؟ اور وہ جوان مرد ہے۔ آپ مسکرائے اور آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے اور عمرو کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے اور ان اہل عمرو کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے۔

۳۶۰۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَرْضِعِيهِ )) قَالَتْ وَكَذَبَ الْأَرَضِيعَةُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَسْتَمِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَقَالَ (( لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ وَجِلٌ كَبِيرٌ )) زَادَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةِ إِبْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۶۰۱- جناب عائشہ نے کہا کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ اور ابو حذیفہ کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں (یعنی ابو حذیفہ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا اور وہ ہنسنے لگا کہہ رہے تھے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابو حذیفہ کے دل میں اس سے کراہت ہے۔ سو فرمایا ان سے مجھے لگے کہ تم سالم کو دودھ پلا دو کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اور وہ کراہت جو ابو حذیفہ کے دل میں ہے جاتی رہے۔ پھر وہ لوٹ کر آپ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میں نے اس کو دودھ پلا دیا اور ابو حذیفہ کی کراہت جاتی رہی۔

۳۶۰۱- عَنْ عَائِشَةَ أَلَّا سَلِمَةُ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حَذِيفَةَ وَأَعْلَبُو فِي تَجَهِمٍ قَالَتْ تَغْنِي ابْنَةُ سَهْلٍ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّا سَلِمًا فَذُ نَلْعَ مَا نَلْعُ فَرَحًا وَحَقْلًا مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَيْنًا وَإِنِّي أَسْمُرُ أَنَّهُ فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ (( أَرْضِعِيهِ نَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الْبُذْيُ فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ )) فَرَضَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذْهَبِ الْبُذْيُ فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ.

۳۶۰۲- جناب عائشہ صدیقہؓ نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہیل بن عمروؓ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مولیٰ ابو حذیفہؓ کے ہمارے گھر میں چارے ساتھ تھے اور وہ بالغ ہو گئے اور مردوں کی باتیں جانتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ (ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہیں) انھوں نے کہا کہ میں نے ایک سال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہیں کیا اور خوف کرتا تھا اس سے (یعنی ڈرتا تھا کہ لوگ اس پر کچھ اعتراض نہ کریں) پھر میں قاسم سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ وہ میں نے آج تک کسی سے نہیں بیان کی انھوں نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے ان کو خبر دی انھوں نے کہا اب تم مجھ سے روایت کرو اور کہو کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے مجھے خبر دی ہے یعنی قاسم کو خبر دی ہے۔

۳۶۰۳- زینب ام سلمہؓ کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہؓ نے جناب عائشہؓ سے کہا کہ آپ کے پاس غلام (یعنی ایسا لڑکا جو جوانی کے قریب ہے) آتا ہے جس کو میں پسند نہیں کرتی کہ میرے پاس آئے تو جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہ کی بیوی اچھی نہیں اور حالانکہ ابو حذیفہؓ کی بیوی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد جوان ہے ابو حذیفہؓ کے دل میں اس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اس کو دودھ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے۔

۳۶۰۴- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۶۰۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سَهْلٍ بْنِ عَمْرِو حَاضَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا بِنْتَ سَلِيمٍ مَوْتَى أَبِي حَذِيفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّحَالُ وَعَلَيْهِمَا مَا نَعْلَمُ الرِّحَالُ قَالَ ((أُرْجِعِيهِ نَحْنُ)) عَلَيْهِ قَالَ فَكُنْتُ سَنَةً لَوْ قَرِيبًا بَيْنَنَا لَأَخَذْتُ بِهِ وَجْهَهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثَنِي بَعْدَ قَالَ فَمَا أَخْبَرْتُهُ قَالَ فَكُنْتُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرْتَنِي.

۳۶۰۳- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْغُلَامُ الْبَائِغُ الَّذِي مَا أَحَبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَتْهُ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً أَبِي حَذِيفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَحُلٌ وَيَبِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُرْجِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ

۳۶۰۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَزُولِي الْغُلَامُ فَذُ اسْتَفْتَى عَنْ الرِّحَالِ فَقَالَتْ إِنْ فُذَ حَاضَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهْلٍ بِأَيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ



(( اَرْضِعِي )) فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو إِحْسٍ فَقَالَ  
(( اَرْضِعِيهِ يَنْفُسًا مَا لِي وَجْهٌ أَبِي حَلِيفَةَ ))  
فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حَلِيفَةَ.

۳۶۰۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ لِي سَيِّرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَحَدًا يَجْلِسُ لِرُضَاعِهِ وَقُلْنَ لِبَابِنَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا بِلَا رُحَصَةٍ لِرُضَاعِهَا وَسَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَامٍ حَاسَةً فَمَا هُوَ بِمَكِيلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرُّضَاعَةِ وَلَا زَيْنًا

۳۶۰۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں انکار کرتی تھیں اس سے کہ کوئی ان کے گھر میں آئے اس طرح کا دودھ پی کر اور جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتی ہیں کہ یہ خاص درخواست تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالم کے لیے اور حضرت اہل بیت کے لیے اور دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم کو کسی کے سامنے کیا۔

بَابُ رِضَاعَتِ الْيَتَامَى  
۳۶۰۶- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَّةً يَأْكُلُ مِنْ خُبْزِ يَتِيمٍ فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ إِنَّ رِضَاعَ الْيَتَامَى مِنْ رِضَاعَةِ الْيَتَامَى

باب: رضاعت کے یتیم کے بھوک سے ثابت ہونے کا بیان

۳۶۰۶- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک یتیم کا خبز کھا تو آپ کو ناگوار

### مدت رضاع کا بیان

(۳۶۰۵) ہذا ملائکہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور جناب عائشہ اور ملائکہ کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے اربع کو دودھ پلا دینے سے مگر جیسے ثابت ہوئی ہے اس کے لئے کہ دودھ پلانے سے اور استدلال کیا ہے انھوں نے اس حدیث سے اور تمام جہاں کے علماء نے صحابہ کرام سے لے کر تابعین و تبع تابعین وغیرہ تک ہم نے اس کا خلاف کیا ہے اور سب نے آن تک یہی کہا ہے کہ حرمت نہیں ہوتی جب تک کہ دو برس کے اندر دودھ نہ پلایا جائے۔ مگر ابو حنیفہؒ نے تمام جہاں کے علماء سے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر اربع برس تک جب دودھ پلایا جائے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور ذہبیؒ نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالکؒ سے دو برس اور مجاہدؒ دن مروی ہیں۔ اور ابوہریرہؒ نے استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس قول سے کہ فرماتا ہے وَالْوَالِدَاتُ يُرْضَعْنَ اَوْلَادَهُمْ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لَعَلَّ اَنْ يَأْتِيَهُمُ الرِّضَاعَةُ يَكْفِيَهُمَا لَيْسَ دودھ پلانے اپنے بچوں کو دو برس کا لاش جو شخص کہ چاہے کہ چوری کرے مدت دودھ پلانے کی اور استدلال کیا ہے انہی جہود نے اس حدیث سے جو مسلم میں آگے آئی ہے کہ رضاعت طاعت سے ہے اور تمام امامائے مشہور سے اور حدیث مسلمہ کہ انھوں نے بتایا ناام جانے پہلے کے ساتھ اور اسی لیے خلاف کیا جناب عائشہ صدیقہ کا تمام ازدواج مطہرات نے جس مذہب صحابہ علماء کا صحیح و قوی ہے قرآن اور امامائے کرام سے اور مذہب حنفیہ کا مردوہ ہے نص قرآنی سے اور امامائے صحیحہ کی فکر سے اور مذہب جناب عائشہ کا مثلاً ہے اور رسول اللہ نے جو حکم دیا کہ تم سالم کو دودھ پلاؤ اس میں کاغذ کاغذ نہیں لے کر دودھ پلاؤ کہ اس میں دودھ پلانے کی حد نہیں دودھ پلاؤ اور شاید حضرت کی بھی یہی مراد ہو اور اس میں پیمانی کے چھوٹے کی حاجت نہ ہوئی اور اس بات کو کوئی نے بھی حتم کیا ہے اور دوسرا اختلاف یہ بھی ہے کہ شاید چھوٹا بدن کا کثیر حاجت ضرورت کے وقت جائز رکھیے حالت اربع میں دودھ پنا جائز ہے۔

ہو اور آپ کے چہرہ پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ  
یا رسول اللہ ﷺ ایہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ  
ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں اس لیے کہ دودھ چٹا ہوا  
مستہ ہے جو بھوک کے وقت میں ہو یعنی ایام رضاعت میں ہو یعنی  
دو برس کے اندر۔

۳۶۰۷۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا  
درست ہے اگرچہ اسکا شوہر بھی موجود ہو اور بچہ قید  
ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان۔

۳۶۰۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور وہ  
لوگ دشمن سے مقابل ہوئے اور ان سے لڑے اور غالب آئے  
اور ان کی عورتیں قید کر لائے۔ سو بعض یاروں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کی صحبت کرنے کو برا جانا اس وجہ سے  
کہ ان کے شوہر شرکین موجود تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
اتاری والمحصنات یعنی حرام ہیں عورتیں شوہروں والیاں مگر  
جو تہابی ملک میں آئیں یعنی قیدی میں کہ وہ تم کو حلال ہیں جب  
ان کی عدت گزر جائے۔

۳۶۰۹۔ ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے حنین  
کے دن ایک سریرہ بھیجا اس حدیث میں ”الا ما ملکک  
ایمانکم“ کے الفاظ ہیں کہ ان میں سے بھی تہارے لیے حلال  
ہیں اس میں عدت گزرنے کا ذکر نہیں۔

۳۶۱۰۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَيُجِيبُ رَجُلٌ قَائِمٌ قَائِدٌ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَتْ  
الْقَضْبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّهُ أَحْبَبُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرِي  
إِحْوَانَكُنَّ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ  
الرِّضَاعَةِ.

۳۶۰۷۔ عَنْ أَنَسٍ بْنِ أَبِي السُّعْثَاءِ بِإِسْنَادٍ أَبِي  
الْأَخْوَصِ كَتَبَنِي خَدِيجَةُ عَنْهُمْ قَالُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ

بَاب جَوَازِ وَطْءِ الْمَسِيئَةِ بَعْدَ  
الِاسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَحَ  
بِنِكَاحِهَا بِالسَّيِّئِ

۳۶۰۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
حَنِينٍ بَغَتْ حَبِشًا إِلَى الْأَوْطَانِ فَلَقُوا عَدُوًّا  
فَقَاتَلُوهُمْ فَظَفَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَا  
فَكَانَ تَامًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ نَحَرَتْهُمَا مِنْ عَشِيرَتَيْنِ مِنْ أَحْلَى أَرْوَاجِهِنَّ  
مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ  
وَالْمُحْصَنَاتِ مِنْ نِسَاءِ إِذَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ  
أَيُّ فَنَّهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۶۰۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَنِي أَنِّي  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ حَنِينٍ سَرِيَّةً بِمَعْنَى خَدِيجَةَ بَرِيدَ  
بَنِ زُرَّاعٍ عَزَّ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ إِذَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ  
فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۶۱۰۔ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۳۶۱۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصْلُهَا سِتًّا يَوْمَ لَوْطَانَ لَهْنُ الْأَوَاحِ قَحْطُهَا فَإِنْ لَسَتْ هَذِهِ الْفَاتَةُ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

۳۶۱۲- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْلَامِ لَحْوَةً

۳۶۱۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ عورتیں قیدی میں تھیں لیکن عازروں کے احواس کے دن اور ان کے شوہر تھے یعنی نکاح میں اور صحابہ ان کی صحبت سے ڈرے سو یہ آیت اتری والمحصنات.

۳۶۱۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شہیات سے بچنے کا بیان

۳۶۱۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَغَدَّ نَزْ زَمْعَةُ فِي غَلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أُخْبِي غُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَقِبْتُ إِيَّاهُ أَتَيْتُ أَنْظُرُ إِلَى شَبَّهِهِ وَقَالَ غَدَّ نَزْ زَمْعَةُ هَذَا أُخْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْدَ عَلَى لِرَأْسِي أَبِي مِنْ وَلَدَيْهِ قَطَطُ

۳۶۱۳- جناب عائشہ نے فرمایا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زعد دونوں نے جھگڑا کیا ایک لڑکے میں۔ سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ لڑکا میرے بھائی کا بچہ ہے کہ نام میرے بھائی کا ہے۔ عبد بن ابی وقاص نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ اس میں مشابہت ملاحظہ فرمائیں اور عبد بن زعد نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرا بھائی ہے میرے باپ

### لوٹری کے استیفاء کا بیان

(۳۶۱۱) ☆ احواس ایک موقع ہے طائف کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورتیں نکاح کی جب عازروں کے ہاتھ آجائیں اور قید ہو جائیں تو ان کا نکاح لوٹ گیا۔ جس کی ملک میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک بیٹا آجائے ان سے صحبت با تردد و خطر رہا ہے اور اگر قید کے وقت دو حاملہ سے قود ضعیف کے بعد صحبت رہا ہے اور معلوم ہوا کہ وہ جب شافعی کا در جو لوگ عطا سے ان کے موافق ہیں یہ ہے کہ قیدی عورت بہت مستحق اور ان شرکوں کی جن کے پاس کتاب آسمانی نہیں ہے ان سے صحبت روا نہیں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ اور یہ جو عورتیں جو غزوہ لوطاس میں ہاتھ آئیں یہ بھی مشرکان عرب کی تھیں جو ابلی کتاب نہ تھے۔ پس ان لیے ان کی بیویں کرتے ہیں شافعی اور ان کے موافقین کے مرد اس سے یہ ہے کہ صحابہ کو جو ان کی صحبت میں تامل ہوا تو بعد اسلام لانے کے ہو اور اس میں بھی عطا کا اختلاف ہے کہ ایک لوٹری ایک مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ جب گئی تو اب دوسرے غریب اور کو اس سے صحبت رہا ہے اور اس کا نکاح لوٹ گیا۔ پس۔ ان میں سے کہ ایک لوٹ گیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں ملک بھانکنا نام فرمایا ہے اور ابی عطا کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص ان ہی عورتوں کے لیے ہے جو قید میں آئی ہوں کہ ان کے لیے جو عرض قطع میں آئیں۔

(۳۶۱۳) ☆ فراش اس عورت کو کہتے ہیں جس سے صحبت کی جائے خواہ نکاح سے پہلے لیکن ہے۔ فرض جب ایسی عورت سے لڑکا دلائی دت میں کہ الحاق اس کا شوہر سے پاس کے مالک سے لیکن ہو تو اس کا قصور کیا جائے گا اور سب ان کا نام لے کر اس پر جاری ہو گئے کہ باپ بیٹے دونوں ایک دوسرے کے وارث ہو گئے۔ غزوہ واپس اپنے باپ کے منجانب ہوئے ہو اور وہ دت جس میں الحاق لیکن ہے چھ ماہ ہیں لیکن جب سے ان دونوں کا نکاح ہو جائے خواہ نکاح سے ہو یا نہ ہو لیکن لیکن ہے اس کے چھ ماہ بعد جو لڑکا ہو وہ اسی مرد کا قصور کیا جائے گا جس کے پاس ہے جو

کے فرار پر اس کی لوطی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ سودوں کاٹھ نے اسے دیکھا کہ مشابہ ہے بخزنی حباب کے ساتھ اور فرمایا کہ اسے عبد الکاکا ہی کا ہے جس کے فرار پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نصیبی اور محرومی ہے یا حقر۔ اور اسے سود و مدح کی بیٹی تم اس سے چمپا کرو۔ پھر سود نے اس کو بھی نہیں دیکھا اور محمد بن ربیع کی روایت میں باعہد کا لفظ نہیں ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَيْه  
مَرَأَى شَيْهًا يَتَابَعُهُ فَقَالَ (( هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ  
الْوَلَدِ الْبَقْرَانِ وَالْعَاقِبِ الْحَجَرِ )) وَاجْتَبَى مِنْهُ  
يَا سَوْدَةَ بَنَتْ (( فَقَالَتْ فَلَمْ يَرِ سَوْدَةُ فَطُ  
وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ مِنْ رَمَحِ قَوْلِهِ (( يَا عَبْدَ ))

٣٦١٤- عَنْ الرُّمَيْيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرُ  
أَلْ مُقْتَرَأٍ وَالرَّحْمَةُ فِي حَبْلَيْهِمَا (( الْوَلَدُ  
لِلْفَرَّاشِ )) وَتَمَّ ذِكْرُ (( وَلِلْعَايَةِ الْحَجَرُ )) .

٣٦١٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْوَلَدُ لِلْفَرْعِ وَلِلْفَخْرِ الْحَقَرُ)).

[illegible]

(۱۳۴۸) - یہاں اس حدیث میں عہدِ نبیؐ کی جو رسول اللہؐ نے لڑنے کو دعوے سے ملتی کر دیا ہے معلوم ہے اس پر کہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ عزت فرماں تھی، لہذا یہ شوق تھا کہ دعوے سے ہوا کہ اس نے اپنی زندگی میں کہا نہیں کہ حضرت کو معلوم ہو۔ اور اس حدیث میں دلیل ہے شافعی اور مالک کی ابو حنیفہ پر اس لیے کہ دعوے کا کوئی پہلا فرزند اس لحاظ سے اس لڑنے کے سوا نہیں تھا۔ پس معلوم ہوا کہ شرط ظہیر ایک ایسے لڑنے کی جس کا لائق مالک کر چکا ہو جیسا قول ہے ابو حنیفہ کا ماحل ہے۔

مقتول ہے۔

باب: قاتل کی بات کا اعتبار کرنا الحاق و ولد میں

۳۶۱۷- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش خوش آئے کہ آپ کا چہرہ مہرک ہو گیا تھا اور فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ مجھ کو (یہ تم سے قاتلہ شاس کا) نے ابھی لگاؤ کی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف لاد رکھا کہ ان لوگوں کے لیے ہیں کہ ایک دوسرے کی جڑ ہیں۔

۳۶۱۸- جناب عائشہ نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ایک دن اور آپ خوش تھے اور فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجھ کو زید بن حارثہ میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح لٹا دیے تھے کہ سر ان کا اٹھایا ہوا تھا اور ہر کھٹے تھے تو اس نے کہا کہ یہ جڑ ہیں ایک دوسرے کے (یعنی ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے)۔

۳۶۱۹- مندرجہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی بیان کی گئی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

۳۶۲۰- وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجھ کو قاتلہ شاس تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْلٍ حَدِيثٍ مَعْمَرٍ

بَابُ الْعَمَلِ بِالْحَقِ الْقَائِمِ الْوَلَدُ

۳۶۱۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَرْتُّبًا أَسْلَبِيًّا وَجْهَهُ فَقَالَ (( أَلَمْ تَرَيَا أَنَا مُجَرَّرًا نَظَرْنَا بَيْنَا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ خَلْبِ الْإِقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ ))

۳۶۱۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَّ بَنِي مَسْرُورًا فَقَالَ (( يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيَا أَنَا مُجَرَّرًا أَلَمْ تَلْبِجِي دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَتَدَنَّتْ أَلْقَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْإِقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ))

۳۶۱۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَائِشَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاعِدًا وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُسْتَلْحِمَانِ فَقَالَ إِنَّ خَلْبَ الْإِقْدَامِ نَعِشَهَا مِنْ بَعْضٍ فَسَرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَعْرَبَ بِهِ عَائِشَةُ

۳۶۲۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمْ ثَوْبَانِ مُجَرَّرًا قَائِمًا

(۳۶۲۰) ہارڈی نے کہا ہے کہ چاہیے کہ لوگ اسامہ کے نسب میں ضمن اور بدگمانی کیا کرتے تھے۔ اس لیے کہ اسامہ بہت کالے تھے اور زید گورے اور سبکی روایت کیا ہے اور اداؤں نے اس میں صاف سے۔ پھر جب اس قاتلہ شاس نے کہ دیا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود اختلاف رنگ کے اور چاہیے کہ لوگ اس کے کہنے پر اس کو کرتے تھے تو آپ خوش ہوئے اس لیے کہ ان لوگوں کا ضمن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع ہو گئی اور اس میں صاف کے ساتھ لوگوں نے یوں کہا ہے کہ زید گورے چنے تھے اور اسامہ کی اس نام ممکن تھیں اور ان کا نام برکت تھا اور وہ جلیبہ سیاق حمی اور قاضی نے کہا ہے برکت بنی حمی ممکن بن خلد کی والدہ اطم اور علاء کا اختلاف ہے کہ کف کا قول قبول کرنے میں سوانح حنیفہ اور ان کے پیروں اور ثوری اور اسحاق نے کہا ہے کہ قاتلہ کا قول مستر نہیں الحاق و ولد میں اور شافعی اور حنابلہ نے کہا ہے مستر ہے اور نام کاف کا

باب : باکرہ اور شیر کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے  
 ٹھہرنے کا بیان  
 ۳۶۲۱- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب  
 ان سے نکاح کیا تو آپ تین روزان کے پاس رہے اور پھر فرمایا کہ  
 تم اپنے شوہر کے پاس کچھ حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ  
 تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو سب اپنی  
 عورتوں کے پاس ایک ہفتہ رہوں گا۔ اور پھر ان سب کے بعد  
 تمہاری باری آئے گی۔

بَابُ قَدْزٍ مَا تَسْتَجِفُّ الْبَكْرُ وَالْيَمْبُ  
 مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا غَفَبَ الزَّفَافُ  
 ۳۶۲۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا  
 ثَلَاثَ رَيَّانٍ (( إِنَّهُ لَيْسَ بِلَوْ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ  
 إِنْ حِشْتِ سِتْعَتَ لَكَ وَإِنْ سِتْعَتَ لَكَ سِتْعَتُ  
 لَيْسَانِي ))

۳۶۲۲- ابو بکر، عبدالرحمن کے فرزند سے روایت ہے کہ جناب  
 رسول اللہ ﷺ نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور ان کے پاس صبح کی تو  
 فرمایا کہ تم اپنے گھر والے کے پاس حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں  
 ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر چاہو تو تین روز اور پھر دور

۳۶۲۲- عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي عَتَبِ الْوُحْشِيِّ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَوَّجَ أُمَّ  
 سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ (( لَهَا لَيْسَ بِلَوْ  
 عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ حِشْتِ سِتْعَتَ عِنْدَكَ وَإِنْ

حق مشہور قول ہے کہ نو بڑیوں کی اولاد میں معتبر ہے آزاد عورتوں کی اولاد میں معتبر نہیں اور ایک روایت اس سے ہے کہ دونوں میں معتبر ہے  
 اور مکمل نام شافعی کی یہی روایت ہے مگر ذاک کی ہے اور یہ ان کے تمام عقائد میں ہے۔ اس لیے کہ جناب رسول اللہ کا خوش ہو یا صاف  
 دلیل ہے کہ آپ نے اس کے قول کو معتبر چاہا اور اتفاق ہے ان لوگوں کا جو ذاک کے قول کو معتبر چاہتے ہیں اس پر کہ شرط ہے عادل ہونا  
 ذاک کا اور اس میں اختلاف ہے کہ ایک قول کافی ہے یا دو کی ضرورت ہے۔ صحیح یہی ہے کہ ایک کا قول کافی ہے اور یہ حدیث بھی اسی پر دل ہے  
 اور یہی قول ہے کہ تمام مالک کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ دو کا ہو ضروری ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بھی یہی قول ہے مگر یہ حدیث ان پر  
 جہت ہے اور ضروری ہے کہ ذاک خبردار اور تجربہ کار ہو اور صورت اتفاق اللہ اور ضرورت ذاک کی کہ مثلاً ایک لوٹری ایک شخص نے  
 خریدی اور جس ایک شخص آجائے کے ستر نے اس سے محبت کی اور بائع نے بھی اسی طرح میں محبت کی تھی اور اس لوٹری کو چھ سینے پر یا اس  
 سے زیادہ پر لڑا کہ اس ستر کی محبت سے اور چار برس کے اندر بائع کی محبت سے۔ اور پھر ذاک کی طرف ہم نے دھج کیا اور اس نے ایک کے  
 ساتھ ملحق کر دیا تو وہ لڑا کہ اس کا بھی اور اس کو شک دیا اور دونوں نے اس لڑے کو کہا کہ ہمارا حق تو چھوڑ دیا جائے۔ اور مالک کہ ہر  
 میل کرے اسی کا سمجھا جائے۔ اور اگر ذاک نے دونوں سے ملحق کیا تو عمر بن خطاب اور مالک اور شافعی کا یہ سب یہی ہے کہ وہ لوگ مالک چھوڑ دیا  
 جائے پھر ہر میل کرے اس کا قصور کیا جائے اور پھر وہ سمجھنے لے کہا ہے کہ وہ دونوں کا قصور کیا جائے گا اور ان دونوں میں ستر نے  
 کہا کہ جس کی مناصبت اس میں زیادہ پائی جائے اس کا سمجھا جائے۔ اور جو لوگ ذاک کا قول معتبر نہیں جانتے وہ ستر کو لڑے کو کہتے ہیں کہ  
 دونوں سے ملحق کیا جائے اور دونوں مرد اس کے باپ قصور کئے جائیں اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتیں آپس میں متدبر  
 کریں تو بھی دونوں اس کی جائیں گے یا نہیں اور ابو حنیفہ نے کہا کہ دو مردوں سے دو ملحق کیا جائے مگر وہ نہیں اگر دو عورتیں تو ایک ہی سے  
 ملحق کیا جائے اور اتفاق سے کہ ان دونوں میں قرعہ ڈال دیا جائے۔

يُنَبِّئُ نَفَقَاتُكُمْ لَكُمْ ذُرِّيَّتُكُمْ فَأَلْهَتْ ثُلُثُ

٣٦٢٣- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَسَدَتْ مِنْهُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ شِئْتَ وَذَلِكَ خَاسِمَتُكَ بِهِ لَذِكْرُ سَعٍ وَالْقَبْ ثَلَاثَ)).

٣٦٢٤- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٣٦٢- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَخْبَاهُ هَذَا يَوْمَ قَالَ (( إِنْ جِئْتَ أَنْ أَسْأَلَكَ وَأَسْأَلَ لِيْسَانِي وَإِنْ سَعَتْ لَكَ سَعَتْ ))

٣٦٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ  
الْبَهْرُ عَلَى الْغَيْبِ أَتَاهُمْ عِدَّتُهُ سِتًّا وَإِذَا تَزَوَّجَ  
عَلَى الْبَهْرِ أَتَاهُمْ عِدَّتُهُ ثَلَاثًا قَالَ حَبِيبُ  
بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَاعَتَ وَلَكِنَّهُ قَالَ هَلْ سَأَلْتَهُ  
ثَلَاثًا.

کروں یا انھوں نے عرض کی کہ تین ہی روز رہے۔

۳۶۲۳- ابو بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب یتیم کو نکاح کیا تو اس سے اور ان کے پاس آنے اور لاوارہ کیا کہ نکاح تو انھوں نے آپ کو بکاڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ یتیموں اور اسی مدت کا حساب رکھوں اور اگر یہ بیکاری کے پاس سات دن یتیم رہا ہے اور شیدہ کے پاس تین دن۔

۳۶۲۳۔ وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی۔

۳۲۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا اور اس میں کئی چیزوں کا ذکر کیا اس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے پاس رہوں گا اور اگر سات دن تمہارے پاس رہوں گا تو اپنی اور بیویوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

۳۶۲- اُنہ نے کہا کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں شیبہ ہو تو اس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اس کے بھڑ باری مقرر کرے) اور جب شیبہ سے نکاح کرے اور باکرہ اس کے نکاح میں ہوئے تو اس کے پاس تین دن رہے۔ خالد نے کہا کہ اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی صحیح کیا مگر اُنہ نے کہا کہ یہ امر سنت ہے۔

(۳۲۷) ☆ ام سڑنے نے تین صدیوں رہنا حضرت کا پند فرمایا اس لیے کہ یہ تین دن بھراٹ ہوں گے اور خاص ان کے لیے رہیں گے اور حضرت کا ہر جلد ایک ایک شب سب بیہوش کے پاس رہا کہ ان کا گناہ اور سات روز پندرہ گنا اس لیے کہ سات سات روز کے بعد ہر حضرت خریف نہیں گئے تو بہت مدت غیبت میں گزر جائے گی۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تین کا کفن اگر ہا کرہے تو سات دن ہے اس کے بعد پھر شوہر برابر پاری ایک دن کی مقرر کر دے اور اگر شیہ ہے تو تین دن اور شیہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو تین دن رکھے تو قضا نہیں اور پھر پاری ایک ایک دن رہے گی اور اگر سات دن رکھے تو اس کی قضا ہو گی یعنی شوہر سات سات دن سب عورتوں کے پاس رہے گا اور یہی سب ہے شافعی اور ان کے موافقین کا پیسہ امام مالک اور احمد اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور ابن جرم بن مالک یہی قول ہے جس پر علماء کا کئی حدیثوں کی رو سے اور ابو حنیفہ نے اس کا خلاف کیا مگر یہ اصول یہ ان پر رد کرنے کو کافی ہیں۔

٣٦٢٧- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مِنَ النَّبِيِّ  
أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْفِكَرِ سِتْعًا قَالَ عَابِدُ بْنُ جُرَيْجٍ  
قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ الْقِسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانُ أَنَّ السُّنَّةَ  
أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةً مَعَ يَوْمِيهَا

٣٦٢٨- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعٌ بِسَوِّ مَكَّانٍ  
إِذَا قَسَمَ يَنْهَوْنَا لَا يَتَّبِعِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْقَوْلَى إِذَا  
فِي بَيْعٍ فَكَانَ يَحْتَمِلُونَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ أَبِي  
يَأْتِيهَا مَكَّانٌ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَانَتْ رَاضِيَةً  
فَقَدْ بَدَأَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ رَاضِيَةٌ فَكَفَّ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَوَارَعَا حَتَّى  
تَشْتَبَهَا وَتَكُونُ الصَّلَاةُ فَمَرُّهُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى  
وَلَاكٍ فَسَمِعَ أَمْرَهُمَا فَقَالَ اسْرْجُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْضُ فِي التَّوْبَعِينَ التَّوْبَعِ  
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ  
عَائِشَةُ أَلَا تَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَامَةً لِيحْيِي، أَبُو بَكْرٍ فَيَعْلَمُ بِي وَيَسْمَعُ فَلَمَّا  
خَفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَامَةً أَتَانَا  
أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ اتَّصِعِينَ

۳۶۷- ابو قلزبہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کنواری کے پاس سات دن رہنا سنت ہے۔ خالد نے کہا اگر میں جانتا تو اس حدیث کو مرفوع بیان کرتا۔

باب: بیبیوں کی پاری کا بیان

۳۶۳۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کی نو بیویاں تھیں اور آپ جب ان میں باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نوں دن تشریف لاتے تھے۔ اور بیویوں کا قاعدہ تھا کہ جس کے گھر میں آپ ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور بی بی زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انھوں نے عرض کی کہ زینب ہے۔ سو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور بی بی عائشہ اور زینب کے بیچ میں تھرا ہوئے مگر یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اور نماز کی تکبیر ہو گئی اور ابو بکرؓ ان کے قریب سے گزرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کو نکلنے اور ان کے منہ میں خاک ڈالنے۔ اور نبی ﷺ اور جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں ہوں گے تو حضرت ابو بکرؓ ان کو کچھ پرایا دیا خدا ہوں گے۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو بکرؓ ان کے پاس آئے اور ان کو بہت سخت کہا اور فرمایا کہ تو ایسا کرتی ہے (یعنی حضرت کے آگے جھکتی اور آواز بلند کرتی ہے)۔

(۳۷۸) ☆ اس حدیث میں کئی فوائد ہیں: اول یہ کہ مستحب ہے شوہر کو کہ ہر ایک کئی باری میں اس بیوی کے گھر جائے اور یہی ہدف ہے۔ اور اگر اپنے گھر پر ایک کو باری باری بلائے تو وہاں ہے۔ دوسری یہ کہ جس کی باری نہ ہو شوہر کو رات میں اس کے گھر جانا ہے اور شافعیہ کے نزدیک حرام ہے مگر حضرت دت جیسے سکرات موت ہو یا در اشد ضرورت۔ تیسری یہ کہ ہاتھ یا ہاتھ ر سول اللہ ﷺ کا اس خیال سے قہاکہ آپ نے جانا کہ جب عائشہ ہیں جن کی باری تھی اور رات کا وقت تھا اور گھروں میں چرنا نہ تھا۔ پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ وہ نہیں تو ہاتھ بٹھکانے لیا اس سے تعویذ اور بندگی حضرت کی معلوم ہوئی۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایسا لائق بھی بیوی کی رضامندی سے ہوتا تھا۔ چوتھی یہ ہے



### باب: اپنی باری سوکن کو بہہ کرنے کا بیان

۳۶۲۹- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ آرزو کرتی میں اس کے جسم میں ہونے کی سودہ سے بڑھ کر وہ ایک لکڑی عورت تھیں کہ ان کے حراش میں بڑی تیزی تھی۔ پھر جب وہ یوزمی ہو گئیں تو اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دور دور ہے ایک ان کے دن ایک سودہ کے دن میں۔

۳۶۳۰- وہی مضمون ہے اور شریک کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ سودہ چٹائی ملی تھیں جن سے میرے بعد آپ نے نکاح کیا تھا۔

۳۶۳۱- جناب عائشہ نے فرمایا کہ میں ان عورتوں پر بہت رنگ کھایا کرتی تھی جو اپنی جان کو بہہ کر دیتی تھیں رسول اللہ کو اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر بہہ کرتی ہوگی۔ پھر جب یہ آیت اتری تو مجھ سے اخیر تک یعنی جس کو چاہے تو اسے نبی دور کر اپنے سے اور جس کو چاہے جگہ دے اپنے پاس ان میں سے تو میں نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ کی آرزو کے موافق جلد حکم فرماتا ہے۔

### باب جزائی جہنمہا نوبتہا لبعثتہا

۳۶۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُكُونَ فِي مِثْلِهَا مِنْ سَوْدَةٍ بَشَرٍ زَمَعَتْ مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا جِلْدَةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَثُرَتْ خَلَعَتْ نَوْبَتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَلَعْتُ نَوْبِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ لِعَائِشَةَ نَوْبَتِي نَوْبَتَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

۳۶۳۰- عَنْ مِسْنَمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَثُرَتْ بِمَعْنَى حَلِيسَةٍ حَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ لَوْنُ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي

۳۶۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطَارُ عَلَى النَّاسِ وَهِيَ أَنْفُسُهُمْ يَرْسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ وَتَهَبُ امْرَأَةٌ نَفْسَهَا فَلَمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَوْبِي مِنْ نَفْسَاءِ بَنِيهِمْ وَنَوْبِي إِلَيْكَ مِنْ نَفْسَاءِ وَمَنْ انْتَهَكَتَ مِنْ عَزْلَتِ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَأً إِلَّا يُسَارِعُ لَنْ فِي حَرْوَانِ

ظہ کہ جناب رسالت مآب کا حسن خلق اور ملاحظت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ نے ان کے آواز بلند کرنے پر جواب نہ فرمایا اور ابو بکر نے جو فرمایا کہ ان کے منہ میں خاک ڈالو یہ انکی بات ہے جیسے کہچ ہیں اس بات پر خاک ڈالو۔ پانچویں جہت ہوئی اس سے فضیلت ابو بکر صدیق کی اور نظر کر جان کا صراحت اسور میں۔ چھٹی معلوم ہوا کہ روایے بطور معلومت کے کوئی حکم دیا نہیں گاہے افضل مرد اور کو اور نوبتیں یا رسول اللہ ﷺ کی جن کو چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی یہ ہیں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سب سے زیادہ عقیدہ اور محبوبہ تھیں آپ کی نور حدیث دور دور و زنجب کو ام سلمہ اور ام حبیبہ اور جیوہ اور جویہ اور علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۳۶۲۹) جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں ان کے جسم میں ہوتی مرد اس سے ہے کہ میں آرزو کرتی ہوں کہ ان کی سی تیزی اور حدت میرے حراش میں ہوتی اور اس میں گہا انھوں نے سودہ کا دھبہ بیان فرمایا اور مدح کی اور اس حدیث سے اپنی باری کا دے دیا ہے سو کلا جائز ہو اور یہ بھی روایے کہ باری کا بیڑا دن کو دے اے کہ وہ جیسے چاہے اے۔

۳۶۳۲- وہی مضمون ہے اس کے سرے پر یہ ہے کہ عورت شرم نہیں کرتی کہ بہہ کرتی ہے اپنی جان کو کسی مرد کے لیے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّهَا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةٌ نَفْسَهَا لِزُجْلٍ حَتَّى أَتَزَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تُرْجِيهِ مِنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَلَوْ يَدْرِي بِذَلِكَ مَنْ تَشَاءُ فَقُلْتُ يَا رَبِّكَ كَيْتَارُخَ لَكَ فِي هَذَا.

۳۶۳۳- عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرف میں جازہ پر بیوہ کے جو بیٹی تھیں جناب رسول اللہ ﷺ کی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیال رکھو یہ بیٹی صاحبہ ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی پھر جب تم ان کا جازہ مبارک اٹھاتا تو بلا ڈالا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا اور بات یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تو یہاں تھیں اور ان میں سے آنسو کے لیے پاری مقرر تھی اور ایک کے لیے نکس اور عطائے کہا کہ وہ صبیہ تھیں۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَازِلَةً مَيُتَوِّفَةً زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَتَيْهِ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا رَمَعْنَاهُ نَحْنُهَا مَا تَرْتَفِعُوا وَلَا تَزَلُّوْا وَلَا تَقُولُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبَحُ مَكَانَ تَقْسِيمِ لَبَنَانٍ وَلَا تَقْسِيمِ يَوْسَجِيَّةٍ قَالَ عَطَاءٌ هِيَ لَا تَقْسِيمَ لَهَا صَبِيَّةٌ بِنْتُ حَتْمٍ بِنْتُ أَسْعَدٍ.

۳۶۳۴- ابن جریج سے اسی سند سے مروی ہے کہ عطائے کہا وہ سب کے آخر میں متوفی ہوئیں تھیں اور انھوں نے مدینہ میں ولادت پائی تھی۔

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْقِسَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءُ كَانَتْ آخِرَ مَنْ مَوُتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ.

باب : دیدار سے نکاح کرنے کا بیان

بَابُ امْتِحَانِ بَنَاتِ الدِّينِ

۳۶۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح کیا جاتا ہے چار سبب سے۔ اس کے مال کیلئے اور بھائی کے لیے اور حسب کے لیے اور دین کے لیے۔ سو تو دیدار پر ترجیح حاصل کر تیرے ہاتھ میں خاک بھرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَنِهَا وَلِحَسَنِهَا وَلِدِينِهَا فَاطْلُقْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبُّتًا بِذَلِكَ )).

(۳۶۳۳) عطاء کو ہم ہوا حقیقت میں وہ بیٹی جن کی پاری تھی جناب سواد تھیں پیر اور کی روایتوں میں گزر گیا اور عطاء کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بیٹی کون تھیں جنہوں نے اپنی جان بہہ کر دی تھی جناب رسول اللہ ﷺ کو۔ ذہری نے کہا حضرت بیوہ تھیں اور کسی نے کہا ام شریک تھیں کسی نے کہا زینب بنت جحش۔

(۳۶۳۴) اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی عادت یہ ہے کہ مال و بھائی اور حسب کے طالب ہوتے ہیں سو دیدار کو لازم ہے کہ ان سب نعمتوں سے دین کو مقدم بنائے کہ محبت میں اس کی محبت ایک حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی برکت سے حسن ظن اور حسن معاشرت بھی حاصل کرے اور سبب نیک کے فائدہ دین پر اور فائدہ دین سے محفوظ رہے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبُكَرِ

۳۶۳۶- عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبِيعٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ نِسْرَةَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَتْ نِسْرَةَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرٌ أَمْ كَيْبٌ قُلْتُ كَيْبٌ قَالَ فَهَلَا بَكَرٌ تَلَاعِبَهَا قُلْتُ بَا رَسُولُ اللَّهِ بِأُ لِي أَعْوَدُ فَحَسِبْتُ أَنَّ تِلْكَ لِي وَتِلْهُنَ قَالَ (( فَذَلِكَ إِذْ إِنْ الْمَرْأَةُ تَنَكَّحَ عَلَى دَيْهَانٍ وَغَابِهَا وَجَمَاعَتِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبُّتًا يَذْكُرُ )) .

۳۶۳۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ نِسْرَةَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( هَلْ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( أَبَكَرٌ أَمْ كَيْبٌ )) قُلْتُ كَيْبٌ قَالَ (( قَالَيْنِ أَنْتَ مِنَ الْغُدَارِيِّ وَلِغَابِهَا )) قَالَ شَعْرَةٌ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَنِسْرَةَ قَالَ (( فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبَهَا وَتَلَاعِبْتَ )) .

۳۶۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( فَبَكَرٌ أَمْ كَيْبٌ )) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبَهَا وَتَلَاعِبْتَ )) أَوْ قَالَ (( فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبْتَ )) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبْتَ )) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبْتَ )) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبْتَ )) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبْتَ )) .

### بَابُ بَاكَرُوهَ نِكَاحِ اسْتِحْبَابِ بَاكَرُوهَ

۳۶۳۹- عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبِيعٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نِسْرَةَ ابْنَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ .

۳۶۴۰- مَدْرُجٌ بِإِسْنَادٍ مِنْ أَسْنَادِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ .

۳۶۴۱- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نِسْرَةَ ابْنَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ .



وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَتَاهَا بِبِي حَتْمَلِي فَأَتَى عَلِيٌّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا  
جَاهِلُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( مَا هَذَا )) قُلْتُ أَتَاهَا  
بِي حَتْمَلِي وَأَتَاهَا فَتَحَقَّقْتُ فَزَلَّ فَتَحَقَّقْتُ  
بِحَتْمَلِي ثُمَّ قَالَ (( ارْكَبْ )) فَارْكَبْتُ فَقُلْتُ  
وَأَتَيْتُ أَكْفَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ (( اتَّوَضَعْتُ )) قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ  
(( أَبْكُوا لِمِ كَيْتَا )) قُلْتُ لِي كَيْتٌ قَالَ (( فَهَذَا  
جَاهِلِيَّةٌ تَلَاغِيهَا وَتَلَاغِيكَ )) قُلْتُ إِنْ لِي  
أُخْرَى فَأَحْبَبْتُ أَنْ اتَّوَضَعَ امْرَأَةً تَحْتَهُنَّ  
وَتَسْتَطْعُنَّ وَتَقُومَ عَلَيْهِنَّ قَالَ (( أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ  
إِذَا قُبِضْتَ فَالْكَيْتُ الْكَيْتُ )) ثُمَّ قَالَ  
(( اتَّبِعْ جَهْلَكَ )) قُلْتُ نَعَمْ مَا شَرَكْتُ مِنِّي  
بِأُورِيَّةٍ ثُمَّ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقُبِضَتْ بِالْعَدَاةِ فَحُتَّ الْمَسْجِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى  
بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ (( أَتَانِ حِينَ قُبِضْتُ ))  
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( فَذَعْ جَهْلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ  
وَسَمْعُنِي )) قَالَ فَذَعَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ  
فَأَمَرُ بِأَلَّا أَلِ بَرَّةً لِيهِ أُورِيَّةٌ فَوَزَنَ لِي بِهَذَا  
فَأَرْجَحَ فِي الْفِرَاقِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ قَلْبًا وَكَلْبًا  
قَالَ (( ادْعُ لِي جَاهِلًا )) فَدُعِيتُ فَقُلْتُ أَتَانِ  
بَرَّةٌ عَلَيَّ الْحَمَلُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَنْفَعُ لِي مِنْهُ  
قَالَ (( خُذْ جَهْلَكَ وَلَكَ لَعْنَةُ ))

رسول اللہ میرے پاس آئے اور فرمایا اسے جاہل میں نے عرض کی  
ہاں آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے  
اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا اس لیے میں پیچھے رہ گیا۔ سو آپ  
اترے اور آپ نے اپنی میز سے کونے کی ٹکڑی سے اس کو ایک  
کو پیادیا پھر فرمایا سوار ہو میں سوار ہوا اور میں نے اپنے اونٹ کو  
دیکھا کہ میز اونٹ اس قدر تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکنا تھا کہ  
جناب رسول اللہ سے آگے نہ بڑھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم نے  
کھانچ کیا؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہاں شیر؟  
میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہاں لڑکی سے کیوں نہ کیا  
کہ تم اس سے کھیلے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کی کہ میری کئی  
بہنیں ہیں اس لیے میں نے چاہا کہ انکی عورت سے کھانچ کروں جو  
ان سب کو جمع رکھے (یعنی پریشان نہ ہونے دے) اور انکی کنگھی  
کے اور ان کی خدمت کرے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر جانے  
والے ہو پھر جب گھر جاؤ تو جماعت ہی جماعت ہے۔ پھر فرمایا کہ تم اپنا  
اونٹ بیچو؟ میں نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے اسے ایک اوقیہ  
چاندی کے عوض میں خرید لیا پھر رسول اللہ آئے اور میں دوسرے  
دن صبح کو پہنچا اور مسجد میں آیا اور ان کو مسجد کے دروازے پر پایا تو  
فرمایا کہ تم ابھی آئے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اونٹ  
کو یہاں چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو (اس سے  
حاجت ہو کہ سفر سے آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دو گاندہ اکرے یہی  
مستون ہے) پھر میں گیا اور دو رکعت ادا کی اور پھر اور آپ نے  
ہاں کو حکم فرمایا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دیں۔ پھر انھوں نے  
تول دی اور جھکی ڈالی تولی (یعنی زیادہ دی) پھر میں جب چلا اور  
چند سوڑی تو پھر بلایا اور میں نے خیال کیا کہ اب میز اونٹ مجھے  
بھیریں گے اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی تو مجھ  
سے فرمایا کہ چلاؤ اونٹ بھی لے جاؤ اور قیمت بھی تم کو دی۔

۳۶۴۲- عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال كنت في سبيل مع رسول الله ﷺ وأنا على ناصب وأنا حو في أسرتهم النبي قال فضرته رسول الله ﷺ أو قال فضرته امرأة قال بئس ما كان منكم قال فمعتل بعد ذلك ينقدم الناس فإني بأكفهم قال فقال رسول الله ﷺ (( أتبعيهم بكنة وكذا والله يغفر لك )) قال قلت هو لك يا نبي الله قال قلت هو لك يا نبي الله وكان والله يغفر لك قال قلت هو لك يا نبي الله قال قلت نعم (( أتزوجتك بعد أهلك )) قلت نعم قال يا أم بكر قال قلت يا قال (( فهاك تزوجت بكرًا فصاحكك وتصاحكها وتلاعبك وتلاعبها )) قال أبو سلمة فكانت تكتبه تقولها المستبدون فمعتل كذا وكذا والله يغفر لك.

### باب الوصية بالنساء

۳۶۴۳- عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ (( إن المرأة خلقت من ضلعٍ فإن تشققت لك على طرفيها فإن استمشتت بها استمشتت بها وبها عوج )) وإن دعتت نفسها كسرتها وكسرتها طاعتها.

۳۶۴۴- عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال (( من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فآذا شهادته امرأ فليتكلم بخير أو يستكف واستوصوا بالنساء فإن الشرافة

باب: عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا حکم  
۳۶۴۳- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عورت پہلی کی بڑی سے پیدا ہوئی ہے اور وہ بھی تجھ سے سیدھی چال نہ چلے گی پھر اگر تو اس سے کام لے تو بے جا اور وہ بیڑھی کی بیڑھی رہے گی اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے چاہے تو توڑ ڈالے گا اور تو اس کا طلاق دے گا۔

۳۶۴۴- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ایسا رکھتا ہو اللہ پر اور جو بھلے دن پر اس کو ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے نہیں تو چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اس لیے کہ وہ پہلی سے بنی ہے اور پہلی

(۳۶۴۳) یعنی عورتوں کی نگاہ اور بدحوالی پر صبر کرنا ضروری ہے اور آدمی کا بھی پہلی سے حضرت حوا کی پیداوار ہے پھر پہلی کا خیر ہے۔

میں اور چلی چلی سب سے زیادہ میز می ہے۔ پر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو دیا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو ہمیشہ میز می رہی۔ خیر خواہی کرو عورتوں کی۔

۳۶۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن نہ رکھے کوئی مومن مرا کسی مومن عورت کو اگر اس میں ایک عادت ٹاپند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی یا سوا اس کے اور کچھ فرماید۔

۳۶۳۶- اس سند سے بھی نہ کو وہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب : اگر حواشیانہ نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی

۳۶۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حوا نہ ہو تیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔

۳۶۳۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کوئی کھانا نہ سڑتا اور کوئی گوشت کبھی اور اگر حوا نہ ہو تیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی بھی خیانت نہ کرتی۔

باب : دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے

۳۶۳۹- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کام ٹکانے کی چیز ہے اور بھر کام ٹکانے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے۔

باب : عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

۳۶۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

خُلِقَتْ مِنْ صَنِيعٍ وَإِنَّ أَفْوَاجَ نِسَاءٍ فِي الصَّنِيعِ أَطْعَمَهُ إِنْ ذُفِنَتْ نَفْسُهُ كَسْرَتُهُ وَإِنْ تَرَسَّخَتْ لَمْ يَزَلْ أَفْوَاجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا))۔

۳۶۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَفْرُقُ اللَّهُ مَوْلًى مِنْ مُؤْمِنَةٍ إِنْ كَتَبَ بَيْنَهُمَا خُلُقًا رَضِيَ بَيْنَهُمَا آخِرَ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ ))۔

۳۶۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِإِسْنَادٍ

بَاب لَوْ لَا حَوَاءَ لَمْ تَخُنْ أَنتَى  
(زَوْجَهَا الذَّهْرَ)

۳۶۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَوْ لَا حَوَاءَ لَمْ تَخُنْ أَنتَى (زَوْجَهَا الذَّهْرَ) ))۔

۳۶۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَابِيثَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَوْ لَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخُتِ الطَّعْمُ وَلَمْ يَخُتِ اللَّحْمُ وَلَوْ لَا حَوَاءَ لَمْ تَخُنْ أَنتَى (زَوْجَهَا الذَّهْرَ) ))۔

بَاب خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

۳۶۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ ))۔

بَاب الْوَصِيَّةُ بِالنِّسَاءِ

۳۶۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۳۶۳۸) ☆ جو انکو اس لیے کہا کہ وہ ہر جہ کی ماں ہیں اور بنی اسرائیل نے من و سلوئی پاسی باکر رکھا وہ سڑنے لگا اور حوا نے ترشید دی اور نہ مٹانے کے کھانے میں اس کا اثر ہر دہر میں رہا۔

مَنْ لِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ رَسَلَهُ «إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالْعَلَقِ إِذَا ذُهِبَتْ فَطَيْمَهَا كَسَرَتْهَا وَإِنْ فُتِحَتْهَا اسْتَمْنَعَتْ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ»۔

۳۶۵۱- و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حَنْبَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي الْفَرَجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَرْأَةِ كَالْعَلَقِ إِذَا ذُهِبَتْ فَطَيْمَهَا كَسَرَتْهَا وَإِنْ فُتِحَتْهَا اسْتَمْنَعَتْ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ

۳۶۵۱- اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔





## کِتَابُ الطَّلَاق

### طلاق کے بیان میں

باب: حائضہ کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینے کی حرمت اور اگر اس حکم کی ممانعت کی تو طلاق واقع ہونے اور رجوع کا حکم دینے کا بیان

۳۶۵۲- عہد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اس کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے کس اس کے کہ اسے ہاتھ لگائے اور یہی حدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے طلاق کا حکم کیا ہے۔

۳۶۵۳- عہد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی حالت حیض میں اور حکم کیا کہ اس کو رسول اللہ ﷺ نے کہ رجوع کرے اور اس کو رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حائضہ ہو اس کے پاس دوسری بار اور پھر اسے مہلت دی جائے یہاں تک کہ پاک ہو دوسرے حیض سے پھر اگر بارہو طلاق کا طلاق دے جب وہ پاک ہو رجوع سے پہلے غرض یہی حدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔

اور ابن ربیعؒ نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ عہد اللہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تو نے اپنی عورت کو ایک بار طلاق دی ہیں (تو رجوع ہو سکتا ہے) اس لیے کہ رسول اللہؐ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اور اگر تو نے تین طلاق دی ہیں تو وہ

باب تحریم طَلَّاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَأَنَّهٗ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعِهَا

۳۶۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَرْءَةٌ فَلْيُرْجِعْهَا ثُمَّ يَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ نَحِيضُ ثُمَّ يَطْهُرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ انْتَسَلَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَنْتَسِلَ فَيُطْلَقُ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ ))

۳۶۵۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلُفَةً وَاسِدَةً فَأَسْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَنْ يُرْجِعْهَا ثُمَّ يُنْسِكُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ نَحِيضُ عِدَّةَ حَيْضَتِهَا أُخْرَى ثُمَّ يُنْسِكُهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْلَقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُحَاجَّيَهَا فَيُطْلَقَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ )) وَزَادَ ابْنُ رُمَيْثٍ فِي رَوَاتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُبِّلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ بِاسْتِجْمَاعِ أُمَّةٍ أَنْتَ طَلَقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے سوا میرے۔ اور تا فرمائی کہ تو نے اللہ کی اس طلاق کے بارے میں جو حیرت عورت کے لیے تجھے سکھایا تھا۔ مسلم نے فرمایا کہ اس روایت میں ایک طلاق کا لفظ جو لیٹ نے کہا غلط کہا۔

۳۶۵۳- عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہے اور اخیر میں یہ زیادہ ہے کہ عبد اللہ نے بائیس سے پوچھا کہ وہ طلاق کیا ہوئی (یعنی جو جنس میں دی تھی) انھوں نے کہا کہ ایک شام کی گئی۔

أَمْرِي بِهَذَا وَإِن كُنْتَ طَلَقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ خَرُصْتَ عَلَيْكَ حَتَّى تَكْبَحَ رَوْحًا غَيْرَكَ وَغَضِبْتَ اللَّهُ بِنَا أَمْرًا مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ فَإِن مُسَلِّمٌ حَوْلَ اللَّيْلِ لِي قَوْلُهُ تَطْلِقُ وَاجِدَةٌ.

۳۶۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( مَوْتٌ فَلْيُوجِعْهَا ثُمَّ لِيَذَعْهَا حَتَّى تَطْفُرَ ثُمَّ نَجِيسٌ حَيْضَةٌ أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يَخَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكَهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا النِّسَاءُ )) قَالَ عُمَرُ اللَّهُ تَعَالَى يُذَاقُ مَا صَنَعْتَ التَّطْلِيقَ قَالَ وَاجِدَةٌ اخْتَدَ بِهَا.

۳۶۵۵- عبد اللہ سے اس سند سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں عبد اللہ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا۔

۳۶۵۵- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْوَلَدِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَكَمْ يَذْكُرُ قَوْلَ عُمَرَ اللَّهُ تَعَالَى يُذَاقُ مَا صَنَعْتَ فِي رَوَايَةٍ فَلْيُوجِعْهَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُوجِعْهَا.

۳۶۵۶- وہی مضمون ہے جو اوپر کی بار بار ترجمہ ہو چکا حتیٰ بات اخیر میں زیادہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ اگر کرنے اپنی عورت کو تین طلاق دیں تو طلاق میں اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی۔

۳۶۵۶- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمِيعَهَا حَتَّى تَجِيشَ حَيْضَةٌ أُخْرَى ثُمَّ يُمِيعَهَا حَتَّى تَطْفُرَ ثُمَّ يَطْلُقَهَا قَبْلَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا نِسَاءً قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سِيلَ عَنْ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ لَهَا أَنْتَ طَلَقْتَهَا وَاجِدَةٌ أَوْ التَّيْنِ إِذْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمِيعَهَا حَتَّى تَجِيشَ حَيْضَةٌ أُخْرَى ثُمَّ يُمِيعَهَا حَتَّى تَطْفُرَ ثُمَّ يَطْلُقَهَا قَبْلَ أَنْ يُمْسِكَهَا وَإِنَّا أَنْتَ طَلَقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ غَضِبْتَ رَّبَّنَا بِمَا أَمَرْنَاكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ

وَنَآتُ مِنْكَ.

۳۶۵۷- وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گزرا اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے جنس میں طلاق دینا سن کر غصہ فرمایا اور اخیر میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اس سے رجوع کیا جیسا کہ حضرت نے حکم دیا تھا۔

۳۶۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَعَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ (( مَرَّةً فَلْيَرْجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقْبَلَةَ سَبْوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَأَ أَنْ )) يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقَهَا طَائِعًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ )) يَنْفُسَهَا فَلَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعَدَةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ )) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقًا وَاحِدَةً فَحَسِبْتُ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۶۵۸- وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طلاق کو میں نے صاب میں رکھا۔

۳۶۵۸- عَنْ الْأَعْرَبِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ فَرَجَعْتُهَا وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَ قَبْلِي طَلَّقْتُهَا.

۳۶۵۹- وہی مضمون ہے اور اس کے اخیر میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا حکم دواں کو کہ رجوع کرے پھر طلاق دے اس کو حالت طہر میں یا عاتل محل میں۔

۳۶۵۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ (( مَرَّةً فَلْيَرْجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقْهَا طَائِعًا أَوْ حَائِلًا )).

(۳۶۵۹) ☆ اس روایت کی وجہ سے امت کا اجماع ہے کہ حالت جنس میں طلاق بیجا حرام ہے بغیر رضائے عورت کے بھرا کر کسی نے وہی تو گنہگار ہو اور طلاق پڑ گئی اور اس سے رجوع کرنے کا حکم ہے جیسا کہ گورہ اس روایت میں اور حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گئی اور یہ رجوع کرنا مستحب ہے شافعیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے اور اسی قول اور ابو حنیفہ اور قاضی کوئیوں اور امام احمد وغیرہ کا اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے اور حضرت نے جو حکم دیا کہ طلاق میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دوسرے طہر تک تو اس لیے کہ رجوع طلاق کے لیے واجب نہ ہو اور مقصود یہ تھا کہ ایک دن تک عورت اس کے پاس رہے تو شاید طلاق سے خرمندہ ہو اور پھر طلاق کی نوبت نہ آئے اور اس حد میں اللہ تعالیٰ آپس میں شاید اتفاق دیدے اور اس حد میں تصریح ہے کہ طلاق ایسے طہر میں ہو کہ جس میں صحبت نہ ہو تاکہ یہ سبب حمل کے حدت طویل نہ ہو جائے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا جس میں صحبت ہو بھی جو حرام ہے ای حدیث کی رو سے غور یہ جو فرمایا ہے کہ پھر چاہے طلاق دے رکھ لے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کہ بہت ہے۔ چنانچہ حدیث مشہور میں وارد ہوا ہے کہ شخص طلاق اللہ تعالیٰ کے آگے طلاق سے غور یہ جو فرمایا کہ یہی حدت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور مالک نے اس پر کہ اقراء حدت کے اظہار میں اس لیے کہ حضرت نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جنس میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل سنت اور فقہ اور اصول کا اجماع ہے کہ اقراء سے ظاہر

۳۶۶۰- عَنْ لَيْثٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( مُرَّةٌ  
فَلْيُرْاجِعْهَا حَتَّى تَطْفُرَ ثُمَّ تَحْبِضَ مَخِضَةً  
أُخْرَى ثُمَّ تَطْفُرَ ثُمَّ يَطْلُقَ بَعْدَ لَوْ يُنْسِكَ )) .

۳۶۶۱- ابن میرین نے کہا میں برس تک مجھ سے ایک شخص

روایت کرتا تھا کہ ابن عمرؓ نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں حالت

حیض میں اور میں اس راوی کو مجھ سے جانتا تھا پھر اس نے روایت

کیا کہ حضرتؓ نے حکم دیا کہ رجوع کرے اس عورت سے اور

میں اس کی اس روایت کو نہ سمجھ کر تاتھ اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا

(کہ صحیح کیا ہے) یہاں تک کہ میں ابوطالب بن یونس بن حنیسہ راہلی سے

طاہرہ روئے آدمی تھے سوا انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابن

عمرؓ سے پوچھا تھا انھوں نے کہا کہ میں نے ایک طلاق دی تھی اور وہ

عائشہ تھی اور مجھے رجعت کا حکم دیا۔ پھر میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا

(یہ قول ہے یونس کا) کہ وہ طلاق بھی تم نے حساب میں رکھی (یعنی

اگر وہ طلاق دو تو وہ ملا کر تین پوری ہو جائیں گی) انھوں نے کہا کیوں

نہیں کیا وہ عاجز ہو گیا یا احمق ہو گیا یا یہ عبد اللہ نے اپنے آپ کو خود

کہا (یعنی اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو حاکمیت ہے۔

۳۶۶۲- عَنْ الْأَوْبِ بِهَذَا طَرَاوُ نُحْوَةِ عُمَرَ

أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَاتَرَدَّ .

ابو طہر اور حنیس دونوں مروی ہوئے ہیں اور قرآن میں جو آیا ہے وَالْمَطْلُقاتُ بِمَنْعِنَ بِالْفَسْهِنِ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ، اس میں ابوطیفہ اور بعضوں کا  
قول ہے کہ مروی اس سے حنیس ہے اور یہی مروی ہے عمرؓ اور علیؓ اور ابن مسعودؓ اور یہی ایک روایت ہے امام احمدؒ سے۔ اور شافعی اور مالک کا  
قول ہے کہ مروی اس سے طہر ہے ان کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے اور طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے سے۔ اور یہ جو آخر کی روایت  
میں فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر میں یا حالت حمل میں اس سے جائز اور اطلاق دینا جائز کہ جس کا مکمل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی  
کا۔ اور ابن عمرؓ نے کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علماء کا جیسے طاہس اور حسن اور ابن میرینؒ اور غیر ہم ہیں اور بعض مالکیہ نے کہا ہے حرام ہے طلاق  
دینا حالت حمل میں اور ایک روایت میں حسن ابی ہریرہؓ سے مروی بھی آیا ہے۔

٣٦٦٣- عَنْ أُمِّ الْيَوْمَ بِهَذَا الْإِسْلَامِ وَقَالَ فِي  
فُتُوخِ فَسَلَّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَاتَرَتْ  
أَنَّ يُرَاجَعَهَا حَتَّى يُطْلَقَهَا طَاهِرَةً مِنْ خَيْرِ جَمَاعٍ  
وَقَالَ (( يُطْلَقُهَا فِي قُلْ عِدَّتُهَا ))

٣٦٦٤- عَنْ يُونُسَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي  
عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ  
حَائِضٌ فَقَالَ اتَّعَرَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ  
امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَائِمَةً أَلَا يُرْجِعُهَا ثُمَّ تَسْتَظِلُّ  
بِعِذَّتِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ  
وَهِيَ حَائِضٌ أَتَمَّتْ بِطَلْقِهَا فَقَالَ قِمَّةٌ أَوْ  
إِنَّا عَصَرْنَا وَاسْتَحَقَّقْنَا.

٣٦٦- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ ابْنُ الْعَبَّاسِ فَقَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ابْنُ الْعَبَّاسِ (يُرَاجِعُهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطْلِقْهَا) قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَمَا خَشِيتَ بِهَا قَالَ مَا يَشْعُرُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَصَى وَاسْتَحَقَّ.

٣٦٦٦- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَرْيَمَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا

۳۶۶۳- وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا اس کے اخیر میں ہے کہ آپ نے فرمایا جو ع کرے اور پھر طلاق دے طہر میں بغیر جماع کے اور فرمایا کہ طلاق دے عدت کے شروع میں۔

۶۶۳- یونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے لادن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں تو انھوں نے فرمایا کہ کیا تو عبد اللہ بن عمر کو جانتا ہے اس نے بھی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور پوچھا تو آپ نے حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عدت شروع کرے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی تو وہ طلاق بھی ٹھیک کی جائے گی انھوں نے کہا کہ چپ رہ کیا وہ عاثر ہو گیا ہے یا حق ہو گیا ہے جو اس کو شمار نہ کرے گا (یعنی ضرور شمار ہوگی)۔

۳۶۶- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔  
مضمون وہی ہے جو ملاحظہ کیا۔

۳۶۶- اس سند سے بھی الفاظ کے اختلاف سے مذکورہ بالا حدیث

۳۶۳) اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقرا و عدت کے اظہار ہی لازم جب طہر میں طلاق دی یا ایسا وقت سے عدت شروع ہو گئی اس لیے کہ طلاق حیض میں حرام ہے اور اگر حیض میں کسی نے طلاق دی تو وہ حیض کو چلا جائے عدت میں شمار نہ ہو گا و عدت جب ہی شروع ہو گئی کہ جب طہر میں طلاق دے۔ جس طہر ہی سے شمار عدت کا شروع ہوئی ہے۔

تمام مسلم نے کہا اور راجہ کی گھر سے یہی حدیث محمد بن رافع نے ان سے مہاراجا زین نے ان سے کہی جو سچ لگے ان سے کہو اور  
نے ان سے مہاراجا بن علی بن ابیہ نے جو مولیٰ بن عمرو کے کہ وہاں حضرت نے پوچھے اور انہوں نے کہے کہ اور آگے وہی روایت ہے جو اوپر  
چنانچہ کہو مولیٰ اور اس میں کچھ متغیروں نے ہوا ہے۔

امام مسلم نے فرمایا کہ خطا کی رد وہی ہے جو کہا کہ موتی ہیں عروق کے اور حقیقت میں وہ موتی ہیں عروق کے۔

عُمَرَ عَنْ امْرَأَتِهِ اَنِّي طَلَّقْتُ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ  
حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( مُرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا قَدْ  
طَهَّرْتَ فَلْيُطَلِّقْهَا بِطَهْرٍ )) قَالَ فَرَأَسْتُهَا ثُمَّ  
طَلَّقْتُهَا بِطَهْرٍ مَا قُلْتُ فَأَعْتَدْتُ بِذَلِكَ الطَّلِيقَ  
اَنِّي طَلَّقْتُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أَفْعُدُ  
بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْشَنْتُ.

۳۶۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ  
حَائِضٌ خَالَئِي عُمَرَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْبَرَهُ فَقَالَ (( مُرَّةٌ  
فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهَّرْتَ فَلْيُطَلِّقْهَا )) قُلْتُ يَا ابْنَ  
عُمَرَ أَلَا خَشِيتُ بِذَلِكَ الطَّلِيقَ قَالَ قَدْ خَشِيتُ.

۳۶۶۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عُمَرَ أَنَّ فِي  
حَدِيثِهِمَا (( لِيُرَاجِعْهَا )) وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ  
قُلْتُ لَهُ أَتَحْشِبُ بِهَا قَالَ قَدْ خَشِيتُ.

۳۶۶۹- عَنْ زُحَلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ  
أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ  
امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَعَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ  
فَأَعْبَرَهُ النَّبِيُّ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعْ  
يُرِيدُ عَلَيَّ ذَلِكَ يَا بَنِي.

۳۶۷۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُوَيْسَةَ عَنْ  
يَسَّالَ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الرَّبِيعِ يُسْمَعُ ذَلِكَ كَيْفَ  
تَرَى فِي زُحَلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ  
ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِذَا  
عَبَدَ اللَّهُ بْنُ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ  
لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( لِيُرَاجِعْهَا )) فَرَدَعَا وَقَالَ

بیان کی گئی ہے۔

۳۶۶۷- ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں  
طلاق دی تو عمر بنی اکرم کے پاس آئے اور ان کو خبر دی آپ نے فرمایا  
کہ اس کو حکم دو کہ رجوع کرے جب پاک ہو جائے تو پھر طلاق دے۔  
میں نے پوچھا کیا وہ طلاق صحیح کی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔  
۳۶۶۸- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۶۶۹- مضمون دعویٰ ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۳۶۷۰- دعویٰ حدیث جس کا ترجمہ گزرا ہے۔

(( إِذَا طَهَرْتَ فَلْيُطَلِّقَنَّ أَوْ لِيُشْبِكَ )) قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ بَا إِلَيْهَا شَيْءٌ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فطَلَقْتُمُوهُنَّ فِي قُلُوبِكُمْ

۳۶۷۱- وَ حَدَّثَنِي حَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ.

۳۶۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُوَلَّى عُرْوَةَ يُسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يُسْأَلُ بَوَلِي خَبِيرٌ خُشَّاحٌ وَهُوَ بَعْضُ الزَّيَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ لَحِظًا حَيْثُ قَالَ عُرْوَةُ إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عُرْوَةَ.

### بَاب طَلَّاقِ الثَّلَاثِ

### باب : تین طلاقوں کا بیان

۳۶۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى غَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسِتِّينَ مِنْ حِلْفَةِ عُمَرَ طَلَّاقٌ لَفْظًا وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَفْضَلُوا فِي لَفْظٍ قَدْ كُنَّا نَلْهُمُ بِهِ أَنَا قُلُوبُ أُمَّنَاجَاتِهِمْ فَلَمَنْضَاهُ عَلَيْهِمْ.

ابن عباسؓ نے کہا کہ طلاق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی دو برس تک ایسا رہا تھا کہ جب کوئی ایک بارگی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شرکی جاتی تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اس میں جس میں ان کو مہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے۔ پھر انھوں نے جاری کر دیا یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک بارگی تین طلاق دے تو تینوں واقع ہو گئیں۔

۳۶۷۴- ابوالصہبہؓ نے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک کر دی جاتی تھیں نبی ﷺ کے زمانہ میں اور ابوبکرؓ کی خلافت میں اور عمرؓ کی خلافت میں بھی تین سال تک؟ تو ابن عباسؓ نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں۔

۳۶۷۵- عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِأَبِي عُبَيْدٍ أَتَقْلَمُ إِنَّمَا كَانَتْ الثَّلَاثُ تُحْصَلُ وَاحِدَةً عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ بِرَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ.

۳۶۷۵- ابوالصہبہؓ نے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ دو بارگی

۳۶۷۵- جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھ پر طلاق ہیں تین اس میں اختلاف ہے علماء کا نام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور مجاہد

ملکہ کا قول یہ ہے کہ تینوں طلاق اس پر پڑ گئیں اور خلاص اور مالک کا یہ کہ جب سے کہ نہیں پڑتی اس پر مگر ایک طلاق اور یہ ایک روایت ہے

علیہ میں سے کیا نہیں تھیں حین طلاق۔ بھردہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

هَاتِي مِنْ هَاطِلِكِ اَلَمْ يَكُنْ الطَّلَاقُ الطَّلَاقُ عَلَيَّ  
عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَابْنِي بَكْرٌ وَاصِدَةٌ فَقَالَ قَدْ  
كَانَ ذَلِكَ طَلَقًا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعُ النِّسَاءُ  
فِي الطَّلَاقِ فَاَحْزَنَتْ عَلَيْهِمْ.

باب: کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت  
سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی  
۳۶۷۶- عبد اللہ بن عباس کہتے تھے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو  
کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہے کہ اس میں کفارہ واجب ضروری  
ہے اور حضرت ابن عباس نے کہا کہ بے شک تمہارے لیے اجماعی  
حال ہے رسول اللہ ﷺ میں۔

بَابُ وَجُوْبِ الْكَفَّارَةِ عَلٰی مَنْ حَرَّمَ  
اَمْرًا هُوَ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ  
۳۶۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ  
كَانَ يُنَوِّنُ فِي الْحَرَامِ يَمِيْنٌ يَكْفُرُهَا وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ  
حَسَنَةٌ

۳۶۷۷- ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب کوئی اپنی بیوی کو اپنے  
اوپر حرام کرے تو یہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔ پھر آپ نے  
آیت پڑھی ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“۔

۳۶۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا حَرَّمَ الرَّحْلُ  
عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ فَبَيَّ يَمِيْنٌ يَكْفُرُهَا وَقَالَ لَقَدْ كَانَ  
لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۳۶۷۸- عید بن عبید بن عتبہ رضی اللہ عنہ  
یغیر اللہ سمیع عائشہ رضی اللہ عنہا تَعْبِيْرُ  
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ  
عِنْدَ زَيْبٍ بَنُو جَحْشٍ فَيَسْرُبُ مِنْهَا  
عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَطَّيْتُ اَنَا وَخَفَصَةُ اَلَا اَيْتَا مَا  
اَحْلَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَقُلْتُ يَا اَبِيْ اَحَدُ بَنِيكَ رُبَّ مَنَافِيْرٍ اَكَلَتْ  
مَنَافِيْرًا فَذَحَلَ عَلَيَّ بِحَدَاثِنَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَمْ  
يَكُنْ قَدَانِ (( بَلْ شَرِبْتَ عَسَلًا عِنْدَ زَيْبٍ بَنُو

۳۶۷۸- عَنْ عِيْدِ بْنِ عَبِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
يُغَيِّرُ اللهُ سَمِيْعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَعْبِيْرُ  
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ  
عِنْدَ زَيْبٍ بَنُو جَحْشٍ فَيَسْرُبُ مِنْهَا  
عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَطَّيْتُ اَنَا وَخَفَصَةُ اَلَا اَيْتَا مَا  
اَحْلَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَقُلْتُ يَا اَبِيْ اَحَدُ بَنِيكَ رُبَّ مَنَافِيْرٍ اَكَلَتْ  
مَنَافِيْرًا فَذَحَلَ عَلَيَّ بِحَدَاثِنَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَمْ  
يَكُنْ قَدَانِ (( بَلْ شَرِبْتَ عَسَلًا عِنْدَ زَيْبٍ بَنُو

ہو ہے خارج بن اخطا ہے اور محمد بن اسحاق سے اور یحییٰ بن زبیب سے اور ابن ابی نعیم سے اور مختار بن محمد بن ابی  
کوفہ سے کہ اس کا کوئی کفارہ نہ ہے۔



جَحْشٍ وَكَانَ أَضْوَدُ لَهُ» قَرَأَ لَمْ تُحَرِّمْ مَا أَسْأَلَ اللَّهُ لَكَ بَابِي فَوَيْلٌ لِي ثَوْبًا لِقَابَةِ وَخَفْصَةً وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ بَابِي بَعْضِ الرِّجَالِ حَدِيثًا لِقَوِيْلِهِ بَلْ شَرِئْتُ عَسَلًا.

۳۶۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيبٌ فَخَلَوَا وَفُتِحَ فَكَانَ بَيْنَا صَلَى الْفَصْرُ خَارٍ عَلَى بَسَائِجٍ فَيَسُوجُ مِنْهُنَّ فَيُدْعِلُ عَلَى خَفْصَةٍ فَاحْتَسِرُ عَيْنَانَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَسِرُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَيَقِيلُ لِي أَعَدْتُ لَهَا مَرْأَةً مِنْ غَوَاصِهَا عَمَّكَ مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرِبْتُ فَقُلْتُ لَنَا وَاللَّهِ لَتَشْفُرَنَّ لَوْ فَدَكْرُوتُ ذَلِكَ بِسُودَةٍ وَقُلْتُ إِنْ دَخَلَ عَلَيْكَ فَرَأَيْتَ سَيِّدَتُو يَسْأَلُ فَقُولِي لَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَعَالِيْرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَوْ مَا خَلَبُوا الرِّبْعَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَبُ عَلَيْهِ أَنْ يُوَحَّدَ مِنْهُ الرِّبْعُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ

۳۶۷۹- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا۔ پھر جب آپ صرزدہ پختے تو اپنی بیویوں کے پاس آئے اور ہر ایک سے قریب ہوئے۔ سوا ایک دن حصہ کے پاس آئے اور وہاں اور دونوں سے زیادہ ٹھہرے۔ سو میں نے اس کا سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک بی بی کے پاس انکی قوم سے شہد کی ایک کچھ دیہ میں آئی تھی سو انھوں نے جناب رسول اللہ کو شہد چلایا ہے۔ سو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ان سے ایک جیلہ کروں گی اور میں نے سووہ سے ذکر کیا اور ان سے کہا کہ جب حضرت حمہ سے پاس آئیں اور تم سے قریب ہوں تو تم کہا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغایرہ کھلایا ہے؟ سو وہ فرمائیں گے کہ نہیں پھر تم ان سے کہنا کہ پھر یہ بدو کبھی ہے؟ اور رسول اللہ کی عادت تھی کہ آپ کو بہت نفرت تھی اس سے کہ آپ سے بدو آئے۔ پھر حضرت تم سے کہیں گے کہ مجھے حصہ نے شہد چلایا ہے جب تم ان

(۳۶۷۹) یہ اس حدیث میں شان نزول آیت کا معلوم ہوا یا یحییٰ النبی لم تحرم ما احل الله لك اور جب کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو جب ہم شافعی کہے کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے اور اگر عہد کی نیت کی تو عہد ہے اور اگر تویم یعنی حرام ہونا اس کا روادہ کیا پھر طلاق دیکھ کر تو کفرہ ہم لازم آتا ہے اور یہ ممکن نہ ہوگی۔ اور اگر کچھ نیت نہ کی تو حج قول شافعی کہ ہے کہ کفارہ یحییٰ کا لازم آتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں کفرہ لازم نہیں آتا بلکہ یہ قول اس کا کافر ہو گا اور قاضی عیاض نے اس مسئلے میں چودہ مذہب نقل کیے ہیں کہ لازم ہونی ان کو یا فضیل بیان کرتے ہیں شرعاً کچھ مسلم میں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آیت قریم کی شان نزول میں بعضوں نے کہا ہے کہ یہ قلعہ کی قریم میں اس کا نزول ہوا اور عائشہ سے قصہ شرب کاذہ کو ہے جیسا مروی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ضرور حضرت سے حمہ صادر ہوئی ہوگی پس حمہ کی کاکہا کہ حضرت نے حمہ پیا جس کی صرف یہی فرمایا کہ اب کبھی ایسا نہ کروں گا جس ناخدا ہوا ہے اور حضرت شافعی اور ابن کے پیروں کے نزدیک آیت کے معنی یہ ہیں کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر قریم میں کفارہ یحییٰ کا اور ایک روایت میں مسلم کے اور مروی ہوا کہ شہد زنیہ کے پاس چلا گیا اور دوسری میں آیا کہ حصہ کے پاس اور روایات زیادہ کچھ۔ کبھی کہا ہے

نسائی نے اور حنفی نے اور یہ جو آپ میں وارد ہوا ہے

سَتَقْبِي حَفْصَةُ حُرْتَةً غَسَلِي فَقَوْلِي لَهُ حُرْتَسْتُ  
لَحْلَهُ الْفَرْطُ وَمَنْقُولٌ ذَلِكَ لَهُ وَقَوْلِي أَنْتَ يَا  
صَبِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ  
وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتَ أَنْ أَهْدَفَهُ  
بِالْقُرَى فَلَسْتُ لِي وَإِنَّهُ لَغُلِي الْغَابُ فَرَقًا بَيْنَهُمَا فَلَمَّا  
دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَخَافَتِ قَالَ (( لَا )) قَالَتْ  
فَمَا هَذِهِ الرَّبْعُ قَالَ (( سَقْبِي حَفْصَةُ حُرْتَةً ))  
غَسَلِي قَالَتْ حُرْتَسْتُ لَحْلَهُ الْفَرْطُ فَلَمَّا دَخَلَ  
عَلَيْهَا قَالَتْ لَهُ بَيْنَ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَبِيَّةٍ  
فَقَالَتْ يَبْنَؤِي ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أُشْهِدُكَ بِنْتُ قَالَ (( لَا  
خَافَةَ لِي بِهِ )) قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سَبَّحَانَ اللَّهِ  
وَاللَّهِ لَقَدْ حُرْمَتُهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُحِي قَالَ  
أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْفَحْسَنُ بْنُ بَشِيرٍ  
أَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ يَهْدَى سَوَاءً.

سے کہا کہ شاید اس کی کھچی نے عرق کے درخت سے شہد لیا ہے  
(عرق اسی درخت کا نام ہے جس کی گوند مٹا فیر ہے) اور میں بھی  
ان سے ایسا ہی کہوں گی۔ اور اسے صبیہ نام بھی ان سے ایسا ہی کہا۔  
پھر جب آپ سودہ کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہیں کہ قسم ہے اس  
اللہ کی کوئی مجبور نہیں ہے سوا اس کے کہ میں قریب تھی کہ ان  
سے باہر نکل کر کہوں وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی (اے  
عائشہ) اور حضرت دروازہ پر تھے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے میں  
تمہارے بار سے تھا۔ پھر جب نزدیک ہوئے رسول اللہ کہا کیا آپ  
نے مٹا فیر کھلیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے حصہ نے قہوڑا شہد چلایا  
ہے۔ جب انھوں نے کہا کہ کھچی نے عرق سے شہد لیا ہے۔ پھر جب  
میرے پاس آئے میں نے بھی آپ سے یہی کہا (یہ مقولہ ہے جناب  
عائشہ کا)۔ پھر صبیہ کے پاس گئے اور انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔  
پھر جب دوبارہ حصہ کے پاس گئے تو انھوں نے عرض کی کہ  
یا رسول اللہ! اس میں سے آپ کو شہد لاؤں تو آپ نے فرمایا مجھے  
اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ سودہ  
نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے روک دیا حضرت کو شہد دینے سے۔  
جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔  
ابو اسحاق نے جن کا نام ابراہیم ہے انھوں نے کہا روایت کیا مجھ  
سے حسن بن بشر نے ان سے ابو اسامہ نے یحییٰ بن یحییٰ

۳۶۸۰- و حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ يَهْدَى  
الْأَسْمَاءُ نَحْوَهُ

۳۶۸۰- کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے سید بن سعید نے  
ان سے علی بن مسہر نے ان سے جابر بن عبد اللہ نے اسی سند سے  
یہی حدیث لاتا اس کی۔

ابو یحییٰ جب چپکے سے کہی تھی کہ اپنی کھچی نے ایک بات مراد اس سے یہ فرمادے رسول اللہ کا کہ میں نے شہد لیا ہے اور میں اب کبھی نہیں  
ہوں گا اور ابی صاحب کو اپنی عہدہ کہ کسی کو اس کی خبر نہ کرنا اور شیرینی سے مراد ہر چھٹی چیز ہے اور شہد کا کہ اس کے بعد انہما شرف کے لیے  
ہے درود بھی شیرینی میں داخل ہے اور اس حدیث سے اختلاف کیا ہے اس پر کہ جو شخص پانی رکھتا ہو عورتوں میں اس کو روا ہے کہ اس  
عورت کے گھر میں داخل ہو جس کی پادی نہیں ہے مگر جہاں روا نہیں۔

## باب بَيَانُ أَنَّ تَخْيِيرَ امْرَأَتِهِ لَمْ يَكُنْ طَلًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ

باب: تجھیر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو

۳۶۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَنَا أَمِيرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَيَّرُ أَزْوَاجَهُ بِنَا بِي فَقَالَ (( إِنِّي ذَاكَ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَفْعَلِي خُشِيَ تَسْتَأْمِرِي أَمُوتُكَ )) قَالَتْ فَلَا عَلَيَّ أَنْ أَمُوتِي لَمْ يَكُنْ لِي بِهَا مَرْكَبِي بِفِرْقَتِي قَالَتْ ثُمَّ قَالَ (( إِنْ أَلَّفَ عَزَّ وَجَلَّ )) قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَرْبِّهِنَّ مَخَالِفٌ لِمَنْعَتِكُنَّ وَأَسْرَحُكُمْ سَرَاحًا خَيْرًا وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدْنَ اللَّهَ وَرِسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَسْتَأْمِرُ أَمُوتِي فَإِنِّي لَأُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ قُلْ لِأَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلُ مَا فَعَلْتُ.

۳۶۸۱- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو کہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دو کہ وہ دنیا چاہیں تو دنیا لیں اور آخرت چاہیں تو آخرت لیں تو جناب رسول اللہ نے پہلے مجھ سے اس کو بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا جب تک مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے اور حضرت نے جانا تھا کہ میرے ماں باپ بھی جناب رسول اللہ کے چھوڑنے کا حکم مجھ نہ دیں گے۔ پھر آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا النبی (یعنی کہے نبی اکرم) دو قسم ایسی بیویوں سے کہ اگر وہ دنیا اور اس کی زندگی چاہیں تو آؤ میں تم کو یہ خورداری دوں اور اگر اچھی طرح سے تم کو یہ نصیحت کر دوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہو اور اس کے رسول کی اور آخرت کا گھر چاہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے ایک بھائی کو جس نے عرض کیا کہ اس میں کوئی جناب عائشہ صدیقہ نہیں ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس میں کوئی بات ایسی ہے جس کے لیے میں مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو چاہتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو۔ مجبور بیویوں نے نبی سے ایسے ہی کہا جیسا میں نے کیا تھا۔

۳۶۸۲- جناب عائشہ صدیقہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے جب کسی عورت کی ہادی میں آپ آیا کرتے تھے ہم میں سے بعد اس کے یہ آیت اتزی لوجہی من نشاء منہن یعنی الگ رکے تو ان سے جس کو چاہے۔ تو معاذ نے

۳۶۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ بِنَا بَعْدَ مَا تَرَكْتُ فَرْجِي مَنَ نَشَاءُ بَنَهُنَّ وَتَوَلَّوِي إِلَيْنَ مَنَ نَشَاءُ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ مِمَّا كُنْتَ تَقُولِينَ

(۳۶۸۲) یعنی جب ایک عورت کی ہادی میں آتا اور اس کے پاس سے دوسری کے پاس جانے لگتے تو اجازت چاہتے اور جناب عائشہ صدیقہ فرماتی تھیں کہ اگر میرا اختیار ہو تو میں آپ کو اپنے سوا کسی کے پاس نہ جانے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کو اختیار دیا ہے اور یہ فرمایا جناب عائشہ کا اس خیال سے نہ تھا کہ بیش و آدم چاہتی تھیں بلکہ فوائد آخرت کی فکر سے تھا کہ قرب و دور کی جناب

حضرت عائشہ سے کہا کہ آپ کیا جواب دیتی تھیں جب حضرت آپ سے اجازت چاہتے تھے انھوں نے کہا کہ میں کتنی تھی اگر میرا اختیار ہو ۲۰ تو اپنی ذات پر کسی کو مقدم نہ رکھتی۔

۳۶۸۳- کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجھ سے بھی روایت حسن بن عسلی نے ان سے ابن مبارک نے ان سے عاصم نے اسی اسناد سے انہما اس کے۔

۳۶۸۴- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے اختیار کیا رسول اللہ ﷺ کو یعنی جب آپ نے ہم کو اختیار دیا تھا پھر ہم نے اس کو طلاق نہیں سمجھا۔

۳۶۸۵- سروق نے کہا کہ مجھے کچھ خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بی بی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجھے پسند کرے اور میں تو جناب عائشہ صدیقہ سے بچے چکا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہوگی (یعنی نہیں ہوگی)۔

۳۶۸۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تو یہ طلاق نہ تھی۔

۳۶۸۷- مضمون و علی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۶۸۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۶۸۹- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

إِذَا اسْتَأْذَنَكَ فَقَالَ تَحْتُ لَقَوْلٍ بِإِنْ كَانَ ذَلِكَ بِأَيِّ نَمَ لَوْزُ أَخَذَ عَلَى نَفْسِي۔

۳۶۸۳- وَ خَلَّقَنَاهُ فَحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَصِيمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۶۸۴- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ عَائِشَةُ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعْلَمْ طَلَاقًا۔

۳۶۸۵- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أَهْلِي خَيْرٌ لِمِثْرَانِي وَاجِدَةً أَوْ يَافَةَ أَوْ لَقَا بَعْدَ أَنْ تَخَارَجَ وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

۳۶۸۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ يَسَاءَةً فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

۳۶۸۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَغْدُ طَلَاقًا۔

۳۶۸۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَغْدُهَا عَلَيْنَا شَيْئًا۔

۳۶۸۹- وَ خَدَّثَنِي أَبُو الزَّيْعِ الْإِزْمَعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ذَكْرِوَانَةَ حَدَّثَنَا الْكَافُفِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ الْكَافُفِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ۔

ترجمہ: صحابہ کی قرب الھی تم کو سب نبول رحمت اور نور برکات اخروی اور مشاہدہ انوار حق قلہ اور اس سے نور و ہر کی حدیث سے جس میں آپ نے تقدیم کی آخرت کے چاہنے میں بی نظیریت اور تقدیم ثابت ہو اجتناب عائشہ کا کلام میں ہیں پر جس میں حدیث منجود تھی۔

۳۶۹۰- چار بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ آئے اور اجازت چاہی رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہونے کی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے دروازے پر جمع ہیں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی اور ابو بکرؓ کو جب اجازت ملی تو اندر گئے پھر حضرت عمرؓ آئے اور اجازت چاہی ان کو بھی اجازت ملی اور نبیؐ کو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے گرد آپ کی بیٹیاں ہیں کہ تمہیں چپکے بیٹھے ہوئے ہیں تو حضرت عمرؓ نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسی کوئی بات کہوں کہ نبیؐ کو ہنسن سوانھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ کاش! آپ دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو (یہ حضرت عمرؓ کی بیٹی ہیں) کہ اس نے مجھ سے خرقہ مانگا تو اس کے پاس کھڑا ہو کے اس کا کھانا گھونٹ لیا۔ سو رسول اللہؐ اس دے دیے اور آپ نے فرمایا کہ یہ سب بھی میرے گرد ہیں جیسا کہ تمہیں ہے اور مجھ سے خرقہ مانگ رہی ہیں۔ سو ابو بکرؓ کھڑے ہو کر حضرت عائشہؓ کا کھانا گھونٹ لے گئے اور حضرت عمرؓ حصہ کا۔ اور دونوں کہتے تھے (یعنی اپنی اپنی بیٹیوں سے) کہ تم رسول اللہؐ سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے؟ اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ کی قسم ہم بھی رسول اللہؐ سے ایسی چیز نہ مانگیں گی جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ پھر آپ ان سے ایک ماہ یا اسیس روزہ ہر ماہ سے پھر آپ کے اوپر یہ آیت نازل ہو ایھا النبیؐ قل لا زواجکم علی عظمائکم۔ سو آپ نے پہلے جناب عائشہؓ صدیقہؓ سے اس کی قبیل شروع کی اور ان سے فرمایا کہ اے عائشہؓ!

۳۶۹۰- عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَصَحْبِهِ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَاهُ خَلْفَهُ بِيَدَيْهِ لَمْ يُؤْذِنْ بِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ لَقِيَ عُمَرَ فَمَسَا ذَيْنَ فَأَذِنَ لَهُ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّيْهِ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُ وَاحِدًا سَأَلَهُ قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أَشْجَلُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَ بَنَاتِ خَارِجَةَ سَأَلَنِي الثَّقَفَةَ فَقَسَتْ إِلَيْهَا فَوَضَعَتْ عُنْفُهَا فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ (( هُنَّ خَوَالِي كَمَا قَوْلِي يَسْأَلَنِي الثَّقَفَةُ )) فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَحْضُ عُنْفُهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلَى خُصْفَةَ يَحْضُ عُنْفُهَا فَطَفَعَتْ يَتَوَلَّى نَسَائِلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ مِنْهُ قَطْلٌ وَاللَّهِ لَا نَسَائِلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَهْلًا لَيْسَ مِنْهُ ثُمَّ انْصَرَفْنَ شَبْرًا أَوْ يَسْرًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ آيَةُ (( يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكُمْ خُفْيٌ بَيْنَهُنَّ لَفِي خُفْيَاتٍ مِنْكُمْ أَجْزَاءٌ عَظِيمًا )) قَالَ قَدْ بَعِثْتُ فَقَالَ (( يَا عَائِشَةُ ابْنِي أَوْبِدُ

(۳۶۹۰) ☆ اس حدیث میں جو آپ نے جناب عائشہؓ سے فرمایا کہ ہاں میں سے حضورؐ کے جواب دینا یہ کمال شفقت کے لحاظ سے تھا کہ آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ابھی صیرا لیں ہیں اور نہ نکاحا تو یہ نہیں دیکھیں ایمان ہو کہ سب سے بدلتی ہے اور وہ ہاں کہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو کم سن میں وہ عقل و شعور و دہداری عطا فرمائی تھی کہ بوجہ ان کو صیب نہیں کہ وہ آخرت کے پند کرنے میں اور اللہ و رسول کے اقتدار کرنے میں انھوں نے کہا ہاں باپ کے حضورؐ کی کافر سے ہے۔ بقول مجھے ”وہ کار غیر حاجت بچا اسکا و نیست“۔ غرض اس سے بڑی اہمیت جناب عائشہؓ کی اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی اہمیت ہوئی کہ تحقیق نے اپنی فوکیوں کا خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالتؐ کی خرمی اور خاطر داری مقدم بھی اور ان کو صحابہ کے کہ آپ کو پہلا اور مخلوق کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہے۔ جو لوگ تحقیق پر عامل ہیں اللہ تعالیٰ ہی

میں چاہتا ہوں کہ تم سے ایک بات کہوں اور چاہتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو جب تک کہ مشورہ نہ لے لو اپنے پاس باپ سے۔ انھوں نے عرض کی کہ وہ کیا بات ہے اسے رسول اللہ! پھر آپ نے ان پر یہ آیت پڑھی تو انھوں نے عرض کی کہ آپ کے مقدمہ میں میں ان سے مشورہ ہوں بلکہ میں اختیار کرتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور وہ آخرت کو اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ آپ کسی عورت کو اپنی بیویوں میں سے خبر نہ دیر اس بات کی جو میں نے کہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو بیٹی مجھ سے پوچھے گی ان میں سے فوراً اسے خبر دوں گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سختی کرنے والا بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا کر کے بھیجا ہے۔

۳۶۹۱- عمر بن خطابؓ نے کہا کہ جب کنارہ کیا گیا نے اپنی بیویوں سے کہا انھوں نے میں داخل ہوا مسجد میں اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ نکلیاں الٹ پلٹ کر رہے ہیں جیسے کوئی بڑی غرور کر رہی ہو تو میں ہوتا ہے اور کہہ رہے ہیں کہ علاقہ دی رسول اللہؐ نے اپنی بیویوں کو اور ابھی تک ان کو پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں آج کمال معلوم کروں۔ سو داخل ہوا میں جناب عائشہؓ کے پاس اور میں نے ان سے کہا کہ اے بیٹی! ابو بکرؓ کی تمہارا کیا حال ہو گیا کہ تم ایذا دینے لگیں رسول اللہؐ کو۔ سو انھوں نے کہا کہ مجھ کو تم سے اور تم کو مجھ سے کیا کام اے فرزند خطابؓ کے اہم اپنی گھڑی کی خبر لو (یعنی اپنی بیٹی ہضم کو سمجھاؤ مجھے کیا صحت کرتے ہو)۔ پھر میں ہضم کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا اے ہضم تمہارا کیا حال ہو رہا ہے پوچھ گیا کہ ایذا دینے لگیں تم رسول اللہؐ کو اور اللہ کی قسم تم جانتی ہو کہ جناب

أَنْ أَطْرَحَ عَنْكَ أَنْفَرًا حَبِيبًا أَنْ لَا تَغْضَبَنِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرَنِي أَتَوَلَّوْا ۖ قُلْتُ وَتَا حُوَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا عَلِمَهَا الْآيَةُ قَالَتْ أَتَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوِي بَلْ احْتَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالشَّيْءُ الْآخِرَةُ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِكَ بِأَمْرٍ قُلْتُ قَالَتْ (( لَا تَسْأَلَنِي امْرَأَةً مِنْهُمْ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَنْتَعْزِلْ مُعْتَمِلًا وَلَا مُتَعَتِّلًا وَلَكِنْ يَغْضَبُنِي مُعْتَمِلًا مُتَسَرًّا ))

۳۶۹۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا افْتَرَزَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاتِهِ قَالَتْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَبَدَأَ النَّاسُ يَنْكَبُونَ بِالْخَصِي وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاتَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَخْلَعَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أَفْذُ بَلَّغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْتِكَ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَى خُصْفَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا خُصْفَةُ أَفْذُ بَلَّغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَفْذُ

ہو ان کا نہ کانا کرے۔ اور ان حدیثوں سے ہم تک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور حاکم نے سند کامل کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہ چاہے جدا ہو اور اس نے شوہر کے تنہا اختیار کیا تو یہ علاقہ نہیں اور نہ اس سے نفرت ہوتی ہے اور میں مذہب صحیح ہے۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ تم آلودہ کو ہٹانا مقبہ ہے اور اس کو خوشی پہنچانا جملہ قربات ہے۔

رسول اللہؐ تم کو نہیں چاہیے اور میں نہ ہوں تا تو تم کو اب تک طلاق دے چکے ہوتے رسول اللہؐ اور وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اور میں نے ان سے کہا کہ جناب رسول اللہؐ کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا کہ وہ اپنے خزانہ میں اپنے جہرہ کے میں ہیں اور میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ رباع رسول اللہؐ کا غلام جہرہ کے کی چوکت پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے دونوں ہیر اوپر ایک کھدی ہوئی گلابی کے کہ وہ جہرہ کا ڈاڑھا تھا لٹکائے ہوئے تھا اور اسی گلابی پر سے رسول اللہؐ چڑھتے اترتے تھے (یعنی وہ بھائے بیڑھی کے جہرہ کے میں گئی تھی)۔ سو میں نے پکارا کہ اے رباع! اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہؐ تک پہنچوں اور رباع نے جہرہ کے کی طرف نظر کی اور پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا۔ پھر میں نے کہا اے رباع! اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہؐ تک پہنچوں۔ پھر نظر کی رباع نے غزوہ کی طرف اور مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ پھر میں نے آواز بلند کی کہا کہ اے رباع! اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہؐ تک پہنچوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہؐ نے خیال فرمایا ہے کہ میں حصہ کے لیے آیا ہوں اور اللہ کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول اللہؐ مجھے حکم دیں اس کی گردن مارنے کا تو میں اس کی گردن ماروں (اس سے خیال کرنا چاہیے حضرت عمرؓ کے ایمان اور غلو اس کو اور اس محبت کو جو جناب رسول اللہؐ کے ساتھ ہے۔ اور ضروری ہے یہی محبت ہر مومن کو حضرتؐ کے ساتھ) اور میں نے اپنی آواز بلند کی سو اس نے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ اور میں داخل ہوا رسول اللہؐ کے پاس اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور میں بیٹھ گیا اور آپ نے اپنی تہجد اپنے اوپر کر لی اور اس کے سوا اور کوئی کپڑا آپ کے پاس نہ تھا اور چٹائی کا نشان آپ کے بازو میں ہو گیا تھا اور میں نے اپنی نگاہ دوڑائی حضرت کے خزانہ میں تو اس

عَلَيْتُمْ أَذْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِلُّكُمْ وَلَوْ أَنَّ لَطَلَقْتُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَفْذَى إِلَيْكُمْ فَقُلْتُ لَهَا أَتَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هُوَ فِي عِزَّتِي فِي الْمَشْرِقِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاعٍ غَلَامٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَيْتُ عَلَى اسْتَحْبَابِ الْمَشْرِقِ مُنْذُ رَجَعْتُ عَلَى نَجْمِ بْنِ عَصَبٍ وَهُوَ جَذَعٌ يَرْفَعُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْصِيَةُ فَدَاقَتُ بَا رَتَاخَ اسْتَأْذَنَ لِي عِذَّتُكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَظَّرَ رَتَاخَ فِي الْفَرْقَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ بَا رَتَاخَ اسْتَأْذَنَ لِي عِذَّتُكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَظَّرَ رَتَاخَ فِي الْفَرْقَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ بَا رَتَاخَ اسْتَأْذَنَ لِي عِذَّتُكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَطْلُ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَمِي جُنْتُ بَيْنَ أَجَلِي خُصْمَةً وَاللَّهِ فَنَ أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِيهَا فَأَضْرَبَنَ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَزْمَنَّا إِلَيَّ أَلَا أَرَأَيْتَ فَذَهَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى خَصِيصٍ فَحَلَسْتُ فَأَذْنَى عَلَيْهِ إِزَارَةً وَلَيْسَ عَلَيْهِ عِزْرَةٌ وَإِنَّا الْخَصِيصُ فَمَا أَثَرُ فِي حَبِي قَطْرَتٌ بِصُرِي فِي عِزَّتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں چند مہلی جو تھے قریب ایک سال کے اور اس کے برابر سلم کے بچے ایک کوٹے میں جمرو کے پڑے تھے کہ اس سے چڑے کو دہانت کرتے ہیں اور ایک کپا پڑا جس کی دہانت خوب نہیں ہوتی تھی وہ لگا ہوا تھا اور میری آنکھیں یہ دیکھ کر جوش کر آئیں (اور میں رونے لگا) تو آپ نے فرمایا کس چیز سے تم کو رلایا اسے امی خطاب؟ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں کیوں کر نہ روؤں اور حال یہ ہے کہ یہ چٹائی آپ کے بازو مبارک پر اوڑھ کر گئی ہے اور یہ آپ کا خزانہ ہے کہ نہیں دیکھتا میں اس میں مگر وہی جو دیکھتا ہوں۔ اور یہ قیصر اور کسرتی ہیں کہ بھلاں اور نمودوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ اور آپ کا یہ خزانہ ہے۔ اور وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس عیش و دولت میں ہیں کہ سو فرمایا آپ نے کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ تم اسے لیے آخرت ہے اور ان کے لیے دنیا میں لے کر آئیں نہیں (یعنی میں راضی ہوں) اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ میں جب داخل ہوا تھا تو اس وقت آپ کے چہرہ منورہ میں صبر پاتا تھا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو بیویوں میں کیا دشواری ہے اگر آپ ان کو طلاق دے چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے (یعنی مدد اور نصرت ہے) اور اس کے فرشتے اور جبرائیل اور میکائیل اور اس اور ابو بکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں اور اکثر جب میں کلام کرتا تھا اور تعریف کرتا تھا اللہ کی کلام میں تو امید رکھتا تھا میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا اور تصدیق کرے گا میری بات کی جو میں کہتا تھا (اس سے کمال قرب اور حسن عن حضرت عمرؓ کا بارگاہ الہی میں ظاہر ہوا اور جیسا ان کو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھ دینی اور ظہور میں آتا تھا) اور یہ آیت تجھ پر اتاری عسی وہ ان مطلقین سے اخیر تک یعنی قریب ہے پروردگار اس کا معنی نبی کا کہ اگر طلاق

وَسَلَّمَ فَوَيْلًا لِّمَا يَكُونُ مِنْ شَرِّهِ نَحْنُ الْعَصَابُ وَبَيْنَهُمَا قَرْطًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِنَّا لَهِيَ مَعْلُوقٌ قَالَ فَالْبَسَتْ عِيَابِي قَالَ (( مَا يَكُونُ يَا ابْنِ الْخَطَّابِ )) قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهَذَا الْخَصِيمُ قَدْ أَتَى رَئِي جَبِيْنٌ وَهَلِيْبٌ عِيْرَانَتُكَ لَا أَرَى فِيْهَا إِلَّا مَا كَرِهِيْ وَذَلِكَ قَبْصَرٌ وَكِبْرِي فِي شَمَارٍ وَالْأَنْهَارُ وَالْمَاءُ رَسُوْنٌ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفْوَتُهُ وَهَلِيْبٌ عِيْرَانَتُكَ قَالَ (( يَا ابْنِ الْخَطَّابِ إِنَّا نَرِيْكَ أَنَّ تَكُوْنُ أَنْ تَكُوْنُ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمْ الدُّنْيَا )) قُلْتُ نَعْلَى قَالَ وَذَعَلْتُ عَلَيْهِ حِيْنَ دَعَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْقَضْبَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مَا يَمْشِيْ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنٍ أَسَاءَ فَوَيْلًا لِّكَتُ مَلَقْتَهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتُهُ وَجِبْرِيلُ وَبِيْرُكِيْلُ وَأَنَا وَأَمُو بَنِيْ وَآمُوْئِيُوْنَ مَعَكَ وَقُلْتُ تَكَلَّمْتُ وَأَخَذْتُ اللَّهَ بِكَلَامٍ فَإِنِّي رَحُوْتُ أَنْ يَكُوْنُ اللَّهُ مُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُوْلُ وَزَوَّاتُ هَلِيْبٍ الْآيَةُ آتَتْ فَخَبِرَ عَسَى رُئِيَ بِأَن تَطْلُقُ أَنْ تَبْدُلَهُ أَرْوَا حَسْرَةً يَنْكُرُ وَإِنْ تَطْلُقْ عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاكَ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلَائِكَةُ يَخُذُ ذَلِكَ عَنْهُمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَحَفْصَةُ تَطْلُقُ عَنْ عَلِيٍّ سَاحِرٍ بِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَمْلَقْتَهُمْ قَالَ (( لَا )) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنِّي ذَعَلْتُ الشَّجَبَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُرُونَ بِالْخَنَسِي



دے دے وہ تم کو بدل دے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہاں تم سے بہتر اور اگر تم دونوں اس پر زور کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کا رفیق ہے اور جہر نکل اور نیک لوگ سونوں میں کے اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کی پشت پیٹیں اور حضرت عائشہ ابو بکر کی صاحبزادی اور عاصہ ان دونوں نے زور کیا تھا اور ان بیبیوں کے نبی کی۔ پھر عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ! کیا آپ نے ان کو طلاق دی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! جب میں مسجد میں داخل ہوا تو مسلمان نکلے پائ الٹ پلٹ کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ نے طلاق دے دی اپنی بیبیوں کو۔ سو میں اتروں اور ان کو خبر دیدوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو سو میں آپ سے باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ عاصہ آپ کے چہرہ مبارک سے ہاتھ نکل گیا اور یہاں تک کہ آپ نے عدنان مبارک کھولے اور فتنے اور آپ کے دانتوں کی ہنسی سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت تھی۔ پھر جناب رسول اللہ اترے اور میں بھی اتر اور میں اس کجور کے ڈنڈا کو پکڑا ہوا اترتا تھا کہ کہیں گرتے نہ ہوں اور جناب رسول اللہ اس طرح بے تکلف اترے جیسے زمین پر چلتے تھے اور کہیں ہاتھ تک بھی نہ لگایا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ جہر دے میں اتھیں دن رہے۔ آپ نے فرمایا کہ جہیز اتھیں دن کا بھی ہوتا ہے اور میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور پکارا اپنی بلندہ آواز سے اور کہا کہ طلاق نہیں دی آپ نے بیبیوں کو اور یہ آیت اتری وہاں جہاد ہم یعنی جب آتی ہے اس کے پاس کوئی خبر چین کی یا خوف کی تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کو یہاں نہیں رسول اللہ کے پاس اور صاحبان امر کے پاس مسلمانوں میں سے تو جان لیں جو لوگ کہ جن لیتے ہیں ان میں سے۔ غرض اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا اور اللہ تعالیٰ نے آیت تحجیر کی اتاری۔

يَقُولُونَ هَلْ نَحْمِلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَاءَةً لِمَا نَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ آيَاتِهِ ثُمَّ لَمْ يُخَفَّفْ لَهُمْ فِيهَا فِئَةٌ مِمَّنْ وَلَا جِئَتْهُمْ إِثْرًا يُحِذُّونَ حَتَّىٰ تَحْشُرَ الْقُلُوبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتَّىٰ تَحْشُرَ قُلُوبُكَ وَتَكُنَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ نَفَرًا ثُمَّ نَزَّلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَّلَتْ قُرْآنُ الْأَنْبِيَاءِ بِالْجَذْعِ وَنَزَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا يُخْشَىٰ عَلَى الْأَرْضِ مَا يَسْتَعِيذُ بِهِ قُلُوبُ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتُ مِنَ الْغُرَفَةِ يَسْتَعِيذُ وَعِشْرِينَ قَالَ (( إِنْ الشَّهْرَ يَكُونُ يَسْتَعِيذُ وَعِشْرِينَ )) فَقُنْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَدَاوَتْ بِأَعْلَى صَوْتِي لَمْ يَخْلُقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَاءَةً وَنَزَّلَتْ عَلَيْهِ آيَاتُهُ وَإِنَّا سَاءَتُهُمْ لَمَّا مِنَ الْأَمْرِ لَوْ الْخَوْفُ أَذْهَبُوا بِهِ وَلَوْ رُدُّوا إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ فَكُنْتُ أَنَا السَّابِقَةُ ذَلِكَ الْأَمْرُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّحْيِيرِ.

۳۶۹۲- عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمرؓ سے اس آیت میں سوال کروں اور نہ کر سکا ان کے ڈر سے یہاں تک کہ وہ حج کو نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا پھر جب لوٹے اور کسی راستہ میں تھے کہ ایک ہار جیلو کے درختوں کی طرف بچھے کسی حاجت کو اور میں ان کے لیے ٹھہرا رہا یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور میں ان کے ساتھ چلا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین! وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں نے زور ڈالا رسول اللہؐ پر آپ کی بیویوں میں سے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ حصہ اور عائشہ ہیں۔ سو میں نے ان سے عرض کی کہ اللہ کی قسم میں آپ سے اس کو پوچھنا چاہتا تھا ایک سال سے اور آپ کی ہیبت سے پوچھ نہ سکتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایسا مت کر دو جو بات تم کو خیال آئے کہ مجھے معلوم ہے اس کو تم مجھ سے دریافت کر لو کہ میں اگر جانتا ہوں تو تم کو بتا دوں گا اور پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کے ادائے حقوق میں اتار اجاتا اور ان کے لیے ہاری مقرر کی جو مقرر کی۔ چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی کام میں مشغول رہا تھا کہ میری عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے دیکھ کر تے تو خوب ہوتا تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے میرے کام میں کیا دخل ہے جس کا میں ارادہ کرتا ہوں سو اس نے مجھ سے کہا کہ تجب ہے اسے اس خطاب تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ دے حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہؐ کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ وہ دن بھر غصے رہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے چادر اپنی لی اور میں گھر سے نکلا اور حصہ پر داخل ہوا اور اس سے کہا کہ اے میری چھوٹی بیٹی تو جواب دیتی ہے رسول اللہؐ کو یہاں تک کہ وہ دن بھر غصے میں رہتے ہیں۔ سو حصہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو ان کو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكَتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آتٍ فَمَا أَسْطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ مَتَى لَهُ حَتَّى خَرَجَ خَاصًا فَمَحَرَحْتُ نَفْسًا فَلَمَّا رَجَعْتُ فَكُنَّا بِنَهْضِ الطَّرِيقِ عِندَ بَنِي الْكَرَظِ إِحَاجَةً لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَّغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّيْلِ نَظَرْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَرْوَاحِهِ فَقَالَ بَلْتُ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ نَازِدًا بِإِنْ أَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا مِنْذُ سَلَوْتُ فَمَا أَسْطِيعُ مَتَى لَكَ قَالَ قَالَا تَعْمَلُ مَا طَلَبْتَ أَنْ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْ عَنِّي فَإِنْ كُنْتُ أَغْلَبْتُ أَعْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الْخِطَابِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِمْ مَا أَمَرَ وَنَسَمَ لَهُمْ مَا نَسَمَ قَالَ فَمَتَى أَنَا فِي أَمْرِ الْخِيمَةِ إِذْ قُلْتُ لِي أَمْرًا لَوْ صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَمَا لَكَ أَنْتِ وَلِمَا هَاهُنَا وَمَا تَكُلِّفِي فِي أَمْرِ أُرِيدُهُ فَقُلْتُ لِي عَصِيًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تَرَاخِعَ أَنْتِ وَبَنَاتُكِ لِرَجَاعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَفْضَلَ يَوْمُهُ غَضَبَانِ قَالَ عُمَرُ فَاحْذَرِي فَإِنِّي ثُمَّ أَخْرَجَ مَكَانِي حَتَّى أُدْخِلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا بِنْتَ ابْنِكَ لِرَجَاعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَفْضَلَ يَوْمُهُ غَضَبَانِ فَقُلْتُ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَلرَّاجِعَةُ

جواب دیتی ہوں۔ سو میں نے اس سے کہا کہ تو جان لے میں تجھ کو ڈراتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور اس کے رسول کے غضب سے اسے میری بیٹی تو اس بیوی کے دھوکے میں مت رہو جو اپنے حسن پر اتراتی ہے اور رسول اللہ کی محبت پر۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور داخل ہوا ام سلمہ پر بسبب اپنی قرابت کے جو مجھے ان کے ساتھ تھی۔ اور میں نے ان سے بات کی اور مجھ سے ام سلمہ نے کہا کہ تجب ہے تم کو اسے ابن خطاب کہ تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ تم چاہے ہو کہ رسول اللہ اور ان کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دو۔ اور مجھے ان کی اس بات سے ایسا غم ہوا کہ اس غم نے مجھے اس صیحت سے باز رکھا جو میں کیا چاہتا تھا اور میں ان کے پاس سے نکلا۔ اور میرا ایک رفیق تھا انصار میں سے کہ جب میں غائب ہوا تو وہ مجھے خبر دیتا اور جب وہ غائب ہو تلامذہ میں داخل رسول اللہ سے تو میں اس کو خبر دیتا اور ہم ان دنوں خوف رکھتے تھے ایک بادشاہ کا ہمسایہ کے بادشاہوں میں سے اور ہم میں چرچا تھا کہ وہ ہماری طرف آلے کا رو اور کھتا ہے اور ہمارے سینے اس کے خیال سے بھرے ہوئے تھے کہ اس میں میرا رفیق آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ کھولو کھولو۔ میں نے کہا کیا ہمسائی آیا؟ اس نے کہا کہ نہیں اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی بات ہے کہ جناب رسول اللہ اپنی بیویوں سے جدا ہو گئے۔ سو میں نے کہا کہ حصہ اور عائشہ کی ناک میں خاک بھر دو پھر میں نے اپنے کپڑے لیے اور میں نکلتا تھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ایک جمرہ کے میں تھے کہ اس کے اوپر ایک گھوڑی بڑ سے چڑھے تھے اور ایک غلام رسول اللہ کا سیاہ غلام اس میں بیٹھ کر سرے پر تھا۔ سو میں نے کہا کہ یہ عمر ہے اور مجھے ان دنوں دو حضرت عمرؓ نے کہا پھر میں نے یہ سب قصہ رسول اللہ سے بیان کیا پھر جب میں ام سلمہ کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ مسکرائے اور آپ ایک

قُلْتُ تَقْلِبِينَ اَنِّي اَسْتَرْكِبُ غَفْوَةً اَللّٰهُ وَغَضِبَ رَسُوْلُهُ يَا بَيْتًا لَا يَخْرُجُ مِنْكَ غَدِيْبٌ اَللّٰهُ اَغْضَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ مَتَى اَللّٰهُ غَدِيْبٌ وَاسْتَمَّ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى اَدْخُلْتُ عَلَى اُمِّ سَلَمَةَ اِلْفَرَاخِ مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِيْ اُمِّ سَلَمَةَ عَمِيًّا لَنْ تَا اَبْنَ الْعُطَابِ قَدْ دَخَلْتَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَخْفِيْ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاسْتَمَّ وَالْاَزْوَاجُ قَالْنَ مَا عَزَمْتَنِيْ اَحَدًا كَسَرْتَنِيْ عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ اُحَدِّثُ فَخَرَجْتُ مِنْ جَنِيْبَا وَكَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِنْ اَلْاَنْصَارِ اِذَا جِئْتُ اَتَانِيْ بِالْعَمِيْمِ وَكَانَ غَافٍ كُنْتُ اَتَا اَبِيْ بِالْعَمِيْمِ وَتَحَرَّيْتُ حِيْنَئِذٍ تَحَرَّوْا بَيْنَكُمَا مِنْ مَّوَلِيْ غَسَّانٌ دُكِيْرٌ لَّنَا اَللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَسُوْرَ اِبْنًا فَقَدْ اَمْتَلَاَتُ مَوَلُوْرًا مِنْهُ فَالْتَمَسْتُ صَاحِبِيْ فَالْتَصَرْتُ بِدَقِّ الْاَبْوَابِ وَقَالِ الْمَتْعُ الْمَتْعُ قُلْتُ حَيَّ الْقَسَائِيْ فَقَالِ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اَمْتَلَاَتُ رَسُوْلَ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاسْتَمَّ اِلْاَزْوَاجُ قُلْتُ وَرَغِمَ اَنْتُمْ خَفَضَتْ وَعَقِيْبَةُ ثُمَّ اَحَدٌ ثَوْبِيْ فَاَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ قَلْبًا رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاسْتَمَّ فَمِيْ مَسْرُوْرَةٍ لَّهٗ يُوْرَتْنِيْ اِبْنُهَا بِعَضُوْ وَغَلَامٌ لِّرَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاسْتَمَّ اَسْوَدٌ عَلَى رَأْسِيْ الدَّرَجَةِ قُلْتُ هَذَا عَمْرٌ فَاَذِنَ لِيْ قَالِ عَمْرٌ فَقَسَصْتُ عَلَى رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاسْتَمَّ هَذَا الْاَخِيْرُ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ بَسَمْتُ

حمبر پر تھے کہ ان کے اور حمبر کے بیچ میں اور کوئی چھوٹا تھا اور آپ کے سر کے نیچے ایک ٹکڑی تھا پلے کا اور اس میں بجز کار چمکا بھرا تھا اور آپ کے سروں کی طرف کچھ تھے سلم کے ڈمیر تھے (جس سے پلے کو دباؤ کرتے ہیں) اور آپ کے سر ہانے ایک کپا چڑا لگا ہوا تھا اور میں نے اثر اور نشان حمبر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیکھا اور رونے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ کس نے رلایا تم کو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! جنگ کسریٰ اور قیسر کہی عیش میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ جب آپ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہوتے ان کے لیے دیباہ اور تمہارے لیے آخرت۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُهُ لَعْنَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ خِيَاءٌ وَتَحْتِ رَأْسِهِ وَصَادَةٌ مِنْ لَدُنْ حَضْرَتِهِ يَدٌ وَإِنْ عِنْدَ رَحْلَتِهِ قَرَطًا مَضْبُورًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ لُحْيَا مُعَلَّقَةٌ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْخَصِيرِ فِي حَشِيٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْكِيَّتُ قَتَالٍ مَا يُبْكِيكَ قَتَلْتُ مَا رَسُولُ اللَّهِ إِذَا كَيْسَرِي وَتَيْسَرِي يَمِينًا شِمَا يَدٍ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَتَالٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهَا الدُّنْيَا وَلَكِنَّ الْآخِرَةَ )).

۳۶۹۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یوں وارد ہوا ہے انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ آیا اور جب ہم سرخس میں آئے (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور آگے لمبی حدیث بیان کی جس حدیث سلیمان بن بلال کی اور اس میں یوں ہے کہ میں نے کہا بلال بن ودرقوں کا (بھتیجی میں آپ سے دریافت کرتا ہوں) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حصیر اور ام سلمہؓ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں جبروں کے پاس آیا اور ہر گھر میں رونا تھا یعنی درود طہرات کے اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے نہ ملنے کی ایک لاکھ قسم کھائی تھی۔ پھر جب انیس دن ہو چکے تو آپؐ ترکوں کی طرف گئے۔

۳۶۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرْ الطَّهْرَيْنِ وَتَوَاقَى لَحْيَتَيْهِ بَطُولُهُ كَخَوْ حَبِيبِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَالُ الْفَرَسَيْنِ قَالَ حَقَّقَهُ وَأَمَّ سَلَمَةَ وَزَادَ فِيهِ وَكَلَّتِ الْفَحْمَةُ فَرَأَا فِي كُلِّ نَسَبٍ لُحْيَا وَزَادَ أَيْضًا وَكَانَ إِلَى يَمِينِهِ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ بَسَمًا وَعَجْزَيْنِ نَزَلَ إِلَيْنِ.

۳۶۹۴- وہی مضمون ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے کہ جب سرخس میں پہنچے تو حضرت عمرؓ حاجت کو چلے اور مجھ سے کہا کہ چھاگلے کے آدھائی کی اور میں چھاگلے لے گیا۔ آگے وہی مضمون ہے۔

۳۶۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنْ الْفَرَسَيْنِ اللَّحْيَتَيْنِ تَطَاغَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَا أَبَدُ لَهُ مَوْجِعًا حَتَّى صَبَحْتُهُ فِي مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرْ الطَّهْرَيْنِ دَغَبَ بَطْنِي حَاجَتَهُ فَقَالَ أَفَرَحِي بِإِفَارَةٍ مِنْ مَاءٍ قَالَتْهُ بِنَا فَلَبَّا فَضَى حَاجَتَهُ

وَرَجَعَ فَحَبِثَ أَصْبُ عَلَيْهِ وَذَكَرَتْ فَقُلْتُ لَهُ يَا  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْفُوقَانِ فَمَا قَضَيْتَ كَلَامِي  
حَتَّى قَالَ عَابَتْهُ وَخَفَضَتْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۶۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ لَمْ أَرَلَا خَرِيصًا أَلَّا أَسْأَلَنَّ عَنْهُ عَنْ  
الْمَرْفُوقَيْنِ مِنَ الْأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْفَتْنَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَوَبَّا إِلَى اللَّهِ  
فَقَدْ صَفَحْنَا قُلُوبَكُمَا حَتَّى خُجَّ عَنْهُ  
وَحُجِّحَتْ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَا بَعْضَ الطَّرِيقِ غَدَلَنِي  
عَنْهُ وَعَلَنْتُ مَعَهُ بِالْإِدْنَةِ فَتَبَرَّزْتُ ثُمَّ أَتَانِي  
فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ قَوْصًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ  
الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْفُوقَانِ مِنَ الْأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَتْنَيْنِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
لَهُمَا إِنْ تَوَبَّا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَفَحْنَا قُلُوبَكُمَا  
قَالَ عَنْهُ وَاصْبِرَا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ  
الرُّمَرِيُّ كَرِهَ وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَتَمَّ يَحْكُمُهُ  
قَالَ هِيَ خَفِصَةٌ وَخَابِثَةٌ ثُمَّ أَحَدُ يُسُوقُ  
فَأُحْبِثَتْ قَالَ كُنَّا مَنُفَرَّ قُرْتَبِي قَوْمًا تَلَبُّ  
النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا فَمُنْبِيَّةٌ وَخَدَانَا قَوْمًا  
تَغْلِبُهُمْ يَسْأَلُهُمْ فَطَلِيقٌ يَسْأَلُنَا يَنْعَلُهُنَّ مِنْ  
بَسْبِئِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنُزِلِي هِيَ نَبِي أُمَّةٌ نَبِي  
زَيْلٍ بِالْمَعْرُوفِ فَتَقَضَّيْتُ يَوْمًا عَلَى الْمَرْفُوقِ فَإِذَا  
هِيَ تَرَاغِبِي فَأَتَكْرَمْتُ أَنْ تَرَاغِبِي فَقُلْتُ مَا  
تَكْرَهُ أَنْ أَرَاكَ فَكَانَ قَوْلُ اللَّهِ إِنْ الْأَزْوَاجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَّتُهُ وَتَهَفُّرُهُ  
إِسْتَدْرَأَ الْيَوْمَ إِلَى الْكَلْبِ فَأَطْلَقْتُ فَذَحَلْتُ

۳۶۹۵- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں مدت سے آرزو رکھتا  
تھا کہ حضرت عمرؓ سے ان دو بیویوں کا حال پوچھوں نبیؐ کی بیویوں  
میں سے جن کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ کرو اللہ  
تعالیٰ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حج  
کیا انھوں نے اور میں نے بھی ان کے ساتھ پھر جب ہم ایک راہ  
میں تھے حضرت عمرؓ کو روکے کہارے ہوئے اور میں بھی ان کے  
ساتھ کنارے ہو پانی کی چھاگلے کر اور انھوں نے پناہ کیا اور  
پھر میرے پاس آئے اور میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور  
انھوں نے وضو کیا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کوئی دو  
عورتیں ہیں نبیؐ کی بیویوں میں سے جن کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا  
ہے کہ اگر توبہ کرو تم اللہ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں  
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے اے ابن عباسؓ  
(یعنی اب تک تم نے یہ کیوں نہ دریافت کیا)۔ ذہری نے کہا کہ  
حضرت عمرؓ کو انکار پوچھنا اتنی مدت تک پاپند ہوا اور یہ پاپند ہوا  
کہ اسے دن کیوں اس سوال کو چھپا رکھا۔ پھر فرمایا کہ وہ خلع  
اور عائشہؓ ہیں۔ پھر گئے حدیث بیان کرنے اور کہا کہ ہم گروہ  
قریش کے ایک ایسی قوم تھے کہ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ پھر  
جب مدینہ میں آئے تو اپنے گروہ کو پلایا کہ ان کی عورتیں ان پر  
غالب تھیں۔ سو ہماری عورتیں ان کے خصائل سیکھنے لگیں اور میرا  
مکان ان دونوں نبیؐ امیہ کے قبیلہ میں تھا مدینہ کی بلندی پر۔ سو ایک  
دن میں نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا۔ سو وہ مجھے جواب دینے لگی  
اور میں نے اس کے جواب دینے کو برا مانا تو وہ بولی کہ تم میرے  
جواب دینے کو برا مانتے ہو اور اللہ کی قسم ہے کہ نبیؐ کی بیویاں ان کو

جواب دیتی ہیں۔ اور ایک ایک ان میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے کہ دن سے رات ہو جاتی ہے سو میں چلا اور داخل ہوا غصہ پر اور میں نے کہا کہ تم جواب دیتی ہو رسول اللہ کو انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اور میں نے کہا کہ تم میں ایک ایک آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک انھوں نے کہا کہ ہاں میں نے کہا کہ عروم ہو نہیں تم میں سے جس نے ایسا کیا اور بڑے نقصان میں آئی کیا تم میں سے ہر ایک اور لی نہیں اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے اس کے رسول کے غصہ دلانے سے اور اے گناہگار ہو جائے (اس سے قوت ایمان حضرت عمرؓ کی معلوم ہوتی ہے اور جو حکمت و شان اگلے سید میں نبیؐ کی ہے بخوبی واضح ہوتی ہے) پھر کہا کہ ہرگز جواب نہ دے تو رسول اللہ کو اور ان سے کوئی چیز طلب نہ کرو اور مجھ سے فرمائش کیا کہ جو میری چاہے اور تو دو مکان کھلاں بی بی سے جو میری ہمسایہ یعنی سوت ہے کہ وہ زیادہ حسین ہے تجھ سے اور زیادہ بدیاری ہے رسول اللہؐ کی یہ نسبت حیرت (غرض تو اس کے بعد اس میں نہ رہا کہ جو میری برادری نہیں ہو سکتی۔ اس میں اقرار ہے حضرت عمرؓ کا حضرت عائشہؓ کی فضیلت اور محبوبیت کا کہ مراد لیتے تھے وہ حضرت عائشہؓ کو اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ ہم اور وہ بدیاری بدی رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے سو ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں اور وہ مجھے دینی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اسے اور ہم میں چرچا ہو تا تھا کہ عسائ کا ہار شاہنے کھونڈوں کی ٹھلیں لگاتا ہے کہ ہم سے لڑے سو ایک دن میرا رشتی نیچے گیا (یعنی حضرت کے پاس اور پھر عشاء کو میرے پاس آیا اور میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور آدھ دی اور میں لگا کہ لو اس نے کہا بڑا غصہ ہوا میں نے کہا کیا ملک عسائ آیا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑی مجھ پیش آئی اور بدی لگی کہ حلاق دی نیچے لے اپنی بیویوں کو میں

عَلَى خَفَصَةٍ فَقُلْتُ أَلْزَاعِيَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَوَحُّرُهُ إِخْتَارَكُنْ فَيَوْمَ يَأْتِي الْكَلْبُ قَالَتْ لَمْ أَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ بِشَيْءٍ وَسَخِيرٍ أَقَامُنْ إِخْتَارَكُنْ لَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا يَغْضَبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَوْمَ هِيَ قَدْ هَلَكْتَ لَا تُرْجِعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِي شَيْئًا وَسَلِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا تَعْرُثِي أَنْ كَانَتْ خَدْرُكَ هِيَ أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ بُرَيْدٌ عَاشِقَةٌ قَالَتْ وَسَمَّاهُ لِي حَارٌّ مِنْ الْفَصَارِ لَمَّا تَتَوَلَّى الشُّرُوكَ إِلَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ بَيْنَنَا وَالْزُّنُ بَيْنَنَا فَيَأْتِي بِسَبْرِ الزُّنْحِي وَخَبْرِهِ وَتَأْتِي بِسَبْلِ ذَلِكَ وَكَمَا تَحْدُثُ أَلَا عَسَاءُ تَعْمَلُ الْعَمَلُ الْبَغْزُ وَلَا قَوْلَ صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِيشَةُ فَغَضِبَتْ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَغَضِبْتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ حَدِّثْ أَمْرَ عَظِيمٍ قُلْتُ مَاذَا أَحْبَبْتَ عَسَاءُ قَالَتْ لَا بَلْ أَغْضَبُ مِنْ ذَلِكَ وَأَطْلُوكَ طَلُقَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَابَةِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ خَفَصَةٌ وَسَخِيرَةٌ قَدْ كُنْتُ أَطْلُوكَ هَذَا كِتَابِي حَتَّى إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ تِلْكَ يَوْمَ نَزَلْتُ فَذَعَلْتُ عَلَى خَفَصَةٍ وَهِيَ تَكْبِي فَقُلْتُ أَمْلَأُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَلْزِي مَا هُوَ مَا مُنْزِلُ يِي هَذِهِ الْمَشْرُوبَةُ فَاتَّخَذْتُ غَلَامًا لَهُ أَسْوَدُ فَقُلْتُ

نے کہا بے نصیب ہوئی حصہ اور بڑے نقصان میں آئی اور میں پہلے سے یقین رکھتا تھا کہ ایک دن یہ بولے والا ہے یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے پہنے اور میں نیچے اتر اور حصہ کے پاس گیا اور اس کو دیکھا کہ وہ دروغی ہے پھر میں نے کہا کہ طلاق دی تم کو رسول اللہ نے؟ سو اس نے کہا کہ میں نہیں جانتی اور وہ تو وہاں کنارہ کئے ہوئے اس حجرہ کے میں بیٹھے ہیں سو میں حضرت کے غلام کی طرف آیا جو یہاں قائم تھا اور میں نے کہا کہ اہانت لو عمر کے لیے اور وہ اندر گیا اور پھر نکلا اور کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت چپ ہو رہے پھر میں بیٹھ کر چلا اور ناگہاں غلام مجھے بلانے لگا اور کہا کہ آؤ تمہارے لیے اہانت ہوئی سو داخل ہوا اور رسول اللہ کو سلام کیا اور آپ ایک بورے کی ہلاوت پر بٹھ گئے ہوئے تھے کہ اس کی ہلاوت آپ کے ہاتھ میں اتر کر گئی تھی پھر میں نے عرض کی کہ کیا آپ نے طلاق دی اپنی بیویوں کو اسے رسول اللہ اسو آپ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا اللہ اکبر اسے رسول اللہ کے کاش آپ دیکھتے کہ ہم لوگ قریش ہیں اور ان کی قوم تھے کہ غالب رہتے تھے عورتوں پر۔ پھر جب مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے ان کی قوم کو پکالا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں اور ہمدی عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھ گئیں۔ اور میں اپنی عورت پر حصہ ہوا ایک دن سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو بہت بر لکھا تو اس نے کہا کہ تم کیا برا مانتے ہو میرے جواب دینے کو اس لیے کہ اللہ کی قسم ہے کہ تم کی بیویاں ان کو جواب دیتی ہیں اور ایک ان میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک۔ سو میں نے کہا کہ محروم ہو گئی اور نقصان میں پڑ گئی جس نے ان میں سے ایسا کیا کیا تم میں سے ہر ایک بے خوف ہو گئی ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر حصہ کرے بسبب حصہ اس کے رسول اللہ کے اور وہ اسی دم ہلاک

استأذِنَ بِمَنْزِلٍ فَذَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَنْتُ فَأَتَقَلَّقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى الْخَيْبِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَغِيظٌ جُلُوسٌ يَتَكَبَّرُ بَعْضُهُمْ فَعَلَسْتُ قَلْبًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدٌ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنَ بِمَنْزِلٍ فَذَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَنْتُ فَأَتَيْتُ مُتَذَبِّرًا فَإِذَا الْقَوْمُ يَدْعُونِي فَقَالَ الْمَسْئِلُ فَقَدْ أَقْبَلْنَا لَكَ فَذَخَلْتُ فَجَلَسْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَكَبِّرٌ عَلَى رِثْلٍ خَصِيرٍ قَدْ أَرْمَى خَبِيرٌ فَقُلْتُ أَطْلَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِسَائِلَةٍ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ ((لَا)) فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَيِّئًا مَغْضَرٌ قَرِيشٍ قَوْمًا تَغْلِبُ الشَّيْءَ قَلَمًا قَبْلَهُمَا فَخَبِيرَةٌ وَخَدْنًا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ بِسَائِلَتِهِمْ فَطَفِقَ بِسَائِلَاتِي يَتَغَلَّبُنَّ مِنْ بِسَائِلَتِهِمْ فَتَغَلَّبْتُ عَلَى امْرِئِي قَوْمًا فَإِذَا هِيَ تَرَجِيحِي فَأَذْكَرْتُ أَنَّ تَرَجِيحِي فَقَالَتْ مَا تُكَبِّرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَلَّوْنِي بِأَنْ أُرَاجِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَرَجِيحِي وَتَهْمُزُهُ إِخْدَاعُهُ الْيَوْمَ إِلَى الْهَلَالِ فَقُلْتُ قَدْ حَاطَ مِنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَخَبِيرٌ الْقَوْمُ إِخْدَاعُهُ أَنَّ يَغْلِبَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَصَنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ ذَخَلْتُ عَلَى حَتْمَةٍ فَقُلْتُ لَا تَفْرُتْكَ أَنْ كَانَتْ حَارَتِكَ هِيَ أَوْسَمُ بَشَرًا

ہو جائے۔ سو جناب رسول اللہ ﷺ سکرانے اور میں نے عرض کی کہ  
 یا رسول اللہ! میں داخل ہوا حضرت حصہ کے پاس اور میں نے کہا کہ  
 تم دھوکا نہ کھاؤ اپنی سوکن کی حالت دیکھ کر کہ وہ تم سے زیادہ  
 خوبصورت اور تم سے زیادہ پیاری ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی سو آپ پھر دوبارہ سکرانے (اس گفتگو میں کمال  
 ایمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور کمال جانب داری اللہ کے  
 رسول کی ثابت ہوئی کہ انھوں نے سب طرح مقدم رکھا  
 رضامندی کو رسول اللہ کی اور یہی حقیقی ہے کمال ایمان کا) پھر  
 میں نے عرض کی کہ کچھ جی بھلانے کی باتیں کروں لے رسول  
 اللہ؟ آپ نے فرمایا ہاں سو میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر اوجھایا  
 گھر کی طرف تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے کوئی چیز وہاں ایکن نہ دیکھی  
 جس کو دیکھ کر میری نگاہ میری طرف بھرتی۔ سو انہیں چڑوں کے سو  
 میں نے عرض کی کہ لے رسول اللہ ﷺ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ  
 اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو فراغت اور کشادگی عنایت کرے (یہ  
 کمال اللہ کی بات کہی کہ آپ اگر اپنے واسطے نہیں مانگتے اور امت  
 کی کشادگی طلب فرمائیں کہ وہ آپ کی خدمت کرے اور آپ فارغ  
 الہال ہوں) اس لیے کہ اس تعالیٰ شانہ نے فارغ اور روم کی بڑی  
 کشادگی دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پوجتے ہیں (بلکہ  
 آتش پرست اور نبی پرست ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اٹھ بیٹھے اور کہا کہ لے ابن خطاب! کیا تم شک میں ہو وہ لوگ تو  
 ایسے ہیں کہ ان کی طبیعت دنیا کی زندگی میں دے دیئے گئے۔ سو  
 میں نے عرض کی کہ مغفرت مانگئے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے لے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کیفیت یہ تھی کہ آپ نے قسم  
 کھائی تھی کہ بیہوں کے پاس نہ جائیں گے ایک مہینے تک اور یہ قسم  
 ان پر نہایت حصہ کے سبب سے کھائی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
 نے آپ پر عتاب فرمایا۔

وَاحْبِبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَيْنَكَ قَسَمُ أَخْرَى فَقُلْتُ أَتَأْتِيهِمْ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ قَالَ (( نَعَمْ )) فَخَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي  
 فِي الْيَسَارِ فَوَقَّوْهُ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا مَرْدُ  
 الْبَصَرِ إِلاَّ أُعْتُ ثَلَاثَةً فَقُلْتُ لَذَّ اللَّهُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَلَا يُوسِّعُ عَلَيَّ لَيْسَ لَكَ قَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ  
 فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاغْتَوَى  
 حَائِلٌ ثُمَّ قَالَ (( أَهِيَ شَكُّ أَنْتَ يَا ابْنَ  
 الْعَصَابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ طَبَقَاتُهُمْ  
 فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا )) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُ لِي يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ وَتَكُنْ أَنْفُسَهُمْ إِنْ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ  
 شَهْرًا مِنْ شَيْءٍ مُوجِبٍ لِي عَلَيْهِمْ حَتَّى عَاتَبَهُ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.



۳۶۹۶۔ زہری نے کہا خردی بھ کو عروہ نے جناب عائشہ کی دیالی کہ جب اتنیس راتیں گزر گئیں تو داخل ہوئے بھ پر رسول اللہؐ کو پہلے بھ سے آپ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنی مضمون خفیہ کا)۔ سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک تشریف نہ لائیں گے اور آپ ہمارے پاس اتنیسویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر دن کتنی تھی۔ (یہ عرض کرنا ان کا اس غرض سے تھا کہ شاید آپ بھول نہ گئے ہوں)۔ سو آپ نے فرمایا کہ ماہ کا اطلاق اتنیس دن پر بھی آتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ مشورہ لے لو اپنے ماں باپ سے تو کچھ تمہارا حرج نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی! یعنی اے نبی! کہہ دو تم اپنی زوجوں سے آخر تک۔ جناب عائشہ مدینہ فرماتی تھیں کہ حضرتؐ کو خوب معلوم تھا کہ میرے ماں باپ بھی آپ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے۔ پھر فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں میں اپنے ماں باپ سے میں بلا شک چاہتی ہوں اللہ

۳۶۹۶۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَضَى بَسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَفْسَنْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيَّ خَيْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ بَسْعٍ وَعِشْرِينَ أَلْعَلُّكَ فَقَالَ ((إِنَّ الشَّهْرَ بَسْعٌ وَعِشْرُونَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا لَكَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَفْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْذِنِي أَتَوَيْلَكَ)) ثُمَّ فَرَأَا عَلَيَّ قَالَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ يَا زَوْجَاتِ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرُ عَظِيمًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا عَلِمَ وَاللَّهِ أَنْ أَبُورَ لَمْ يَكُونُوا يَلْمِزُونَنِي بِفَرَقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ لَوْ بِي هَذَا أَشْتَابِرُ أَبُورَ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْآخِرَةَ فَإِنْ مَنَعَنِي فَأَخْبَرَنِي أَثُوبُ أَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرُ بِسَائِلِكَ إِنَّمَا اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ

### ایلاء کا بیان

(۳۶۹۶) اس حدیث میں بہت فوائد ہیں اول یہ کہ معلوم ہوا اس سے حکم ایلاء کا اور ایلاء وقت میں مطلق قسم کھانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح فقہاء میں خاص ہے ترک جماع کی قسم کھانے کے ساتھ اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ صرف ایلاء سے یعنی ترک جماع کی قسم کھانے سے نہ فی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ اور کوئی مطالبہ۔ مگر انکی مدت میں اختلاف ہے۔ علمائے ہجاز اور معظم صحابہ اور تابعین نے کہا ہے کہ مولیٰ وہ شخص ہے جس نے چار ماہ سے زیادہ قسم کھائی ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کھائی تو وہ مولیٰ یعنی ایلاء کرنے والا نہیں ہے۔ اور کوئیوں نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کھائے وہ مولیٰ ہے۔ اور اس میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک چار ماہ گزریں اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ جب اس مدت کے اندر عرس کیا تو ایلاء یا تاہم اگر چار ماہ تک جماع نہ کیا تو کوئیوں کے نزدیک طلاق پڑ گئی اور علمائے ہجاز اور مصر اور فقہائے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جائے کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہائے تو قاضی طلاق دے اور یہی قول ہے اہل ظاہر کا اور یہی مذہب مشہور ہے نام مالک کا اور یہی قول ہے امام شافعی اور ان کے اصحاب کا۔ اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ قاضی طلاق نہ دے بلکہ جبر کے ساتھ اس پر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہائے تو قاضی ہی جائے۔ اور کوئیوں میں اختلاف ہے کہ طلاق جماع پر ہے یا سبب ایلاء کے پڑتی ہے وہاں یہ ہے یا نہیں۔ اور دوسرے فقہاء میں متفق ہیں کہ جو طلاق شوہر دیتا ہے یا قاضی دیتا ہے وہ حق

اللّٰهُ اَرْسَلَنِيْ مُبَلِّغًا وَّلَمْ يَزِيْلْنِيْ مِنْهَا ۖ قَالَ فَتَادَةُ مَنَعَتْ قُلُوْبُنَا مَنَعَتْ قُلُوْبُنَا ۖ ۝۱۱

تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو (یہ کمال ایمان اور حقد ہے ام المؤمنین کا)۔ معمر نے کہا کہ مجھے ابوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ مت خبر دو آپ اپنی اور بیویوں کو اس سے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے تو میں نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کو بھیجا ہے نہ مشکل میں ڈالنے کو۔ قنود نے کہا صفت قلوبکمما کے معنی یہ ہیں کہ جنگ رہے ہیں تمہارے دل۔

باب المطلقۃ ثلاثا لا نفقة لها

۳۶۹۷- عَنْ قَابِلَةَ بِنْتِ فَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو بْنَ حَنْصَلٍ طَلَّقَهَا اِثْنَةً وَخَمْسًا غَائِبَةً فَاَرْسَلَهَا بِهَا وَكَيْلًا بِشَيْءٍ فَسَجَطَتْ فَقَالَ وَقَالُوا مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَمَحَاَتِ زَمَنُ اللَّهِ حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَكُونُ ذَلِكَ لَوْ قَالَتْ كَيْسُ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَاتْرَعَا اَنْ تَعُدَّ فِي نَيْبِ اُمِّ حُرَيْثٍ ثُمَّ قَالَ ۖ ۝۱۱ يَتْلُوْهُ امْرَاَتُهُ يُفَشِلُهَا

باب: مطلقہ بانسہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان

۳۶۹۷- قاطرہ قیس کی بیٹی سے روایت ہے کہ ابو عمر نے ان کو طلاق دی طلاق بائن اور وہ شہر میں تھے یعنی کہیں باہر تھے اور ان کی طرف ایک وکیل بھیج دیا اور تھوڑے جو روانہ کئے اور قاطرہ اس پر غصے ہو گئیں تو وکیل نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہارے لیے ہمارے ذمہ کچھ نہیں (یعنی نفقہ وغیرہ) پھر دو رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے لیے ان کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر حکم کیا قاطرہ کو کہ تم ام شریک کے گھر میں

حیر رہیں۔ مگر مالک کا قول ہے کہ اس طلاق میں راحت جائز نہیں مدت کے اندر اور چاقی حاقی نے کہا ہے کہ یہ شرط کسی سے مروی نہیں مولانک کے اگر تین قروان پانچ میں گزر گئے تو چارہ بن جائے نہ کہا ہے کہ اگر دو طلاق دے چکا ہے تو مدت تمام ہو گئی اور مجبورانے کہا ہے کہ پھر سے مدت شروع کرے یعنی بعد چارہ کے دوسرا اتفاق اس حدیث کا یہ ہے کہ چارہ دو الی الی سے پاسان رکھنا اور اسے پرچھے وہ نظام تھا حضرت کے دروازے پر اور اکثر آپ کے یہاں پاسان پر پتہ تھا۔ حیر سے یہ کہ واجب ہے اجازت لینا مگر دالے سے اگرچہ معلوم ہو کہ وہ گھر میں کیا ہے۔ چوتھے یہ کہ دو بار اجازت طلب کر جائے اگر ایک بار ملے یا پھر یہ کہ مستحب ہے اولاد کو حیرہ دینا اور لب سکھانا اگرچہ بعد شادی کے ہو۔ چوتھی ذہب۔ رسول اللہؐ کا عورت کا کہ آپ کا تھوڑی دیا جائے۔ ماقوی کہ کوئی پر جس میں بیڑ جیوں کی ضرورت ہو رہا روا ہے۔ آٹھویں قرینہ اور گرام مقررہ کا جائز الیبت کے لیے روا ہے۔ نویں حرم صحابہ کرام کی طلب علم کے لیے کہ اسی کے واسطے پاری مقرر تھی کہ ہر روز ایک خوابی حضرت کی خدمت میں آئیں اور علم حاصل کریں۔ دسویں ثابت ہوا کہ اگر ایک شخص کی مطلوب ہے جیسے حضرت عمرؓ نے اس انصاری کی خبر قبول کی۔ میرا حویں حاصل کرنا فتنس کا علم کو اپنے کم درجہ والے سے جیسے حضرت عمرؓ اس انصاری سے روز علم حاصل کر لینے تھے اس کی پاری کے دن کا پاد حویں معلوم ہونے اس سے آداب پڑگوں کے خود بیت کی کہ انی عباس ایک سال تک حضرت عمرؓ سے سوال نہ کرے اور یہ شہاد ہے سعادت مندان کا۔ حیر حویں ترغیب دینا طلب علم پر جیسا کہ حضرت عمرؓ نے ان عباس سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ روایات کیا تھے اس مسئلہ کو۔

عدت پوری کرو۔ پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہے کہ وہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کرو اس لیے کہ وہ ایک اندھے آدمی ہیں۔ وہاں تم اپنے کپڑے اچھا رکھو (یعنی بے تکلف نہ ہوگی۔ گوشہ پر دو کی تکلیف نہ ہوگی) پھر جب تہہ زاری عدت پوری ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ وہ کہتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان ثور ابو جحیم نے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابو جحیم تو اپنی لاشی اپنے کندھے سے نہیں اچھا کرتا اور معاویہ مفسس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں۔ تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو اور مجھے یہ امر ناپسند ہو۔ آپ نے پھر فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کرو۔ پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اچھی خیر و خوشی دی کہ مجھ پر اور عورتیں رطب کرنے لگیں۔

۳۶۹۸- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے شوہر نے طلاق دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کو کچھ تھوڑا سا خرچہ روک دیا۔ پھر جب انھوں نے دیکھا تو کہا اللہ کی قسم میں خبر دوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر اگر میرے لیے نفقہ ہوا تو مجھے کفایت کرے انتہاؤں کی اور اگر میرے لیے نفقہ نہ ہوگا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے فرمایا نہ تمہارے لیے نفقہ ہے نہ مکان۔

۳۶۹۹- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انھوں نے خبر دی کہ ان کے شوہر خزومی نے طلاق دی اور انکار کیا نفقہ دینے سے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم کو نفقہ نہیں اور تم ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔ اس لیے کہ وہ نابینا ہے

أَصْحَابِي أَخَذَنِي جُنْدُ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَنَّهُ دَخَلَ أَعْمَى تَضَعِينَ يَدَاكَ فَوَدَا خَلَّتْ فَأَذِيصِي)) قَالَتْ فَلَمَّا خَلَّتْ دَخَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَحِيمٍ حَضَرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ حَنْظَلَةٍ تَنَاضَعُ عَصَاةً عَنْ عَابِقِي)) وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُفِّلُوا لَهُ مَالٌ لَهُ الْكَجَجِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ)) فَكَرِهْتُ ثُمَّ قَالَ (( الْكَجَجِي أَسَامَةُ)) فَكَرِهْتُ فَخَلَّ اللَّهُ بِيهِ حَصْرًا وَافْتَضَلْتُ.

۳۶۹۸- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اتَّفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةٌ ذُو دَلَمَاءَ رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَطْلِقُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا كَانَ لِي نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُمِيتُنِي وَإِن لَّمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَّمْ أَخْذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( لَا نَفَقَةٌ لَكَ وَلَا مَكْنَى)).

۳۶۹۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمُخَزُومِي طَلَّقَهَا فَأَتَانِي أَن يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَمَضَّاتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا نَفَقَةٌ لَكَ وَلَا تَقْبَلِي فَإِنِّي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي جُنْدًا

فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَطْعَمَ تَضْعِيعَ ثَلَاثَةِ عَشْرَةَ»۔

وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔ سوانحی کے پاس ہو۔

۳۷۰۰- طاهر رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابو حفص نے ان کو تین طلاق دیں اور وہ یکن کو چلا گیا اور اس کے لوگوں نے طاهر سے کہا کہ حیرے لیے ہمارے اوپر نفلت نہیں۔ اور خالد چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یہود رضی اللہ عنہا کے گھر میں اور عرض کی کہ ابو حفص نے تین طلاق دیں سو اس کی عورت کو عقد ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو نفلت نہیں ہے اور اس پر عدت واجب ہے اور اس کو کہلا بھیجا کہ تم اپنے نکاح میں بغیر میری صلاح کے سبقت نہ کرنا اور حکم دیا ان کو کہ ام شریک کے گھر آجائے۔ پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے گھر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں سو تم ابن ام حکوم تاہنا کے گھر جاؤ کہ اگر تم وہاں اپنا روپہ اتار دو گی تو کوئی تم کو نہ دیکھے گا۔ سو وہ اس گھر میں چلی گئی۔ پھر جب ان کی مدت ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسامہ بن زید سے بیاہ دیا۔

۳۷۰۰- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَسْبَغَتْ الضَّحَاكُ بْنُ قَيْسٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا حَفْصٍ بْنُ الشَّعْبَةِ الْأَمْشُورِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الزَّيْنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلَةُ بَيْتِي لَكَ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَأَنْطَلَقَ خَالِدٌ بْنُ الْوَلِيدِ فِي ثَمَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي تَبَعٍ مَسْمُومَةٍ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( تَبِعَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ )) وَأُرْسِلْ إِلَيْهَا (( أَلَا لَا تَسْبِيحِي بِفَيْسِكَ وَأَمْرُهَا أَنْ تَتَّقِلَ إِلَى أُمِّ حُرَيْثٍ ثُمَّ أُرْسِلْ إِلَيْهَا أَنْ لَمْ حُرَيْثٌ بِأَيْمِهَا الْمَهْجُورُونَ الْأَوَّلُونَ فَأَنْطَلَقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَخْفَى فَإِنَّكَ إِذَا وَصَفْتَ عِمَارَتَكَ لَمْ يَزَلْ )) فَأَنْطَلَقَتْ بِأَبِي فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ.

۳۷۰۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰۱- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبَتْ ذَلِكَ مِنْ يَمِينِهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ نَحْوِ مَحْزُومٍ فَطَلَّقَنِي ابْنَةُ فَأُرْسِلْتُ إِلَى أَهْلِي أَنَهِيَ النَّفَقَةَ وَاقْتَصُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَحْوِ بْنِ أَبِي خَبِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْهُ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ مَحْزُومٍ عَمْرُو (( لَا تَقُولِي بِفَيْسِكَ )).

۳۷۰۲- طاهر بنت قیس رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ ابو عمرو کے پاس تھی اور اس نے تین طلاق دیں۔ پھر طاهر نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے دریافت کیا کہ اگر سے نکلے تو تو آپ نے حکم دیا کہ ابن ام حکوم کے گھر چلی جاؤ۔ اور مروان نے ان کی تصدیق نہ کی مطلقہ کے گھر سے

۳۷۰۲- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرُو بْنِ حَفْصٍ بْنِ الشَّعْبَةِ فَطَلَّقَهَا أَخِيرَ ثَلَاثٍ تَطْلِيقَاتٍ فَرَفَعَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَسْتَفِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَّقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

لکھے میں۔ اور مرد نے کہا کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قائل الکار پایا۔

۳۷۰۳- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰۴- ابو عمرو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور اپنی عورت فاطمہ کو کہلا بھیجی ایک طلاق جو اس کی طلاقیں میں باقی تھی (یعنی دو پہلے ہو چکی تھیں) اور عادت اور عیاش دونوں کو کہلا بھیجا کہ اس کو نفقہ دینا۔ ان دونوں نے کہا کہ تجھے نفقہ نہیں پہنچتا کہ جب تک تو حاملہ نہ ہو۔ پھر وہ جناب رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے عادت وغیرہ کی بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تجھ کو نفقہ نہیں اور انھوں نے دوسرے گھر چلے جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت دی۔ انھوں نے عرض کی کہ کہاں جاؤں اسے رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے گھر کہ وہ ۱۰ ماہیں کہ وہاں اپنے کپڑے اتار کر بیٹھے اور وہ اس کو دیکھے بھی نہیں۔ پھر جب حدت پوری ہو گئی تو آپ نے ان کا علاج کر دیا اس لئے سے۔ مردان نے فاطمہ کے پاس قبیضہ بن ذؤب کو بھیجا کہ اس سے یہ حدیث پوچھ آئے۔ مولا فاطمہ نے یہی حدیث بیان کر دی۔ سو مردان نے کہا انہیں سنی ہم نے یہ حدیث مگر ایک عورت سے اور ہم ایسا امر قبی اور معتبر کیوں نہ اختیار کریں جس پر سب لوگوں کو پکارتے ہیں۔ پھر جب فاطمہ کو مردان کی بات پہنچی کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ ٹالوان کو ان کے گھروں سے تو فاطمہ نے کہا کہ یہ حکم تو اس کے لیے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے اور تین طلاقیں کے بعد پھر کوئی سی

أَلْفَنِي فَأَيَّ مَرْوَانَ أَلْ مُصَدِّقَةٍ فِي مَرْوَجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَفَلَانِ غُرُوةً إِلَى عَائِشَةَ أُنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ.

۳۷۰۳- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عُفَيْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَلَّةٍ مَعَ قَوْلِ غُرُوةً إِلَى عَائِشَةَ أُنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ.

۳۷۰۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ حَنْصَلٍ بْنِ الْمُطَوِّعَةِ خَرَجَ مَعَ عَيْبٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْبَيْتِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ بِمُطَلِّقَةٍ كَانَتْ تَقِيَتْ مِنْ حَلْفَائِهَا وَكَانَتْ لَهَا الْخُدَارُ بْنُ جِشَامٍ وَعِيَّاسُ بْنُ أَبِي زَيْمَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَتْ لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكَ نَفَقَةٌ إِذْ أَنْ تَكُونِي حَامِلًا قَالَتْ أَلَيْسَ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ قَوْلُهُمَا فَقَالَتْ لَا نَفَقَةَ لَكَ فَاسْتَأْذَنَتْ فِي الْإِيقَاعِ فَلَاذَنْ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَتْ ((بِئْسَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)) وَكَانَ أَقْنَى تَمْنَعُ بَيْتَهَا عِيْنَهُ وَكَانَ يَرَامَا فَلَمَّا مَضَتْ جِشَامًا أُنْكَحَهَا الْبَيْتُ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَانَةً مِنْ رَبِّهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانَ قَبِيضَةَ بْنِ ذَوْبٍ بِسَالَتِهَا عَنْ الْخُدَارِ فَقَضَيْتُهُ بِهِ فَقَالَتْ مَرْوَانَ لَمْ تَسْنَعْ هَذَا الْخُدَيْرَ إِلَّا بَيْنَ امْرَأَتِي سَأَحُدُ بِالْبَيْتِ أَبِي وَخَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَنَفَعَهَا قَوْلَ مَرْوَانَ قَبِيضَةَ وَيَسْكُنُ الْفَرَّانَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ الْآيَةَ قَالَتْ هَذَا بَيْنَ كَانَتْ لَهُ مَرْخَفَةٌ فَأَمَرَ بِمَخْدُثٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

ہات نئی پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر تم کیونکر کہتے ہو کہ اس کو عقدہ نہیں ہے جب وہ حاملہ نہ ہو تو ہمارے کس بھروسے روکتے ہو (یعنی جان عقدہ بھی نہیں دیتے تو ہمارے کیوں روکتے ہو)۔

۷۰۵ء-۳- قسمی نے کہا میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کا اس کے مقدمہ میں تو اس نے کہا کہ مجھ کو تین حقائق دیں میرے شوہر نے اور میں حضرتؑ کے پاس اپنا جھگڑالے گئی مکان اور لفظ کے لیے۔ تو انھوں نے نہ مجھے مکان نہ دلویا اور نہ لفظ اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کروں۔

۶۷۳- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروری ہے۔

۷۰۷-۳- شعی نے کہا ہم لوگ غاطر بنت تیس کے پاس گئے اور انھوں نے ہم کو این طاب کی تر کھجوریں (ایک قسم کی کھجور کا نام) کھلائیں اور ستوجوار کے چائے اور میں نے ان سے مطلق ثلاث کا حکم پوچھا کہ وہ عدت کہاں کرے انھوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور رسول اللہؐ نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے لوگوں میں جا کر عدت پوری کر دوں۔

۳۷۰۸- قاطعہ ہفت قیس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جس کو تین غلامیں ہو گئیں اس کے لیے نہ مکان سے نہ لقمہ۔

۱۹۷۳ء - قاضی رضی اللہ عنہا نے کہا میرے شوہر نے تین طلاق دیں اور میں نے وہاں سے الٹنا چاہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ان عم و عروہ بن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔

۱۶۰۳- (۱) اسحاق اسود کے ساتھ تھے بڑی مسجد میں اور فہمی بھی  
 مو فہمی نے فاطمہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَأَنْعِقَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا  
فَعَلَّامٌ نَحْسُوتُهَا.

٣٧٠٥- عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ  
بِنْتِ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ فَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ابْنَةُ فَذَاتُ  
لِحَاصَتِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السُّكْنَى  
وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَخْضَعْ لِي سَكْنَى وَلَا لِنَفَقَةٍ  
أَمْرِي أَنْ أَفُتَّ فِي بَيْتِ مَنْ أَمْ مَحْرُومٌ.

٣٧٠٦ - عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى  
فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ بَيْتًا خَلِيسًا خَلِيسًا رُحِيمًا عَنْ مُسْتَشِيمٍ

٢٧٠٧- عَنْ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
دَخَلْنَا عَلَى فاطمة بنتِ قيسٍ فَأَتَتْهُمَا بِرُطْبٍ  
فِي طَاسٍ وَنَحْنُ سَوِيْقٌ شَرَبْنَا فَسَأَلَتْهُمَا عَنْ  
الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَمْ يَنْحُدَا قَالَتْ طَلَّقَتْنِي بِهَؤُلَاءِ ثَلَاثًا  
يَقُولُونَ لِي هَيْهَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا أَفَعَدُّ  
لِي أَكْثَرًا.

٣٧٠٨- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي قُبَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُنْتَطَلِقَةِ ثَلَاثًا قَالَ: (لَيْسَ لَهَا سَكَنِي وَلَا نَفَقَةٌ).

۳۷۰۹- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي  
بِرُجْحِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النِّقْلَةَ فَأَهَيْتُ قَيْسَ مَعِيَ  
لَهُ أَغْلَبُ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( اتَّقِي إِلَى نَيْسِ ابْنِ  
مَعْلُكٍ عَمْرُو بْنِ أُمِّ مَكْرُومٍ فَأَعْتَدَنِي عِنْدَهُ )) .

٣٧١- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ  
أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ خَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ

وسلم نے دسے گھر ولوایانہ خرج اور اسو نے ایک سخی سکر اٹھائی اور سخی کی طرف چمکی اور کہا کہ تمہارے روایت کرتے ہو یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے کتاب اللہ تعالیٰ کی اور سنت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی یا یاد رکھا اور مطلقہ عورت کو گھر دینا چاہیے اور خرچہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں (یعنی زنا)۔

۳۷۱۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۱۲- قاطرہ بنت قیس کہتی تھیں کہ ان کے شوہر نے تمہیں طلاق دیں اور جناب رسول اللہ نے دسے گھر دینا نہ خرچہ اور کہا قاطرہ نے کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔ تو میں نے آپ کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا معاویہ اور ابی جحش نے اور اسامہ بن زید نے۔ سو جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ اس کو مال نہیں اور ابی جحش عورتوں کو بہت مارتے والا ہے مگر اسامہ۔ سو انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اسامہ اور جناب رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی فرمائیں واری تجھے بہتر ہے۔ پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رنج کرتے گئیں۔

۳۷۱۳- الفاظ کے اختلاف سے مفہوم وہی ہے جو اوپر گذرا اسناد کا فرق ہے۔

وَمِمَّا الشَّعْبِيُّ فَخَدَّتْ الشَّعْبِيَّ بِخَيْبَةٍ فَاطِلَمَةُ بَنَتْهُ قَبْسُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْ يَحْتَمِلُ لَهَا سَكَنِي وَكَأَنَّ نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ فَاسْتَوْدَعَ كَفًا مِنْ خَصِي فَخَصِي بِهِ فَقَالَ وَتِلْكَ نَحْنُ بِبَطْنِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ وَشَيْءَ نَبِيِّهِ ﷺ يَقُولُ امْرَأَتِي لَا تَدْرِي لَعَلَّهَا خَوَّلَتْ أَوْ تَمَيَّتْ لَهَا السَّكَنِي وَاتَّفَقَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يُخْرِجَنَّ إِيَّاهُنَّ بِلَا عِلٍّ إِلَّا فِي الْبَاطِلِ بِمَا جَاءَتْهُنَّ مِنْهُنَّ.

۳۷۱۱- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ أَبِي أَحْزَنَ عَنْ عُمَارَ بْنِ زَرْقٍ بِمِثْلِهِ.

۳۷۱۲- عَنْ فَاطِمَةَ بَنَتْهُ قَبْسُ يَقُولُ ابْنُ زَوْجِهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَحْتَمِلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكَنِي وَكَأَنَّ نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا خَلَلْتُ فَلَا يَصِي )) فَأَذَلَّتْ فَخَلَّ بِهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأَسَانَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَمَا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرَبُّ لَا عَانَ لَهُ وَإِنَّمَا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أَسَانَةُ بْنُ زَيْدٍ )) فَقَالَتْ يَدِيهَا مَكَدًا أَسَانَةُ أَسَانَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكَ )) قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ بَنَتْ.

۳۷۱۳- عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي أَبِي أَصْحَمَ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بَنَتْ قَبْسُ يَقُولُ أُرْسِلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرٍو مِنْ خَصِي فِي السُّبُورَةِ عِيَانٍ فِي أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَالِي وَأُرْسِلَ مَعَهُ بِعَشْتِهِ أَصْعَ تَمْرٍ وَعَشْتِهِ أَصْعَ شَعِيرٍ فَقُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِيَّاهُ

فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ فِي مَنَازِلِهِمْ قَالَ لَا قَوْلَ لِي فَمَنْذَرْتُ  
عَلَى يَدَيْي وَاتَّخَذْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( كُنْ  
طَلْفُكَ )) قُلْتُ ثَلَاثًا فَإِنْ (( صَدَقَ لَيْسَ لَكَ  
نَفَقَةُ الْخُدْيِ فِي بَيْتِ ابْنِ عَمَلِكَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ  
فَإِنَّهُ حَرِيرٌ أَلْبَسُوا لِقَابِي فَوَلَّيْتُ جَنَّةً فَإِذَا انْقَضَتْ  
عِدَّتُكَ فَأَلْبَسِي )) قُلْتُ فَخَطَبْتُ سَطَابَ مِنْهُمْ  
مُعَاوَنَةً وَأَمَرُ أَهْلَهُمْ فَقَالَ لَيْسَ ﷺ (( إِنْ  
مُعَاوَنَةٌ تَرُبُّ خَيْفُ الْحَالِ وَأَمَرُ أَهْلِهِمْ مِنْهُ  
جِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءُ أَوْ نَحْوُ  
هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِأَسَاسَةِ بَنِي زُهَيْرٍ ))

۳۷۱۳- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اور ابو سلمہ فاطمہ رضی  
اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اسی طلاق وغیرہ کو دریافت کیا۔  
انھوں نے کہا کہ میں ابو عمرو کے پاس تھی اور وہ غزوہ بخران کو گئے۔  
آگے وہی مضمون بیان کیا۔ اخیر میں یہ زیادہ کیا کہ اللہ نے مجھے  
شرافت اور بزرگی بخشی ابو زید سے نکاح کرنے میں۔

۳۷۱۴- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْأَنْهَمِ قَالَ  
ذَخَلْتُ أُمَّ وَأَمْرُ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى  
فَاطِمَةَ بِنْتِ نَسِيسَ مَسْأَلَتَهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ  
أَبِي عَمْرٍو بْنِ خُصْفٍ فِي قُبُورَةٍ فَمَرَجَ فِي  
غُرُورٍ نَحْرًا وَسَاقِ الْأَحْبَابِ بَنُو خَدِيسَةَ ابْنِ  
مُهْدِيٍّ وَزَنَاءٌ قَالَتْ فَزَوَّجْتُهُ فَمَنْزِلِي اللَّهُ بِأَبِي  
زَلَمٍ وَكَرَّمَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَلَمٍ

۳۷۱۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۱۵- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ كَيْسٍ- زَمَنَ ابْنِ  
الرَّسَيْمِ فَخَذَلْتُهَا أَنْ زَوَّجَهَا طَلَّقَهَا طَلَقًا بَنَاءً  
بَنُو خَدِيسَةَ سَلَمَانَ

۳۷۱۶- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے  
تین طلاق دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مکان  
دلوایا نہ نفقہ۔

۳۷۱۶- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ كَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي  
زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنِي وَلَا نَفَقَةَ

۳۷۱۷- ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے  
ذکر کیا کہ عیسیٰ بن سعید نے عبدالرحمن کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کو  
طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور عروہ نے اس بات پر انھیں الزام

۳۷۱۷- عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ  
غُرُوجُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِنِ فَغَصَبِ بِنْتِ حَبِو  
الرَّحْمَنِ بِنِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا فَأَحْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ



دیا تو لوگوں نے کہا کہ فاطمہ بھی توجہ طلاق کے شوہر کے گھر سے نکل گئی تھیں۔ سو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان کو خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ فاطمہ کو اس حدیث کا بیان کرنا چاہیے۔

۳۷۱۸- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی و بد چالائی کریں تو حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ وہ لوگ گھر میں چلی جائیں۔

۳۷۱۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ کو یہ کہا خوب نہیں ہے کہ مطلقہ طلاق کو نہ مکان ہے نہ نقد۔

۳۷۲۰- عبدالرحمنؓ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ ابن زبیرؓ نے جناب عائشہ صدیقہؓ سے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ قاتل عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دیں اور وہ نکل گئی یعنی شوہر کے گھر سے۔ انھوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ عروہ بن زبیرؓ نے کہا کہ آپ فاطمہ کی بات نہیں سنتیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کو اس قول کے بیان کرنے میں کچھ خیر نہیں ہے۔

فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَقَالُوا إِنَّ فاطِمَةَ فُذِّعَتْ حَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَيُّتْ عَابَتُهُ فَاغْرَضَهَا بِأَذْيَالِك فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بَسْتُ فَوَيْسَ عَمْرٍ فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْخَبْرَ.

۳۷۱۸- عَنْ فاطِمَةَ بَسْتُ فَوَيْسَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُتَعَمَّك عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ.

۳۷۱۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ عَمْرٍ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا قَالَ تَعْبِي قَوْلَهَا لَا سَكَنِي وَلَا نَفَقَ.

۳۷۲۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيَ إِلَى قَاتِلَةٍ بَسْتُ الْحَكَمَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ابْنَةُ فَحَرَجَتْ فَقَالَتْ بَسْمًا صَنَعْتُ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا حَبَرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَلِكَ.

(۳۷۲۰) ☆ فاطمہ بنت قیس کی جو روایتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ کسی میں مذکور ہے کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں کسی میں طلاق بد مذکور ہے کسی میں مطلق طلاق کا ذکر ہے نہ دیکھا کہ شہید تعلیق اس میں یوں ہے کہ نکل اس کے ان کے شوہر نے دو طلاق دی تھیں اور یہ تیسری ہوئی جس کے بعد وہ جدا ہوئیں غرض جنھوں نے طلاق بد ذکر کی ان کی مراد یہی تھیں جن طلاق ہیں اور طلاق کے کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ یا نہ جس کو عقد اور مکان اور عین الخطب اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہاء کا قول ہے کہ اس کو عقد اور مکان بد ضروری ہے حد تک اور ان میں اختلاف ہے کہ اس کے نہ عقد ہے نہ مکان اور امام مالک اور امام شافعی نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ کہ عقد اور ہر ایک کے دلائل شرعی تو دی میں متعلق مذکور ہیں اور ان کو حضرت نے انہیں ام حکوم چاہا کے گھر میں رہنے کا جو حکم دیا اس سے عمل لوگوں نے امتداد کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا بھی کی طرف جائز ہے بخلاف مرد کے کہ اس کو عورت ابھی کی طرف نظر دینا نہیں اور یہ مذہب ضعیف ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ دونوں کو ابھی کرنا حرام ہے۔ چنانچہ یہ آیت صاف اس پر دلیل ہے کہ فرمایا اللہ پاک لَقُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ مِمَّا يَصَاحُونَ یعنی کہ دو آدمی اپنی اپنی آغوشیں اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث نبوی کی جو موطی ہے جو کہ روئے رکھیں اپنی آغوشیں اور کہ دو مومن اور قول سے کہ روئیں وہ اپنی اپنی آغوشیں اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث نبوی کی جو موطی ہے جو

باب: معتدہ ہائے نکاح اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکاح ضرورت کے واسطے روا ہے

۳۷۲۱- جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی اور انھوں نے چاہا کہ اپنے باپ کی کجگوری توڑ لیں۔ سو ایک شخص نے ان کو بھڑکا ان کے باہر نکلے۔ اور وہ نئی عتک کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ نے فرمایا کہ نہیں تم ہاں اور اپنے باپ کی کجگوری توڑ لو۔ اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا بھلا ہو) یاد کوئی نیکی کر دو (کہ تمہارا بھلا ہو)

بَابُ خُرُوجِ الْمُعْتَدَةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا

۳۷۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ طَلَّقْتُ خَالَتِي فَلَا ذَنْبَ لِي أَنْ تَعُدَّ نَحْلَهَا فَرَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَنْتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ (( بَلَى فَعُدِّي تَخْلُكُ فَإِنَّكَ عَسَى أَنْ تَصْدَقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا ))

باب : وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا یہ وہ اور مطلق کے لیے

بَابُ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ

۳۷۲۲- عیہ اللہ بن عبد اللہ نے کہا کہ ان کے باپ نے عمر بن عبد اللہ کو لکھا کہ وہ سیدہ بنت حارثؓ کے پاس جائیں اور ان سے ان کی حدیث کو دریافت کریں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ

۳۷۲۲- عَنْ عِيَةَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْكَاهِلَةَ كَتَبَ إِلَيَّ شَخْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُرْزُوقِ الرَّحْمَرِيُّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سَيِّعَةَ

تمام سلسلہ کے کہ ام سلمہ اور جیوہؓ کی کے پاس حاضر تھیں اور عبد اللہ بن ام مکتومؓ کی حاضر ہوئے اور کئی نے ان سے فرمایا کہ وہ کہو کہ انھوں نے عرض کی کہ وہ بتا رہی ہیں آپ نے فرمایا کہ تم بتانا نہیں ہو کر یہ حدیث حسن ہے کہ ابوہریرہؓ اور تردیؓ نے اس کو روایت کیا ہے اور تردیؓ نے اس کو حسن کہا ہے عرض حدیث کاظمہ میں اس کی اہمیت نہیں ہے کہ تم عبد اللہ بن ام مکتومؓ کی طرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ تم کو ان کی نگاہ سے بچنے کی ضرورت نہیں نہ آئے گی جیسے اور کسی چٹا کے گھر میں رہنے سے چٹا آتی اور حضرت نے جو ابوہریرہؓ اور معاویہؓ کا کامل فرمایا یہ نسبت محمدؐ میں داخل نہیں اس لیے کہ حضورؐ کے وقت میں کسی کا ضروری حال بیان کرنا چاہا ہے کہ اس میں دوسرے کی خبر غلطی ہے عرض اس حدیث کاظمہ میں بہت سے فوائد ہیں اول جو طلاق عاقب ہوئی جو ترکہ خالق حلال قتل و دہش کے چھٹان ہوگا عقد کا پائش کے لیے اور بعضوں نے کہا نہ عقد ہے نہ نکاح۔ دہا ہوا سال کا کام بچہ مسئلہ پچھنے میں خاصا ہوا باہر نکالنے کا مکان عدت سے انظر ضرورت کے سامنا مستحب ہو ہا یہ بات نہاد صالحات مردوں کو بھی مگر اس طرح کی غلط محمدؐ نہ واضح ہو۔ فرض ای طرح کے اور بہت فوائد ہیں جو خوف قہولات نہیں ذکر کرے جس کو حضورؐ کو ہونی میں اور جہاں کرے۔

(۳۷۲۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ ہائے نکاح ضرورت کے وقت نکاح حالت عدت میں روا ہے اور یہی مذہب ہے مالکؒ اور شافعیؒ اور حنفیؒ اور لیثیہؒ اور احمدؒ اور دوسرے لوگوں کا کہ یہ سب قائل ہیں کہ دن کو ضرورت کے لیے نکاح روا ہے اور ای طرح سب حدیث و روایات شوہر میں بھی ان کے نزدیک روا ہے اور عدت و نفقات میں ابوہریرہؓ کے موافق ہیں۔ مطلقہ ہائے نکاح میں ان کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو باہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عدت دینے کی جگہ سے بھی مستحب ہے اس کے جوڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا اشارہ کرنا بھی صاحبِ قرع کو مستحب ہے۔

علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے جب انھوں نے آپ سے فتویٰ طلب کیا؟ سو عمر بن عبداللہ نے ان کو گھسا کر سیدہؓ نے ان کو خبر دی کہ وہ سعدؓ کے نکاح میں تھی اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھی اور غزوہ بدر میں حاضر ہوئی تھی اور چچہ الوداع میں انھوں نے وفات پائی اور یہ حاملہ تھی۔ پھر کچھ دیر نہ ہوئی ان کی وفات کو ان کا حمل وضع ہوا بعد وفات شہر کے۔ پھر جب اپنے نفاس سے فارغ ہوئیں تو انھوں نے سنگار کیا پیغام دینے والوں کے لیے اور ابوہریرہؓ ان کے پاس آئے اور وہ ایک مردھے قبیلہ بنی عبدالدار کے اور ان سے کہا کیا سبب ہے کہ میں تم کو سنگار کئے دیکھا ہوں شاید تم نکاح کا راز اور کھتی ہو؟ اور اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک تم پر چار مہینے اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب انھوں نے مجھ سے یوں کہا تو میں اپنے بچے کو لڑھکا کر شام کو حضرت کے پاس آئی اور آپ سے پوچھا۔ آپ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت اپنی عدت پوری کر چکی جب کہ میں نے وضع حمل کیا اور حکم دیا مجھ کو نکاح کا جب میں چاہوں۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں ہوتا کہ کوئی عورت نکاح کرے بعد وضع حمل کے اسی وقت اگرچہ وہ ابھی خون نفاس میں ہو مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اس کا شوہر اس سے محبت نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو۔

۳۷۲۳- سلیمان بن یزید سے روایت ہے کہ ابو سلمہؓ اور ابن عباسؓ دونوں ابوہریرہؓ کے پاس جمع ہوئے اور اس عورت کا ذکر کرنے لگے جو اپنے شہر کے مرنے کے بعد کئی رات کے پیچھے نفاس میں ہو جائے یعنی وضع حمل کرے تو ابن عباسؓ نے کہا کہ دونوں عدتوں میں جو اجز میں پوری ہو وہ پوری کرے اور ابو سلمہؓ نے کہا کہ وہ اسی وقت عدت پوری کر چکی اور ان دونوں میں آپس میں تنازع ہونے لگا سو ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں اپنے پیچھے کے

بِسْمِ الْحَمْدِ الْاَسْمَاءُ كَسَلَتْهَا عَنْ حَبِيبَتِهَا وَغَمًا فَالْتَمَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَسْتَقْتُهُ فَكَلَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ مُّغْبِرَةً اَنْ سَمِعَتْ اَمْرَهُ اَنْهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدٍ بْنِ حَوْفَةَ وَهُوَ فِي نَيْ غَابِرٍ مِنْ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شَيْبَةَ بَنِي قُرَيْشٍ عَنَّا فِي حَقِّ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَسْئَلْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَقَايِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ يَغَابِرِهَا تَحْمِلُكَ لِلْعُطْبِ فَخَلَّ عَنِهَا اَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَيْتِكَ رَجُلٌ مِنْ نَبِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي اُرَاكِ مَتَحَمِلَةً لَعَلَّكَ تَرَجِيْنَ الشَّكَاحَ اِنَّكَ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِشَاكِيَةٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ فَلَمَّا سَمِعَتْ قَالَتْ اِنْ لِيْ ذَلِكْ خَشَعْتُ عَلَيَّ يَإَيُّهَا حِيْنَ اَسْتَيْتُ فَاتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكْ فَاقْبَابِيْ بِأَنِّيْ قَدْ حَمَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَأَمْرِيْ بِالزَّوْجِ اِنْ بَدَأَ لِيْ قَالَ اِنَّ شَيْبَةَ قَدْ أَرَى بَأْسًا اَنْ تَزْوَجَ حِيْنَ وَضَعْتَ وَإِنْ كَانَتْ فِيْ ذِمَّتِهَا غَيْرُهَا لَا يَغْرِبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْفُرَ.

۳۷۲۴- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ يَسَارٍ اَنْ لَهَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَمِنْ عَشِيْرِ الْجَنْحَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهِيَ يَذْكُرُ مِنَ الْمَرْأَةِ تَفْسُرُ بَعْدَ وَقَايِهِ زَوْجَهَا بِبَيْتٍ فَقَالَ اِنَّ عَشِيْرَ عَبْدِ اللّٰهِ اَمِيْرُ الْاَحْلَابِ وَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَخَمَلًا يَسْتَرْعَانِ ذَلِكْ قَالَ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ اَمِيْرِ اَحْمِيْ نَحْيِيْ اَلَا سَلَمَةُ كَسَلَتْهَا كَرِيْمًا تَوَكَّلِيْ اَمِيْرَ

ساتھ ہوں یعنی ابو سلمہ کے۔ غرض کہ یہ جو این عباس کے مولیٰ تھے ان کو ام سلمہ کے پاس روانہ کیا تاکہ ان سے جا کر پوچھیں۔ سو وہ ان کے پاس آئے اور لوٹ کر خبر دی کہ ام سلمہ نے کہا ہے کہ سیدہ ام سلمہ کو نفاس ہوا انکے شوہر کی وفات کے کئی رات بعد سے اور پھر انھوں نے جناب رسول اللہ سے ذکر کیا اور آپ نے ان کو نکاح کا حکم دیا۔

۳۷۲۳- یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مگر یہ کی روایت میں یہ ہے کہ ام سلمہ کے پاس کسی کو روانہ کیا کہ یہ کرب کا نام نہیں ہے۔

باب: سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے

۳۷۲۵- زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے میں ابو مسنن ام حبیبہ کے پاس گئی جب ان کے باپ ابو سفیان گزر گئے تو ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جو زرد تھی غلوطی (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) تھی یا کوئی اور خوشبو تھی پھر ایک لڑکی کو (اپنے ہاتھوں سے) لگائی پھر ہاتھ اپنے کانوں پر بھیر لیے اور کہا قسم اللہ کی مجھے خوشبو کی حاجت نہیں مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خبر پر عمل نہیں ہے اس قصص کو جو یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مرد سے پر حق

عَلَيْهِ بِأَيِّ أُمَّ سَلَمَةَ يُسَالِّطُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَتْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ نَهَيْتُ بَعْدَ وَفَاتِهِ زَوْجَهَا بِذَلِّ وَإِنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.

۳۷۲۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ الْبَثِّ قَالَ بِي حَبِيبَةٍ فَأَرْسَلُوا إِلَيَّ أُمَّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمِّ كَرْتًا.

بَابُ وَجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذَلِكَ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

۳۷۲۵- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ حَذِوُ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَعَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تَوَفَّيْتُ أَبَا سَلَمَةَ فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَبِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ مَخْلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَلَتَعَنَّتْ مِنْهُ حَارِجَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِغَارِضَتِهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالْعَلْبُسِ مِنْ حَارِجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمُبْتَدِ ((لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ تَزْوِجَ))

(۳۷۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث حاکم کی یہی ہے کہ وہ وضع حمل کرے اگرچہ شوہر کی وفات کے ایک لمحہ کے بعد کیوں نہ ہو اور شوہر کے غسل میت کے قتل کیوں نہ ہو اور اسی وقت اس کو نکاح دے اور یہی قول ہے بلکہ اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور طحاوی امت کا۔ اور جو سو اس کے ہے وہ وہاں ہوتا ہے اور قاضی القضاات نہیں اور یہ آیت ان سب کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَزَوِّجُوا الْأَحْمِلَ ائْتَمَرُوا أَنْ بَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ يَحْيَىٰ بَيْتَ الْبَنَاتِ لِيَكُنَّ مِنَ الْغَائِبِينَ۔ اور آیت عام ہے شامل ہے اس عورت کو جس کو طلاق دی جائے یا جس کا خاوند مر جائے اور قصص ہے اس آیت کو جس میں حدیث وفات کی چار بیبیں دس دن تک گور ہیں۔ (تو کی نکلا)

دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند کے لیے سوگ کرے چار مہینے  
دس دن تک۔

۳۷۲۶- زینب نے کہا پھر میں زینب بنت جحش کے پاس گئی  
جب ان کے بھائی مرے۔ انھوں نے مجھے خوشبو منگائی اور لگائی  
پھر کہا قسم خدا کی مجھ کو خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر میں نے سنا  
رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے منبر کسی کو درست نہیں جو  
یقین رکھتا ہو اللہ پر اور چھپے دن پر کہ سوگ کرے کسی مرد سے پر  
تین دن سے زیادہ سوائے اس عورت کے جس کا خاوند مر جائے  
۱۰ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۲۷- زینب نے کہا میں نے اپنی بی ام المومنین ام سلمہ  
سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت رسول اللہ کے پاس آئی اور کہنے  
لگی یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اس کی آنکھیں دیکھتی  
ہیں کیا سر نہ لگائے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر اس عورت نے  
پوچھا وہ کیا تین بار۔ آپ نے فرمایا نہیں ہر بار پھر آپ نے فرمایا  
اب تو حدت کے چار مہینے دس دن ہیں جاہلیت میں تو عورت  
ایک برس پر سے بھی بچھکتی تھی۔ حمید جو روای ہے اس حدیث کا  
اس نے کہا میں نے زینب سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے۔

۳۷۲۸- زینب نے کہا (جاہلیت کے زمانے میں) جب عورت  
کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گونسلے میں کھس جاتی بُرے سے برا کھڑا  
ہو جاتا خوشبو لگاتی نہ کچھ اور یہاں تک کہ ایک سال گزر جائے پھر  
ایک باہر اس کے پاس لاتے گدھا یا بکری یا چنیا جس سے وہ اپنی

بالہ والیوم الآخر تُجِدُّ عَلَى مَهَبٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ  
إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا))۔

۳۷۲۶- قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ  
بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تَوَفَّيْتُ أَخَوَهَا فَذَعَتْ بِطَبِيبٍ  
فَمَسَّتْ بِهِ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّبِيبِ مِنْ  
حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ (( لَا تَجْلُ لِمَرْأَةٍ  
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَهَبٍ فَوْقَ  
ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ))۔

۳۷۲۷- قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ  
تَقُولُ حَمَانَتِ امْرَأَةٍ قَالِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تَوَفَّيَتْ  
عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَكَشَفْتُهَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْرُئِينَ  
لَوْ تَفَانَا كُلُّ ذِيكَ يَقُولُ لَا تُؤْمِ قَالِ (( إِنَّمَا هِيَ  
أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي  
الْخِجَابِ تَوَفِّي بِالْبُغْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْخَوَلِ ))۔

۳۷۲۸- قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَوَفِّي  
بِالْبُغْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْخَوَلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ  
فَسْرَأَةً إِذَا تَوَفَّيْتُ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلْتُ جَفْثًا  
وَلَيْسَتْ شَرًّا بِيَابِهَا وَلَمْ تَسِرْ طِبًا وَلَا شَيْئًا

(۳۷۲۸) ☆ نوٹی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو سوگ کرنا واجب ہے اور اس پر غلام کا  
اطلاق ہے مگر اس کی تحصیل میں اختلاف ہے تو واجب ہے یہ سوگ ہر اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اگرچہ اس کے خاوند نے اس سے  
برلاع نہ کیا ہو وہ کس ہو یا وہ کسی سے یا وہ کسی سے نہ ہو ہے نام شافعی اور جمہور غلام کا اور عقیقہ اور اجہ اور اور بعض مالکیہ کے نزدیک اگر عورت  
اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر یہ حدت واجب نہیں ہے بلکہ حدت غاس ہے مسلمان عورت سے۔ اسی طرح لوطی اور نابالغ عورت پر بھی  
حدت وفات نہیں ہے اور مرد پر تو بالابلاع حدت نہیں ہے اسی طرح اس لوطی پر جس کا باگ مر جائے اسی غفر۔ اس حدیث سے ہے

حَتَّى نَمُرَ بِهَا سَهَةً ثُمَّ نُؤْتِي بِهَا ذُو جِمَارٍ أَوْ ذَا  
لَوْ حَبْرٍ قَطْعَتُ يَوْمَ تَقْلَقُا لَقَضَيْتُ بِهِنَّ إِنْ مَا ت  
ثُمَّ نَمْرُجُ قَطْعَتِي بَعْرَةً قَرَضِي بِهَا ثُمَّ تَرَايَعُ  
بَعْدَ مَا شَانَتْ مِنْ طَلَبِ لَوْ غَيْرِهِ

عدت کو توڑی (اس جانور کو اپنی کھال پر رگڑتی یا پٹتا تھا اس پر پھیرتی)۔  
ایسا بہت کم ہو تاکہ وہ جانور زخمی رہتا (اکثر مر جاتا یا کچھ شیطان کاڑ  
ہو گیا اس کے بدن پر میلی کھلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہر دار  
باد چڑھ جاتا اور گاڑ جانور پر اثر کر ڈالتا گاڑ) پھر وہاں نکلی ایک جنگلی  
اس کو دے اس کو پیچ کر پھر جو چاہتی خوشیود خیرہ لگائی۔

۳۷۲۹- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تَوَتَّيْ  
حَبِيبَ بِلَامٍ حَبِيبَةً فَذَعَنْتُ بِسَفَرَةٍ فَمَسَحَتْهُ  
بِلَوْنِهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا اسْتَنْعَ هَذَا بِلَانِي سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «لَا يَجِلُّ لِلْمَرْأَةِ نَوْبُ  
بِلَالِهَا وَنَوْبُومِ الْأَجْرِ أَنْ تُجِدَ فَوْقَ لَهَا إِنْ  
عَلَى ذَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا».

۳۷۲۹- زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے ام حبیبہ کا کوئی  
رشتہ دار مر گیا انھوں نے زہر خوشبو لگائی اور ہاتھوں پر لگائی پھر  
فرمایا میں یہ کام اس لیے کرتی ہوں کہ میں نے سارے رسول اللہ سے  
آپ فرماتے تھے جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر  
اس کو درست نہیں سوگ کرنا کسی شخص پر تین دن سے زیادہ مگر  
عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۳۰- وَحَدَّثَنِي زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبِ  
ذَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَنْ امْرَأَةٍ  
مِنْ بَعْضِ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۳۰- اور زینب نے ایسے ہی حدیث پہلی میں (ام سلمہ) سے  
نقل کی اور ام المومنین زینب سے یا اور کسی بی بی سے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۷۳۱- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ تَوْحِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ  
بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تَوَتَّيْ  
ذَوْجَهَا فَعَامَلُوا عَلَى حَبِيبَتِهَا فَأَتَا النَّبِيَّ ﷺ  
فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «قَدْ  
كَانَتْ إِحْدَاكُمُ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَهْلِهَا  
أَوْ فِي شَرِّ أَهْلِهَا فِي بَيْتِهَا حَتَّى إِذَا مَرَّ كَلْبٌ  
وَعَتَّ بِعُورَةٍ فَحَرَجَتْ أَفْعَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا».

۳۷۳۱- حمید بن توحید سے روایت ہے میں نے سنا زینب سے جو  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں انھوں نے سنا اپنی ماں سے کہ  
ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھوں کا کونڈر کوڑا ہوا وہ  
آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی سرمد  
لگنے کی۔ آپ نے فرمایا تم میں کی ایک اپنے برے گھر میں کپڑا یا  
برا کپڑا پہن کر سال بھر چلتی۔ پھر جب سن لگتا تو بیچی پھینک کر  
باہر نکلتی۔ کیا چار مہینے دس دن تک مبر نہیں کر سکتی۔

۳۷۳۲- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ تَوْحِيدٍ بِإِسْنَادٍ يَحْتَسِبُ  
جَمِيعًا حَدَّثَنَا أُمُّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدَّثَنَا أُمُّ

۳۷۳۲- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

لو سوگ والی عورت کے لیے سرے کا کھانا حرام ہونا لگا ہے اگرچہ ضرورت ہو۔ اور سوط میں ایک حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ عدت  
کو سرد لگائے اور دن کو چھ ڈالے اور ان دونوں حدیثوں میں کیا ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بائبل بارست ہے اور جو ضرورت ہو تو بھی  
دن کو لگنا درست نہیں اور رات کو درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے۔

سَلَمَةُ وَأَخْرَجَ مِنْ الزَّوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَمْرًا لَمْ  
تُسَمَّهَا زَيْنَبُ تَحْوِ حَبِيبَةُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْفَلَةَ  
۳۷۳۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذَكَّرْنَ أَنَّ  
امْرَأَةً قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَذْكُورَتٌ لَهُ أَنَّ بَنَاتِ  
لَهَا تُؤْفِقُ عَنْهَا زَوْجَهَا فَاشْتَكَتْ عَلَيْهَا فَوَيْ  
تُرِيدُ أَنْ تَكْثُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَذِ  
كَانَتْ إِخْلَافًا قَرْمِي بِالْفُغْرَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
الْحَوَلِ وَأَنَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ))

۳۷۳۴- عَنْ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا  
أَتَى أُمِّ حَبِيبَةَ نَبِيُّ أَبِي سَلَمَةَ دَفَعَتْ فِي الْيَوْمِ  
الثَّلَاثِ بِصَفْرَةٍ فَسَخَتْ بِهِ ذَوَاعِيهَا وَخَارِصَتِهَا  
وَقَالَتْ كَفْتُ عَنْ هَذَا غِيَةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
يَقُولُ (( لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ تَزَوُّمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ أَنْ تَجِدَ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا  
تُجِدُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ))

۳۷۳۵- عَنْ حَفْصَةَ أُمِّ عُرَيْشَةَ قَالَتْ عَنْ  
بِكْتَمِهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ (( لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ تَزَوُّمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ أَوْ تَزَوُّمٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تَجِدَ عَلَى  
مِثْرِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَهْمٍ إِلَّا عَلَى (زَوْجِهَا) ))

۳۷۳۶- وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْفَرَّازِ يَقِي أَنَّهُ سَمِعَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادٍ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ رَوَاهِو.

۳۷۳۷- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ  
تَحَدَّثَتْ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِ حَبِيبِ اللَّهِ وَابْنِ  
دِينَارٍ وَزَكَةَ فَإِنَّهَا تَجِدُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

۳۷۳۳- ام المومنین ام سلمہ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ  
عہما عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا میری بیٹی کا شوہر حرم گیماس کی  
آنکھ دکھائی ہے میں چاہتی ہوں سرمد لکھوں اس کے۔ آپ نے  
فرمایا تم میں کی ایک سال پورا ہونے پر بیٹھی بیٹھ سکتی اور یہ تو چار  
مہینے دن ہیں۔

۳۷۳۴- زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے جب ام حبیبہ کو  
ان کے باپ ابوسفیان کے مرنے کی خبر پہنچی انھوں نے تیسرے  
دن زرد خوشبو منگائی اور دونوں ہاتھوں اور گالوں کو لگا کر اور کہا  
مجھے اس کی احتیاج نہ تھی مگر میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ سے  
آپ فرماتے تھے نہیں درست اس کو جو ایمان لائے اللہ پر اور  
پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے  
خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۳۵- ام المومنین حفصہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے  
یادوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں حلال اس کو  
جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لائے اللہ اور اس کے  
رسول پر سوگ کرنا کسی مرد سے پر تین دن سے زیادہ البتہ  
عورت اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

۳۷۳۶- اس سند سے بھی نہ کو رد ہوا حدیث مروی ہے۔

۳۷۳۷- ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل روایت ہے جو  
اوپر گزری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عورت اپنے خاوند پر سوگ  
کرے چار مہینے دس دن تک۔

۳۷۳۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۳۸- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ نَعِيٍّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بَشَنَى حَبْرِيٍّ. ۳۷۳۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لَا تُجْبَلُ بِالْمَرْأَةِ تَوْبَتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِنْ تَجِدَ عَلَى فِتْنَةٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا )).

۳۷۳۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت یقین رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کا اس کو حلال نہیں ہے کسی مرد سے سوگ کرنا تین دن سے زیادہ سوا اپنے خاوند کے۔

۳۷۴۰- عَنْ أُمِّ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا تُجْبَلُ امْرَأَةٌ عَلَى مِثَرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَوْ بَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَنْسَى لَوْثًا مَضُوعًا إِلَّا تَوْبَةً غَضَبٍ وَلَا تَكْتَحِبِلْ وَلَا تَمْسُ طَبِيبًا إِلَّا إِذَا طَهَّرَتْ ثُبَّةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَطْفَارٍ )).

۳۷۴۰- ام عبیدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی مرد سے تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اور سات دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا اور سرمہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی قطریاں لگا دے (خوشبوؤں کا نام ہے) کلاہ تنہا کرے (بھدیا کی کنک نہ کر دینت کے)۔

۳۷۴۱- عَنْ جِشَامِ بْنِ أَسَاوٍ وَقَالَا (( عِنْدَ أَذْنَى طَهْرٍهَا ثُبَّةً مِنْ قُسْطٍ وَأَطْفَارٍ )).

۳۷۴۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔

۳۷۴۲- عَنْ أُمِّ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا لَنَهَى أَنْ تُجْبَلَ عَلَى مِثَرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَوْ بَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَكْتَحِبِلْ وَلَا تَغْتَلِبْ وَلَا تَنْسَى لَوْثًا مَضُوعًا وَقَدْ رُخِصَ بِالْمَرْأَةِ فِي طَهْرِهَا إِذَا انْقَضَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَنِيحِيهَا فِي ثُبَّةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَطْفَارٍ.

۳۷۴۲- ام عبیدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا شیخ کی جاتی تھیں ہم کسی مرد سے سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک کوڑ نہ سرمہ لگاتے تھے اور نہ خوشبو کوڑ نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی قطرہ اور اظفار کا استعمال کرے (بدبودور کرنے کو) وظلہ الموفق والمعین۔

(۳۷۴۰) عصب کہتے ہیں جن کی ہاڈ کو جو کڑیوں در (پتھکا) کے طور پر ہوتی ہے سر اور سلیڈا سلیڈ اور سبز یا سفید اور سیاہ اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت ہے غار اور اس کے پھل سے رنگ لگتا ہے لیکن متذکرے کے علاوہ نے تصدیق کیا ہے کہ سوگ دینی عورت کو کسم کے رہنے ہوئے کپڑے پہنانا درست نہیں نہ اور کسی رنگ کے مگر کالے رنگ کے درست ہیں۔ جب قیل ہے عروہ بن الزبیر اور ابولکد اور شافعی کا۔ اور زہری نے ان کو بھی کر دیا کہا ہے اور عروہ نے عصب کو بھی کر دیا کہا ہے اور زہری نے اس کو ہاڈ کہا ہے اور امام مالک نے عصب کے موٹے کپڑے کو ہاڈ کہا ہے۔ اور عروہ نے اصحاب کے نزدیک اس کی حرمت زیادہ کی ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اس شخص کی جس نے ہاڈ کر دیا ہے لیکن متذکرے نے کہا امام مالک نے سفید کپڑوں کو ہاڈ کر دیا کہا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عروہ سفید کپڑوں سے جن سے آرائش موعظ کیا ہے اسی طرح عروہ کپڑوں سے۔ اور عروہ نے اصحاب نے کہا کہ اور تک درست ہے جن سے دینت کا قصد ہو اور زہری کپڑا ہاڈار سے ہے اور زہری جامع یا سونے کا پیندار سے نہیں ہے اسی طرح مویج کا پیندار بھی ناہائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مویج کا پیندار سے ہے۔ (توقنی)



## کِتَابُ اللَّعَانِ (۱) لعان کا بیان

۳۷۴۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَمِيرَةٍ  
أَنْ عُوَيْبِرًا أَلْعَنَ لِيَّ حَذَاءً إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ  
فَالْعَصَادِيُّ فَقَالَ لَهُ لَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا  
وَحَدَّ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَبْطَلَهُ يَفْتَلُوهُ أَمْ كَيْفَ  
يَقُولُ فَمَنْ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ وَرَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَرِهَ  
اللَّهُ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسَابِلَ وَغَهَاظَ حَتَّى  
كَثُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَضِعَ عَاصِمٌ إِلَى أُمِّهِ  
حَذَاءً عُوَيْبِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ بِنَادَا قَالَ لَكَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْبِرٍ لَمْ تَأْتِنِي  
بَسْمِ فَذُكْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُسَالَةَ لِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْبِرٌ وَاللَّهِ لَا  
أَتَّبِعُ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَكُلَّمَا عُوَيْبِرٌ حَتَّى أَتَى

۳۷۴۳- سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
عویبر صحابی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا  
اے عاصم! بھلا اگر کوئی شخص اپنی جوڑو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے  
کیا اس کو مار ڈالے، پھر قسم اس کو مار ڈالو گے یا دیکھا کرے؟ تو یہ مسئلہ  
پوچھو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عاصم رضی  
اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس  
قسم کے سوالوں کو پسند کیا اور ان کی برائی بیان کی۔ عاصم نے جو  
رسول اللہ سے سنا وہ ان کو شوقی کر دیا۔ جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ  
کر آئے تو عویبر ان کے پاس آئے اور پوچھا اے عاصم! جناب  
رسول اللہ نے کیا فرمایا؟ عاصم نے عویبر سے کہا تو میرے پاس  
انجی چیز نہیں لایا۔ رسول اللہ کو حیران مسئلہ پوچھنا گوارا نہ ہو۔ عویبر  
نے کہا قسم خدا کی میں تو بارہ آؤں گا جب تک یہ مسئلہ آپ سے نہ  
پوچھوں گا۔ پھر عویبر آیا رسول اللہ کے پاس تمام لوگوں میں  
اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی

(۱) لعان کہتے ہیں ان گواہوں کو جو خدا کی بیعت سے نفی جاتی ہیں جب خدا کی بیعت کی کوڑا کی قسم لگائے اور گواہ نہ رکھتا ہو۔ چونکہ اس  
میں لعنت کا قلم لکھا ہوتا ہے اس لیے ان کو لعان کہتے ہیں۔ اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خدا کی جوڑو میں بیعت کے لیے جہاد ہو جاتی ہے اور پھر ان کا  
ماپ نکال دیا جاتا ہے۔

(۳۷۴۳) قوی نے کہا مرد حضرت کی وہ سوال ہیں جو بے ضرورت ہوں خاص کر جن میں مسلمانوں کی رسوائی ہو اور اگر دین کے  
ضروری سوال ہوں تو وہ میرے نہیں ہیں اور ایسے سوال تو پیش سما جائیں گے اور آپ ان کا جواب دیتے ہیں تو کیا پسند نہ کرے؟ اور عاصم کے سوال  
کو برا پہلنے کی یہ وجہ تھی کہ ابھی تک وہ قصہ واقع نہیں ہوا تھا اس کے پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی اور اس سے مسلمانوں کی رسوائی بھی ہوتی  
تھی کا فرم کو خوش کا موقع حاصل ہوتا تھا۔ قوی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بیعت کے پاس دیکھے اور نہ کا  
نہیں ہو جائے پھر وہ اس کو مار ڈالے اور عاصم کے پاس یہ بیان کرے تو اس پر قصاص ہے یا نہیں۔ اکثر ائمہ کے نزدیک اس کا بیان قبول نہ کیا ہے

بی بی کے پاس غیر مرد کو دیکھے اس کو بد ڈالے پھر آپ اس کو بد ڈالیں گے (اس کے قصاص میں) کوہ کیا کرے؟ رسول اللہ نے فرمایا تیرے اور تیری جوہر کے باب میں اللہ کا حکم اترا (یعنی آیت لعان کی) تو چاروں اپنی جوہر کو لے کر آئے۔ سہل نے کہا پھر دونوں میاں بی بی نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ کے پاس موجود تھا جب وہ فارغ ہوئے تو عویمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو اب رکھوں تو میں جو عورتوں پھر عویمرؓ نے اس کو تین طلاق دے دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ اس کو حکم کرتے ہیں شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ٹھہر گیا۔

۳۷۴۳- سہل بن سعد سے روایت ہے عویمر انصاریؓ جو نبی مکیان میں سے تھا عام بن عدی کے پاس آیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح پیسے لوہر گزری اور حدیث میں ابن شہاب کا قول بھی شریک کر دیا کہ پھر جدائی مرد کی عورت سے سنت ہو گئی لعان کرنے والوں میں اور اتنا زیادہ کیا کہ سہل نے کہا وہ عورت حاملہ تھی اس کے بچے کو ماں کی طرف نسبت کر کے پکڑے پھر یہ طریقہ جاری ہو کہ ایسا لاکا اپنی ماں کا وارث ہو گا اور وہ اس کی وارث ہو گی اپنے حصہ کے موافق۔

۳۷۴۵- ابن جریرؒ سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا حاتمین کا حال اور ان کا طریقہ سہل بن سعدؓ کی حد چاہے گا اور قصاص لازم ہو گا کہ جب زندہ کے گلوہ قائم ہو جائیگا مقتول کے دروہاں کا قہر کریں تو قصاص ساقط ہو جائے گا جہر علیہ مقتول صحت ہو جس کی سزا ہے۔

لہٰذا کے بعد جدائی کی کیفیت میں طلاق کا اختلاف ہے۔ ایک اور شافعی کے نزدیک خود لعان سے جدائی واقع ہو جاتی ہے اور بیش کے لیے اس عورت اور مرد میں نکاح حرام ہو جاتا ہے اور وہ حیض کے نزدیک پھر قاضی کے حکم کے بعد اپنی نہیں ہوتی اور جب طلاق اپنے تئیں جھڑپے تو پھر وہ عورت حلال ہو جاتی ہے۔ اور ایک اور شافعی کے نزدیک بھی طلاق نہیں ہوتی۔ اسی مختصر۔

(۳۷۴۳) ☆ یعنی حکم عورت کا لاکا یاں کا کر کے پائے گا اور وہ اس کا کر کے پائے گی اگرچہ زندہ کا لاکا ذکر نہیں پائی پھر ماں کے ذمہ میں تو نہ لاکا نہیں ہے اس لیے میراث ہدی ہوگی اور سب نعمتوں سے قائم رہے گا۔

(۳۷۴۵) ☆ یعنی خود لعان جدائی ہے طلاق کی حاجت نہ تھی اور ایک روایت میں ہے مجھ کو اس پر کوئی رنہ نہیں یعنی اب تیری تک لہ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ لُزِمْتُ رَسُلًا وَحَدَّ مَعَ مَرْأَتِي رَحَلًا لَهَيْتُهُ فَتَقَالُوهُ أَمْ كَيْفَ يَنْقُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( قَدْ نَزَلَ إِلَيْكَ وَلِي جَنَابَتِكَ فَادْعُهَا فَاتِّبِعْهَا )) قَالَ سَهْلٌ قَلْبًا وَنَاثًا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَلْبًا فَرَعَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَقْتُهَا قَلْبًا كَيْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ شِيعَابُ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَانِينَ.

۳۷۴۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْمُتَلَانِ أَتَى عَامِرَ بْنَ عَبْدِ وَاسِقٍ الْحَدِيثَ بِجَنَابَتِهِ حَدِيثَ مَالِكٍ وَالْعَرَجُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلُهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدَ سُنَّةٍ فِي الْمُتَلَانِينَ وَكَانَ فِيهِ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ حَاتِلًا فَكَانَ أَشْهَابُ يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ حَزَنَ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرُوتُهَا وَتَوَثَّرَ مِنْهَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا.

۳۷۴۵- عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ أَسْمَرِيٍّ أَنَّ شِيعَابَ عَنِ الْمُتَلَانِينَ وَحَنَ السُّنَّةَ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ

ہم نے اپنے گلوہ قائم ہو جائیگا مقتول کے دروہاں کا قہر کریں تو قصاص ساقط ہو جائے گا جہر علیہ مقتول صحت ہو جس کی سزا ہے۔

حدیث سے جو نبی ساعدہ میں سے تھا اس نے کہا انصار میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جوڑ کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اور اتنا زیادہ کیا کہ پھر دونوں نے لعان کیا سہد کے اندر اور میں موجود تھا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس شخص نے طلاق دی تین بار اپنی عورت کو رسول اللہ کے حکم کرنے سے پہلے پھر وہ جدا ہو گیا اس سے آپ کے سامنے آپ نے فرمایا یہی جدائی ہے درمیان لعان کرنے والوں کے۔

۳۶۴-۳- سعید بن جبیر سے روایت ہے مجھ سے پوچھا گیا لعان کرنے والوں کا مسئلہ معصب بن زبیر کی خلافت میں میں حیران ہوا کیا جواب دوں تو میں چلا عبد اللہ بن عمرؓ کے مکان کی طرف مکہ میں اور ان کے غلام سے کہا میری عرض کرو اس نے کہا وہ آرام کرتے ہیں انھوں نے میری آواز سنی اور کہا کیا جبر کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا اندر آسم خدا کی تو کسی کام سے آیا ہوگا میں اندر گیا تو وہ ایک کھل بچھے بیٹھے تھے اور ایک بچے پر لیک لگائے تھے جو چھل سے گھور کر بھرا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن! لعان کرنے والوں میں جدائی کی جائے گی؟ انھوں نے کہا سبحان اللہ بے شک جدائی کی جائے گی اور سب سے پہلے اس باب میں فلاں نے پوچھا جو فلاں کا بیٹا تھا رسول اللہؐ سے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو براکام کرے دیکھے تو کیا کرے اگر مرد سے نکالے تو بری بات

سُئِلَ مِنْ سَمِعُو أَبِي نَبِيٍّ سَاعِدَةً أَوْ رَحَلًا مِنْ الْإِنْسَانِ خَدَّ إِلَى نَبِيٍّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَحَلًا وَحَدَّ مَعَ امْرَأَتِهِ رَحَلًا وَذَكَرَ الْخُبَيْثَ بِوَسْمِهِ وَزَادَ فِيهِ خَلَاظًا يَبِيْ فَتَسْتَحِدُّ وَتَأْتِي شَاوِذَ وَقَالَ فِي الْخُبَيْثِ فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا تَتَلَّ أَنْ تَأْتِرَهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِيُّ ﷺ (( فَانْكُمُ الْفُضْرَيْنِ بَيْنَ كُلِّ مَفْلُوحَيْنِ ))۔

۳۷۴-۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سُمِلْتُ عَنْ الْمَفْلُوحَيْنِ فِي إِثَرِهِ مُصْعَبِ ابْنِ زُبَيْرٍ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا عَرِيتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِسَكَنَةٍ فَقُلْتُ لِلْعَلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ يَأْتِي قَابِلٌ مُسَمِعٌ صَوْبِي قَالَ ابْنُ حُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَرَأَى اللَّهُ مَا جَاءَ بَيْنَ هَذِهِ السَّاعَةِ وَالْخَاجَةِ فَذَعَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُتَعَرِّضٌ بَرَزَ فَعَنَّا مُتَوَسِّدًا وَسَادَةً حَشَوَهَا لِبَدًا قُلْتُ أَيْمَا عَبْدٍ الرَّحْمَنِ الْمُسْلِمَانِ ابْنِ ابْنِ زُبَيْرٍ بَيْنَهُمَا قَالَ سَبَّحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنْ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَدَّ بِنْتُ فَلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَزَّ وَحَدَّ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاجِسَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ نَكَحْتُمْ نَكَحْتُمْ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى بَنِي ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ

جو ہی بات نہی تو فلاں ہے موجب ہے۔

(۳۶۴-۳) یعنی اور جو جب کہیں اپنی جوڑوں کو اور شامہ ہوں ان کے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسے کسی کی گواہی ہے کہ چار گواہی دے اللہ کے نام کی قسم یہ شخص سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پشاور اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ختم ہے پانچویں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی قسم وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آئے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور بھی نہ ہو جائے گا فصل کہہ دے اور اس کی خبر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سب سے والا ہے عکس چاہتا تو کیا کچھ ہوتا۔ (موضح القرآن) یہ دلیل ہے ابو حنیفہ جو

لگائے گا اگر چہ رہے تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہے؟  
 رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے اور جواب نہیں دیا۔ پھر وہ  
 شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ۔ جو بات میں نے آپ  
 سے پوچھی تھی میں خود اس میں پڑ گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں  
 ۱۳۱ میں سورہ نور میں والذین یؤمنون الزواجمہم آخر تک۔ آپ  
 نے یہ آیتیں مرد کو پڑھ کر سنائیں اور اس کو نصیحت کی اور سمجھایا  
 کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے (یعنی اگر تو  
 جھوٹ طوفان یا نہ ستا ہے تو اب بھی بول دے 'عد عذوب کے اسی  
 کوڑے پڑ جائیں گے' مگر یہ جنم میں چلنے سے آسان ہے۔ وہ بولا  
 نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ سمجھا میں نے  
 عورت پر طوفان نہیں جوڑا۔ پھر آپ نے عورت کو بلایا اور اس کو  
 ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب سبیل ہے آخرت کے عذاب  
 سے۔ وہ بولی نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ سمجھا  
 ہے میرا خاوند جھوٹ بولا ہے۔ تب آپ نے شروع کیا مرد سے  
 اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر وہ سچا ہے  
 اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ خدایا پتھر ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو۔  
 پھر عورت کو بلایا اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر  
 مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ اللہ کا غضب اتنے اس پر اگر  
 مرد سچا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جدائی کرا دی ان دونوں میں۔

۳۷۴- اس سند سے بھی مندرجہ بالا روایت نقل کی گئی ہے۔

اِنِّیْ سَمِعْتُ اللّٰهَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَمَّا بَعِثَہُ فَاَمَّا  
 بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ سَأَلْتَنِ عَنْہُ فَاَدْ  
 اَنْتَلِیْتُ بِہِ فَاَمَرْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ہٰذَاہُ الْاَمْرُ فِی  
 سُورَةِ النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ اَزَّوْجَتْہُمْ فَمَلَّعْنٰہُمْ  
 عَلَیْہِ وَوَعَظَہُ وَذَكَرَہُ وَاعْبَرَہُ اِنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا  
 اَلْوَدَّ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِیْ یَعْتَلٰہُ  
 بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَیْہَا ثُمَّ دَعَاہَا فَوَعَّظَہَا  
 وَذَكَرَہَا وَاعْبَرَہَا اِنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَلْوَدَّ مِنْ  
 عَذَابِ الْآخِرَةِ فَالْتَّ لَا وَالَّذِیْ یَعْتَلٰہُ بِالْحَقِّ اِنَّہُ  
 لَكَاَنْتَ بَدَا بِالرَّجُلِ فَضَہَدَ اَرْبَعَ شَہَادَاتٍ بِاللّٰہِ  
 اِنَّہُ لَمِنْ الصّٰدِقِیْنَ وَالْحَاسِبِہُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰہِ عَلَیْہِ  
 اِنَّ كَانَ مِنْ الْكَذٰبِیْنَ ثُمَّ تَلٰی بِالْمَرْءِ فَضَہَدَتْ  
 اَرْبَعَ شَہَادَاتٍ بِاللّٰہِ اِنَّہُ لَمِنْ الْكَذٰبِیْنَ  
 وَالْحَاسِبِہُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰہِ عَلَیْہَا اِنَّ كَانَ مِنْ  
 الصّٰدِقِیْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَیْنَہُمَا۔

۳۷۴- وَ حَدَّثَنِیْہِ عَلَیْہِ مِنْ حُسَیْنِ السَّعْدِیِّ  
 حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ  
 اَبِی سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ قَالَ  
 سَمِعْتُ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ زَمَنِ مَصْعُبٍ بْنِ الزُّبَیْرِ  
 قُلْتُ اَخْبِرْ مَا اَقُولُ فَاَنْتَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ

ہماری کہ ان میں جب حاکم قرآن کریم اس وقت جدائی ہوئی ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے عدو کو گواہیاں دینی چاہیے اس کے بعد عورت کو۔ اگر عورت پہلے دے تو ان کی گناہوں کا اور الاغیہ کے نزدیک گناہ ہوگا۔

أَرَأَيْتَ الشُّلَابَيْنِ الْفَرَقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بَعْثَ  
خَدِيشَ ابْنِ نُسَيْرٍ.

۳۷۴۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا  
لعان کرنے والوں کو تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے، تم میں  
سے ایک جھوٹا ہے۔ آپ نے خاندہ سے فرمایا اب حیرا کوئی بس  
عورت پر نہیں ہے کیونکہ وہ تجھ سے بیٹھ کے لیے ہوا ہوگی۔  
مرد بولا حیرا میں یا رسول اللہ! جو اس نے لیا ہے۔ آپ نے فرمایا مال  
تجھ کو نہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال کا بدلہ ہے جو اس کی  
فرج تجھ پر عطا ہوگی اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہو گیا (بلکہ  
حیرے کو پروردگار ہوا جھوٹ کا)۔

۳۷۴۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
بِالشُّلَابَيْنِ جَسَدًا لَكُمَا عَلَى اللَّهِ اخِذْكُمَا كَذَابًا لَا  
سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ (( لَا  
مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهِمَا فَهُوَ بِمَا  
اسْتَخْلَفْتَ مِنْ فَرْجِهِمَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهِمَا  
فَهَذَا لَأَعْدُ لَكَ مِنْهَا )) قَالَ وَخَيْرٌ لِي وَوَكِيلٌ حَدَّثَنَا  
سُكَّانُ عَنْ عُمَرُو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ  
سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۷۴۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے  
جدائی کر دی بنی گھلان کی جو مرد اور مرد میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ چاہتا  
ہے تم میں سے کوئی جھوٹا ہے۔ پھر کیا تم میں سے کوئی توہ کرتا ہے؟  
۳۷۵۰- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے  
لعان کو پوچھا تو انھوں نے نقل کیا جناب رسول اللہؐ سے ایسا  
جیسے اوپر گزر۔

۳۷۴۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ بَيْنَ أُخْوَتَيْنِ الْفَخْلَانِ وَقَالَ (( اللَّهُ يَعْلَمُ  
أَنْ اخِذْكُمَا كَذَابًا فَهَلْ يَنْكُمَا نَابِي )).

۳۷۵۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ  
عُمَرَ عَنِ الْفَخْلَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ.

۳۷۵۱- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے مصعب نے جدائی نہیں  
کی لعان کرنے والوں میں۔ میں نے اس کا ذکر کیا عبد اللہ بن عمرؓ  
سے۔ انھوں نے کہا جناب رسول اللہؐ نے جدائی کر دی بنی  
گھلان کے مرد اور عورت میں۔

۳۷۵۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يَفَرَّقْ  
الْمُعْتَبَرُ بَيْنَ الشُّلَابَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ  
بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أُخْوَتَيْنِ الْفَخْلَانِ.

۳۷۵۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک  
مرد نے لعان کیا رسول اللہؐ کے زمانے میں پھر آپ نے  
جدائی کر دی دونوں میں اور بچے کا نسب ماں سے لگایا۔

۳۷۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ لَمْرَأَةً  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ هُوَ كَذِبُهُمَا قَالَ لَعَمْرُ

۳۷۵۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے لعان  
کر دیا اور میان ایک مرد انصاری اور اس کی عورت کے اور جدائی  
کر دی ان دونوں میں۔

۳۷۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

۳۷۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَأَلَ

۳۷۵۳- وہی جواب پر گزرد۔

۳۷۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَأَلَ  
لَبْنَةَ الْمُصَنَّبَةِ بِمِ الْمُسْتَحْبِ بِمَا جَاءَ رَجُلٌ مِنْ  
الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ لَمْ رَجُلًا وَخَذَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا  
فَقَتَلْتُمْ خَلْدُثُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتْلَتُهُ وَابْنُ سَكَنَتِ  
سَكَنَتِ عَلَى غَيْطٍ وَقَالَ فَأَسْأَلُكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ  
أَنَّ رَجُلًا وَخَذَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلْتُمْ خَلْدُثُمُوهُ  
أَوْ قَتَلَ قَتْلَتُهُ أَوْ سَكَنَتِ سَكَنَتِ عَلَى غَيْطٍ  
فَقَالَ ((اللَّهُمَّ افْتَحْ)) وَخَقْلٌ يَذْغُو فَتَزَلَّتِ ابْنَةُ  
الْفَقَانِ وَهَلْبِيْنَ بَرْمُونِ أَرَادَ أَنْهَمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ  
شَهَادَةٌ إِذَا أَتَتْهُمْ حَتَّىهِ الْآيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ  
الرَّجُلُ مِنْ تَبَى النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَاعَا فَضْهِدَ  
الرَّجُلُ أَرَبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنْ الصَّادِقِينَ  
ثُمَّ لَعَنَ الْخَبَابَةَ أَنَّ لَعَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنْ  
الْكَاذِبِينَ فَخَبَّتِ بِلَتْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ قَابَتِ فَلَقْنَتْ فَلَمَّا  
أُتِيَ قَالَ ((لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَفْنًا))  
فَخَابَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَفْنًا.

۳۷۵۵- عبد اللہ بن ہاشم سے روایت ہے میں محمد کی اہل بیت کو  
مسجد میں قہقہے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا اگر کوئی اپنی جورو  
کے پاس کسی مرد کو پائے اور منہ سے نکالے تو تم اس کو کوڑے لگاؤ  
گے (حد قذف کے) اگر مرد ڈالے تو تم اس کو مار ڈالو گے (قتل  
میں) اگر چپ رہے تو اپنا عصہ پی کر چپ رہے قسم اللہ کی میں جناب  
رسول اللہ سے پوچھوں گا اس مسئلے کو جب دوسرا دن ہوا تو جناب  
رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا میں نے کہا اگر کوئی  
فحش اپنی بی بی یا کچھ کسی کو پائے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے  
لگاؤ گے اگر مرد ڈالے تو تم اس کو بھی مار ڈالو گے اگر چپ رہے تو اپنا  
عصہ کھا کر چپ رہے (یہ بھی نہیں ہو سکتا) جناب رسول اللہ نے  
فرمایا اللہ کھول دے (اس مشکل کو) اور دعا کرنے لگے جب لعان  
کی آیت اتری۔ واللہین یومون الزواجہم ولم یکن لہم  
شہداء الا انفسہم۔ اخیر تک پھر اس مرد کا استحان لیا گیا لوگوں  
کے سامنے اور وہ پوراس کی جورو دونوں رسول اللہ کے پاس آئے اور  
لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار  
لعنت کہہ کے کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر لعنت ہے خدا تعالیٰ کی پھر عورت  
جلی لعان کرنے کو آپ نے فرمایا غم (اور اگر خداوند کی بات سچ ہے  
تو تو اپنے قصور کا اقرار کر) لیکن اس نے نہ مانا اور لعان کیا جب پہنچ  
سوز کر پلے تو آپ نے فرمایا اس عورت کا بچہ شاید کالے رنگ کا  
گھوگرہ یا بے ہاتھ والا پیدا ہوگا (اس شخص کی صورت پر جس کا  
خاوند کو گمان تھا)۔ پھر ویسا ہی کالا گھوگرہ یا بے ہاتھ والا پیدا ہوا۔  
۳۷۵۶- امش سے اس سنہ کے ساتھ اسی طرح منقول ہے۔  
۳۷۵۷- محمد سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا  
یہ کچھ کہہ ان کو معلوم ہے انھوں نے کہا کہ ہلال بن امیہ نے  
۳۷۵۷) یہ آپ نے قیافہ سے فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اس کے موافق کلام ہو سکتا ہے۔

نہت کی رنای اپنی بیوی کو شریک بن سماء سے اور ہلال بن امیہ  
براہ بن مالک کا مداری بھائی تھا۔ اور اس نے سب سے پہلے لعان کیا  
اسلام میں۔ روائی نے کہا پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا تو  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عورت کو دیکھئے وہ اگر اس کا بچہ سفید  
رنگ کا سیدھے ہل والا لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن  
امیہ کا ہے اور جو سرخی آنکھوں والا نکھو گر پالے ہالوں والا پتلی  
چڑیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سماء کا ہے۔ انسؓ نے کہا مجھ کو  
خبر چٹکی کہ اس عورت کا کڑا سر گھیں آکھ نکھو گر پالے ہال اور پتلی  
چڑیوں والا پیدا ہو۔

۳۷۵۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے  
پاس لعان کا ذکر ہوا۔ عاصم بن عدی نے اس میں کچھ کہا پھر وہ بٹے  
گئے۔ تب ان کے پاس ان کی قوم کا ایک شخص آیا اور شکایت کرنے  
لگا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا۔ عاصم نے کہا  
میں اس بلا میں مبتلا ہوا اپنی بات کی وجہ سے۔ پھر عاصم اس کو لے  
کر رسول اللہؐ کے پاس آئے۔ اور اس شخص نے سارا حال آپ  
سے بیان کیا وہ شخص زرد رنگ و بلا سیدھے ہالوں والا تھا۔ اور جس  
پر دعویٰ کرتا تھا وہ پر گوشت چڑیوں والا، کندم رنگ، سونا تھا۔  
جب رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کو کھول دے۔ پھر وہ عورت بچہ جنی  
جو مشابہ تھا اس شخص کے جس پر نہت تھی۔ جب جناب رسول  
اللہؐ نے لعان کروایا ان دونوں میں ایک شخص بولا اے ابن  
عباس! کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے لیے جناب رسول  
اللہؐ نے فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس  
عورت کو کرتا۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو  
مسلمانوں میں برائی کے ساتھ مشہور تھی (یعنی لوگ کہتے تھے کہ  
یہ فاحشہ ہے نہ گلو تھے نہ اقرار تھا)۔

۳۷۵۹- ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں

حِلَالُ بْنُ أُمِيَّةٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشْرِيكِ بْنِ سَمَاءَ  
وَكَانَ امْرَأَتُهُ مِنْ مَبْلُوكِ يَأْمُو وَكَانَ أَوَّلُ  
رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ قَلَّعَتُهَا فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ (( اُبْصِرْوهَا فَإِنَّ جَنَاحَتَا بِهِيَ تَبْصُرُ  
سَبِيحًا فَصِيءَ الْعَجَبَيْنِ فَهُوَ لِهَلَالِ بْنِ أُمِيَّةٍ وَإِنْ  
جَنَاحَتَا بِهِيَ أَتَخَلَّلَ خَدَّاهُ خَشْنُ السَّاقَيْنِ فَهُوَ  
لِشْرِيكِ بْنِ سَمَاءَ )) قَالَ فَأَنَيْتُ أَنَّهُمَا  
جَنَاحَتَا بِهِيَ أَتَخَلَّلَ خَدَّاهُ خَشْنُ السَّاقَيْنِ

۳۷۵۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ  
قَالَ ذُكِرَ اللَّعْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ قَوْلًا  
ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَتْهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُرُ إِلَيْهِ أَنَّهُ  
وَحَدَّ نَعِ أَعْلَاهُ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا أَتَيْتُ  
بِهَذَا بَلْ يَقْرَأُ فَخَبَّرَ بِهِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
فَأَعْبَرَهُ بِالَّذِي وَحَدَّ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَكَانَ ذَلِكَ  
الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِيحَ الشَّعْرِ وَكَانَ  
الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَحَدَّ عِنْدَ أَعْلَاهُ خَدَّاهُ أَقَمَ  
كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( اللَّهُمَّ  
يَبْنِ )) فَوَضَعَتْ شَبِيحًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ  
رُوحُهَا أَنَّهُ وَحَدَّ جَنْدَحًا قَلَّعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
تَبْصُرًا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّحْلِيلِ أَمِجِي  
الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَوْ رَجَعْتُ أَخَذْتُ  
بَغْيِي يَبْنِي رَجَعْتُ هَذِهِ )) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا  
تَلْغُ امْرَأَتُهُ كَانَتْ تَقْطَعُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوَّةَ.

۳۷۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمَلَأَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِسَلِّ حَبِيبِ النَّبِيِّ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرٌ التَّحْمُ قَالَ حَفْظًا قَطْعًا.

۳۷۶۰- عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَشَّوٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذَكَرَ الْمُشَافِعَانِ عَبْدُ أَبِي عَالِيٍّ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ لَأُعْطِيَ الْفَذَانَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ يَمِينَةٍ لَوَجَّهْتُهَا )) فَقَالَ ابْنُ عَالِيٍّ لَا يَنْتَفِئُ لِمَرْأَةٍ أَغْلَسَتْ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَشَّوٍ قَالَ سَبَّغْتُ ابْنَ عَالِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۳۷۶۰- قاسم بن محمد سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے ان کا ذکر ہوا تو عبداللہ بن شداد نے کہا ان میں وہ عورت تھی جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جنہیں وہ عورت دوسری عورت تھی جو علانیہ بدکار تھی۔

۳۷۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَعَ امْرَأَتِي وَرَحْلًا أَبْقَيْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَلَقَدْ بِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اسْتَغْفِرُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ )).

۳۷۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ انصاری (انصار کے رئیس) نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پائے (ناکرتے ہوئے) کیا اس کو مار ڈالے؟ رسول اللہ نے فرمایا نہیں۔ سعد نے کہا نہیں مار ڈالے قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ عزت دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اور صحابہ سے) سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں (یعنی تعجب ہے ان سے کہ ایسی بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے طبیعت اور غصہ کو دخل نہ دیتا چاہیے)۔

۳۷۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَى وَحَدَّثْتُ مَعَ امْرَأَتِي وَرَحْلًا أَزْمَيْتُهُ حَتَّى آتَيْتُ بِأَرْتَعَةِ شَهْدَانِ قَالَ نَعَمْ

۳۷۶۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی بی بی کے پاس غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اس کو مہلت دوں چار گواہوں تک؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

۳۷۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَحَدَّثْتُ مَعَ امْرَأَتِي وَرَحْلًا لَمْ أَتَمِّتْهُ حَتَّى آتَيْتُ بِأَرْتَعَةِ شَهْدَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لگاؤں؟ آپ نے فرمایا ہے شک۔ سعد نے کہا ہرگز نہیں میں تو قسم

(۳۷۶۱) ☆ سعد کا یہ کہنا خلافت کے طور پر نہ تھا کیونکہ خلافت بطریق کی کسر ہے بلکہ طبعیت اور غیرت کے جوش سے تھا۔  
(۳۷۶۲) ☆ یعنی روکنے کے بعدوں کو کتاہوں سے اور برا کہتا ہے گناہوں کو۔ نوٹی نے کہا یہ تاویل اس لیے کی کہ غیرت بدلوں کے حق میں تعمیر اور حرکت ہے اور یہ عمل ہے اللہ جل جلالہ کے حق میں۔



اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جلدی اس کا عاج  
تکوار سے کردوں اس سے پہلے رسول اللہؐ نے فرمایا سنا تمہارے  
سر وار کیا کہتے ہیں وہ بڑے غیرت دار ہیں اور میں ان سے زیادہ  
غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

۳۷۶۳- مخیر بن شعبہ سے روایت ہے سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ  
میں اپنی بی بی کے پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تکوار سے ہار ڈالوں کبھی  
نہ چھوڑوں۔ یہ خبر رسول اللہؐ کو پہنچی آپ نے فرمایا تم سعد کی غیرت  
سے تعجب کرتے ہو قسم اللہ کی میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور  
اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے۔ حرام کیا اللہ نے بے  
شرعی کی باتوں کو چھپی اور کھلی اسی غیرت کی وجہ سے اور کوئی شخص  
اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت دار نہیں ہے اور اللہ سے زیادہ کسی شخص  
کو عذر پسند نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ظالموں کو بھیجا شوخی  
اور ڈراتے ہوئے (تاکہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں عذر  
کر لیں اور توبہ کریں)۔ اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند  
نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا جنت کا (تاکہ بندے اس کی  
عبادت اور تعریف کر کے جنت حاصل کر لیں)۔

۳۷۶۵- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس روایت میں  
”غیر مضمح“ کے الفاظ ہیں اور ”غنا“ نہیں ہے۔

۳۷۶۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی  
فرارہ میں سے آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میری جورو کو  
ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہو تا کیونکہ میں کالا  
نہیں ہوں)۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا حیرے پاس لوٹتے ہیں؟  
اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ یوں کالا  
ہے۔ آپ نے فرمایا ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں خاکی

نعم قال کنا ولقدی بختک بالحق بلا کنت  
نأعاجله بالسيف کل ذلك قال رسول الله  
ﷺ (( استمعوا إلي ما يقول سيدكم إنه  
لعيور وأنا أخير منه والله أخير مني ))۔

۳۷۶۴- عن النخعيه بن شعبة رضي الله عنه  
قال قال سعد بن عبادة لو رأيت رجلا مع  
سيفه لضربته بالسيف غير مصبح عنه فبلغ  
ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال  
(( اتعجبون من غيرة سعد فوالله لاأنا أخير  
منه والله أخير مني من أجل غيرة الله خرم  
الفراسخ ما ظهر منها وما بطن ولا شخص  
أخير من الله ولا شخص أحب إليه العلو من  
الله من أجل ذلك بعث الله المرسلين  
مبشرين ونذيرين ولا شخص أحب إليه  
الميثاق من الله من أجل ذلك وعد الله  
الجنة ))۔

۳۷۶۵- عن عتب بن مالك بن عثيرة بهذا  
الإنشاء مثله وقال غير مصبح ولم يقل عنه۔

۳۷۶۶- عن أبي هريرة قال حله رسول بن  
نبي فرارة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال  
إن سرائي ولقد غلبت أسوة فقال النبي صلى  
الله عليه وسلم حل لك من إيلي قال نعم قال  
(( فما ألوانها )) قال حمراء قال (( هل فيها  
من أوزق )) قال إن فيها أوزقا قال (( فأنسي

(۳۷۶۶) یعنی نظر رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکا کہ لاکھیر انہیں ہے۔ لہذا ان کے اختلاف سے بھی بچ کر رنگ  
تلف ہوتا ہے اور کبھی دو حیل یا حیل کی تاثیر بھی پڑتی ہے۔ نوٹی نے کہا اور انہیں باپ دونوں سفید رنگ کے ہوں اور لاکھیر

بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا اس نے کہا کسی رنگ نے کھسبٹ لیا ہوگا۔

۳۷۶۷- زہری نے ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کی اس میں اتا فریق ہے کہ کہا اسے رسول اللہ امیری عورت نے لڑکایا وہ چاہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس کا انکار کروں اور دوسری حدیث میں اتا فریق ہے کہ پھر رسول اللہ نے اس کے انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔

۳۷۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حقیق ایک اعرابی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا اے رسول اللہ ﷺ! میری عورت نے کالا بچہ چاہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا تیرے پاس لوت ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا سرخ۔ آپ نے پوچھا کہ ان میں کوئی کالا بھی ہے؟ وہ بولا ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ رنگ کہاں سے آیا؟ اعرابی بولا کہ اے رسول اللہ ﷺ کسی رنگ نے کھسبٹ لیا ہوگا تو چاہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں بھی کسی رنگ نے کھسبٹ لیا ہوگا۔

۳۷۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

أَتَاهَا ذَلِكَ)) قَالَ (( غَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعَةً عَرَقٍ)) قَالَ وَهَذَا غَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعَةً عَرَقٍ.

۳۷۶۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْنُو حَدِيثِ ابْنِ عَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ مَقْعِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدْتُ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهَوَّ حَبْلُهُ بَعْرَضَ بَابٍ يَنْفُتُهُ وَزَادَ فِي أُخْبِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُرَاجَعْ لَهُ فِي الْإِسْنَادِ بِنْتُهُ.

۳۷۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَهَا اتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أُنْكِرُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ )) قَالَ نَعَمْ قَالَ (( مَا الْوَأْنُهَا )) قَالَ حَمْرٌ قَالَ (( فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ )) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَاتَى هُوَ )) قَالَ لَعْنَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَكُونُ نَزْعَةً عَرَقٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( وَهَذَا لَعْنَةُ يَكُونُ نَزْعَةً عَرَقٍ لَهُ ))

۳۷۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.



جس سیاہ رنگ کا بوجھا ہوا باپ دونوں کا ہے ہوں اور لڑکا گراہو جب بھی لڑکے کا سبب باپ ہی سے رہے گا اور کتابہ قذف کرنے سے قذف نہیں ہوگا۔ یہی قول ہے امام شافعی کا۔

## کِتَابُ الْعِتْقِ برہہ آزاد کرنے کے بیان میں

۳۷۷۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَعْطَى شِرْكَاءَ لَهُ فِي عِتْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَنْتَلِعُ نَمَنَ الْعِتْدِ قَوْمٌ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْغَدَلِ فَأَعْطَى شِرْكَاءَهُ جِصَصَهُمْ وَعَقَى عَلَيْهِ الْعِتْدَ وَإِلَّا فَقَدْ عَقَى مِنْهُ مَا عَقَى ))

۳۷۷۱- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْجٍ خَبِيرًا عَنْ الْأَشْجَثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا خَبِيرٌ بْنُ حَزْرَمٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَنْبَلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبُ حَدَّثَنَا أَبُو ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو ثَمِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَيْتُذُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُقْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ بَحْثَ بْنَ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَخْبَنِي حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسْمَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْجٍ حَدَّثَنَا

۳۷۷۰- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کرے برہہ میں سے (یعنی وہ برہہ مشترک ہو) اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے پھر آزاد کرنے والے کے پاس اس قدر مال ہو جو برہے کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس برہے کی وہابی قیمت لگائی جائے اور باقی شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت اس کے مال میں سے دی جائے گی اور کل برہہ اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ اور جو مالدار نہ ہو تو جس قدر حصہ اس برہہ کا آزاد ہو اتنا ہی آزاد رہے گا۔

۳۷۷۱- اس حدیث کی دوسری اسناد مذکور ہیں۔

(۳۷۷۰) اور باقی کے واسطے برہہ محنت اور محرومی کر کے اپنا تین آزاد کر سکتا ہے مگر اس پر اگر نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں ہے اور نووی نے اس میں علماء کے اختلاف اقول ذکر کئے ہیں۔

ابن ابی مُذَنَّبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ  
تَمِيمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ تَمِيمٍ.

### باب ذِكْرِ مِغَايَةِ الْعَبْدِ

### باب: غلام کی محنت کا بیان

۳۷۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو برہہ دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ ضامن ہو گا دوسرے شریک کے حصہ کا (اگر مالدار ہو)۔

۳۷۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (صَحِيحُ) ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْقَبْضَةِ  
بَيْنَ الرَّحْلَيْنِ يَكْفِيَنَّ أَحَدُهُمَا قَالَ (( يَصْنَعُ )).

۳۷۷۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دے تو اس کا چھڑانا (یعنی دوسرے حصہ کا بھی آزاد کرنا) بھی اسی کے مال سے ہو گا اگر مالدار ہو اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت حردوری کرے اور اس پر جرنہ کریں۔

۳۷۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ لَفَّظَ قَبْضَةً لَهُ فِي عَبْدٍ  
فَخَلَّاصَةً فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
لَهُ مَالٌ اسْتَنْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مُشْتَقِفٍ عَلَيْهِ )).

۳۷۷۴- ترجمہ دوسری روایت کا بھی دی ہے جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وہ آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو غلام کی واجبی قیمت لگائی جائے اور محنت کرے اپنے باقی حصے کے لیے جو آزاد نہیں ہو اگر اس پر جرنہ ہو گا۔

۳۷۷۴- عَنْ سَيْبِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ يَهْدَى  
الْبُشَادُ وَرَوَاهُ (( إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَوُتَّ عَلَيْهِ  
الْعَبْدُ قِيمَةً عَدَلٍ ثُمَّ يُسْتَقَى فِي تَصْيِبِ  
الَّذِي لَمْ يُقْبَضْ غَيْرَ مُشْتَقِفٍ عَلَيْهِ )).

### باب: دولا عا سی کوٹنے گی جو آزاد کرے

### باب إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَهْتَقَ

۳۷۷۵- قزوہ رضی اللہ عنہ نے ابن ابی مرہبہ کی حدیث کی مانند روایت کی اور حدیث میں یہ بھی ذکر کیا کہ اس کی واجبی قیمت لگائی جائے۔

۳۷۷۵- عَنْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ يَهْدَى الْبُشَادُ بِمَعْنَى  
حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَبِيشِ فَوُتَّ  
عَلَيْهِ قِيمَةً عَدَلٍ.

۳۷۷۶- حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے ارادہ کیا ایک لوطی کو خرید کر آزاد کرنے کا۔

۳۷۷۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَرَاكَتُ أَنْ تَشْتَرِيَ  
خَارِئَةَ تَغْيِبَتْهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَهَيْكُمَا عَلَى أَنَّ

(۳۷۷۳) فرض کر دو کہ برہہ دو آدمیوں میں مشترک تھا دیکھتے ہیں کہ اگر مالدار نہ ہو تو ہر دو کی قیمت واجبی لگائیں گے۔ فرض کر دو سو دیے ہوئی۔ اب برہہ محنت حردوری کر کے پچاس روپیہ عرق کو ادا کرے تو کل آزاد ہو جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہو گا اسی آزاد کرے گا۔

(۳۷۷۴) بلا وہ مالیک ہی فرض ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے برے پر حاصل ہو ۳۷۷۵ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے برے کا حصہ وارث ہو جاتا ہے۔

لوٹھی کے مالکوں نے کہا میں اس شرط پر بیچے ہیں کہ ولاء کا حق ہمارا ہوگا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو بیچ دے تو اپنا کام کر۔ ولاء مای کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۷۷- مردہ سے روایت ہے بربرہ ام المؤمنین عائشہ کے پاس آئی ان سے مدد مانگنے کو اپنی بدل کتابت میں اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ اور انھیں کیا تھا (جگہ سارا روپیہ باقی تھا)۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا تو اپنے لوگوں کے پاس جاؤ اور اگر وہ منظور کریں تو میں سارا روپیہ کتابت کا دیا کر دیتی ہوں پر ولاء تحریر مجھے ملے گی۔ بربرہ نے اپنے مالکوں سے بیان کیا انھوں نے نہ مانگا اور کہا اگر حضرت عائشہ چاہیں تو اللہ میرے ساتھ سلوک کریں لیکن ولاء تو ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر لے اور آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا حال لوگوں کا وہ وہ شرطیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط کرے وہ لغو ہے اگرچہ سو مرتبہ اس کی شرط کرے شرط واقعی درست اور مضبوط ہے جو اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے۔

۳۷۷۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے بربرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی اے عائشہ! میں نے اپنے مالکوں سے کتابت کی ہے نوادقہ پر ہر برس میں ایک لادقہ (چالیس درم)۔ اسی طرح مجھے اوپر گزر رہا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا ان کے کہنے سے تو اپنے

وَلَدَانَا قَدْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( لَا يَمْلِكُ ذَلِكَ فُلَانُ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَضْفَى ))۔

۳۷۷۷- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرْبَرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَصَصَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنِ أَحْبَبُوا لَكَ أَضْفَى عَلَيْكَ كِتَابَتَكَ وَتَكُونِ وَلَدُوكَ لِي فَكَلْتُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بَرْبَرَةَ بِالْعِلْمِ فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنِ شَاءَتْ لَنَا تَحْطِيبُ عَلَيْكَ فَلَقَطْنَا وَتَكُونُ قَدْ وَلَدُوكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّمَا هِيَ فَاغْطِيبِي فُلَانًا الْوَلَاءَ لِمَنْ أَضْفَى )) ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( مَا بَالُ أَنْتُمْ يَشْتَرِطُونَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ شَرَطَ بِنَاءَ مَرْوَةَ شَرَطَ اللَّهُ أَهْلًا وَأَوْفَى ))۔

۳۷۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرْبَرَةَ بِنْتُ مَالِكٍ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ كَاتِبٍ أَهْلِي عَلَى يَسَعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْفَى بِسَنَتِي خَدِيشَ الْيَسَبِ وَزَادَ فَقَالَ (( لَا يَمْلِكُ ذَلِكَ فُلَانُ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَضْفَى ))۔

(۳۷۷۷) ☆ کتابت کہتے ہیں غلام یا لوطی سے کچھ روپیہ طلب کر اس کی آزادی دیا جائیگی پر مطلق کرنے کو۔ شفا مالک اپنے غلام سے کہے تو اس قدر روپیہ اتنا مدت میں کچھ کووار کے تو آزاد ہے۔ اب وہ غلام نکاح ہو گیا اور جو روپیہ ظہیر کو بدل کتابت ہو گا۔ نوادقہ و خدیشہ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حد بہت بڑی حد بہت ہے اور اس میں سے بہت سے مسائل طلاق کرام سے نکالے ہیں۔ پھر بیان کیا کہ اس کو بیٹے طلاق ہے۔

مِنْهَا أَتَّعَى وَأَغْيَى)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ  
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ  
فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّقَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (( أَمَّا بَعْدُ ))

اور اسے سے باز رہو خریدے لے اور آزاد کر دے۔ اس روایت  
میں یہ ہے کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں  
اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی ستائش کی۔ بعد اس کے فرمایا  
کیا حال ہے لوگوں کا خیر تک۔

۳۷۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
فَحَسَبْتُ عَلِيًّا نَبِيًّا فَقُلْتُ يَا أَعْلَى كَذَّبُونِي  
عَلَى يَسْمَعُ أَوَّاقٍ فِي يَسْمَعُ سِينٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ  
أَوْفِيَةً فَأَعْيَيْتَنِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَغْلَبُكَ أَنْ  
أُعْطَا لَهُمْ عَذَّةٌ وَاحِدَةٌ وَأَغْنِيكَ وَتَكُونُ الْوَلَاءُ  
لِي فَقُلْتُ فَذَكَّرْتُ ذَلِكَ بِأَعْلَى فَأَبَى بِهَا أَنْ  
تَكُونُ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَاتَّقَى فَذَكَّرْتُ ذَلِكَ قَالَتْ  
فَأَسْتَهْزِئُهَا فَقُلْتُ (( لَا هَذَا اللَّهُ )) بِهَا قَالَتْ  
فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَّقَى فَأَسْتَهْزِئُهَا فَقَالَ  
(( اسْتَهْزِئْ بِهَا وَأَغْيِئْ بِهَا وَاسْتَهْزِئْ بِهَا لَهُمْ الْوَلَاءُ  
فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَغْنَى )) فَقُلْتُ قَالَتْ ثُمَّ  
خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدِيًّا فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّقَى  
عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَعْلُهُ ثُمَّ قَالَ (( أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ  
أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ  
مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ بَانَةً شَرْطٌ بِكِتَابِ  
اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْفَى مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْكُحُ  
يَقُولُونَ أَسْلَمْتُمْ أَغْنَى فَلَانًا )) وَالْوَلَاءُ لِي بِمَا  
الْوَلَاءُ لِمَنْ (( أَغْنَى )) وَخَدَّائِ أَكْبَرُ نَكْرٍ مِنْ  
أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ

۳۷۷۹- ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہ بربرہ میرے پاس آئی اور کہا میرے مالگوں نے مجھ سے  
مکاتب کیا ہے نو قریہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو۔  
میں نے کہا اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں یہ ساری رقم یک  
مشت دے دیتی ہوں اور تم کو آزاد کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولادہ  
میں لوں گی۔ بربرہ نے اس کا ذکر اپنے مالگوں سے کیا۔ انھوں نے  
نہ مانا اور یہ کہا کہ ولادہ ہم لیں گے۔ پھر بربرہ میرے پاس آئی اور یہ  
بیان کیا میں نے اس کو جھڑکا۔ اس نے کہا تم خدا کی یہ نہ ہو گا  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا  
اور مجھ سے پوچھا میں نے سب حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو خرید  
لے اور آزاد کر دے اور ولادہ کی شرط انہی کے لیے کر لے کیونکہ  
ولادہ اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پر محاشم کو اور اللہ  
تعالیٰ کی تعریف کی اور شاہیان کی چپے اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد  
اس کے کیا حال ہے لوگوں کو وہ دو شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ  
کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ  
باطل ہے اگرچہ سو بار شرط کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب راست  
اور اللہ کی شرط مضبوط ہے۔ کیا حال ہے تم میں سے بعض لوگوں کا  
کہتے ہیں دوسرے سے آزاد تم کرو اور ولادہ ہم لیں گے حالانکہ ولادہ  
اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۰- قریہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر مکرر اس  
میں اتنا زیادہ ہے کہ بربرہ کا خادم غلام تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ

نے برہہ کو اختیار دیا (جب وہ آزاد ہوئی خواہ اس سے نکاح کا تم رکھے یا نہ کرے)۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی شوہر کو ناپسند کیا) اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے اور اس حدیث میں اہا بعد کا لفظ نہیں ہے۔

۳۷۸۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے برہہ کے مقدمہ میں عین بائیں پیدائیں ایک توبہ کہ اس کے مانگوں نے اس کو بیٹا چاہا اور ولادہ کی شرط اپنے لیے کرنا چاہی۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا ولادہ کی شرط انہی کے لیے کرے اور آزاد کر دے ولادہ اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ دوسری یہ کہ جب میں نے اس کو آزاد کیا تو جناب رسول اللہ نے اس کو اختیار دیا ہے شوہر (مغیث) کے باپ میں۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر کو ناپسند کیا۔ تیسری یہ کہ لوگ برہہ کو صدقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس دیر نہ بگھنٹے میں نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ سے کیا آپ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے دیر ہے تو کھانا اس کو۔

۳۷۸۲- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انھوں نے برہہ کو خریدنا انصار کے لوگوں سے اور اس کے مانگوں نے ولادہ کی شرط کر لی۔ رسول اللہ نے فرمایا ولادہ اسی کو ملے گی جو دہائی ہوشت کا یعنی آزاد کرے۔ اور اختیار دیا جناب رسول اللہ نے اس کو اپنے خاندان کے مقدمہ میں اس کا خاندان تمام قتل اور برہہ نے عائشہ صدیقہ کے لیے گوشت کا حصہ بھیجا رسول اللہ نے فرمایا کاش ہمارے لیے بھی اس میں سے تھوڑا گوشت بناؤں۔ عائشہ نے کہا وہ گوشت صدقہ ہے برہہ کو (اور آپ پر صدقہ حرام ہے)۔ آپ نے فرمایا وہ برہہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے دیر ہے (توم کو اس کو کھانا درست ہے)۔

۳۷۸۳- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ

ہي حبيبة خبر قال وكان زوجها عبدًا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها ولو كان حراً لم يخيرها وتيسر في خبرهم ((أما بعد)).

۳۷۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي نَزِيرَةٍ ثَلَاثُ فَيَسِيٍّ لَزَاذَ أَعْلَاهَا أَنْ يَبِيحُوا وَيَشْتَرُوا وَلَئِنَّمَا فَذَخَرْتُ ذَلِكَ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((كُفِّرْ بِهَا وَاجْعَلِهَا فَإِنَّ الْوَلَاةَ لِيَنْ أَهْلِي)) قَالَتْ وَعَنْتُ فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ الْأَمْرُ يَصْنَعُونَ عَلَيْهَا وَتَهْدِي لَنَا فَذَخَرْتُ ذَلِكَ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوا)).

۳۷۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَزِيرَةً مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَوْا الْوَلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْوَلَاةُ لِيَنْ وَلِيِّي النَّعْمَةَ)) وَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَعْدَتُ بِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ تَصُدِّقُ بِهِ عَلَى نَزِيرَةٍ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَتِلْكَ هَدِيَّةٌ)).

۳۷۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

انہوں نے قصد کیا برہہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اس کے مالکوں نے ولایت کی شرط لگا لی اپنے لیے۔ جس نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا خرید کر آزاد کرو دلا دہی کر کے گی جو آزاد کرے۔ اور جناب رسول اللہ کے پاس حصہ آیا گوشت کا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ میں ملا ہے برہہ کو۔ آپ نے فرمایا اس کے لیے دو صدقہ ہے اور ہمارے لیے چھ ہے اور برہہ کو اختیار دیا گیا تھا اس کے خاوند کے مقدمہ میں۔ عبدالرحمن نے کہا اس کا خاوند آزاد تھا۔ شیبہ نے کہا پھر میں نے عبدالرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا جھ کو معلوم نہیں ہے (جو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار نہ رہی)۔

۳۷۸۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۸۵- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا برہہ کا خاوند غلام تھا۔

۳۷۸۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے برہہ کی وجہ سے تین ہاتھ معلوم ہوئے۔ ایک تو یہ کہ اس کو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ میں جب آزاد ہوئی۔ دوسری یہ کہ اس کو گوشت ملا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گوشت چڑھا تھا آپ نے کہا مالک تو بڑی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا گوشت تو ہاڑی میں چڑھا تھا

أَرَأَيْتُمْ أَن تَشْتَرِي بَرِيْرَةً لِّلْجُبْنِ فَتَشْتَرِيَهَا وَتَكْنَعُهَا هَذِهِ كُنْتُ خَلِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( أَشَرَّهَا وَأَغْيَبُهَا فَإِنَّ الْفَوَاقِدَ لِمَنْ أَغْفَى وَأَعْيَى )) رِوَيْتُ عَنْ أَبِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا نَصَدَقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةٍ فَقَالَ (( هُوَ لَهَا حَذَقَةٌ وَهُوَ لَنَا حَذَقَةٌ )) وَخَبَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ زَوْجَهَا خَرًّا قَالَ شَيْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي.

۳۷۸۴- وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ التُّوَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَازِمَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْإِسْمَاعِيلِ نَحْوَهُ ۳۷۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةٍ غَلَامًا.

۳۷۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيْرَةٍ ثَلَاثُ شُحْنٍ خَبَرْتُ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ خَفَّتْ وَأَعْيَى لَهَا لَحْمٌ فَذَمَّنَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْرَمْتُهُ عَلَى النَّارِ فَذَخَا بَطْنَاهُ فَأَتَيْتُ بِحَبْنٍ وَأَكْمَمُ مِنْ أَلْمِ الْيَسْرِ فَقَالَ

(۳۷۸۵) جہ تو بڑی نے کہا اچھا ہے غلام کا اس پر کہ جب تو بڑی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو تو تو بڑی کو اختیار ہو گا چاہے کلام فتح کر لے اپنے باقی رکھے اور جو اس کا خاوند آزاد ہو تو صورت کو اختیار ہو گا۔ یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جہور حنابلہ کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر خاوند آزاد ہو جب بھی اختیار ہو گا اور دلیل ابو حنیفہ کی دو روایت ہے مسلم کی جس میں یہ مذکور ہے کہ برہہ کا خاوند آزاد تھا لیکن وہ روایت قابل اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ شیبہ نے جب دوسری بار عبدالرحمن سے پوچھا تو انہوں نے کہا جھ کو معلوم نہیں اور مشہور روایتیں یہی ہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور ضابطہ مودود ہے اور مشہور روایت غلط کی روایت کے برخلاف ہے۔ (اچھی فکر!)



آگ پر۔ لوگوں نے کہا ہے ملک پارسل اللہ اکبر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو برہ آورہ کو ملے ہم کو برا مسموم ہو اگر اس میں سے آپ کو کھلا دیں۔ آپ نے فرمایا وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ تیسری یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برہ کے باب میں کہ ولادہ ای کوٹے کی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۷- عن أبي هريرة رضي الله عنه في رواية عن حضرت عائشةؓ نے ارادہ کیا ایک لوطی کو خرید کر آزاد کرنے کا اس کے مانگوں نے نہ مانا مگر اس شرط سے قبول کیا کہ ولادہ ان کو ملے انھوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اپنے ارادے سے باز نہ آ اور ولادہ ای کوٹے کی جو آزاد کرے۔

باب: ولادہ کا بیچنا یا بہہ کرنا درست نہیں

۳۷۸۸- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما في رواية عن رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ولادہ کے بیچ اور بہہ سے۔

۳۷۸۹- اس حدیث کی دوسری اسناد نقل کی گئی ہیں۔

(( أَلَمْ أَرْبِعْهُ عَلَى النَّارِ لِيَهِيَ لَكُمْ )) فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لَكُمْ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى نَوْبَةٍ ذَكَرْنَاهُ أَنْ تُلْقِيَنَّكَ مِنْهُ فَقَالَ (( هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ )) وَقَالَ آخِرُهُ ﷺ فِيهَا (( إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى ))

۳۷۸۷- عن أبي هريرة قال أُرِيتُ عَائِشَةَ أَنْ تَشْرِي جَارِيَةً تُعْطِيهَا فَأَيُّ الْعُلَمَاءِ إِذَا أُنْ بُكُونُ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَاعُوا ذَلِكُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى

باب: التَّهْنِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبِهِ

۳۷۸۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبِهِ قَالَ مُسْلِمٌ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِبَادٌ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ تَبِيحًا فِي هَذَا الْخَلْقِ

۳۷۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو نَجْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَهْبٍ وَابْنُ خُزَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ لُقْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَطْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ زَائِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُثَنَّى أَخْبَرَنَا الْحُذَّافِيُّ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

(۳۷۸۸) ہادی نے کہا اس حدیث سے ولادہ کی بیچ اور بہہ کے حرمت نقلی ہو یہ سنی ہوا کہ اس کا بیچ اور بہہ صحیح نہیں ہے اور ولادہ اپنے مستحق کی طرف سے اور کسی کو عقل نہ ہوگی بلکہ ولادہ ایک رشتہ ہے ہائے کے رشتے کی طرح اور جبہ اور غلام کا بیچ قول ہے مگر بعض سلف نے اس کا نقل ہائز کہا ہے اور شاید یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی۔

فَرَضَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْبُو عَمْرٍ  
أَنَّ لَفْظِي لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَيْتِ  
وَلَمْ يَذْكُرْ لَهْجَةً.

باب تحریم تولی الغیبی غیر مؤالیہ

۳۷۹۰- عَنْ حَازِمِ بْنِ عَدُوٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
لَيْسَ بِمَنْبُو عَمْرٍ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ  
يَتَوَلَّى مَوْلَى زَعْلَى مُسْلِمٍ بَعْدَ إِذْنِهِ (( ثُمَّ  
أَخْبَرَنِي أَنَّهُ لَفْظٌ فِي صَحِيحِهِ مِنْ فَعْلٍ ذَلِكَ.

۳۷۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ (( مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بَعْدَ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ  
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يَفْعَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ. ))

۳۷۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
(( مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بَعْدَ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ  
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَفْعَلُ مِنْهُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ. ))

۳۷۹۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ  
قَالَ (( وَمَنْ وَكَلَى غَيْرَ مَوْلَاهُ بَعْدَ إِذْنِهِمْ. ))

۳۷۹۴- عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَطَانٌ مَنْ زَعَمَ أَنَّ  
جَدًّا شَيْئًا نَقَرُوهُ بِأَنَّ كِتَابَ اللَّهِ وَهَدْيُ  
الصَّحِيفَةِ فَإِنَّ وَصِيفَةً مُتَلَفَّةً فِي قِرَائِهِ سَبِيحَةٍ

باب : اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولیٰ  
نہیں بنا سکتا

۳۷۹۰- حازم بن عدویٰ سے روایت ہے رسول اللہ نے لکھا کہ  
ہر قبیلہ پر اس کی دیت واجب ہوگی، پھر لکھا کہ کسی مسلمان کو  
دست نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا مولیٰ بن بیٹھے  
بغیر اس کی اجازت کے (اور اجازت سے بھی درست نہیں اور  
بعضوں کے نزدیک درست ہے۔ نوٹی)۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ  
آپ نے لعنت کی اس پر جو ایسا کرے اپنی کتاب میں۔

۳۷۹۱- ابوربرہؓ سے روایت ہے جو شخص کسی کو مولیٰ بنائے بغیر  
اجازت اپنے مالکوں کے اس پر لعنت ہے اللہ اور اس کے فرشتوں  
کی نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل۔

۳۷۹۲- حضرت ابوربرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مولیٰ بنائے کسی قوم کو اپنے  
مالکوں کی اجازت کے بغیر اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں  
کی سب کی قیامت کے دن نہ اس کا نفل قبول ہو گا نہ فرض۔

۳۷۹۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی  
ہے۔

۳۷۹۴- ابراہیم نخعی نے منائے باپ سے وہ کہتے تھے خطبہ پڑھا  
حضرت علیؓ نے تو فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور  
کتاب ہے جس کو ہم (اہل بیت) پڑھتے ہیں سوا اللہ کی کتاب کے  
اور اس کتاب کے 'اور وہ ان کی کوار کے میان میں تھی' تو وہ

جھوٹ ہوتا ہے (اس سے روہو گیارہ فیس کا خیال کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو ۱۰۰۰۰ تاجیں بتائی تھیں جو کسی اور صحابی کو نہیں بتائیں)۔ اس کتاب میں انٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور زخموں کی دیت کا اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ حرم ہے میرے لئے کر ثور تک (ثور تو مکہ میں ہے یہ غلطی ہے راوی کی ثور کے بدلے شاید احد صحیح ہو) جو شخص اس میں بی بات لگالے یا کسی بدعتی کو لٹکا دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول نہ کرے گا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے کوئی مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے۔ اور جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ بنائے یا اپنے مولیٰ کے سوا اور کسی کو مولیٰ بنائے تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل۔

### باب: برہہ آزاد کرنے کی فضیلت

۳۷۹۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان برہے کو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے۔

۳۷۹۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان برہہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے۔

۳۷۹۷- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان برہے کو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو برہے کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی برہے کی شرمگاہ کے بدلے۔

قَدْ كُتِبَ فِيهَا كِتَابٌ الْإِبْرَةِ وَالْإِبْرَةِ مِنْ الْجَنَّةِ وَفِيهَا فَلَا شَيْءَ سَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الْمَوْبِةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِبْرَةِ نَوْبٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَنِعْمَةُ الْمُسْلِمِينَ وَاجِدَةٌ يَسْتَعِي بِهَا أَفْئِدَتُهُمْ وَمَنْ أَدْخَلَ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ اقْتَصَى إِلَى غَيْرِ خَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ))۔

### باب فضل العتق

۳۷۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ رِقَابٍ مِنْهَا إِمْرًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ ))۔

۳۷۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصَا مِنْهَا عَصَا مِنْ أَغْصَانِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فُرُجَةٍ بِفُرُجِهِ ))۔

۳۷۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصَا مِنْهَا عَصَا مِنَ النَّارِ حَتَّى يَغْنِقَ فُرُجَهُ بِفُرُجِهِ ))۔



## کتابُ البیوع خرید و فروخت کے بیان میں

باب: بیع ملامہ اور منابذہ باطل میں

- ۳۸۰۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع ملامہ سے اور بیع منابذہ سے۔  
۳۸۰۲- ابو ہریرہ سے مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔  
۳۸۰۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔  
۳۸۰۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۸۰۵- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے دو بھوں سے منافعت ہوئی ہے ایک تو بیع ملامہ اور دوسری بیع منابذہ۔ بیع ملامہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھوئے ہے سوچے سمجھے (اور یہ کپڑا چھوئے سے بیع لازم ہو جائے گا اور بیع منابذہ یہ کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے۔  
۳۸۰۶- ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا تم کو رسول اللہ نے دو بھوں سے اور دو طرح کے پیناؤں سے۔ ایک تو منع کیا ملامہ سے اور دوسرا منابذہ سے۔ بیع میں ملامہ یہ ہے کہ ایک شخص

باب: بیع الملامۃ والمناذۃ

- ۳۸۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمَلَامَةِ وَالْمَنَازَةِ.  
۳۸۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.  
۳۸۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.  
۳۸۰۴- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.  
۳۸۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ تَخْتِيفِ الْمَلَامَةِ وَالْمَنَازَةِ أَمَّا الْمَلَامَةُ فَإِنَّ تَلَمَّسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأْمَلٍ وَالْمَنَازَةُ أَنْ تَبْذُلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ.  
۳۸۰۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخْتِيفِ وَتَلَمَّسَيْنِ نَهَى عَنْ الْمَلَامَةِ وَالْمَنَازَةِ فِي الثَّيْبِ

(۳۸۰۱) دو بھوں نے کہا خود بھی مسلم ہیں ان کی تحریر آگے آتی ہے لیکن ان سے اسباب سے بیع ملامہ کی تحریر میں تین قول منقول ہیں۔ ایک یہ کہ بیچے والا ایک کپڑا اپنا ہوا یا نہ جوئے میں لے کر آئے اور خرید اس کو چھوئے بیچے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ چھوس کر دے کہ تیرا چھو تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو حقے اختیار نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ چھو خود حق قرار دیا جائے مثلاً مالک مال شری سے یہ کہ جب تو چھوئے تو خود تیرے خریدنے کے قائم مقام ہو گیا۔ تیسرا یہ کہ چھوئے سے کلیں کا اختیار قطع کیا جائے اور تین صورتوں میں یہ بیع باطل ہے۔ اسی طرح بیع منابذہ کے بھی تین مقل ہیں ایک تو یہ کہ کپڑے کا ٹیکہ لگا کر خود دیا جائے۔ یہ لام شامی کی توجہ ہے۔ دوسرا یہ کہ بیچنے سے اختیار قطع کیا جائے۔ تیسرا یہ کہ بیچنے سے مرد و عورت کی کاپیٹنگا کے اور اس کا بیان انکشاف اللہ تعالیٰ جمع الحفصاء میں آئے گا۔ (الحقی)

دوسرے کا کپڑا اچھوٹے اپنے ہاتھ سے رات بیاہوں کو اور نہ لٹے اس کو کھرا لی لیے یعنی بیچ کے لیے اور مناجت و یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان کی بیعت ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے۔

باب: سنگری کی بیعت اور دھو کے کی بیعت باطل ہے

فَلَمَّا سَمِعَتْ لِمْسِ الرَّحُلِ أَنُونَهُ لَأَنَّهُ يُبَيِّنُ بِاللُّغَةِ  
أَنَّهُ بِالْهَادِئِ وَأَنَّهُ يَتْلُو الْإِسْمَ بِكَفٍّ وَأَنَّهُ سَائِدَةٌ  
الرَّحُلِ إِلَى الرَّحُلِ بِنُونٍ وَتَبَيَّنَ لَأَنَّهُ إِلَهُ تَوْتَهُ  
وَيَكُونُ ذَلِكَ تَقَعُّمًا مِنْ غَيْرِ نَفَرٍ وَلَا تَرْصُصٍ.

بَابُ بَطْلَانِ بَيْعِ الْخَصَاةِ وَالتَّبَعِ الَّذِي

فِي غُرُورٍ

٣٨٠٧- عزّ ابن شهاب بهذا الإسناد.

۳۸۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَبِعِ الْخَصَاةِ وَعَنْ تَبِعِ الْفَقْرِ

بَابُ تَحْرِيمِ يَتَعَ حَبْلَ الْخَيْلَةِ

۳۸۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَبَعِ حَيْلِ الْحَبَلَةِ

٣٨١- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ أَقْلُ  
لِحَابِلَةَ يَتَذَكَّرُونَ لَكُمْ الْخُزُرِ إِلَى حَتَّى الْحَبَلَةِ  
تَحْتَلِ الْحَبَلَةُ أَلَّا تُلْتَمَحَ الشَّامَةُ ثُمَّ تَحْمِلُ الْبَنِي  
فَتَهَامُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ.

۳۸۰۷- ابن شہاب سے یہ روایت اس سند سے بھی منقول ہے۔  
۳۸۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ننگری کی بیچ سے اور دھوکے کی بیچ سے۔

باب: جبل الحبلہ کی بیع کی ممانعت

۳۸۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا حملہ کی ہے۔

۳۸۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے لوگ لونڈ کا گوشت بیچتے تھے حیل الکلبہ تک اور حیل الکلبہ یہ ہے کہ اونٹنی جتنے پھر اس کا بچہ حاملہ ہو اور وہ جتنے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اس سے۔

(۳۸۷) ☆ نوٹ: کیا نگرانی کی سطح کے ضمن میں ہیں۔ ایک یہ کہ بائبل میں ہے کہ تیرے ہاتھ وہ کپڑے پہنے جن پر یہ نگرانی ہے جس کو میں بھیٹا ہوں یا یہاں سے لے کر جہاں تک یہ نگرانی جائے اتنا اسباب میں نے جو دوسرے یہ کہ بائبل یہ شرط لگائے کہ جب تک میں نگرانی میں ہوں تجھے اختیار ہے بعد اس کے اختیار نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ خود نگرانی بھیجنا کچھ قرار پائے۔ مثلاً ان کے جب میں اس کپڑے پر نگرانی رہوں تو راستے کو تک پہنچانے گا۔ اور جن روح کے کی سطح تو ایک اصل عظیم سے کتاب الہی کی نادر اس میں بہت سے مسائل داخل ہیں۔ خلافت علیہ السلام سے ہونے والے کی اور معدوم کی اور مجاہد کی اور جس کی تعلیم پر قدرت نہیں ہے اور جس پر بائبل کی ملک پوری نہیں ہوتی اور کچھ مجاہد کی پانی میں ۱۳۰۰ کی کہ میں نیچے کی چیز میں نے جسے کی اور میں نے بھی غیر صحن چھلی یا کپڑے یا نگرانی وغیرہ کی تو یہ سب صحن باطن میں آئے گئے کہ ان سب میں روح کا ہے۔ (انجیل مختصر)

(۳۸۱۰) ☆ ٹوٹی نے کہا حبل الخلد کی یہی تفسیر ملک اور شامی نے اختیار کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبل الخلد سے مراد یہ ہے کہ ان نئی معاملہ کے جیت کے بچے کو چھپے۔ احمد نے حبل الخلد اور اسحاق بن راہویہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونوں تفسیریں باطل ہیں۔ اول یہ کہ جہاں حبل الخلد سے مراد دوسری بوجہ معدوم اور بھول ہوئے ہیں۔

باب: اپنے بھائی کے خرچ پر خرچ نہ کرے نہ اس کی بیع پر بیچے اور دھوکہ دینا اور قہن میں دودھ بھر رکھنا حرام ہے

باب: تحريم بيع الرجل على بيع أخيه  
وسؤيه على سؤيه وتحريم النجش  
وتحريم التصريف

۳۸۱۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۳۸۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يَبِيعُ بَيْعَكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ ))

۳۸۱۲- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے مگر اس کی اجازت سے۔

۳۸۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خَطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ ))

۳۸۱۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چکانے پر نہ چکائے۔

۳۸۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ ))

۳۸۱۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اپنے بھائی کے چکانے ہوئے پر چکانے سے۔

۳۸۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَسْمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَفِي رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ عَلَى سَيْبَةِ أَخِيهِ

۳۸۱۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا قاتل سے نہ ملو بیع کے لیے اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع اور نہ لائیا پن کرو اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو اور نہ بند رکھو قہن میں دودھ اونٹ کا یا بکری کا پھر کوئی خریدے ایسے جانور کو

۳۸۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يَتْلَقِي الْمُسْلِمَانِ بَيْعًا وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمُ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَقَاجِشُوا وَلَا يَبِيعُ خَاضِرٌ لِأَبٍ وَلَا تُصَرَّوْا الْبَابِلَ وَالْقَعَمَ ))

(۳۸۱۲) ☆ نوٹی نے کہا بیع کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز خریدی ہے اس کی خرید کر کمال میں دیکھی ہے چیز اس سے سستی دیا ہو اس سے عموماً چیز ای جیت پر دیا ہو اور یہ حرام ہے۔ اسی طرح اپنے بھائی کی خرید پر خریدنا بھی حرام ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ تو نے جو چیز چینی ہے اس کی بیع کر کمال میں تھ سے اس سے زیادہ جیت پر خرید لوں گا اور پیام کی مثال کتاب انکار میں گزر چکا ہے۔

(۳۸۱۳) ☆ نوٹی نے کہا یہ بھی سب ہے کہ بالغ اور مشغی بیع پر راضی ہو چکے ہوں لیکن ابھی بیع نہیں ہوئی ہو کہ اسے میں دوسرا کہے کہ میں اس چیز کو مول لیتا ہوں یہ ناجائز ہے۔ لیکن ہر ایک (عام) میں مول بڑھاتا ہر ایک کو درست ہے۔

(۳۸۱۵) ☆ جی آگے جا کر بیع کے کھپ مول لینے کے لیے غداروں سے نہ غدار کہے۔ کیونکہ اس میں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیعاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ کو بیکن ہو۔ دوسرے قلم شری کی حق تلفی کہ اگر ہر دو میں کھپ آتی تو سب لوگ مول لیتے۔ یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لیے جیت نہ بڑھاؤ جب خریدنا حضور نہ ہو۔ جائز کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور چھوڑ دو لوگوں کو آپس میں خرید و فروخت کریں خدا اچھے

فَمَنْ اشْتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِحَبْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ  
أَنْ يَحْلُلَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ مَنَعَهَا  
رَدَّهَا وَمَا عَنِ تَعْمُرَ.

(جس کا دودھ حقن میں رکھا گیا ہو دھوکا دینے کے لیے)  
تو خریدنے والے کو اختیار ہے (جب وہ دودھ دے اور اس کو  
معلوم ہو کہ دودھ اتنا نہیں نکلا جتنا لگایا تھا) دونوں میں سے جو  
بھلا معلوم ہو دودھ دینے کے بعد اس کو کرسے۔ اگر پسند آئے تو رکھ  
لے اور جو ناپسند ہو تو وہ جانور واپس کرے اور ایک صالح بھگور کا  
دودھ کے بدلے بھیرے دے۔

۳۸۱۶- عَنْ أَبِي غُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ التَّلْقِي بِالْمَكْنَانِ وَأَنْ  
يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَايٍ وَأَنْ تَسَالَّمَ الْفَرَاةَ طَلَّاقٌ أَوْ سَهْمًا  
وَعَنْ النُّجَشِيِّ وَالنَّصْبِيِّ وَأَنْ يَسْتَأْمَرَ الرَّحْلُ عَلَى  
سَوْمٍ أَحْيَا.

۳۸۱۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا  
سرداروں سے چاکر تلنے سے (جو غلام لاتے ہیں) اور شہری کو باہر  
والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کے لیے  
طلاق چاہنے سے اور دھوکہ دینے سے اور حقن میں دودھ روکنے  
سے اور ایک بھائی کے مول تول پر مول کرنے سے۔

۳۸۱۷- عَنْ ثُبَيْتِ بْنِ الْإِسْدِاقِيِّ حَدَّثَنَا عَنْ  
وَحْشِبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَلِيٍّ نَهَى بِجَلٍّ حَبِيبًا عَنْ ثُبَيْتِ بْنِ ثُبَيْتٍ.

۳۸۱۷- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ  
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي غُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخُضْبِ

۳۸۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ نے منع کیا لڑائی پکڑنا۔

### باب: آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت

بَابُ تَحْرِيمِ تَلْقَى الْخُضْبِ

۳۸۱۹- عَنْ أَبِي غُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَلْقَى السِّلْعَ حَتَّى تَلْقَى

۳۸۱۹- عن أبي غُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَلْقَى السِّلْعَ حَتَّى تَلْقَى

تو روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے شہر میں شائع بیچنے لگے اور بازار کے بیچنے کا نعرہ کرے  
اور شہر کا رہے والا اس سے کہے کہ تو مجھ تک میرے پاس رکھ ہاش تھو کو ہوا گاؤں دس گاؤں کو حضرت نے منع کیا کہ اس میں لوگوں کا اعتقاد  
ہے اگر قلم ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے ورنہ اگر ہے۔ اور نام شائع اور مجبور علماء نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور اب حنفیہ نے محض قیاس سے حدیث  
کے خلاف حکم کیا ہے حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث ضعیف بھی قیاس کے لوہے مقدم ہے ورنہ یہ حدیث بالاتفاق علماء مجاہد سے اور حدود صحابہ  
سے مروی ہے خود ابن مسعودؓ سے حدیث صحیحہ مروی ہے۔ اس واسطے طائے حدیث کو نام اعظم کا قول اس باب میں ذکر  
کرنا چاہیے اور حدیث پر عمل ضروری ہے اور بخیر اور شایعہ امام ابو حنیفہ کا رحم کرے اللہ ان پر اور خلق دے طہان کی۔ آمین باب العالین۔



التَّوَاتُفِ وَغَدَا لَقَطُ ابْنِ نُسَيْمٍ وَ قَالَ الْأَعْرَابُ ابْنُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ التَّلْقِي

۳۸۲۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِوَجْهِ  
حَدِيثِ ابْنِ نُسَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۳۸۲۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلْقِي النَّبِيِّ

۳۸۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْلُقَ الْخَلْبَ

۳۸۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا تَلْقُوا الْخَلْبَ

فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ لَفَافًا أَوْ مِثْدَةً  
السُّوقِ فَهُوَ بِالْخَبَرِ ))

تک دو ہزار میں آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے منع  
کیا آگے جا کر ٹپ سے۔  
۳۸۲۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے منع کیا کہ رسول  
اللہ ﷺ نے آگے جا کر سودا گروں سے ٹپ کو۔  
۳۸۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے منع کیا آگے جا کر کھپ سے ٹپ کو۔  
۳۸۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا تم لو آگے جا کر بائوں کی کھپ سے (جب  
تک دو ہزار میں نہ آئیں اور مال والوں کو بازار کا بھاء معلوم نہ ہو)۔  
اگر کوئی آگے جا کر ٹپ اور مال خرید لے پھر مال کا مالک بازار میں  
آئے اور بھاء کے دریافت میں معلوم ہو کہ اس کو نقصان ہوا ہے  
تو اس کو اختیار ہے (چاہے جو بیع صحیح ہو)۔

### باب تحريم بيع الخاضر للبادي

۳۸۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُقُ ابْنُ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ لَا يَبِيعُ خَاضِرٌ لِبَادٍ وَ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ النَّبِيِّ

ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ خَاضِرٌ لِبَادٍ

۳۸۲۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

تَتْلُقَ الرَّمِيحَانِ وَالْأَنْبِيْعُ خَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ  
لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا غَرَفْتُ خَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَبِيعُ لَكَ

مِثْدَةً أَوْ لَفَافًا

(۳۸۲۳) امام نووی نے کیا قائل ہوئے ہیں اس کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام شافعی، مالک اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ  
اور ابو حنیفہ کے نزدیک آگے جانا درست ہے بشرطیکہ کوئی نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت میں حرام ہے۔ اور صحیح جمہور کا مذہب ہے  
ان جو کسی کام کو باہر لگے اور وہاں مال والے کسی اور مال خرید لیں تو اس میں وہ قول ہیں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے۔ اسی مختصر

بکوانے میں بلکہ اس کو خود بیچے دے۔

۳۸۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چھوڑ دو لوگوں کو اللہ روٹی دے ایک کو ایک سے۔

۳۸۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۳۸۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم منع کئے گئے اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کے مال کو بیچے اگرچہ اس کا بھائی بیابان ہو۔

۳۸۲۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کئے گئے ہم اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے۔

### باب : مصرعہ کی بیع کا بیان

۳۸۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے پھر چا کر اس کا دودھ نچڑے اگر اس کا دودھ پسند آئے رکھ چھوڑے نہیں تو بکری بیچ دے اور ایک صاع سمجھو کہ اس کے ساتھ (دودھ کے بدلے)۔

۳۸۳۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص

۳۸۲۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا بَيْعَ خَاصِيرٍ لِإِنْدِ ذَوِي النَّسْرِ يُرْزَى اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ غَيْرَ أَنَّهُ لِي بِوَايَةٍ يَحْتَسِبُ يُرْزَى ))۔

۳۸۲۷- عَنْ جَابِرٍ غَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۳۸۲۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَيْتُمَا أَنْ يَبِيعَ خَاصِيرٌ لِإِنْدِ مَنْ كَانَ أَحَدُهُ أَوْ أَثَمًا۔

۳۸۲۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَيْتُمَا عَنْ أَنْ يَبِيعَ خَاصِيرٌ لِإِنْدِ مَنْ كَانَ أَحَدُهُ أَوْ أَثَمًا۔

### باب حُكْمُ بَيْعِ الْمَصْرَافِ (۱)

۳۸۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مِنْ اشْتَرَى شَاةً مَصْرَافَةً فَلْيَنْفِلِبْ بِهَا فَلْيَحْلِلْهَا فَإِنَّ رَحِمِي جَلْبَانِهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رُدَّهَا وَمَنْعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ))۔

۳۸۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۳۸۲۹) \* امام نووی نے کہا ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء کا۔ اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شہر سے مال لے کر آئے بیچے کے لیے اور بستی والا اس سے اس کے توہنا مال میرے اس چھوڑے میں آہستہ آہستہ بیچ کر دوں گا تو یہ صحیح ہے۔ اگر اس مال کی شہر والوں کو حاجت نہ ہو تو منع نہیں ہاں جو اختلاف کے اگر کوئی بیچے تو قلعہ گیمجہ جیسا کہ میں نے بیان کر دیا ہے۔ ہمارا یہی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور بعض مالک کے کہ نزدیک بیچ کر دی جائے اور عطا اور چاہد اور اور حلیہ کے نزدیک یہ بیچ دوسرے ہے کیونکہ اس میں اسان سے باہر والے پر۔ اور ان حدیثوں کو انھوں نے منسوخ کیا ہے اور وہ مونی ہے یہ یاد رکھیں کہ اگر اسان بھی ہو مال والے پر جب بھی برائی ہے ساری بستی والوں کے ساتھ کہ وہ اس مال سے فائدہ اٹھائے اور اللہ کی قسم اور وہ مونی صحیح کا کلمہ ہے (ابھی منع کر دیا)۔

(۱) \* مصرعہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے مالک نے دودھ دیا اس کا سو قوف کر دیا ہو تاکہ حقوں میں خوب دودھ بھر جائے اور لوگ دھوکا کھائیں۔ اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین روز تک اختیار ہے چاہے اس کو رکھ چھوڑے چاہے بھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع بھجور کا بھی دے۔

۳۸۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تھن میں دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر بھیر دے تو ایک صاع تان کا بھی دے لیکن گیلوں دینا ضروری نہیں۔

۳۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مصراۃ بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے اگر چاہے رکھ لے چاہے بھیر دے اور ایک صاع بھجور کا بھی اس کے ساتھ دے گیلوں کا نہیں۔

۳۸۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے لیکن اس میں "عنم" کا لفظ ہے۔

۳۸۳۵- امام بن مہب نے کہا یہ دودھ عیشیں ہیں جو ابو ہریرہؓ نے بیان کیں رسول اللہ ﷺ سے بھر کئی حدیثیں ذکر کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اونٹنی خریدے جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو یا بکری خریدے

فَلَهُ عَلَيْهٖ وَسَلَّمُ قَالَ (( مِنْ الْبَغَاغِ شَاةٌ مُصْرَاةٌ فَهُوَ بِالنَّجَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ ائْتَسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَذَّهَا وَرَذُّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ))۔

۳۸۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مِنَ الْاِشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِالنَّجَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَذَّهَا رَذُّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَلْعٍ لَا سُمْرَاةً ))۔

۳۸۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ اِشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ ائْتَسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَذَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سُمْرَاةً ))۔

۳۸۳۴- عَنْ ثَابِتٍ بَعْدَ الْإِسْنَادِ عَنِ أَنَسٍ قَالَ (( مِنَ الْاِشْتَرَى مِنَ الْعَمَمِ فَهُوَ بِالنَّجَارِ ))۔

۳۸۳۵- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَرْثُودٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْكُورَ أَخَابِثٍ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا مَا اخْتَلَكُمُ اِشْتَرَى بِفَحْطَةِ مُصْرَاةٍ أَوْ

(۳۸۳۴) ☆ عرب میں گیلوں گراں ہیں اور بھجور اور دوسرے تان درازاں ہیں تو فرمایا کہ بھجور کا ایک صاع دے یا دوسرے کسی تان کا بھیہ جو اور سوراخ ہو۔

(۳۸۳۵) ☆ امام نووی نے کہا ابو ہریرہؓ کے تھن (یعنی جانور کا دودھ چڑھانوں کو دھکا دینے کے لیے) حرام ہے اور ابو ہریرہؓ کے ان احادیث سے یہ ثابت ہے کہ قطع صحیح ہو جائے گی اور خریدار کو اختیار ہو گا چاہے دیکھے چاہے بھیر دے۔ اسی طرح ہر کر اور خرید کی قطع میں خریدار کو اختیار ہے۔ مثلاً کسی نے بوڑھی اونٹنی کے بال کاٹے کر دیے یا گھو گریاے بیادینے اور مانند اس کے۔ اور اختلاف کیا ہے اس سے اصحاب نے کہ یہ اختیار فوراً ہو گا علم کے بعد تھن میں دے گا۔ تو بعضوں نے کہا تھن دن تک دے گا اور اس پر ہے کہ علم کے ساتھ ہی اختیار ہو گا۔ خود حدیث میں جو تھن دن کی قید نہ کر دے اس لیے کہ اکثر علم تھن میں ہو تا ہے کیونکہ ایک آدمی دن دودھ کہتا ہے جس میں چار دودھ کی خرابی کا گمان ہو تا ہے لیکن تھن دن کے بعد یقین ہو جاتا ہے۔ ہر جب ایسا جانور بھیر دینا چاہے کونٹ ہو یا بکری یا گائے دودھ اس کا بھرت ہو یا خود زائر حال میں دودھ کے بدلے ایک صاع بھجور کا یا کافنی ہے تو یہی نہ ہب ہے اور اگر مالک روایت اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو جہل سف اور ابو ذر اور فقہاء صحابہ میں کا اور بھی صحیح ہے۔ اور دوسرے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اس شہر میں جس چیز کا خوراک میں روانہ ہو اس کا ایک صاع ہی

شَاءَ مُصْرَقًا لَهُوَ يَخْبَرُ الظَّنَّ بِغَدَا أَنْ يَحْلُثَهَا  
بِأَمْرٍ مِنْهُ وَالْأَمْرُ قَلْبُهُ وَمَا مِنْ ثَمَرٍ  
بَابُ نَطْلَانِ يَبْعُ الْمَيْعَ قَبْلَ الْقَبْضِ

قراس کو اختیار ہے دودھ دہنے کے بعد یا اس کو رکھ لے یا بچر  
دے اور ایک صاع بچر کا بھی اس کے ساتھ دے۔

باب: قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا  
درست نہیں ہے

۳۸۳۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا  
يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ )) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأُخْبِئْتُ  
كُلَّ شَيْءٍ يَنْتَلُهُ.

۳۸۳۶- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ  
بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔ ابن عباس نے کہا میں ہر چیز  
کو اس پر خیال کرتا ہوں۔

۳۸۳۷- عَنْ غَيْرِهِ نَبِيَّاهُ الْإِسْلَامَ نَحْوَهُ.

۳۸۳۷- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ (( مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَفِيضَهُ ))  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأُخْبِئْتُ كُلَّ شَيْءٍ يَسْتَوْفِيهِ الطَّعَامُ.

۳۸۳۸- ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو  
کوئی اناج خریدے پھر اس پر قبضہ کرنے تک اس کو نہ بیچے۔ ابن  
عباس فرماتے ہیں کہ میں ہر چیز کو اناج پر قیاس کرتا ہوں۔

۳۸۳۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا

۳۸۳۹- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک ٹاپ نہ لے۔

تو دے دے یہ بچر سے خاص نہیں ہے۔ اور امام ابو حنیفہ اور ایک طاہر اہل عرفان اور بعض مالکپہ نے یہ کہا ہے کہ دو چار بچر دے اور ایک  
صاع بچر دینا ضروری نہیں ہے بلکہ دودھ کی قیمت پانا چاہیے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مٹھی کے کوٹھ کے قوش دے اور نہ قیمت دے  
اور دوسری مٹھی کا پنا قاعدہ کے خلاف ہے۔ اور مجبور علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ جب حدیث صاف وارد ہو گئی تو عقلی قاعدہ سے اس پر  
اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ اور حکمت اس میں یہ ہے کہ عرب کی خوراک اس وقت بچر تھی اور صناعہ ہر صورت میں مقرر کیا گیا ہے بلکہ حد  
کے تاکہ بھڑکانا ہو اور ان کو گاؤں دیہات میں قیمت میں اختلاف ہوتا ہے اور فساد ہوتا ہے تو شرع نے ایک ضابطہ قرار دے دیا تاکہ اس قسم  
کے جھگڑے نہ ہوں اور ان کے بچر اور اس کی مثال شرع میں موجود ہے مثلاً بچر کی روایت ایک روایت میں ہے۔

(۳۸۳۹) ابو امام شافعی کا یہ مذہب ہے کہ اناج کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر ایک شے کی خود حصول ہو یا غیر حصول۔ فقہ درست نہیں  
جب تک فقہ قبضہ اس پر نہ ہو۔ اور محققین نے کہا ہر شے کی فقہ قبضہ سے پہلے درست ہے اور ابو حنیفہ نے کہا صرف زمین مکان یا بار  
و غیرہ غیرہ موقوف کی فقہ قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی چیز کی درست نہیں اور امام مالک نے کہا کہ سوائے ان کے اور سب چیزوں کی فقہ قبضہ سے  
پہلے درست ہے اور اکثر علماء نے اس سے اتفاق کیا ہے اور بعضوں نے کہا جو چیزیں ٹاپ اور قتل کر رکھی ہیں جن میں اس حدیث کے موافق قسم  
ہو گا وہ باقی چیزوں کی فقہ قبضہ سے پہلے درست ہے لیکن محققین کا قول باطل شاذ اور موقوف ہے اور قاضی غل اور اختیار کے لائق نہیں  
ہے۔ (توقی)

(۳۸۳۹) ابو امام اگر یہ شخص قبضہ سے پہلے فقہ قبضہ کے لائے؟ یا فقہ قبضہ کے لائے؟ یا مالک فقہ میں صحیح کا ہو یا ضروری ہے۔ اگر یہ بھی صحیح

طاؤس نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیوں اس کی کیا وجہ ہے ۱۶ انھوں نے کہا تم نہیں دیکھتے لوگوں کو کہ وہ تاج سونے اور چاندی کے بدلے میعاد پر بیچتے ہیں۔

۳۸۳۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تاج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے (یعنی تاج تول نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کر لے)۔

۳۸۳۱- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تاج خریدتے تھے پھر ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجے تھے جو ہم کو حکم کر تاج تاج کو اس جگہ سے اٹھا لے جائے گا جہاں خریدتے تھے بیچنے سے پہلے (تاکہ قبضہ ہو جائے۔ اس کے بعد اگر چاہے تو اور کسی کے ہاتھ تک کرے)۔

۳۸۳۲- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تاج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۳۸۳۳- اور ہم تاج کو خرید کر تے سواروں سے ڈھیر لگا کر پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع کیا اس ڈھیر کے بیچنے سے جب تک اس کو ہم اور جگہ نہ لے جائیں۔

۳۸۳۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تاج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے اور قبضہ نہ کر لے (پورا لینے سے مراد یہ ہے کہ اس کو تاج تول نہ لے)۔

۳۸۳۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس حدیث سے بھی معلوم ہے۔

بَيْعُهُ حَتَّى يَكْتَلَهُ» فَقُلْتُ يَا بَنِي عُمَيْرٍ لِمَ تَفْعَلُونَ  
أَلَا تَرَأَوْنَهُمْ يَتَنَافَعُونَ بِالْفَقِيرِ وَالْغَنِيِّ مَرْحَةً وَتَمَّ  
يَقُولُ أَبُو كُرَيْبٍ مَرْحَةً.

۳۸۴۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مِنْ  
الْبَغْيِ مَتَاعًا فَلَا بَيْعَهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ )).

۳۸۴۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
كُنَّا فِي رِمَازٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَنَافَعُ الطَّعَامَ فَبَيْعْتُ عَيْنًا مِنْ بِلْمُرْمَا بِالتَّغْلِيلِ مِنْ  
أَمْسِكَانِ الْبَدْيِ لِبَيْعَتِهِ فِيهِ بِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَلْبٍ  
أَلَا بَيْعُهُ.

۳۸۴۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مِنْ  
الْاِشْتَرَى طَعَامًا فَلَا بَيْعَهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ )).

۳۸۴۳- قَالَ وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنْ  
«مُكَيَّنَ بِيْرَافَا قَهْمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَلَا بَيْعُهُ حَتَّى تَقْلَهُ مِنْ مَكَاوِرِ.

۳۸۴۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
(( مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا بَيْعَهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ  
وَيُغْنِيَهُ )).

۳۸۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مِنْ  
الْبَغْيِ مَتَاعًا فَلَا بَيْعَهُ حَتَّى يَغْنِيَهُ ))

یہ میعاد پر بیچنے اور کھانے کا میعاد ہو سکتا ہے تو وہی قیاس ہے اور جو زیادہ ہو تو گویا وہی کی قطعاً وہی سے ہوئی اور یہ ہے تاکہ وہی اور اس میں  
خوف نہ رہا کہ۔

۳۸۳۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی اس بات پر کہ وہ ان کے ذمیر خریدتے پھر اسی جگہ پر اس کو بیچ ڈالتے قبضہ سے پہلے۔

۳۸۳۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے دیکھا لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مار پڑتی جب وہ اناج کے ذمیر خریدتے اور اسی جگہ پر اپنے مکانوں میں لے جانے سے پہلے ان کو بیچتے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اناج خریدتے تھے یوں ہی ذمیر کا ذمیر پھر اس کو اٹھاتے اپنے گھر کو۔

۳۸۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو اپ نہ لے۔

۳۸۳۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے انھوں نے مروان بن الحکم سے کہا (جو عامل تھا مدینہ کا) تو نے درست کر دیا رہا کی بیچ کو۔ مروان نے کہا کیوں میں نے کیا کیا؟ ابو ہریرہ نے کہا تو نے سند (پر واند) کی بیچ جائز رکھی حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بیع اناج کی بیچ سے اس پر قبضہ کرنے سے پہلے۔ تب مروان نے خطبہ سنایا لوگوں کو اور

۳۸۴۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا يُبْضِرُونَ عَلَى غَدَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَعًا أَنْ يَبْعُوهُ فِي مَكَائِهِ حَتَّى يَبْزُقُوهُ.

۳۸۴۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي غَدَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَاوُا الطَّعَامَ جَزَعًا يُبْضِرُونَ فِي أَنْ يَبْعُوهُ فِي مَكَائِهِمْ وَذَلِكَ حَتَّى تُلْزِمَهُمْ إِلَى رَحْلِهِمْ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جَزَعًا فَيَحْبِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ.

۳۸۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( مِنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَمْ يَبْعَهُ حَتَّى يَنْكُثَ اللَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ مِنَ النَّبَا )).

۳۸۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَالَ لِمَرْوَانَ أَخْلَفْتُ بَيْعَ طَعَامٍ مَرَّوَانُ مَا مَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْلَفْتُ بَيْعَ الصَّكَاكِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسَوِّفَ قَالَ فَخُصِّلَ مَرَّوَانُ

(۳۸۴۲) \* امام نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ ما کہ اسلام بیچ فاسد کرنے والے کو قہر دے سکتا ہے۔

(۳۸۴۳) \* امام نووی نے کہا اس حدیث سے اناج کا ذمیر خریدنا غیر جائز ہے اور تو نے درست ٹھہرا اور یہی مذہب ہے شافعی کا کہ یہاں انجور وغیرہ کا ذمیر خریدنا حرام نہیں ہے لیکن کراہت میں اس کے دو قول ہیں۔ صحیح ہے کہ اگر کراہت ہے تو تخریجی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ تخریجی کراہت بھی نہیں ہے۔

(۳۸۴۴) \* یعنی اگر لوگوں سے جنھوں نے خریدنا تو قبضہ سے پہلے یہاں مروان سندوں سے وہ پھنسیاں ہیں جو حکومت سے ملتی ہیں سنا نہ معاش کی اس میں اناج کو تاجہ اور وہ وغیرہ جو جس کے عام کی چھٹی لکے اس کو چاہیے کہ اپنے قبضہ میں لا کر بیچے آپ۔ اگر قبضہ سے پہلے بیچ دالے تو اس میں اختلاف ہے۔ نووی نے کہا صحیح ہے کہ وہ جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز نہیں ہے بلکہ قول ابو ہریرہ کے اور جس نے جائز رکھا اس نے ابو ہریرہ کے قول کی تاویل کی ہے اس طرح کہ مروان کی بیچ سے جو مشتری نے کسی تیسرے شخص کے ہاتھ کی جو مشتری کے قبضہ سے پہلے نہ کہ بیچ جو صاحب سند نے مشتری کے ہاتھ کی تو بھی بیچ جائز ہے نہ کہ بیچ ادل سے کہ صاحب سند جو

الْمَسْكِينُ قَتْلُهُ عَزْزٌ بَيْنَهُمَا فَلَا سَكِينَتًا قَطَرْتُ إِيَّاهُ  
خَرَسِي بَأَعْدُوْهَا مِنْ أَعْدَائِي فَاسِي.

منع کیا اس کی بیعت سے۔ مسلمان جو ربوئی ہے اس حدیث کا حضرت  
ابو ہریرہؓ سے اس نے کہا میں نے دیکھا ہے کیدار کو وہ ان چمپوں کو  
بچھین رہے تھے لوگوں سے۔

۳۸۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا  
الْبَغْتُ طَعَنًا فَلَا بُغْيَةَ خِي تَسْتَوِي)).

۳۸۵۰- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ  
فرماتے تھے جب تو کوئی ایسا خبیثہ سے ہمارے پیچ اس کو جب تک  
اس پر قبضہ نہ کرے۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صَوْرَةِ الشَّعْرِ الْمَنْهُوْلَةِ  
الْقَدْرِ بِشَعْرِ

باب: کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور  
کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے

۳۸۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَعَى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصَّوْرَةِ مِنَ الشَّعْرِ لَا  
يُعْلَمُ مِكْيَلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ الشَّعْرِ.

۳۸۵۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا  
رسول اللہ ﷺ نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو  
اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو۔

۳۸۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَعَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَيْلِهِ عَمْرٍ أَنَّهُ  
لَمْ يَذْكُرْ مِنْ شَعْرِ فِي أَحَدٍ الْخَلْبَةِ.

۳۸۵۲- اوپر والی حدیث کی طرح ہے سند کا فرق ہے۔

بَابُ ثُبُوتِ خِيَارِ الْمُخْلِصِ  
لِلْمُتَبَاعِثِينَ

باب: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی  
مقام میں رہیں جہاں بیعت ہوئی ہے

۳۸۵۳- عَنْ أَبِي عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((  
الْبَيْعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ  
عَا لَمْ يَنْفَرَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ)).

۳۸۵۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے (بیعت کو ختم کرنے کا) جب  
تک دونوں ہدایت ہوں گھر اس بیعت میں جس میں اختیار کی شرط کی  
گئی ہے۔

☆ کی تک مستثنیٰ ہے اور وہ مشتری نہیں ہے تو اس کی بیعت بعد سے پہلے درست ہے جبکہ کوئی ترکہ کامل قبضہ سے پہلے بیعت والے۔ انصار  
(۳۸۵۳) ☆ کیونکہ جب جس ایک ہو تو ہر ایک لپٹتا ہے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں باپ میں زیادہ ہوں۔ البتہ اگر دوسری  
جس کے بدلے بیعت لڑا جاتا ہے۔

(۳۸۵۳) ☆ اس میں ہدا ہوتے کے بعد بھی اختیار ہوتا ہے مدت مبین تک۔ خودی نے کہا اس حدیث سے دلیل ملی گئی ہے اختیار مجلس کے  
ثبوت پر بائع اور مشتری دونوں کے لیے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیعت سے جدا ہوں (یعنی وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا  
ہو جائیں کہ اور سمجھو صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے اور اسی طرف گئے ہیں علی بن ابی طالب اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَرْبٍ وَنَحْنُ بْنُ الْقَيْسِ قَالَا  
حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
بْنُ أَبِي خَبَّابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا  
أَبُو لَيْثٍ حَدَّثَنَا أَبِي كَتَبْتُمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
زَيْلَعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

۳۸۵۴- اس سند سے بھی مذکور ہلالاحد یث مروی ہے۔

٢٨٥٥- عَنْ أَبِي سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( إِذَا تَابَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَنْفَرُوا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُحِيرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ حَمَزَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَاعًا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَاعَا وَلَمْ يَزَلَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ )) .

٣٨٥٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا تَبَيَّعَ الْمُتَابِعَانِ بِاتِّبَاعٍ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ تَبِيعِهِ مَا لَمْ يَنْفَرِقَا أَوْ

فقیر اور اجیر اور اسلمی اور ملاکس اور معین بن المسیب اور عطا اور  
اور شامخ اور ابن مہدک اور خشی بن املہ بن ابرار احمد بن خبیل  
خشیہ۔ اور مالک نے کہا ہے کہ مجلس کا اختیار کوئی چیز نہیں ہے بلکہ  
ہے اور خودی ہے بلکہ یہی مقرر ہے اور خودی سے ایک روایت ہے  
ہیں کوئی صحیح جواب نہیں ہے تو جواب دے جس کو جہور عطا

حق اور راجہ پر وہ اسکل، ملاؤس اور سعید بن المسیب اور عطاء اللہ شریح اور حسن بصری اور قسطنطین اور اوراقا بنی زعب اور سلیمان بن عیینہ اور شامخ اور ابن مہدی اور شیخ بن ابلہ بنی عمار احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابو ذر اور ابو سعید اور ابو یزید اور قوام محمد شین اور عامر ابو حنیفہ اور مالک نے کہا ہے کہ مجلس کا اختتام کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب زمان سے ایجاد و قبول ہو گیا تو قلع نام و ہو گیا اور بعد نے ایسا کیا ہے اور غصہ سے بھی عیسیٰ مقرر ہے اور قوری سے ایک روایت ایسی ہے۔ لیکن یہ حدیث صحیح ہے ان لوگوں کا مذہب روا ہے اور ان کے پس کوئی صحیح جواب نہیں ہے تو صواب دی ہے جس کو جہود ملاؤس نے اختیار کیا ہے اے احمق۔

۳۸۵۶) امام نووی نے کہا ہے روایت دہلی ہے اس امر کی کہ جدائی سے مراد دونوں کی جدائی ہے نہ کہ ایجاب و قبول سے جدائی ہے۔



يَكُونُ يَتَّعَمُّهَا عَنْ خِيَارٍ فَمَا كَانَ يَتَّعَمُّهَا عَنْ  
خِيَارٍ لَفَقَدْ وَجِبَ « زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي  
رَوَاتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَاعَ رَحْلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا  
يُتْرِكَ لَهُ فَمَنْشَى خَيْتَهُ ثُمَّ رَخَعَ إِلَيْهِ.

۳۸۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « كُلُّ يَتَعَمَّرٍ لَا يَبِيعُ  
بَيْنَهُمَا حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى يَتَعَمَّرِ الْخِيَارِ ».

### بَابُ الصَّدَقِ فِي التَّيْبِ وَالْإِنْيَانِ

۳۸۵۸- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ « الْإِنْيَانُ  
بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَنْظُرْ قَبْلَ صَدَقٍ وَتَيْنَا يُورِكُ  
لَهُمَا لِي يَتَّعَمَّرَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَفَسَا مُبِيعٌ بَرَكَةٌ  
تَبِيعُهُمَا ».

۳۸۵۹- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ  
يَقُولُ قَالَ مُسْلِمٌ بْنُ الْحَخَّاحِ وَكَذَلِكَ حَكِيمٌ بْنُ حِزَامٍ

روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ناٹنے کے بعد عبد اللہ بن عمر جب بیچ کرے کسی شخص سے اور یہ منظور ہو تاکہ معاملہ ٹخنہ نہ ہو تو قہوڑی دور چلے جائے (بیچ کے بعد تاکہ جدا کی ہو جائے) پھر لوٹ آئے اس کے پاس۔

۳۸۵۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بیچ لازم نہ ہوگی جب تک ہاتھ اور مشتری جدا نہ ہوں مگر بیچ خیار میں۔

### باب: تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان

۳۸۵۸- حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں بیچ بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیچ میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور چھپائیں گے (عیب کو) تو ان کی بیچ کی برکت مٹ جائے گی اور ان کی تجارت کو بھی فروغ نہ ہوگا۔ (حقیقت میں تجارت ہو یا زور امت ہو یا نوکری یا لانداری اور راست بازی وہ شے ہے جس کی بدولت ہر چیز میں دان دونی دراث گئی ہے ترقی ہوتی ہے)۔

۳۸۵۹- دوسری روایت کا وہی ترجمہ جو لوہے کے زور و نام مسلم نے کہا کہ حکیم بن حزام جو راوی ہیں اس حدیث کے وہ خاص کہے گئے۔

جو جیسے بعضوں نے داخل کی ہے۔

(۳۸۵۷) یہ روایت نے کہا ہے جو استناد حدیث میں منقول ہے "لابیع لعیار" اس کی تفسیر میں میں قول ہیں ایک یہ کہ مراد وہ خیال رہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی چرائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونوں کو اختیار رہے کہ جب تک جدا نہ ہوں اس صورت میں کہ مجلس ہی میں یہ اختیار تمام کر دیں مثلاً دونوں مل کر بیچ کو نافذ کر دیں تو بیچ لازم ہو جائے گی اور اختیار کا پانی رہتا ہے اہل تک نہ ہوگا۔ دوسری یہ کہ مراد مستقل سے وہ بیچ ہے جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہو میں نہ تک پاس سے کم تو اس بیچ میں جدا کی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہو گا بلکہ مدت شرط تک باقی رہے گا۔ تیسری یہ کہ مراد وہ بیچ ہے جس میں نفی خیار کی شرط ہو۔ اس صورت میں بیچ مجلس ہی میں لازم ہو جائے گی اور اختیار نہ ہوگا۔ اور یہ انہی کی تفسیر اس شخص کے مذہب پر بھی ہوگی جو اس شرط کے ساتھ بیچ کو جائز رکھتا ہے اور صحیح حدیث سے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیچ باطل ہو جائے گی۔ اے۔

فِي خَرْقٍ أَكْثَرِ وَأَقَلِّ وَبِأَنَّ وَعِشْرِينَ سَنَةً.

اندر پچھڑا ہونے اور ایک سو میں برس تک ہے۔

بَابُ مَنْ يَخْذَعُ فِي الْبَيْعِ

باب جو شخص بیع میں دھوکہ کھائے

۳۸۶۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ وَحَيْمٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُمْ يَقُولُ  
ذَكَرَ وَحَيْمٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ يَخْذَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا حِلَّ لَهُ  
فَكَانَ إِذَا بَايَعُ يَقُولُ لَا حِلَّ لَهُ».

۳۸۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ  
کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا اس کو لوگ فریب دیتے ہیں بیع میں  
تو آپ نے فرمایا اس شخص کو جب تو بیع کیا کرے تو کہہ دیا کہ فریب  
نہیں ہے (یعنی مجھ سے فریب نہ کرنا یا اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجھ  
پر لازم نہ ہو گا) پھر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا (مگر لا حلالہ کے  
بدلے اس کی زبان سے لا حلالہ لکھا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا)

۳۸۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَوْلِهِ  
وَكَيْسٍ فِي خَدِيشَتَا فَكَانَ إِذَا بَايَعُ يَقُولُ لَا حِلَّ لَهُ.

۳۸۶۱- عبداللہ بن دینار سے ایسا ہی مروی ہے مگر اس روایت  
میں یہ نہیں ہے کہ جب بیچتا تو لا حلالہ کہتا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْفَسَادِ قَبْلَ بَدْوِ  
صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ

باب بیوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت  
پر پتہ پلور مست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو

۳۸۶۲- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّرِّ حَتَّى يَبْدُوَ  
صَلَاحُهَا نَهَى الْبَايَعُ وَالْمُبَايَعُ.

۳۸۶۲- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا  
میوہ کے بیچنے سے درختوں پر جب تک ان کی صلاحیت کا یقین نہ  
ہو منع کیا یا نہ کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۳۸۶۳- عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ

۳۸۶۳- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۸۶۱) یہ نووی نے کہا بعض نسخوں میں لا حلالہ ہے مگر وہ حقیقہ ہے اور بعض نسخوں میں لا حلالہ ہے یہ صحیح وہی ہے لا حلالہ اور اس  
فصل کا نام جہاں میں اللہ ہی ہے مگر انصاری کا جو باب ہے بچاؤ اور اس کا امداد کی جنگ میں شریک تھا اور بعضوں نے کہا اس کا باب اللہ تھا اس کی  
محرک ایک سو تیس سال کی ہو گئی تھی اور کسی لڑائی میں اس کے سر میں پتھر کا ٹم لگا تھا اس وجہ سے اس کی عقل اور زبان دونوں میں خلل آ گیا تھا اور  
دار لکھی نے کہا کہ وہ امر صالح اور ایک روایت میں ہے جو ثابت نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے یہ ہی فرمایا تھا تو کہا کہ مجھ کو اختیار ہے  
میں اور تک (روایت کی اس کو کما حقہ میں اور عقلی نے کتاب المعرفہ میں اور ان ماہ نے سنن میں اور دار لکھی نے اور بخاری نے  
دار و ست میں اور جابر بن کثیر میں اور طبرانی نے الامام میں اور ابی شیبہ نے مصنف میں اور عبدالرزاق نے مصنف میں اور عبدالحق نے انکسار  
میں۔ باب اختلاف کیا ہے علماء نے اس حدیث میں۔ بعضوں نے یہ اختیار خاص رکھا ہے اسی شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگوں کو اگرچہ ان  
کا اختیار ہو لکھ میں یہ اختیار نہیں ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کا اور یہی صحیح روایت ہے۔ ماہ کے اور بخاری کے ناظر نے کہا  
کہ جس کو یقین نہ ہو اسے اس کو اختیار ہے اس حدیث کے دوسرے ہر طریقہ دو ضمنی تہا ہی تک پہنچے اس سے کہ میں یہ اختیار نہ ہو گا اور صحیحوں  
مذہب ہے کیونکہ اختیار صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوا اسی مختصر





ہے عربیہ کی جس کے معنی اوپر گزرنے ہیں۔

۳۸۷۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت خرید کرو درخت پر کے میوے کو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اور مت خرید کرو درخت پر کے گجور خشک گجور کے بدلے۔

۳۸۷۸- ابن شہاب نے روایت کی سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ نے منع کیا مزید سے اور حاکم سے۔ مزید یہ ہے کہ درخت پر کی گجور خشک گجور کے بدلے بیجی جائے اور حاکم یہ ہے کہ ہالی میں کاجیوں یعنی کھجپ بچا جائے گیہوں کے بدلے۔ اور منع کیا آپ نے زمین کو کراہ پر لینے سے گیہوں کے بدلے (یعنی ان گیہوں کے بدلے جو اسی زمین سے پیدا ہو گئے)۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا رسول اللہ نے فرمایا مت بیچو میوے کو جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کی گجور کو خشک گجور کے بدلے۔ اور سالم نے کہا مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا انھوں نے سنا زید بن ثابت سے انھوں نے سنا رسول اللہ سے کہ آپ نے رخصت دی اس کے بعد عربیہ میں رطب یا حمر کے بدلے میں اور سماعیہ کے اور کسی کی اجازت نہیں دی۔

۳۸۷۹- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عربیہ والے کو اس کے بیچنے کی گجور کے بدلے اندازہ کر کے۔

۳۸۸۰- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عربیہ میں اور مراد عربیہ سے یہ ہے کہ ایک گھر کے لوگ اندازہ سے گجور دیں اور اس کے بدلے درخت پر کے تر گجور کھائے کو خرید لیں۔

۳۸۸۱- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مرئی ہے۔

تَبِعَ الْغُرَبَاءَ زَادَ مِنْ شَمِيرٍ فِي وَرَاقِهِ لَأَنْ تَبَاعَ

۳۸۷۷- قَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا تَبَاعُوا الْفَصْرَ حَتَّى يَنْتَشِرَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبَاعُوا الْفَصْرَ الْفَصْرُ )) قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَمِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءٌ

۳۸۷۸- عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْفُرَاتِيَّةِ وَالْمَحَلَّةِ وَالْمُرَابَّةِ أَنْ يَبَاعَ شَرْعُ النَّخْلِ بِشَرْعٍ وَالْمَحَلَّةُ أَنْ يَبَاعَ الْفَرْعُ بِالْفَرْعِ وَاسْتِخْرَاجُ الْأَرْضِ بِالْفَرْعِ وَالْأَرْضُ بِالْفَرْعِ سَالِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( لَا تَبَاعُوا الْفَصْرَ حَتَّى يَنْتَشِرَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبَاعُوا الْفَصْرَ بِالْفَصْرِ )) وَفَالِ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْغُرَبَاءِ بِالْمَرْبِ أَوْ بِالْفَصْرِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ.

۳۸۷۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْغُرَبَاءِ أَنْ يَبِيعَهَا بِحَرَصِهَا مِنْ الْفَصْرِ

۳۸۸۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدَّثَنِي اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْغُرَبَاءِ بِأَحَدِهَا لَعَلَّ الْفَيْتَ بِحَرَصِهَا نَحْرًا يَأْكُلُونَهَا وَنَحْرًا.

۳۸۸۱- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۸۸۲- یحییٰ بن سید سے ایسا ہی مروی ہے اس میں یہ ہے کہ عریہ دور رخت ہے کجور کا جو کسی کو اسے دیا جائے پھر وہ اندازہ کر کے اس کے پھلوں کو خشک کجور کے بدلے بیچ ڈالے۔

۳۸۸۳- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخت دی عریہ کی بیچ میں اندازہ کر کے کجور کے بدلے بیچنے کی کہا عریہ یہ کہ ایک شخص کچھ درختوں پر کے پھل اپنے گھروالوں کے کھانے کے لیے خریدے خشک کجور کے بدلے اندازہ کرے۔

۳۸۸۴- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخت دی عریہ میں اندازہ کر کے بیچنے کی ماپ سے۔

۳۸۸۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۸۶- تابع سے مروی ہے اسی سند سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی عریہ کی بیچ میں اندازہ کر کے۔

۳۸۸۷- بشیر بن یار نے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ سے روایت کیا جو ان کے گھر میں رہتے تھے ان میں سے ایک کھلی بن ابی حمزہ تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کہ رخت پر لگی ہوئی کجور کو خشک کجور کے بدلے بیچنے سے اور فرمایا کہ سود ہے یعنی حرام ہے مگر آپ نے اجازت دی عریہ کی بیچ میں ایک درخت یا دو درخت کی کجور کوئی گھر والا (اپنے ہال بچوں کے کھانے کے لیے) خریدے اور اس کے بدلے اندازہ سے خشک کجور دے کر کجور کھانے کو۔

۳۸۸۸- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ کی بیچ میں اندازہ کر کے۔

۳۸۸۹- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۸۲- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ السَّحْلَةُ تُحْمَلُ لِلْفَوَيْمِ فَيُصْعَقُونَ بِخَرَصِيهَا نَمْرًا.

۳۸۸۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَصَ فِي تَبَعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرَصِيهَا نَمْرًا قَالَ يَحْتَسِبُ الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّحْلُ نَمْرَ السَّحْلَةِ لِيَطْعَمَ غُلَامَهُ وَطَبَا بِخَرَصِيهَا نَمْرًا.

۳۸۸۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَصَ فِي فَرْغِيَّةٍ أَنْ يُبَاعَ بِخَرَصِيهَا كَذَا.

۳۸۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُوَخَذَ بِخَرَصِيهَا.

۳۸۸۶- عَنْ تَابِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَصَ فِي تَبَعِ الْفَرْغِيَّةِ بِخَرَصِيهَا.

۳۸۸۷- عَنْ نَعْبِضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَرَجِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَبَعِ النَّمْرِ بِالنَّمْرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرِّبَا بَلَّغْ الْمَرْبِئَةَ إِلَى اللَّهِ وَرَخَصَ فِي تَبَعِ الْعَرِيَّةِ السَّحْلَةِ وَالْحَقْلَيْنِ بِأَعْدَا أَمْلِ الْيَسَبِ بِخَرَصِيهَا نَمْرًا بِأَكْلَوْنَهَا وَطَبَا.

۳۸۸۸- عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا وَرَخَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَبَعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرَصِيهَا نَمْرًا.

۳۸۸۹- عَنْ نَعْبِضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

مِنْ أَهْلِ قَوْمِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى فَلَاكَرَ  
بِعَظْمٍ خَدِيسٍ سَلِيمًا نِي بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَمْرٍ  
أَنَّ بَاسْتَحْنَ وَابْنِ فُسْتَى حَقْلًا مَكَّانَ الرُّمَاءِ الزَّمَنِ  
وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍ الرُّمَاءِ.

۳۸۹۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ خَدِيسِهِمْ.

۳۸۹۱- عَنْ رَجُلٍ مِنْ خَدِيجِ وَسَهْلٍ بْنِ أَبِي  
حَفْصَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمَرْائِئَةِ تَعْمُرَ بِالْقَمَرِ إِلَى أَصْحَابِ  
الْمَرْائِئَةِ فَإِنَّهُ قَدْ لَوْنُ لَهُمْ.

۳۸۹۲- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَحِمَهُ فِي بَيْعِ الْمَرْكَبِ بَحْرَ حَبِهَا  
يَمِينًا قَوْمَ حَمْسَةَ أَوْسُجٍ لَوْ فِي حَمْسَةِ بَشَلُ  
ذَلُودُ قَالَ حَمْسَةَ لَوْ قَوْمَ حَمْسَةَ قَالَ نَعَمْ.

۳۸۹۳- عَنْ ابْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ  
الْمَرْائِئَةِ وَالْمَرْائِئَةِ تَعْمُرَ بِالْقَمَرِ كَيْلًا وَتَعْمُرَ  
الْكَرْخِ بِالرَّيْبِ كَيْلًا.

۳۸۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمَرْائِئَةِ تَعْمُرَ بِالْقَمَرِ  
بِالْقَمَرِ كَيْلًا وَتَعْمُرَ الْعَبْدِ بِالرَّيْبِ كَيْلًا وَتَعْمُرَ  
الرَّزْعِ بِالْحَبْلَةِ كَيْلًا.

۳۸۹۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ  
الْمَرْائِئَةِ تَعْمُرَ بِالْقَمَرِ كَيْلًا وَتَعْمُرَ الْعَبْدِ  
بِالرَّيْبِ كَيْلًا وَتَعْمُرَ الرَّزْعِ بِالْحَبْلَةِ كَيْلًا.

۳۸۹۶- عَنْ ابْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ  
الْمَرْائِئَةِ تَعْمُرَ بِالْقَمَرِ كَيْلًا وَتَعْمُرَ الْعَبْدِ  
بِالرَّيْبِ كَيْلًا وَتَعْمُرَ الرَّزْعِ بِالْحَبْلَةِ كَيْلًا.

ساتھ ماپ کر کے اور درخت پر کے انجور کی خشک انگوڑ کے ساتھ ماپ سے۔ اسی طرح ہر پھل کی اخلاص سے (اسی پھل کے بدلے)۔  
 ۳۸۹۷- عہد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا حزیلہ سے اور حزیلہ یہ ہے کہ درخت پر کی کجور خشک کجور کے بدلے پٹی ہائے یعنی خشک کجور کے ماپ صمیم ہوں (مثلاً چار صاع یا پانچ صاع خشک کجور کے بدلے) اور خریدہ اس یہ کہے کہ درخت پر کی کجور اگر زیادہ نکلیں تو میری ہیں اور جو کم نکلیں تو میرا نقصان ہو گا۔

ثُمَّ الثَّلَاحُ بِالنَّسْرِ كَيْلًا وَتَمِيعُ الرُّبَيْبِ بِالْعَبِيبِ كَيْلًا وَغَنَ كُلُّ نَمْرٍ بِخُرْمِهِ.  
 ۳۸۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الثَّمَرَاتِ وَالْمُرَاتِبِ أَنْ يُسَاعَ مَا فِي رُؤُوسِ الثَّعْلِ بِنَمْرٍ يَكْتَلِي مُسْنَمِي ابْنِ زَاكٍ فَلْيُؤْزِلَ نَقَصَ فَعَلَى.

۳۸۹۸- ترجمہ وحی جو پہلے گزرا۔

۳۸۹۸- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۸۹۹- عہد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے حزیلہ سے اور یہ ہے کہ اپنے پانچ کا پھل اگر کجور ہو تو خشک کجور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو انجور ہو تو سوکے انجور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو کھیت ہو تو سوکے لٹاج کے بدلے بیچے ماپ سے۔ آپ نے ان سب سے منع کیا (کیونکہ سب میں احتمال ہے کہ اور بیشی کا)۔

۳۸۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الثَّمَرَاتِ أَنْ يُبَيْعَ نَمْرٌ خَالِطُهُ إِنْ كَانَتْ تَحْتَ بَنَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يُبَيْعَ بِرُبَيْبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زُرْعًا أَنْ يُبَيْعَ بِكُلِّ مَطَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كَلَّةً وَبِهِ رِوَاةٌ قَبِيْةٌ لَوْ كَانَ زُرْعًا.

۳۹۰۰- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۰- عَنْ تَابِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

باب: جو شخص کجور کا درخت بیچے اور اس پر کجور لگی ہو

بَابُ مَنْ بَاعَ ثَعْلًا عَلَيْهَا نَمْرٌ

۳۹۰۱- عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا جس شخص نے کجور کے درخت کو بیچا گا بھائی نہ کرنے کے بعد تو اس پر کے پھل پانچ کے ہیں مگر جب خریدہ شرط کر لے۔

۳۹۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ بَاعَ ثَعْلًا فَلَا ثَمَرَ فَقُتِرَتْهَا لِلْبَيْعِ إِنْ أَنْ يَشْتَرِطَ الْبَيْعُ )).

(۳۹۰۱) کہ پھل میں لوں کا اور پانچ درختی ہو جائے تو پھل خریدہ لوں کے۔ مالک اور شافعی اور لیث اور اکثر مالک کا یہ سب اسی حدیث کے سواقی ہے اور کہتے ہیں کہ اگر اس درخت کا بھائی نہ ہو تو پھل خریدہ کے ہوں گے البتہ اگر پانچ شرط کر لیں کہ پھل میں لوں کا اور مشتری درختی ہو جائے تو پھل پانچ لوں کے اور نام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر صورت میں پھل پانچ کے ہو گئے۔ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ہر حال میں خریدہ کے ہوں گے۔ (نوی مختار)



۳۹۰۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس درخت کی جڑیں کوئی خرید لے اور اس میں گامہاجی نہ ہو اور تو پھل اسی کے ہو گئے جس نے بیج نہ کیا ہے مگر جب خرید شرط کر لے۔

۳۹۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گامہاجی نہ کر کے کھجور کے درخت کو بیج ڈالے تو پھل اسی کا ہو گا مگر جس صورت میں خرید شرط کر لے پھل کی۔

۳۹۰۴- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کھجور کے درخت کو تاہیر کے بعد خریدے تو پھل اس کا پائے کوٹے کا مگر جب مشتری شرط کر لے پھل کی اور جو شخص کوئی برہہ خریدے اور وہ مالدار ہو تو پائے کا ہو گا مگر جب مشتری شرط کر لے۔

۳۹۰۶- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۷- دوسری روایت بھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔

باب: محافلہ اور مزایہ اور عمارت کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاوضہ کا منع ہونا

۳۹۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( أَلَيْسَا نَحْنُ اشْتَرَيْتَ أَصُولَهَا وَقَدْ أَثَرْتَ فَإِنْ فُتِرَتْهَا بَلَدِي أَتَرْتَهَا إِنْ أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا )).

۳۹۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( أَلَيْسَا أَفْرِي أَتَرْتُمْ نَحْنًا ثُمَّ نَبَاغَ أَصْلُهَا فَلِلَّذِي أَتَرْتُمْ فَتَرْتَهَا إِنْ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُنْتَاعَ )).

۳۹۰۴- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۹۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ يُؤْتَرَ فَتَرْتَهَا لِلَّذِي بَايَعَهَا إِنْ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُنْتَاعَ وَمَنْ ابْتَاعَ عَقْدًا فَصَادَهُ لِلَّذِي بَايَعَهُ إِنْ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُنْتَاعَ )).

۳۹۰۶- عَنْ الرَّعْرَعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۳۹۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

بابُ النُّهْيِ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَايَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَتَبِيعِ الشُّمْرِ قَبْلَ بُدْوِ صَلَاحِهَا

(۳۹۰۲) یہاں کی اپنے لیے شرط کی قیاسی کوٹھیں گے۔ کھجور کا درخت زکوٰۃ کا ہے اور اس کی جڑیں کوئی اس میں بیج نہ کرتے ہیں تو بہت پہلے ہے۔ عربی میں اس کو تاہیر کہتے ہیں اور سورہ اس درخت کو جس میں بیج مل گیا گیا ہو۔

(۳۹۰۷) قوی نے کہا اس حدیث میں دو بات ہے نام مالک اور شافعی کے قدمذہب کی کہ مالک اپنے غلام کو اگر مال کا مالک کر دے تو اس کی ملک ہو جاتی ہے لیکن مگر جب مالک غلام کو بیچے تو وہ مال کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور جدید قول امام شافعی کا اور امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہو گا اور حدیث سے قصود یہ ہے کہ جو مال غلام کے قبضے میں ہو نہ اس کی ملک میں وہ مال پائے کا ہو گا یہاں تک کہ وہ بکڑے ہو رہتا ہے وہ بھی۔

وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السَّيْنِ (۱)

۳۹۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمُخَافَةِ وَالْمُزَانَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ النَّفَرِ حَتَّى يَنْتَهِى صَلَاتُهُ وَلَا يُبَايَعُ إِلَّا بِالْمُخَابَرِ وَالْمُزَانَةِ إِلَّا الْغَرَاةَ.

۳۹۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۳۹۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْمُخَافَةِ وَالْمُزَانَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ النَّفَرِ حَتَّى تَطْلُعَ وَلَا يُبَايَعُ إِلَّا بِالْمُزَانَةِ وَالْمُخَابَرَةِ إِلَّا الْغَرَاةَ فَإِنَّ غَرَاةَ قَسْرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ إِنَّمَا الْمُخَابَرَةُ فَالْكَرْخُ الْفَيْضَةُ يَنْفَعُنَا الرَّحْلُ إِلَى الرَّحْلِ كَيْفَ نَقْدُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ النَّفَرِ وَزَعَمَ أَنَّ الْغَرَاةَ بَيْعُ الرَّطْبِ فِي النَّحْلِ بِالنَّفَرِ كَيْلًا وَالْمُخَافَةُ بَيْعُ الزُّرْعِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ بَيْعُ الزُّرْعِ الْقَائِمِ بِالْخَبْأِ كَيْلًا.

۳۹۰۸- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے صلح کیا رسول اللہ ﷺ نے عاقلہ سے اور حراہ سے اور غارہ سے اور بھلوں کی بیچ سے جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو ورنہ بیچے جائیں بھل مگر وہ یہ یا شرفی کے بدلے البتہ عربی کی بیچ درست ہے۔

۳۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۱۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صلح کیا غارہ اور عاقلہ اور حراہ سے اور بھل کی بیچ سے جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور نہ بچا جائے مگر دیتا اور درہم کے بدلے البتہ عربی درست ہیں۔ عطاء نے کہا جابر نے ان لفظوں کے معنی بیان کئے تو کہا غارہ یہ ہے کہ خلی زمین ایک شخص دوسرے شخص کو دے اور وہ اس میں خرچ کرے اور پھر وہ اس سے حصہ لے اور حراہ ترجمہ کر بیچ ہے جو درخت پر لگی ہو سو سکی سمجھ کر کے بدلے عطاء سے اور عاقلہ کمیت میں ایسا ہی ہے یعنی کمزار کمیت لہذا کے عرض بیچنا پ ہے۔

۳۹۱۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَصِيَّ اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمُخَافَةِ وَالْمُزَانَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَأَنَّ تَنْشُرَى الْفَحْلُ حَتَّى تُشْفَى وَالْإِشْقَاءُ إِنْ نَحْمَرَ

۳۹۱۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے صلح کیا عاقلہ اور حراہ اور غارہ سے اور سمجھ کر درخت خریدنے سے جب تک ان کے بھل سرخ یا زرد (یعنی گدرا) نہ ہو جائیں کھانے کے لائق نہ ہوں۔ اور عاقلہ یہ ہے کہ

(۱) نووی نے کہا غارہ اور حراہ اور بھل کی بیچ اصل سالت کے ان کا ذکر تو اوپر ہو چکا ہے غارہ اور حراہ دونوں قریب قریب ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ زمین گریہ پر دیا اس کی پیہ اور کے ایک حصے پر مثلاً ٹھٹ یا بی یا نعل پر لیکن حرارت میں حم زمین کے مالک کا ہو تا ہے اور غارہ میں حم کا شکار کا ہو تا ہے۔ ایسا ہی کہا ہے ہمارے اکثر اصحاب نے اور امام شافعی کا ظاہر نص بھی ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ حرارت اور غارہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور معاذ میرے ہے کہ کوئی شخص اپنے درخت کا بھل دیا تو میں اس کے لیے بیچے اور یہ باطل ہے بلکہ ہمارے اس لیے کہ اس میں درخت کا ہے شاید درخت نہ چھلے یا کوئی آفت نہ آجائے۔ اٹھا

(۳۹۰۸) ہذا ان سب لفظوں کے معنی ادھر بیان ہو چکے۔

کمزار کھیت اناج کے بدلے بیچا جائے جو ممکن ہے اور حرام نہ یہ ہے کہ گھجور کا درخت گھجور کے بدلے بیچا جائے اور غارہ یہ ہے کہ تھالی یا چوڑھائی پر دو روے (جس کو ہمارے ملک میں ناٹی کہتے ہیں) کی زید نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث جاڑ سے سنی وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے ۱۲ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۱۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حزیلہ سے اور محافلہ سے اور غارہ سے اور بچلوں کی بیچ سے جب تک وہ لال اور پیلے نہ ہوں اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

۳۹۱۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے محافلہ سے اور حزیلہ سے اور معاوہ سے اور غارہ سے۔ اس حدیث کے دو روایوں میں سے ایک نے کہا کہ معاوہ وہ بیچ ہے کٹی برس کے لیے اپنے درخت کے میوہ کی اور منع کیا آپ نے استثناء کرنے سے (یعنی ایک بھول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے میں نے حجرے یا حجرے کا حجر بیچا مگر تمہارا اس میں سے نکال لوں گا یا یہ باغ بیچا مگر اس میں سے بعض درخت نہیں بیچے کیونکہ اس صورت میں بیچ باطل ہو جائے گی اور جو استثناء معلوم ہو جیسے یوں کہے یہ حجر غلط کا بیچا مگر جو تھالی اس میں سے نکال لوں گا تو صحیح ہے بالاتفاق) اور اپنا دست دی آپ نے عربی کی۔

۳۹۱۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

### باب زمین کو کرائے پر دینے کا بیان

۳۹۱۵- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے اور کئی

أَوْ يَتَمَتَّرُ أَوْ يُؤْكَلُ مِنْ شَيْءٍ وَالْمُخَافَةُ أَنْ يَبَاعَ فَتَحْتَ كُلِّ مِنَ الطَّعَامِ مَثْلُومٌ وَالْمُزَانَةُ أَنْ يَبَاعَ الشَّحْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ الشَّعْرِ وَالْمُخَابَرَةُ طَلْتُ وَالرُّبْعُ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءٍ إِنْ لَمْ يَبِ رَنَاحٌ أَسْمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ

۳۹۱۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمُخَافَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَنْشُجَ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مَا تَنْشُجُ قَالَ تَحْمَلُ وَتَصْفَرُ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا.

۳۹۱۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَتَى فَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَافَةِ وَالْمُزَانَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ أَسْمَعُنَا بَيْعَ السَّيِّئِ هِيَ الْمُخَابَرَةُ وَعَنْ الثَّيِّبِ وَزَحْصَنِ فِي الْفَرَاغِ

۳۹۱۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعَ السَّيِّئِ هِيَ الْمُخَابَرَةُ.

### باب كراء الأرض

۳۹۱۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ

۳۹۱۵) نوٹی نے کہا اللہ نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے تو اس پر حسن بھڑی نے کہا کہ زمین کا کرایہ دینا مطلقاً درست ہے

عَنْ كِرْبَاءِ الْأَرْضِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ  
الْأَرْضِ حَتَّى يَغْلِبَهَا.

پس کے لیے نکال کرنے سے اور پھل کے پیچھے سے (جو درخت پر لگا ہو) جب تک وہ گور نہ ہو۔

۳۹۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِبْرَاءِ الْأَرْضِ.  
 ۳۹۱۷- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا زمین کو کبرائے پر دینے سے۔

۳۹۱۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزَعْهَا فَإِنَّهُ يَزْعُهَا فَلَئِنْ زَعْهَا أَمْهَأَ ))۔

۳۹۱۸۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اس میں کھیتی کرے اگر خود نہ کرے تو اور کسی کو دے (بطور رعایت بلا کر)۔ وہ اس میں کھیتی کرے۔

۳۹۱۸- عَنْ جَابِرٍ مِّنْ عِتَابِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ فُضُولٌ أَرْضَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ فُضُولٌ أَرْضٍ فَلْيُزِفْهَا أَوْ لِيُزِفْهَا أَحَدًا فَإِنِّي أُبِيْ فُلَيْمِثِكِ أَرْضَةً ))

۳۹۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْخَذَ بِقُرْآنِ أَحَدٍ أَوْ حَقِّقَ

۳۹۲۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزَعْهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَسْتَحِفَّ أَحَدَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا يَأْخُزْهَا شَاءَ)).

۳۹۲۱- عَنْ هَمَامٍ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَوْمٌ لَمْ يَسْأَلْ عَمَلَهُ، لَمْ يَمُتْ. (ترمذی، ۲۶۶۱) امام سے روایت ہے سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے

پوچھا کیا تم سے جاہر بن عبد اللہ انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں بھتیجی کرے یا اپنے بھائی کو بھتیجی کے لیے دے اور اس کو کرا یہ پرند چلائے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۲- حضرت جاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا غاروں سے (غاروں کے معنی اوپر گزر چکے)۔

۳۹۲۳- جاہر بن عبد اللہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس فاضل زمین ہو وہ اس میں بھتیجی کرے یا اپنے بھائی کو بھتیجی کے لیے دے اور نہ بیچے اس کو۔ سلیم بن حیان نے کہا میں نے سعید بن عباد سے پوچھا بیٹے سے کیا مراد ہے کیا کرائے پر چلائے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۴- حضرت جاہر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے ہم غاروں (ٹالوں) کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تو حصہ لیتے تھے اس نایاب میں سے جو کوئے کے بعد پانیوں میں رہ جاتا ہے اس میں سے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں بھتیجی کرے یا اپنے بھائی کو بھتیجی کرنے کے لیے نہیں تو پڑی رہنے دے (یعنی کرا یہ پرند چلائے)۔

۳۹۲۵- جاہر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر (ٹالوں سے) جو مہروں کے کناروں پر ہو لیا کرتے تھے جب رسول اللہ ﷺ گھرے ہوئے اور فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں بھتیجی کرے نہیں تو اپنے بھائی کو مفت دے نہیں تو رہنے دے اور ٹالوں پرند چلائے۔

۳۹۲۶- جاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جس کے پاس زمین ہو وہ اس کو بہرہ کر دے یا رعایت دے۔

مُوسَى عَطَاءٌ فَقَالَ أَحَدُكَ جَاهِرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ  
كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزَوِّعْهَا أَوْ يَزِوْغْهَا أَخَاهُ وَلَا  
يَكْرِهْهَا )) قَالَ نَعَمْ.

۳۹۲۲- عَنْ جَاهِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْغَارَةِ.

۳۹۲۳- عَنْ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
(( مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيُزَوِّعْهَا أَوْ  
يَزِوْغْهَا أَخَاهُ وَلَا يَبْغُهَا )) قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا  
قَوْلُهُ وَلَا يَبْغُهَا بَنِي الْغَارَةِ قَالَ نَعَمْ.

۳۹۲۴- عَنْ جَاهِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا  
نُتَابِرُ عَلَى عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَقْسِيمَ مِنَ الْقَوْمِ (( وَ مِنْ كَذَا ))  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(( مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزَوِّعْهَا أَوْ  
فَلْيُزِغْهَا أَخَاهُ وَلَا فَلْيُذْغِهَا )).

۳۹۲۵- عَنْ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْخُذُ  
الْأَرْضَ بِالثَّلَاثِ أَوْ الرَّابِعِ بِأَلْمَا بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ (( مَنْ كَانَ لَهُ  
أَرْضٌ فَلْيُزَوِّعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزِوْغْهَا فَلْيُشْحِهَا  
أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَشْحِهَا أَخَاهُ فَلْيُشْبِكْهَا )).

۳۹۲۶- عَنْ جَاهِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ كَانَ لَهُ  
أَرْضٌ فَلْيُزِغْهَا أَوْ يَزِوْغْهَا )).

۳۹۲۷- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيُزَوِّجَهَا أَوْ (( فَلْيُزَوِّجَهَا وَجَلًا )) .

۳۹۲۸- عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِبْرَاءِ الْمَرْضَى قَالَ نُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي ذَيْعُ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعَا نُكَيْرِي الْأُمْنَانَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذَلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ وَاصِعِ بْنِ حَبِيبٍ .

۳۹۲۹- عَنْ خَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَبِيعِ الْمَرْضَى الْبُيُوتَاءِ سَتِينَ أَوْ ثَلَاثًا .

۳۹۳۰- عَنْ خَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَبِيعِ السَّيِّئِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ تَبِيعِ الْفَرَسِ سَبْعِينَ .

۳۹۳۱- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَوْحَنُ فَلْيُزَوِّجَهَا أَوْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَسْبِكْ أَرْضَهُ )) .

۳۹۳۲- عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمِّرَةَ أُمِّ سَمِيعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمَرْأَةِ وَالْحَقُولِ فَقَالَ خَابِرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْأَةُ الشَّرُّ بِالشَّرِّ وَالْحَقُولُ كِبْرَاءُ الْمَرْضَى .

۳۹۳۳- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشُّحَاقِلَةِ وَالْمَرْأَةِ .

۳۹۳۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمَرْأَةِ وَالشُّحَاقِلَةِ وَالْمَرْأَةِ الشَّرَّاءِ الشَّرُّ فِي دُومِ الشَّعْلِ وَالْمُخَاقَلَةِ كِبْرَاءُ الْمَرْضَى .

۳۹۳۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

۳۹۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اگر اس میں یوں ہے کہ خود اس میں کھیتی کرے یا کسی اور کو کھیتی کرنے کو دے۔

۳۹۲۸- چار بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا زمین کو کرائے پر دینے سے۔ کھیرنے کا کھجما سے حدیث بیان کی مافغ نے انھوں نے سنا عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے ہم کرائے پر دیا کرتے تھے اپنی زمین کو پھر چھوڑ دیا ہم نے جب سے مافغ بن حدیث کی حدیث سنی (جو آگے آئی ہے)۔

۳۹۲۹- چار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے غلہ زمین کو بیچنے سے دیا میں برس کے لیے۔

۳۹۳۰- حضرت چار سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے کئی سال کے لیے بچا کرنے سے (یعنی درخت کو یا زمین کو) اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے منع کیا بچل کی بچ سے کئی سال کے لیے۔

۳۹۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو مفت دے اگر وہ ملے تو اپنی زمین رہنے دے۔

۳۹۳۲- چار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ منع کرتے تھے حزیلہ اور حقول سے۔ چار نے کہا حزیلہ تو بھجور کی بچ ہے جو درخت پر لگی ہو بھجور کے بدلے اور حقول کہتے ہیں زمین کو کرایہ پر چنانے کو۔

۳۹۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے حزیلہ اور حاقلہ سے۔

۳۹۳۴- حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حزیلہ اور حاقلہ سے تو حزیلہ بھجور کا بیٹا ہے درخت پر اور حاقلہ زمین کو کرایہ پر چلانا۔

۳۹۳۵- عمرو بن دینار سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما سے شواہد کہتے تھے ہم عمارہ میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو کہا رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے۔

۳۹۳۶- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہ ہے جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا تو چھوڑ دیا ہم نے عمارہ کو اس حدیث کی وجہ سے۔

۳۹۳۷- مجاہد سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم کو روک دیا رافع نے بھاری زمین کی آمدنی سے۔

۳۹۳۸- تابع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مزارعہ کرایہ پر دیا کرتے تھے (لوگوں کو بھیجی کرنے کے لیے اور ان سے کرایہ لینے زمین کا) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کے زمانہ خلافت میں اور معاویہ کی خلافت میں یہاں تک کہ معاویہ کی اخیر خلافت میں ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج اس کی مخالفت بیان کرتے ہیں رسول اللہ سے تو وہ سمجھے ان کے پاس میں بھی ساتھ تھا اور ان سے پوچھا۔ رافع نے کہا کہ رسول اللہ منع کرتے تھے مزارعوں کو کرائے پر دینے سے۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمر نے کرائے پر دینا چھوڑ دیا۔ پھر جب کوئی اس کے بعد ان سے پوچھا (اس مسئلہ کی) تو وہ کہتے خدیج کے بیٹے نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے۔

۳۹۳۹- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر عبد اللہ بن عمر نے اس کو چھوڑ دیا اور کرایہ پر نہیں دیتے تھے مزارعوں کو۔

۳۹۴۰- حضرت تابع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ گیا رافع بن خدیج کے پاس یہاں تک کہ وہ آئے ان کے پاس بلا میں (ایک مقام کا نام ہے متصل مسجد نبوی کے) اور انھوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعوں

يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَىٰ بِمَكْرِهِ نَاسًا حَتَّىٰ كَانَ عَامٌ لَّوَلَّ فَرَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْهُ.

۳۹۳۶- عَنْ غَيْرِهِ فِي دِيْنِهِ بِهَذَا الْإِسْلَامِ بِقَوْلِهِ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ أَنِ عِيْنَةُ فَرَسَتْهُ مِنْ أَجْلِهِ.

۳۹۳۷- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنَعَنَا وَافِعٌ نَحْنُ أَرْضَنَا.

۳۹۳۸- عَنْ تَابِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَىٰ غَيْرِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِي إِثَارَتِهِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَثَمَانٌ وَصَدْرًا مِنْ حِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّىٰ نَلَقَهُ فِي أَجْرِ حِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَمْنَعُ فِيهَا بَنِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَمُّوا عَلَيْهِ وَأَنَّا مَعَهُ مُسَافِرٌ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَىٰ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَرَسَتْهُ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ وَكَانَ بِهَا سُبُلٌ عَنْهَا بَعْدَ قَالَ رَضِمَ رَافِعٌ ابْنَ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْهُ.

۳۹۳۹- عَنْ ثَوْبَتٍ بِهَذَا الْإِسْلَامِ بِقَوْلِهِ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ أَنِ عِيْنَةُ فَرَسَتْهُ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا.

۳۹۴۰- عَنْ تَابِعٍ وَهَذَا إِذَا قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَىٰ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّىٰ أَتَاهُ بِالْحِلَافَةِ فَأَسْرَأَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ.

کو کرانے پر دینے سے۔

۳۹۳۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

۳۹۳۲- ناٹھ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ زمین کا کرایہ لیا کرتے پھر ان کو خبر دی گئی ایک حدیث کی رافع سے۔ ناٹھ نے کہا وہ مجھ کو لے کر ان کے پاس گئے پھر رافع نے اپنے بچاؤس سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مع زمین کے کرایہ سے۔ ناٹھ نے کہا تو ان عمر نے چھوڑ دیا کرایہ لینا۔

۳۹۳۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۹۳۴- سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیجؓ ان سے متعلق انصاریؓ اس سے منع کرتے ہیں تو عبد اللہ ان سے ملے اور کہا اے خدیجؓ کے بیٹے! تم کیا حدیث بیان کرتے ہو رسول اللہؐ سے زمین کے کرایہ پر دینے میں رافع بن خدیجؓ نے کہا میں نے اپنے دو لوگوں بچاؤس سے سنا اور وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ گھروالوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ عبد اللہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی۔ پھر عبد اللہؓ نے اسے ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر ان کو نہ ہوئی ہو تو انھوں نے چھوڑ دیا زمین کو کرایہ پر دینا۔

باب: اثاب کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کا بیان

۳۹۳۵- رافع بن خدیجؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم قحطہ کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو کرایہ دینے زمین کو

۳۹۴۱- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ رَافِعٍ قَدْ كَرَّ هَذِهِ الْحَدِيثَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۹۴۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَأْخُذُ الْأَرْضَ قَالَ قُضِيَ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَانَطَلْقُ بِي مَنَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَكَفَّرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومِهِ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْخُذْ.

۳۹۴۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَنْ بَعْضِ عُمُومِهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۹۴۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى يَلْقَاهُ ابْنُ رَافِعٍ بْنُ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تَحَدَّثْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَفَعُ بْنُ خَدِيجٍ يُعْتَبَرُ اللَّهُ سُبْحَتُ عَمِّي وَكَانَا قَدْ شَهِدَا نَفَرًا يُحَدِّثَانِ لَعَلَّ الدُّبَارَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفَدَّ كُنْتَ أَطْلَعُ مِنْ عِنْدِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ حَسِبِي عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدَتْ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ قَرْنَةُ كِرَاءِ الْأَرْضِ.

باب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ

۳۹۴۵- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحْمِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ فَتُكْرِمُهَا بِاللَّسْتِ وَالْمُرْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَيِّ  
فَحَدَّثَنَا ذَاتُ بَوْمٍ رَجُلٌ مِّنْ عُمُوْنِي فَقَالَ نَهَانَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ سَخَانَ  
لَنَا نَهَانَا وَطَوْبَهُنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَلْفَعْنَا نَهَانَا أَنْ  
نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَتُكْرِمُهَا عَلَى الْفُسْطِ وَالْمُرْعِ  
وَالطَّعَامِ الْمُسَيِّ وَتَمَرُ رَبِّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا  
لَوْ يَزْرَعُهَا وَتَكْرَهُ كَرَامَتَا وَمَا يَبْرُؤُ ذَلِكَ.

۳۹۴۶- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَحْوِلَ  
بِالْأَرْضِ فَتُكْرِمُهَا عَلَى الْفُسْطِ وَالْمُرْعِ ثُمَّ ذَكَرَ  
بِحَدِيثِ أَبِي عَدِيٍّ.

۳۹۴۷- عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۳۹۴۸- عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ نَحْوِ عُمُوْنِي.

۳۹۴۹- عَنْ رَافِعِ بْنِ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ  
رَافِعٍ وَغَوَّ عَنْهُ قَالَ أَتَانِي عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ سَخَانَ  
بِنَا رَافِعًا فَقُلْتُ وَمَا ذَلِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَوَّ حَقٌّ قَالَ سَأَلَنِي  
كَهَنٌ تَسْتَعِينُونَ بِسَهَابِكُمْ فَقُلْتُ نَوَاسِرُهَا بِنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الشَّرِّ أَوْ  
الشَّعْبِ قَالَ «لَا تَفْعَلُوا أَرْزَعُوهَا أَوْ أَرْزَعُوهَا  
أَوْ أَمْسِكُوهَا».

۳۹۵۰- عَنْ رَافِعِ بْنِ رَضِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عُمُوْنِي.

گشت اور رافع بن خدیج اور پر اور زمین اٹان کے لیے۔ ایک روز ہمارے  
پاس کوئی بچاؤں میں سے آیا اور کہنے لگا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا  
ہم کو اس کام سے جس میں ہمارا کادہ تھا لیکن اللہ اور اس کے  
رسول کی خوشی میں ہم کو زیادہ کادہ ہے۔ منع کیا ہم کو محافلہ سے  
یعنی زمین کو کرایہ پر چلانے سے گشت یا رافع بن خدیج اور پر حکم فرمایا  
کہ زمین کا مالک خود اس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کے لیے  
دے دے اور براہان آپ نے کرایہ پر دینا اور کسی طرح پر۔

۳۹۴۶- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم محافلہ  
کیا کرتے تھے یعنی کرایہ دیتے تھے زمین کو گشت یا رافع بن خدیج اور پر  
پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر مکرر۔

۳۹۴۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۹۴۸- سند درج بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

۳۹۴۹- رافع سے روایت ہے ظہیر بن رافع نے ان سے ایک  
حدیث بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا تھے۔ رافع نے کہا ظہیر بن  
رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ایسے کام  
سے جس میں ہمارا کادہ تھا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اور رسول اللہ  
نے جو فرمایا وہ حق ہے۔ انھوں نے کہا آپ نے مجھ سے پوچھا تم  
اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کو کرایہ پر  
چلاتے ہیں اور وہ کرایہ یہ ہے کہ نمبر پر جو بیج اور ہوس کو بیٹے ہیں  
یا چند وزن گجور کے پاؤں کے۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو یا تو تم  
خود ان میں کھیتی کرو یا دوسروں کو کھیتی کے لیے دو (یا کرایہ) یا ان  
کی رہنے دو۔

۳۹۵۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

## باب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّعْبِ وَالْوَرَقِ

۳۹۵۱- عَنْ حُطَيْلَةَ بْنِ قَبِيصٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ لِمَالِ الذَّعْبِ وَالْوَرَقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّعْبِ وَالْوَرَقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ .

۳۹۵۲- عَنْ حُطَيْلَةَ بْنِ قَبِيصٍ أَنَّ صَدِيقَ رَسُولِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّعْبِ وَالْوَرَقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفَتَبَاتِ وَأَقْبَالِ الْخَذَلُولِ وَالْأَشْيَاءِ مِنَ الزُّرْعِ تَهْلِكُ هَذَا وَتَسْلَمُ هَذَا وَتَسْلَمُ هَذَا وَتَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءَةٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ رُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا خِيَرَةُ مَعْلُومٍ مَضْمُونُ (( فَلَا بَأْسَ بِهِ )) .

۳۹۵۳- عَنْ حُطَيْلَةَ الزُّرَيْحِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَتَلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنْ آتَا هَذِهِ وَلَهُمْ هَذِهِ فَرَتَمْنَا أَشْرَحَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ وَكُنَّا الْوَرَقِ فَلَمْ نَهْنَأْ .

۳۹۵۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلِيمٍ يَهْدَى الْإِسْلَامَ نَحْوَهُ .

## باب فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ

۳۹۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّيِّدِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُودٍ عَنْ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أُعْبِرْنِي

باب: سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر دینا ۳۹۵۱- حطیلہ بن قبیص نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر چلا کیا ہے۔ انھوں نے کہا صحیح کیا رسول اللہ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ میں نے کہا کیا چاندی اور سونے کے عوض میں بھی کرایہ دینا منع ہے؟ انھوں نے کہا چاندی اور سونے کے بدلے تو قباح نہیں۔

۳۹۵۲- حطیلہ بن قیس انصاری نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینا سونے اور چاندی کے بدلے کیا ہے؟ انھوں نے کہا اس میں کوئی قباح نہیں لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صہر کے کناروں پر اور نالیوں کے سروں پر جو پیداوار پر زمین کرایہ پر چلاتے تو بعض وقت ایک چتر تک ہو جاتی دوسری بیج جاتی اور کبھی یہ تکف ہوئی اور دو بیج جاتی۔ پھر بعضوں کو کچھ کرایہ نہیں ملتا کہ وہی جو بیج رہتا اس لیے آپ نے منع فرمایا اس سے۔ لیکن اگر کرایہ کے بدلے کوئی معین چیز (جیسے روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جس کی ذمہ داری ہو سکے ٹھہرے تو اس میں کوئی قباح نہیں۔

۳۹۵۳- حطیلہ زرقی سے روایت ہے انھوں نے سنا رافع بن خدیج سے کہتے تھے تمام انصار میں ہمارے یہاں محافلہ زیادہ تھا ہم زمین کو کرایہ پر دیتے ہیں کہہ کر کہ یہاں کی پیداوار ہم لیں گے اور تم یہاں کی لینا۔ پھر ہم یہاں آکر وہاں نہ آکر تو رسول اللہ نے منع کیا ہم کو اس سے۔ لیکن چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا تو اس سے منع نہیں کیا۔

۳۹۵۴- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

## باب: مزارعت اور مواجرۃ کے بیان میں

۳۹۵۵- عبد اللہ بن السہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن معبود سے پوچھا مزارعت کو انھوں نے کہا مجھ

سے بیان کیا ثابت بن الحجاج نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے حرارت سے۔

ثَابِتُ بْنُ الْمُسَابِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْمُرَاغَةِ وَهِيَ يَدَاؤُهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَتَمَّ يُسَمُّ عَبْدَ اللَّهِ.

۳۹۵۶- عبد اللہ بن الراسب سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن معقل کے پاس گئے اور ان سے پوچھا حرارت (بائی) کا انھوں نے کہا ثابت نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے حرارت سے اور حکم کیا سواچہ کا (یعنی روپے اثرنی پر کرایہ چلانے کا) اور فرمایا اس میں کوئی قحاح نہیں ہے۔

۳۹۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسَابِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُرَاغَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الْمُسَابِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَاغَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاخَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا.

### باب الْإِذَاضِ نَمُحْ

باب: زمین بہہ کرنے کا بیان

۳۹۵۷- عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجاہد نے طاؤس سے کہا تمہارے ساتھ چلو رافع بن خدیج فاسمغ بنہ الحدیث عن ابیہ عن قیس صلی اللہ علیہ وسلم قال فَاتَّخَذَهُ قَالَ بَنِي وَاقِلٍ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ بَعْضُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا يَشْتَرِي الرَّجُلُ أَخَاهُ لِرَحْمَةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ غَرَضًا مَغْلُومًا».

۳۹۵۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُسَابِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْمُرَاغَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الْمُسَابِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَاغَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاخَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا.

۳۹۵۸- عمرو اور ابن طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طاؤس رضی اللہ عنہ ظاہر کرتے تھے "عمو نے کہا ابی عبد الرحمن (یہ کنیت ہے طاؤس کی) بہتر ہے اگر تم چھوڑ دو ظاہرہ کو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے منع کیا ظاہرہ سے۔ طاؤس نے کہا ابی عمرو مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو صحابہ میں زیادہ جاننے والا تھا یعنی ابن عباس نے کہ رسول اللہ نے ظاہرہ سے منع نہیں کیا بلکہ

۳۹۵۸- عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُسَابِيهِ وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُعَانِدُ قَالَ عَمْرُو فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ خَيْرٌ لَوْ تَرَسَمْتَ خَدَّيْهِ الْمُخَانَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ قَيْسَ صَالِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَانَرَةِ فَقَالَ أَمَّا عَمْرُو فَأَنْصَرِفِي أَعْلَمْتُهُمْ بِذَلِكَ بَعْضُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَاغَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاخَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا.



## كِتَابُ الْمَسَاقَاةِ<sup>(۱)</sup> مساقات اور مزارعت کے مسائل

باب: مساقات اور پھل اور کھیتی پر

معاملہ کا بیان

۳۹۶۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاملہ کیا تھا خیر والوں سے جب خیر خرچ ہو گیا تو حضرت نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دیا چاہا انھوں نے کہا ہم کو رہنے دو اور جس طرح آپ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کیجئے۔ تب آپ نے یہ معاملہ کیا کہ جو پیداوار ہو پھل یا نانج اس میں سے نصف اٹھا رہے اور نصف تمہارا۔

۳۹۶۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کو حوالے کر دیا (خیر والوں کے) اس شرط پر کہ جو پیداوار ہو پھل یا نانج وہ آدھا تمہارا ہے اور آدھا تمہارا تو آپ اپنی بیبیوں کو ہر سال سو دین دیتے اسی (۸۰) دین کجور کے اور میں جو سکے۔ جب حضرت عمرؓ نے

بَابُ الْمَسَاقَاةِ وَالْمَغَانِلَةِ بِجَزْءٍ مِنْ

النَّمْرِ وَالزَّرْعِ

۳۹۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ نَمْرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةً وَسِتِّينَ نَمْلًا وَسِتِّينَ مِنْ نَمْرٍ وَخَمْسِينَ وَسِتِّينَ مِنْ خَيْرِ قَلْبًا وَيَكِي عُمَرُ قَسَمَ خَيْرَ زَرْعٍ

۳۹۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ نَمْرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةً وَسِتِّينَ نَمْلًا وَسِتِّينَ مِنْ نَمْرٍ وَخَمْسِينَ وَسِتِّينَ مِنْ خَيْرِ قَلْبًا وَيَكِي عُمَرُ قَسَمَ خَيْرَ زَرْعٍ

(۱) مزارعت کے معنی تو یہ گزرتے ہیں کہ وہ مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دے گا وہ یہ کہ دے کر میں میں پانی پاتا ہوں کی خدمت کرتا اور یہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لیں گے۔ اور میں آدھا تمہاری یا تمہاری یا آدھا اس کے۔ دوسری نے کہا کہ مساقات چاہے ہے اور میں تو ہے مالک اور ڈوری اور لیت اور شافعی اور امام اور جمع فقہائے محدثین اور اہل ظاہر اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہاتھ نہیں ہے۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے مساقات درختوں میں درست ہے۔ دکانے کہا کہ صرف کجور کے درختوں میں درست ہے اور شافعی نے کہا کہ کجور اور اگر میں اور مالک نے کہا کہ تمام درختوں میں درست ہے۔ اجماعی مختصر

(۳۹۶۳) تو پھل میں مساقات کی اور نانج میں مزارعت اس حدیث سے ہم شافعی اور ان کے موافقین نے استدلال کیا ہے کہ مزارعت بشمول مساقات درست ہے اور علیحدہ درست نہیں۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک مزارعت مطلقاً درست نہیں مگر اب زمین میں جو درختوں کے درمیان واقع ہو اور ابو حنیفہؒ اور زفرؒ نے کہا کہ مزارعت اور مساقات دونوں درست ہیں۔

اپنی خلافت میں خیر کو تقسیم کر دیا تو جناب رسول اللہ کی بیویوں کو اختیار دیا یا تو تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے دست لیجی رہو تو بعضوں نے زمین اور پانی لیا اور بعضوں نے دست لیجا منظور کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حصہ رضی اللہ عنہا نے زمین کو اور پانی لیا تھا۔

۳۹۶۳- وہی جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حصہ رضی اللہ عنہا نے زمین اور پانی کو اختیار کیا بلکہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو اختیار دیا جائیں تو وہ زمین لے لیں اور پانی کا ذکر نہیں کیا۔

۳۹۶۵- عہد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب خیر فتح ہوا تو یہود نے رسول اللہؐ سے کہا آپ ہم کو روکنے دیجئے کہیں اور چلے اور یہود یہود یا اناج اس میں سے آدھا آپ لیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں زمین دیتا ہوں تم کو اس شرط پر مگر جب تک ہم چاہیں گے (اور جب چاہیں گے نکال دیں گے)۔ پھر یہاں کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اختیار ہو ہے کہ یہود کے دو حصے کئے جاتے پانچواں حصہ اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکال لیجئے (اپنے اور اپنی بیویوں کے مصارف کے واسطے اور باقی سب مسلمانوں کو تقسیم ہوتا)۔

۳۹۶۶- عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے درختوں کو اور زمین کو یہودیوں کے حوالے کر دیا کہ وہ اس کی خدمت کریں اپنے مال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھا یہودیوں۔

۳۹۶۷- عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے یہود کو اور نصاریٰ کو چار کے ملک سے نکال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْقُطِعَ لَهُمْ الْآرَضُ وَالْمَاءُ لَوْ بَعَثْنَاهُمْ لَهُمُ الْاَوْسَاقُ كُلَّ عَامٍ فَاَعْبَلْنَ فَبِعَيْنَهُنَّ مِنَ احْتَارَ الْاَرْضُ وَالْمَاءُ وَبِئْسَ مِنَ احْتَارِ الْاَوْسَاقُ كُلِّ عَامٍ فَكَفَاكَتْ غَابِضَةً وَخَفَضَةً بَيْنَ احْتَارِ الْاَرْضِ وَالْمَاءِ.

۳۹۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَامِلٌ اَخْلَى حَبِيرَ بَشَطٍ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَوْعٍ لَوْ نَمَرُ وَاقْصَرُ الْحَبِيبِ يَنْخُو حَابِيسَ عَيْنِي بَيْنَ مُسْهِرٍ وَتَمَّ يَذْكُرُ فَكَفَاكَتْ غَابِضَةً وَخَفَضَةً بَيْنَ احْتَارِ الْاَرْضِ وَالْمَاءِ وَقَالَ حَبْرُ اَزْوَاجِ قَبِيْهِ ﷺ اَنْ يَنْقُطِعَ لَهُمُ الْاَرْضُ وَتَمَّ يَذْكُرُ فَكَاكَتْ.

۳۹۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا افْتَتِحَتْ حَبِيرٌ سَأَلْتُ نَهْوَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفَرِّقَهُمْ فِيهَا عَلَى أَنْ يَغْتَلُوا عَلَى بَنِيهِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّوْعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « اَلْفَرَقُكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْتُمْ » ثُمَّ سَأَلَ الْحَبِيبَ يَنْخُو حَابِيسَ عَيْنِي مُسْهِرٍ وَتَمَّ يَذْكُرُ فَكَاكَتْ غَابِضَةً وَخَفَضَةً بَيْنَ احْتَارِ الْاَرْضِ وَالْمَاءِ وَقَالَ حَبْرُ اَزْوَاجِ قَبِيْهِ ﷺ اَنْ يَنْقُطِعَ لَهُمُ الْاَرْضُ وَتَمَّ يَذْكُرُ فَكَاكَتْ.

۳۹۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى نَهْوَ حَبِيرَ تَحْلَى حَبِيرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَغْتَلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ وَكَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرَ ثَمَرِهَا.

۳۹۷۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ لَمَّا عُمَرَ مِنَ الْخَطَابِ اَعْلَى الشَّهْرَةِ وَالنَّصَارَى مِنْ لَوْحِي فَجَحَاظَ وَالْا

جب خیر پر غالب ہوئے تو آپ نے چاہا یہود کو کھل دینا کیونکہ جب اس زمین پر آپ غالب ہوئے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی اس لیے آپ نے ان کو نکالنا چاہا لیکن انھوں نے کہا آپ ہم کو رہنے دیجئے ہم یہاں سخت کریں گے اور آدھا یہود لیں گے (آدھا آپ کو دیں گے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تم کو رہنے دیجئے ہیں جب ہم جاویں گے تو نکال دیں گے۔ پھر وہ وہیں رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نکالے گئے عداویہ بنیادی طرف۔

باب: درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت

۳۹۶۸- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے تو لگانے والے کو صدقے کا ثواب ملے گا اور جو پوری جائے گا اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو بے دے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو بے دے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا۔ اور جنس کم کرے گا اس کو کوئی مگر صدقے کا ثواب ہوگا۔

۳۹۶۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہم مہاجر انصاریہ کے پاس گئے اس کے کھجور کے باغ میں تو آپ نے فرمایا یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے مسلمان نے یا کافر نے؟ اس نے کہا مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے پھر اس میں سے کوئی اور آدمی یا چارہ پایہ یا کوئی کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَلَبَتْهُ عَيْنُ حَبِيبٍ أَرَادَ بِإِعْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتْ الْفَارُخُ جَبْنَ طَاهِرٌ غَلَبَهَا إِلَهُ وَيَرْسُولُ وَلَيْسَ لِيْلِينَ فَارَادَ بِإِعْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتْ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبْرِئَهُمْ مِنْهَا عَلَى أَنْ يَتَكْفُوا عَنْهَا وَلَهُمْ بِصَفْ شَرٍّ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( تَقْرَؤُنَهَا حَتَّى أَتْلَعَهُمْ عَمْرٍأَ نِي كَيْفَ تَوْ أَرْغَاءَ ))

باب فضلی الغرس والنوع

۳۹۶۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْمًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَتْ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سَرَقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الشَّيْءَ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتْ الْفَطِيرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَزُولُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ ))

۳۹۶۹- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مَيْمُونَةَ الْآنصَارِيَّةِ فِي نَحْلِ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ مَنْ غَرَسَ هَذَا فَخَلَّ أَنْسَلِمَ أُمُّ مَيْمُونَةَ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ (( لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْمًا وَلَا يَزُولُ دَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا ذَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ ))

(۳۹۶۸) \* عامہ اور عامہ دونوں گاؤں میں اگرچہ وہ ملک عرب میں ہیں لیکن بغداد میں نہیں ہیں اور جناب رسول اللہ کا مقصد بھی یہی تھا کہ کفار جلا کر نکال دیے جائیں۔ حضرت عمرؓ نے ویسا ہی کیا۔

(۳۹۶۸) \* امام نووی نے کہا اس حدیث سے اور آنکھ کی حدیثوں سے درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت نکلی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ وہی ہے کہ جب تک درخت اور کھیت قائم رہیں اور قیامت تک ان سے پیداوار ہوتی رہے۔ اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یا کھیت کھائی کوئی سن ہے۔ بعضوں نے کہا قیامت ہے اور بعضوں نے کہا صنعت یعنی ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور بعضوں نے زراعت اور کھیتی مسمیٰ ہے۔

۳۹۷۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی پڑی کرے پھر اس میں سے کوئی درخت یا پھل کھائے اور کوئی کھائے تو اس کو اجر ملے گا۔

۳۹۷۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام مہدیہ کے باغ میں گئے اور فرمایا ام مہدیہ! یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے؟ مسلمان نے یا کافر نے؟ وہ بولی مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان کوئی درخت لگائے اور اس میں سے کوئی آدمی یا چارپایہ یا بے ہودہ کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا قیامت کے دن تک۔

۳۹۷۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی پڑی کرے کوئی پھل کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

۳۹۷۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ باغ میں گئے ام مہشر کے جو انصار میں سے ایک عورت تھی تو آپ نے فرمایا کس نے بوہاں کھجور کے درختوں کو مسلمان نے یا کافر نے؟ لوگوں نے کہا مسلمان نے۔ اخیر حدیث تک (جیسے اوپر گزرا)۔

۳۹۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر سند دور ہے۔

۳۹۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا يَغْرُمُ رَجُلٌ مُسْلِمًا غَرْمًا وَلَا زَوْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ )) وَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ طَابَرٌ حَسَنٌ.

۳۹۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ ذَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ أُمُّ مَعْدِيَّةَ حَتَّى أَفْقَأَ (( يَا أُمُّ مَعْدِيَّةَ مِنْ غَرْمٍ هَذَا الشَّخْلُ أَمْسَلَمَ أَمْ كَافِرٌ فَقُلْتُ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرُمُ الْمُسْلِمُ غَرْمًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا ذَاوَةُ أَوْ طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ حَقٌّ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ )).

۳۹۷۲- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ رَأَيْتُ قَالَ عَنْ أُمِّ مَيْسَرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَرَأَيْتُ لَمْ يَقُلْ وَكَانَهُمْ قَالُوا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَنْخَرُ حَدِيثُ عَطَاءٍ وَأَبِي الزَّيْتَرِ وَغَيْرِهِمْ فِي هَذَا.

۳۹۷۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُمُ غَرْمًا أَوْ يَزْزِعُ زَوْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ حَقٌّ )).

۳۹۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَعَلَ لَنَا يَوْمَ مَيْسَرَةَ مَرْثَاوٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ غَرَمَ هَذَا الشَّخْلَ أَمْسَلَمَ أَمْ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ مُسْلِمٌ يَنْخَرُ حَدِيثُهُمْ )).

باب وَضْعُ الْحِجَابِ

۳۹۷۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۳۹۷۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۳۹۷۵) نویدی نے کہا اگر یہ حدیث معلوم کرنے کے بعد پڑھا جائے تو باطل شری کی توفیق کر دے پھر ہنگام سے پہلے وہ صحیح



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل ہے پھر اس پر کوئی آفت آجائے جس سے پھل ٹک ہو جائیں تو اب تجھے حلال نہیں ہے اس سے کچھ لینا تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لے گا کیا اس حق لے گا؟

عَنْهُ يَقُولُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَوْ بَعَثَ مِنْ أَحِبِّكَ فَرًّا فَلَا صَبْرَ لَهُ جَانِحَةً فَلَا يَجْزِلُ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ قَاعُذَ مَا أَنْ أَحِبُّكَ بِغَيْرِ حَقٍّ ))۔

۳۹۷۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔  
۳۹۷۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا بھور کی بیج سے درخت پر جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ مہد نے کیا ہم لوگوں نے پھر رنگ پکڑنے کے کیا معنی؟ انس نے کہا ال یا بیٹا نہ ہو مہلا تو دیکھ اگر اللہ تعالیٰ روک لے پھلوں کو (یعنی وہ نہ پڑھیں اور تلف ہو جائیں) تو تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا۔

۳۹۷۶- عَنْ أَنَسٍ خُرُوجَ بَهْدَ الْإِسْطَامِ مِثْلَهُ  
۳۹۷۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَبِيعِ ثَمَرِ الشَّجَرِ حَتَّى تَرَوْهُوَ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ مَا زَهْوُهُمَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ لَوْ أَتَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمِ تَسْجُلُ مَا أَنْ أَحِبُّكَ۔

۳۹۷۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا میوہ کی بیج سے جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ لوگوں نے عرض کیا رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ال نہ ہو چائے اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ روک لے میوہ کو تو پھر کس چیز کے بدلے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا؟

۳۹۷۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَبِيعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَرَوْهُ قَالُوا وَمَا لَوْ هِيَ قَالَ تَحْمَرُّ فَقُلْنَا إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ فَبِمِ تَسْجُلُ مَا أَنْ أَحِبُّكَ۔

۳۹۷۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو نہ اگائے تو تم کس کے بدلے اپنے بھائی کا مال لو گے؟

۳۹۷۹- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِنْ لَمْ يُضِرَّهَا اللَّهُ فَبِمِ تَسْجُلُ أَخَذْتُمْ مَا أَنْ أَحِبُّ ))۔

۳۹۸۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عجم دیا آفت کے نقصان کا بھروسہ نہ کیا۔

۳۹۸۰- عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَوَّضَ الْحَوَاحِجَ۔

یہ حدیث کی آیت کی وجہ سے تک ہو جائے تو بائیں کو نقصان پہنچا ہو گا نہ ہو گا اس میں علماء کا اختلاف ہے "شافعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک یہ نقصان ٹریڈ مارک ہے گا اور بائیں کو کچھ فرض نہیں لیکن مصعب یہ ہے کہ وہ بائیں نقصان بجز اسے اور لام شافعی کا قول مذکور اور ایک طاہر علماء کا کہ جب یہ ہے کہ بائیں کو نقصان بجز لام نہ ہے اور بائیں کے نزدیک اگر نقصان ایک تھا تو یہ نہیں اور پھر وہی تھا تو یہی بات یہ ہے۔

۳۹۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میوہ درخت پر خرید اور اس پر قرض بہت ہو گیا (میوہ کے ٹکھ ہو جانے سے یا اور کسی وجہ سے)۔ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا تب بھی اس کا قرض پورا نہیں ہوا آخر جناب رسول اللہ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا بس اب جو مل گیا سولے لوب کچھ نہیں ملے گا۔

۳۹۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ أَمْسَبَ وَحَلَّ لِي عَقْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِي بَسْمَلٍ لَهَا مَكْثَرٌ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقِ النَّاسُ عَلَيْهِ )) فَلَمْ يَلْغُ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْنَابِي (( خَلُّوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ )).

۳۹۸۲- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَعْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَعْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْفَارَسِ عَنْ نَكِيرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَلَّةً.

باب: قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو)

باب استحباب الوضیع من الدین

۳۹۸۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر بٹھنے کی آواز سنی دونوں آوازیں بلند تھیں۔ ایک کہتا تھا مجھے کچھ معاف کر دے اور میرے ساتھ رعایت کر دوسرا کہتا تھا قسم اللہ کی میں بھی معاف نہیں کروں گا پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا وہ کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھاتا تھا نیک نہ کرنے پر؟ ایک شخص بولا میں ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اس کو اختیار ہے جیسے چاہے۔

۳۹۸۳- عَنْ عَائِشَةَ وَحْدِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَلَيْهِ أَصْوَاتُهُمَا وَإِنَّا أَحْتَجُّمَا نَسْتَوْضِعُ الْأَمَرَ وَتَسْتَرْفِعُهُ بِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمَا فَقَالَ (( أَتَيْنِ الْمُتَالِي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَغْرُوفُ )) قَالَ أَتَا رَسُولَ اللَّهِ قُلَّةً أَيْ ذَلِكَ أَتَسَبَّ.

(۳۹۸۱) ☆ نووی نے کہا کہ اس روایت سے یہ نکلا کہ نیک اور احسان کے لیے مذکورہ چاہیے اور محتاج کی دلجوئی اور رعایت ضروری ہے اور جس پر قرض ہو جائے اس کو صدقہ دینا درست ہے اور قرضدار جب مجلس ہو تو اس پر نکاحات درست ہیں نہ اس کی گرفتاری نہ قید۔ اور یہی قول ہے ثانی اور مالک اور جبور علیہ السلام کا راہیں شریعہ سے یہ منقول ہے کہ اس کو قید کریں گے جب تک وہ قرض واپس نہ کرے۔ اور اجماع علیہ سے یہ منقول ہے کہ قرض خواہوں کی نگرانی کریں گے۔ اور یہ ثابت ہوا کہ مجلس کارامہ اہل بائستہ ضروری چیزوں وغیرہ کے قرض خواہوں کے پردہ کر دیا جائے گا۔

(۳۹۸۳) ☆ یعنی نیک میں کچھ نہیں مگر حدیث سے یہ نکلا ہے کہ بھلائی نہ کرنے پر قسم کھانا کر دے اور جو کھائے تو بھڑ ہے کہ وہ قسم توڑنے اور کفار دے دے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

۳۹۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقاضَى ابْنُ أَبِي حَذْرَةَ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَتْ أُمُّهُنَّ حَتَّى سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي تَبَوُّعِ مَخْرَجِ بَيْتِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ رِجْلَهُ خُفَّيْهِ وَتَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ « يَا كَعْبُ » فَقَالَ لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشُّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ فَإِنَّ كَعْبًا قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « لَمْ فَافْعَلِي ».

۳۹۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أُمِّهِ أَنَّهُ تَقاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَذْرَةَ بِوَقْفِ خَدِيصَةَ ابْنِ وَهْبٍ.

۳۹۸۶- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَةَ الْمُسَلَّمِيِّ فَلَقِيَتْهُ قَارِئَةٌ فَكَتَلَتْهَا حَتَّى رَفَعَتْ أَسْرَافَهُمَا مَرَّةً بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ « يَا كَعْبُ » فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَعَادَ يَصْغًا بَيْنَهُمَا عَلَيْهِ وَتَرَكَهُمَا يَصْغًا.

بَابُ مَنْ أَذْرَكَ مَا بَاعَهُ جَنْدَ الْمُشْتَرِي وَقَدْ أَمْسَكَ لَلَّهُ الرُّجُوعَ فِيهِ

۳۹۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ « غَنَ

۳۹۸۳- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے قاضی کیا جو حدود کے بیٹے پر اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد میں تو بیٹہ ہو گیا آؤ اسی دونوں کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ گھر میں تھے آپ باہر لگے ان دونوں کے پاس آئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا اور پکارا اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اوہ بولا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آؤ حاضر فرما دیا کرو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب آپ نے ایمن اپنی حدود رضی اللہ عنہ سے کہا ٹھہراؤ اگر قرض اس کا۔

۳۹۸۵- اس سند سے بھی کوہر والی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۹۸۶- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کا قرض آتا تھا عبد اللہ بن ابی حذرہ پر جو وہاں میں ملا تو کعب نے اس کو پکڑ لیا پھر دونوں کی باتیں ہونے لگیں یہاں تک کہ آؤ اسی بلانے ہو گئیں۔ رسول اللہ ان کے اوپر سے گزرے اور فرمایا اے کعب! اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آؤ حاضر قرض چھوڑ دینے کا۔ پھر کعب نے (کعب کے اشارہ کے موافق) آؤ حاضر قرض لیا اور آؤ حاضر معاف کر دیا۔

باب: اگر خریدار مجلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بخشنے پائے تو وہاں سے لے سکتا ہے

۳۹۸۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ

(۳۹۸۶) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ لگا ہے کہ مسجد میں قضا کرنا درست ہے اور صلح کرنا بھی درست ہے اور سفارش قبول کرنا جس امر میں گناہ نہ ہو اور ارشاد کرنا۔

(۳۹۸۷) ☆ نووی نے کہا ہمارے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کچھ مال خریدا اور مجلس ہو گیا یا مسجد کی

فرماتے جو شخص اپنا مال بھتہ کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس پائے  
اور وہ مقلس ہو گیا ہو تو وہ زیادہ حق دار ہے اس مال کا اور وہ ہے۔  
۳۹۸۸- اس سند سے بھی مذکور بالا روایت مروی ہے۔

۳۹۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے  
فرمایا اس شخص کے باپ میں جو چارہ ہو جائے جب اس کے پاس  
مال بھتہ ملے (جو اس نے خریدا تھا) اور اس نے اس میں کوئی  
تصرف نہ کیا ہو تو وہ بالغ کا ہوگا۔

۳۹۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مقلس ہو جائے اور اپنا مال  
بھتہ دوسرے کوئی شخص اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حق دار ہے اس  
کا (یہ نسبت اور قرض خواہوں کے)۔

۳۹۹۱- وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ وہ زیادہ حق دار ہے اس کا  
اور قرض خواہوں سے۔

۳۹۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مقلس ہو جائے پھر دوسرا  
شخص اپنا اسباب اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حق دار ہے اس  
کا۔

أَمْزَلًا مَّا لَهُ بَعِيَهُ عَبْدُ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ  
بِإِسْنَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ ۖ ۛ

۳۹۸۸- عَنْ نَحْسِ بْنِ سَجِيهٍ فِي هَذَا الْإِسْنَانِ  
يَتَغَنَّى خَدِيثًا رُفِعَ وَ قَالَ مَنْ رَفَعَ مِنْ تِلْكَهُمْ  
فِي رَوْنِهِ لَيْسَ أَعْرَبِيًّا قُلَسَ

۳۹۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الْفُلِيِّ  
يُعَادِمُ إِذَا وَجَدَ عَبْدَهُ لَمْتَاعَ وَلَمْ يَمُرُقْهُ ۖ ۛ أَنَّهُ  
بِإِسْنَانِهِ الَّذِي بَاعَهُ ۖ ۛ

۳۹۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ۖ ۛ إِذَا أَفْلَسَ  
الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ مَتَاعَهُ بَعِيَهُ فَهُوَ أَحَقُّ  
بِهِ ۖ ۛ

۳۹۹۱- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَانِ مِثْلَهُ وَقَالَ  
ۖ ۛ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْفَرَمَلَةِ ۖ ۛ

۳۹۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ۖ ۛ إِذَا  
أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ عَبْدَهُ مِلْقَعَةً  
بَعِيَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ۖ ۛ

حق تبت اور اس کے پہلے اور اس کے پاس اختیار وہیں مال نہیں جو اس کی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خریدا تھا بھتہ موجود ہو تو تمام شامی  
اور ایک طائفہ ملا کالہ جب یہ ہے کہ بالغ کو اختیار ہو گا تو اس مال کو بیٹے اسے اور تمام قرض خواہوں کے ساتھ سرچشم میں شریک  
ہو جائے اور خواہ اپنا مال بھتہ بھیر لے اور امام ابو حنیفہ نے کیا بالغ اور قرض خواہوں کے برابر سرچشم میں شریک ہو گا مال بھیر لینے کا اس کو  
اختیار نہیں۔ اور امام مالک نے کہا کہ اللہ اس کی صورت میں مال بھیر سکتا ہے اور موت کی صورت میں سب قرض خواہوں کے برابر ہوگا۔  
امام شافعی کی دلیل یہ حدیث ہے اور موت میں دو حدیث ہے جو سنن ابوداؤد میں مروی ہے اور ابو حنیفہ نے ان حدیثوں کی تاویل کی ہے جو  
ضعیف اور مروی ہے اور دلیل ان کی وہ روایت ہے جو حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہیں ہے ان  
دونوں سے۔ تمام ہوالکلام نووی کا۔

## باب فضلی انظار المغیر

باب: مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت

۳۹۹۳- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( تَلَقَّيْنَا الْمَلَأَكُفَّ رُوحَ رَجُلٍ يَمُنُّ كَمَا نَفَلَكُمْ فَقَالُوا أَعْمَلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرَ قَالَ كُنْتُ أَذْبَنُ الْفَاسَ فَأَمَرُ بِنَيْبِي أَنْ يَنْظُرُوا الْمَغِيرَ وَيَخْوَزُوا عَنْ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَخْوَزُوا عَنْهُ ))

۳۹۹۳- حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے تم سے پہلے ایک شخص کی روح لے چلے تو اس سے پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ وہ بولا نہیں۔ فرشتوں نے کہا یاد کرو۔ وہ بولا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے جوانوں کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو اس کو مہلت دو اس پر قضا خانہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اس پر آسانی کرو (خری کرو یا قحوظ سے نقصان پر خیال نہ کرو مثلاً روپیہ ٹوٹا پھر تاہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو۔) اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی اس پر آسانی کرو (اور اس کے گناہوں سے درگزر کرو)۔

۳۹۹۴- عَنْ رَجَبِ بْنِ حِرْكٍ قَالَ اسْمُ حُذَيْفَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَجُلًا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أَطَالِبُ بِهِ الْفَاسَ فَكُنْتُ لِقَبْلِ الْمَيْسُورِ وَالْمَخْوَزِ عَنْ الْمَغْسُورِ فَقَالَ تَخْوَزُوا عَنْ عِبْدِي قَالَ أَيْ مَسْعُودٍ فَكُنَّا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۳۹۹۴- رجب بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونوں نے تو حذیفہ نے کہا ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچھا تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولا میں نے کوئی نیکی نہیں کی مگر یہ کہ میں مالدار شخص تھا تو لوگوں سے اپنا قرض مانگتا جو مالدار ہو چاس کے کہنے کے موقع میں بیچ کو توڑ ڈال (یعنی جس معاملہ میں اس کو نقصان معلوم ہوتا اور وہ یہ چاہتا کہ معاملہ ختم ہو جائے تو میں بیچ کر ڈال) اپنے بیع کے لیے اس کا نقصان گورا نہیں کرتا اور جو مفلس ہو چاس کو معاف کردیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی درگزر کرو میرے بندے سے۔ ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

۳۹۹۵- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ

۳۹۹۵- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ

(۳۹۹۳) کہہ چکے یہ اللہ کے بندوں پر آسانی کرنا تھا۔ سبحان اللہ خداوند کریم کی کئی حاجت اپنے غلاموں پر ہے کہ ایک ذرا سی نیکی پر سارے گناہ آسان کر دیے جاسکیں یہ ہے ظہور اور بزرگوں پر اللہ کے لیے توبہ اور ان لوگوں کو ڈال دینے کا عام موجود ہیں جو کبھی نہیں سمجھتے۔ مگر اگر خدمت الہی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا ہے خود اور حکمران اور پادشاہان نہ خود نہ خدمت سب لغو ہے۔ ایسی عبادت سے جو غور میں ڈالے وہ گناہ بھر ہے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گناہگار ہے اور اسے ناجازی کرے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مر گیا پھر وہ جنت میں گیا اس سے پوچھا گیا تو کیا عمل کرتا تھا؟ سو اس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا اس نے کہا میں دنیا میں مال بیچتا تھا تو مفلس کو مہلت دیتا اور سکہ یا نقد میں درگزر کرتا (اس کے قصص یا عیب سے اور قبول کر لیتا)۔ اس وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔ (ابن مسعودؓ نے کہا میں نے اس کو سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔)

۳۹۹۶- حدیثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ عزوجل کے پس اس کا ایک بندہ لایا گیا جس کو اس نے مال دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اور اللہ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔ بندے نے کہا اے میرے مالک! تو نے اپنا مال مجھ کو دیا تھا میں لوگوں کے ہاتھ بیچتا تھا اور میری عادت تھی درگزر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو میں آسانی کرتا تھا مالدار پر اور مہلت دیتا تھا نادار کو۔ تب اللہ نے فرمایا پھر میں تو زیادہ لائق ہوں معاف کرنے کے لیے تجھ سے درگزر کرو میرے بندے سے۔ پھر عقبہ بن عامر جہنیؓ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے۔

۳۹۹۷- حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہوا تو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی مگر اتنی کہ وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا اور مالدار تھا تو اپنے قلموں کو حکم کرتا نادار کو معاف کر دینے کا۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں معاف کرنے کا تجھ سے اور حکم دیا کہ معاف کرو اس کے گناہوں کو۔

۳۹۹۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کہ تا اور وہ اپنے نوکروں سے کہتا جو مفلس ہوں اس کو معاف کر دینا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہم کو معاف کرے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ملا اللہ نے اس کو بخش دیا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنْ رَجَلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فِيمَا ذَكَرَ وَإِنَّمَا ذَكَرْتُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتْبِيعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظُرُ الْمُتَعَبِّرَ وَالْمُتَوَكِّلَ فِي السَّبْكِ أَوْ فِي التَّقْدِيرِ فَغَفِرَ لَهُ)) فَقَالَ أَبُو مُسْعُودٍ وَأَنَا مُسْتَعِدٌّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۹۶- عَنْ حَدِيثِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((أَتَى اللَّهَ بَعْدِي مِنْ عِبَادِهِ أَتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ أَتَيْتَنِي مَالًا فَكُنْتُ أَتْبِيعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خَلْقِي الْخَوَارِ فَكُنْتُ أَتَسَوَّرُ عَلَى الْمُؤْمِرِ وَأَنْظُرُ الْمُتَعَبِّرَ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَخُو بَذًا بِنِكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عِبْدِي)) فَقَالَ عَقِبَةُ بْنُ غَابِرٍ أَفُحْنِي وَأَبُو مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۹۷- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَوَسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُعَاظِلُ النَّاسَ وَكَانَ مُؤْمِرًا فَكَانَ يَأْتُرُ جَلَسَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنْ الْمُتَعَبِّرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ غَرَّوْجَلُ)) نَحْنُ أَسْوَأُ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ.

۳۹۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ رَجُلٌ يَذَابِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِقَتَاهُ إِذَا أَتَيْتُ مُعْصِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَقِي اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)).

۳۹۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

۴۰۰۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَنَا قَرِيبًا لَهُ قَوْلِي عَنْهُ ثُمَّ وَجَدْتُهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ سَوَّاهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُوزٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيُفْسِدْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعِ عَنْهُ )).

۴۰۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ  
باب تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصَبْحَةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا إِذَا أُجِيلَ عَلَى مَلِيٍّ

۴۰۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُنِيعَ اخْتِزَمَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيُنِيعْ )).

۴۰۰۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ مُثَنَّى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

باب تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَاحِ وَبِخِصَاجٍ إِلَيْهِ لِرِغْوِ الْكَلْبِ وَتَحْرِيمِ مَنَعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيمِ بَيْعِ حِرَابِ الْفَخْلِ

(۳۰۰۲) لکھا جاتا ہے لیکن حوالہ دیا جائے مثلاً یہ عمرو کا مقررہ ہے یہ سہ عمرو کو حوالہ دیا کر رہے لیکن کر رہے اپنا قرض ادا کر دیا اس کی رضا مندی سے اور عمرو کا مقابلہ کر دیا عمرو کو قبول کرنا چاہیے اگر نہ کرے مالدار ہے اور نہ کرنا چاہیے۔ اب یہ قول کرنا مستحب ہے اور بعض علماء نے کہا کہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا ہے یہ حدیث صحیحہ ہے اور لیکن اب یہ حدیث ظاہری کا۔ (نوری)

- ۴۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَبِيعِ فَضْلِ الْمَاءِ
- ۴۰۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَبِيعِ حَبْرٍ مِمَّنْ أَلْحَمَلَ وَغَيْرِ تَبِيعِ الْمَاءِ وَكَأَنَّ رُضِيَ لَمْ يَنْتَحِزْ فَقَدْ ذَلِكَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ
- ۴۰۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ يَمْنَعُ بِهِ الْكَلْبُ ))
- ۴۰۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ يَمْنَعُوا بِهِ الْكَلْبُ ))
- ۴۰۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ يَمْنَعُ بِهِ الْكَلْبُ ))
- ۴۰۰۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے اس پانی کے پیچھے کا جو ضرورت سے زیادہ ہو۔
- ۴۰۰۵- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے لوث کی کدائی کو پیچھے سے اور پانی کو پیچھے سے اور زمین کو پیچھے سے کھینچ کے لیے۔
- ۴۰۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روکا جائے بیکار پانی تاکہ روکی جائے اس کی وجہ سے گھاس۔
- ۴۰۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روکا اس پانی کو جو تہاری ضرورت سے زیادہ ہو گھاس کو روکنے کے لیے۔
- ۴۰۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بچا جائے وہ پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو تاکہ گھاس کے۔

(۴۰۰۴) ☆ نوٹی نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے منع کیا کہ پانی کے روکنے سے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس نہ رہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زائد پانی نہ بچا جائے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس کے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اس میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی لگے اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو لیکن پانی سوا اس کنوے کے اور کہیں نہ ہو تو جانوروں کے لیے ہانوروں کو اس جنگل میں چرانا بھی نہیں اس کنوے میں سے پانی پانے کے۔ اب کوئی والا اس کو پانی پینے کو نہ دے پانی کی جست کے اور اس پانی سے نہ کوئی گھاس کی چرائی کی بھی جست کے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت سے زیادہ چوٹی جنگل میں ہو اس کو مفت نہ دینا چاہیے کسی شرطوں سے۔ ایک یہ کہ وہاں اور گھنٹی پانی نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جانوروں کے پیچھے کے لیے دیا جائے نہ کہ کھینچ کے واسطے۔ تیسری یہ کہ مالک کو اس کا احتیاج نہ ہو۔ اور نہ سب گناہ یہ ہے کہ اپنی گلی زمین میں کنواں یا چشمہ کھودے تو بھی اس کی ملک ہو گا اور بعضوں نے کہا پانی اس کی ملک نہ ہو گا لیکن جب پانی کو اپنے برتن میں لے لے تو وہ ملک ہو جاتا ہے یہی مواب ہے۔ اور بعضوں نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ ابھی لا انتظار۔

(۴۰۰۵) ☆ یعنی اس کی اجرت لینے سے۔ نوٹی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ لوث پاد کوئی جانور نہ لے کہ ان کی اجرت لینا کیسا ہے۔ تو امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور ابو ثور کا مذہب یہ ہے کہ اس کی اجرت لینا حرام ہے اور ماہر والے پر کچھ دینا واجب نہیں۔ اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک نے اس کو جائز رکھا ہے ایک مدت مبین اور ضربات مبین کے لیے اور غمی کو توڑ دینا بھی بھلا ہے یہی حرارت سے۔ اور اس کا بیان مصلح ابو ہریرہ پر ہے۔



باب تخریم ثمن الکلب و خلوان الکھن  
وفہر الثبی و الثہو عن بیع السنور

۱۰۰۹- عن ابی مسعود الأنصاری أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: عن ثمن الکلب و ثمن الخبی و خلوان الکھن.  
باب: کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رٹھی کی  
خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے

(۳۰۰۹) اس سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے اگرچہ وہ کتا تعلیم یافتہ ہو تب بھی اس پر قیمت کا تبادلہ نہیں۔ اور جمہور علماء کا جیسے ابو ہریرہؓ اور حسن بن علیؓ اور زبیرؓ اور عمارؓ اور حذافہؓ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور ابو داؤدؒ اور ابی مسعودؒ وغیرہم کا قول ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان کتوں کی بیع دوست ہے جس سے منتعت ہے جو لوگوں کے مار ڈالنے والے پر قیمت کا تبادلہ ہے۔ اور ان سے منظر دینے چار بار عطاوار غصہ سے شکاری کتے کی بیع کا ذکر لا نقل کیا ہے نہ کہ اور کتے کا ذکر اور نام لگاتے اس میں کسی روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے لیکن تک کرنے والے پر قیمت کا تبادلہ ہے۔ دوسرے یہ کہ بیع جائز ہے اور تک کرنے والے پر تبادلہ بھی۔ تیسرے یہ کہ بیع جائز اور تک کرنے والے پر تبادلہ بھی نہیں ہے۔ جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے جو اس کے بعد آئی ہیں اور وہ حدیث ہے کہ مسیح کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے اور حضرت عثمانؓ نے ایک شخص سے کتے کا تبادلہ میں اور نہ دالے اور عمرو بن العاصؓ کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے میں اس کا جان بولا تو یہ سب روایتیں ضعیف ہیں بالذات حدیث کے اور میں نے ان کو تفصیل سے۔ "شرع منہج" میں بیان کیا ہے (تو دی)۔ جو وہ مذکیہ اجرت میں لیتے ہے اور یہ حرام ہے بظاہر اہل اسلام۔ فائدہ اور نجومی کی مٹھائی سے جو غیب کی بات بتانے پر اس کو اجرت ملتی ہے اور داخل ہیں اس میں پختہ اور دہل اور جھگڑو غیب کی باتیں بتائیں ان کی کمائی سب حرام ہے تو فی نے کہا۔ بتوئی اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بالذات کیا ہے اہل اسلام نے کائن کی اجرت حرام ہونے پر نیز کہ وہ عرض ہے فعل حرام کا اور کھانا ہے لوگوں کا بل فریب اور جھوٹ سے اسی طرح اجرت گانے والے اور نوہ کرنے والے کی۔ اور یہ جو صحیح مسلم میں آیا ہے کہ لوگوں کی کمائی سے آپ نے منع فرمایا تو اس اور ہی کمائی سے جو نہ ہو کہ اس کمائی سے جو سلائی یا کھوائی سے ہو۔ فطانی نے کہا عرف کی کمائی بھی حرام ہے۔ اور کائن اور عرف میں یہ فرق ہے کہ کائن آنکھوں کی باتیں بتاتا ہے اور اسرار کی معرفت کا کوئی کتاب ہے اور عرف چوری کا بل تو گی ہو لی چیز کا پتا تا ہے۔ یہ فطانی نے ابو داؤد کی کتاب البصیر پر لکھا ہے اور آخر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ کائن وہ ہے جو غیب دانی کا کوئی کرے اور لوگوں کو آنکھوں سے دلی باتیں بتلائے۔ اور عرف میں کچھ لوگ کائن تھے جو کوئی کرتے تھے بہت باتیں جانتے کا بعض ان میں سے یہ کہتے تھے کہ ان کے ساتھ جنات میں سے کوئی رہتے ہے یا کوئی جن ان کا تابع ہے یا خبریں بتلاتا ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ ان کو ایسی کچھ ہے جن سے وہ آنکھوں کی باتیں کچھ جانتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے عرف کہتے تھے یہ لوگ وہ تھے جو اسباب کو دیکھ کر مقدمات سے مطلب نکالتے تھے۔ مثلاً کوئی چیز چوری ہو گی تو کھانے والے کو پکڑ لیتے تھے۔ اور بعض علم کو کائن کہتے تھے۔ اور یہ حدیث ان سب لوگوں کو شامل ہے اور اس حدیث سے منع ہے ان لوگوں کی بات بتانا اور اس پر یقین کرنا۔ لیکن غیبیہ قواس کو بھی کائن یا عرف کہتے تھے پر وہ اس نئی میں داخل نہیں ہیں۔ تمام ہر انکام فطانی کا۔ تاہم براہ کھن باردی نے اپنی کتاب "انکام سلطانہ" کے اخیر میں لکھا ہے کہ غیب کو رد کا پتہ ہے ایسے لوگوں کی کمائی سے جیسے نجومی یا اور کوئی بازی والا اور سزا دینے والے اور لینے والے کو۔ واللہ اعلم الخ۔

۳۰۱۰- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۰۱۱- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بڑی کمائی ہے رطلی ناسخ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور بچے لگانے والے کی حروری۔

۳۰۱۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا کتے کی قیمت غیث ہے اور بڑی کی قرچی غیث ہے اور بچے لگانے والے کی کمائی غیث ہے۔

۳۰۱۳- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۰۱۴- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۰۱۵- ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کتے اور بلی کی قیمت کو ۱۲ انھوں نے کہا متع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے۔

باب کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکاری کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا ایسے ہی اور کسی کام کے واسطے

۳۰۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار دینے کا۔

۴۰۱۰- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَدِيجَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ (( سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ )) وَكُنْتُ الْخُصَامَ ((.

۴۰۱۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (( سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ )) وَكُنْتُ الْخُصَامَ ((.

۴۰۱۲- عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَمَنْ الْكَلْبُ حَيْثُ وَنَهْرُ النَّجَى حَيْثُ وَكُنْتُ الْخُصَامَ حَيْثُ )).

۴۰۱۳- عَنْ نَحْسِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۴۰۱۴- عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۴۰۱۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَرِ الْكَلْبِ وَالسُّورِ قَالَ زَحْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ.

باب الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكَلْبِ وَتَبْيَانِ تَحْرِيمِ اخْتِبَانِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَا شَبِهَ ذَلِكَ.

۴۰۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلْبِ.

(۳۰۱۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس شخص کی جو بچے لگانے کی قیمت کو حرام کہتا ہے اور اس میں علماء کا انکشاف ہے۔ اکثر محدث اور علما کے نزدیک یہ بہت حرام نہیں ہے اور یہی مشہور مذہب ہے نہ ہاتھ کا اور ایک روایت میں ان سے یہ ہے کہ یہ حرام ہے آؤ کو نہ کہ تمام کو اور ان کی دلیل ہے حدیث ابن عباس کی جس کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضرت نے بچے لگانے اور حروری کی بڑی بچے لگانے والے کو اور یہ حدیث محمول ہے عزیز پر اور اس کا مطلب یہ ہے کہ بچے لگانے کا بیڑ ایک دلیل پیش ہے حتیٰ المقدور اور سراپوش کرنا فعل ہے۔

(۳۰۱۵) ☆ نووی نے کہا بلی کی قیمت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ بھی تو بھیک ہے جاکر لوگ اس کے بچے لوگوں کو مفت دیا کریں۔ اس پر بھی اگر اس سے سخت ہوا تو کوئی بچے تو قحط تک ہے اور زرخش حلال ہے یہی امارۃ ہے اور اکثر علماء کا مذہب ہے مگر ابن عساکر نے ابو یوسف اور طحاوی اور مجاہد اور ہارث بن زید سے نقل کیا ہے کہ اس کی باغ جائز نہیں ہے اور جنت میں کی حدیث ہے۔

۴۰۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الذُّكَلَابِ فَاَرْسَلَ فِي أَفْطَرِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَقْتُلَ.

۴۰۱۸- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ کتوں کے مار ڈالنے کا پھر بیچا آپ نے لوگوں کو مدینہ کے سب اطراف کتوں کو مارنے کے لیے۔

۴۰۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الذُّكَلَابِ فَتَنَبَّهْتُ فِي الْمَدِينَةِ وَالْمُرَافِقَةِ مَعًا نَذَاعُ كَلْبًا بِمَا قُلَعَهُ حَتَّى إِذَا لَقِقْتُ كَلْبَ الْمُرْتَدِّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَتَّبِعُونِي.

۴۰۱۸- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرماتے تھے کتوں کے قتل کا تو بیچا کیا گیا مدینہ کے شہر میں اور اس کے چاروں طرف کتوں کا پھر کوئی کتا ہم نہیں چھوڑتے تھے جس کو مار دیا ہو یہاں تک کہ ہم نے دودھ دلی اونٹنی کے ساتھ ساتھ جو کتا رہتا تھا دیہات والوں میں سے اس کو بھی مار دیا۔

۴۰۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَرَّ بِقَتْلِ الذُّكَلَابِ بِمَا كَلْبَ صَبَّ لَوْ كَلْبَ غَسَمَ لَوْ مَاتِيَّةٍ فَوَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ لَهَا مَرْتَبَةً يَقُولُ أَوْ كَلْبَ رَزَعَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لَهَا مَرْتَبَةً رَزَعًا.

۴۰۱۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ کتوں کے مار ڈالنے کا پھر دکھائی دیا بکریوں کے منہ سے کاتیا اور چاندروں کی حفاظت کا لوگوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا اور ہر گھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا ہے جب تک اور ہر گھیت کے پاس گھیت بھی ہے۔

۴۰۲۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا کہ کتوں کے مارنے کا یہاں تک کہ

(۴۰۱۸) ☆ نووی نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ کاتے مارنے کے کو مار ڈالنا چاہیے لیکن اختلاف کیا ہے اس کے مارنے میں جس سے کوئی نقصان نہیں۔ تو ہمارے اصحاب میں سے امام الحرمین نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ نے پہلے سب کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کیا تھا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ نے منع کیا کہ کتوں کے قتل سے مراد کتہ کا مارنا ہو۔ پھر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر کتے کا قتل منع ہے خواہ وہ کالا ہو یا دھوا کوئی رنگ کا ہو جو نقصان نہ دے۔ اور کاغذی عمارتوں کے کہا کہ بہت سے علماء نے ان ہی دھواؤں سے شک کیا ہے جو کتوں کے قتل کے باب میں آتی ہیں لیکن مستثنیٰ کیا ہے ان میں سے دکھائی کتوں کو اور یہی نہ ہے امام مالک اور ان کے اصحاب کا۔ ابھی مختصر

(۴۰۱۹) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے حضرت ابو ہریرہؓ کی تحریر منقول نہیں ہے اور نہ ان کی روایت میں کوئی شک تھا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابو ہریرہؓ کے پاس جو کتہ گھیت تھا اور ان کو اس کی حفاظت کے لیے کتے کیا تھا ضروری تھا اس لیے انھوں نے یہ لفظ رکھا تھا جب رسول اللہ سے اور مجھے یاد نہ رہا اور حاصل یہ ہے کہ گھیت کا لفظ صرف ابو ہریرہؓ نے نقل نہیں کیا بلکہ ایک جماعت صحابہ نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابو ہریرہؓ نے نقل کرتے تب بھی وہ روایت متبادل اور کافی ہوتی اس لیے کہ صحابہ سب شہید اب کتوں کے پانے میں ہمارا وہ یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کتہ کا انکار اس لیے اور دکھار گھیت یا روڑی حفاظت کے لیے درست ہے۔ اور ہر گھیت کے لیے پانے میں اختلاف ہے مگر قول یہ ہے کہ جانے ان پر قیاس کر کے۔ ابھی خلاصہ

(۴۰۲۰) ☆ یعنی شریر ہو تو ہے تاکہ ایسا نکالت کھاتا ہے تکلیف دیتا ہے۔ امام احمد اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتے کا

حوریت جنگل سے آتی اپنا کتلے کر تو ہم اس کو بھی مار ڈالتے۔ پر آپ نے منع کیا کتوں کے قتل سے اور فرمایا ڈالو یہ دیکھنے کو جس کی آنکھ پر دوسفید نقطے ہوں وہ شیطان ہو تا ہے۔

۴۰۲۱- ابن مسطل سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ نے کتوں کے مارنے کا پھر فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہیں ان کا۔ پھر اجازت دی شکاری کتا اور دروغ کا کتا پالنے کی۔

۴۰۲۲- ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اجازت دی آپ نے کھریوں کے کتے اور شکاری کے کتے کی۔

۴۰۲۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی کتا پالا سو اس کے کتے جو جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو یا شکاری ہو تو اس کا ثواب ہر روز دو قیر لاکھ برابر کم ہو گا۔

۴۰۲۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیر لاکھ گھٹے جائیں گے۔

۴۰۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتا پالے سو شکاری کتے یا بڑے کتوں کے قتل میں سے ہر روز دو قیر لاکھ کم ہوں گے۔

تَقْتُلُ مِنْ قَبْلِهَا يَكْتَلِبُا فَتَقْتُلُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ (( عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْيَهُيمِ ذِي السُّفْطَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ ))۔

۴۰۲۱- عَنْ ابْنِ الْمُبَرِّقِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكَلْبِ ثُمَّ قَالَ (( مَا بَالُهُمْ وَهَالِكُ الْكَلْبِ )) ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيِّدِ وَكَلْبِ الْقَوْمِ۔

۴۰۲۲- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْطِاقِ وَ قَالَ ابْنُ خَالَتِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَحْسَى وَ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الْقَوْمِ وَالصَّيِّدِ وَالزُّرْعِ۔

۴۰۲۳- عَنْ ابْنِ عَسَرَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَلْقَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَادِي نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ فِيرَاطَانِ ))۔

۴۰۲۴- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَلْقَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَبٍّ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ فِيرَاطَانِ ))۔

۴۰۲۵- عَنْ ابْنِ عَسَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ أَلْقَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَادِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ فِيرَاطَانِ ))۔

ابن شکر بھی درست ہیں کیونکہ وہ شیطان ہے۔ اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک اس کا فکد درست ہے اور ہم اس کا کتل اور کتوں کے ہے۔ (نوٹی)

(۴۰۲۴) \* قیر لاکھ جو کا ہوتا ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گزشتہ اعمال کے ثواب میں سے ہو گا یا آئندہ اعمال کے اور ایک قیر لاکھ ان کے اعمال میں سے گھٹے گا اور ایک رات کے ایک فرض میں سے ایک عمل میں سے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتابائے سے فرشتوں کے آنے میں حرج ہوتا ہے یا آنے والوں کو اس کے بھونکنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پالنے والے کے پکڑنے اور برتن میں نہ جانے کی وجہ سے۔ (نوٹی)

۳۰۲۶- سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے کر جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکاری کتے کے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیر لاکم ہو گا۔ عبد اللہ نے کہا ابو ہریرہؓ نے کھیت کا کتا یاد کیا ہے۔

۳۰۲۷- سالم رضی اللہ عنہ نے روایت کی اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے جناب رسول اللہؐ سے آپ نے فرمایا جو شخص کتاب لے کر وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیر لاکم ہوں گے۔ سالم نے کہا ابو ہریرہؓ کہتے تھے اور کھیت کا نہ ہو اور کھان کھیت بھی تھا (اس وجہ سے انھوں نے یاد رکھا اس لفظ کو)۔

۳۰۲۸- سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس گھر کے لوگوں نے کتاب رکھا اور وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکاری نہ ہو تو ان کے عمل میں سے ہر روز دو قیر لاکم ہوں گے۔

۳۰۲۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے کر وہ کھیت کا یا جانوروں کی حفاظت کا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیر لاکم کے برابر کم ہو گا۔

۳۰۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے کر وہ شکاری نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو نہ زمین کے یعنی کھیت کے تو اس کے ثواب میں سے دو قیر لاکم ہر روز نقصان ہو گا اور ابو الظاہر کی روایت میں "ولا ارض" کا لفظ نہیں ہے۔

۴۰۲۶- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَقْبَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَاحِبَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ )) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ (( أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ )).

۴۰۲۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي رَجِيحٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَقْبَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَاحِبٍ أَوْ صَاحِبَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ )).

فَالسَّالِمُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَوْ كَلْبُ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبُ حَرْثٍ

۴۰۲۸- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (( إِنَّمَا أَفْعَلُ ذَاكَ أَتَعْلَمُونَ؟ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَاحِبَةٍ أَوْ كَلْبَ صَاحِبٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ )).

۴۰۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ذُرْعٍ أَوْ عَتَمٍ أَوْ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ )).

۴۰۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَقْبَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا صَاحِبَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِيهِ خَدِيشٌ أَبِي الطَّاهِرِ وَلَا أَرْضٍ )).

(۳۰۲۶) نوید سے کہا کسی روایت میں ایک قیر لاکم کسی میں دو قیر لاکم شاید یہ مطلب ہو گا کہ حدیث میں آگیا ہے تو وہ قیر لاکم نقصان ہو گا کیونکہ حدیث حبر کہ ہے اور غفلت رکھتا ہے اور شیروں پر جس میں ہے ضرورت نہ کرنا زیادہ گناہ ہے اور باہر پالے تو ایک قیر لاکم ہو گا۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ اختلاف کتوں کی قسم ہے جو کتا زیادہ موڈی ہو اس میں دو قیر لاکم نقصان ہو گا اور نہ ایک قیر لاکم ہو گا۔

- ۱۰۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زُرْعٍ انْقَضَ مِنْ آخِرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيَامًا )) قَالَ الْأَعْرَبِيُّ فَذَكِّرْ لَنَا مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ بَرَّخُمُ اللَّهُ إِنَّمَا هُرَيْرَةُ كَالصَّاحِبِ زُرْعٍ.
- ۱۰۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ أَسْلَفَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيَامًا إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ )).
- ۱۰۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.
- ۱۰۳۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَسْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.
- ۱۰۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ أَخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا عِلْمٍ نَفْسٍ مِنْ عَمَلِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيَامًا )).
- ۱۰۳۶- عَنْ سَلْمَانَ بْنِ أَبِي رُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شُؤْبَةِ بْنِ أَسَدٍ رَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ أَقْسَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زُرْعًا وَلَا حَرْثًا انْقَضَ مِنْ عَمَلِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيَامًا )) قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى وَرَبِّ هَذَا الْمُسْتَحِدِّ.
- ۱۰۳۷- عَنْ سَلْمَانَ بْنِ أَبِي رُهَيْبٍ الشَّيْخِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.
- ۳۰۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتابالے کر کے روز ایک قیر لاکھ ہوگی۔ نہ ہری نے کھیت کا اس کے ثواب میں ہر روز ایک قیر لاکھ ہوگی۔ نہ ہری نے کہا میں غرض سے ذکر ہوا ابو ہریرہؓ کے قول کا کہ وہ کھیت کے کتے کو بھی مشغولی کرتے ہیں تو انھوں نے کہا تم کرے اللہ ابو ہریرہؓ وہ کھیت والے تھے۔
- ۳۰۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص کتابالے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیر لاکھ کم کیا جائے گا کہ کھیت کا کتابالے کا کر۔
- ۳۰۳۳- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔
- ۳۰۳۴- مذکور ہوا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔
- ۳۰۳۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتابالے اور وہ عمارت یا بکریوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیر لاکھ کا نقصان ہوگا۔
- ۳۰۳۶- سفیان بن ابی زبیر سے روایت ہے اور وہ ایک شخص تھے شتوہ کے قبیلہ میں سے اور صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے انھوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کتابالے اور وہ کام نہ آئے اس کے کھیت کے یا حق کے (یعنی جانوروں کی حفاظت کے لیے) تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیر لاکھ کم ہوگا۔ صاحب بن یزید نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا تم نے یہ حدیث رسول اللہؐ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے رب کی۔
- ۳۰۳۷- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

۴۰۳۸- حمید سے روایت ہے انسؓ نے لوگوں نے پوچھا پیچھے لگائے والے کی کٹائی کو انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے پیچھے لگائے ابو عبیدہ کے ہاتھ سے پھر حکم کیا آپؐ نے دو صاع لانا اس کو دینے کا۔ اس نے بیان کیا یہ اپنے لوگوں سے تو انھوں نے ہٹا کر دیا اس کے محمول کو (یعنی اس خراج کو جو اس سے لیتے تھے) اور فرمایا آپؐ نے افضل دو فلاں کی جن سے تم علاقہ کرتے ہو پیچھے لگائے۔

۴۰۳۹- حمید سے روایت ہے انسؓ نے پوچھا کیا حجام کی کٹائی کیسی ہے؟ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ان چیزوں میں جن سے تمہارا کرتے ہو حجامت ہے (یعنی جگھی لگانا) اور قسط بکری یعنی دریائی کوٹ اور مت ایذا دہانے بچوں کو حلق دہا کر۔

۴۰۴۰- حمید سے روایت ہے میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک غلام ہمارا ابو لایہ و حجام تھا (یعنی پیچھے لگا تھا)۔ پھر اس نے پیچھے لگائے آپؐ کے۔ آپؐ نے حکم کیا کیا صاع یا یک ہریادہ لانا اس کو دینے کا اور گھنگو آں اس کے باب میں تو گھنایا گیا محمول اس کا۔

۴۰۴۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے لگائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی اور تاک مہارک میں دو آلی لالی۔

۴۰۴۲- حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو پیچھے لگائے نبی یا نہ (ایک قبیلہ ہے انصار میں سے) کے ایک غلام نے پھر آپؐ نے اس کو اجرت دی اور اس نے اپنے مالک سے اس کا ذکر کیا۔ اس نے اس کا محمول کم کر دیا (جو وزن اس سے تھرا تھا)۔ اس کو عمار چہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے) اور اگر

۴۰۳۸- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ كَسْبٍ فَخِخَامٍ فَقَالَ اخْتَصِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَخَاهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَابِجِهِ وَقَالَ ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْجَحَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَعْيُنِ خَدَّيْكُمْ)).

۴۰۳۹- عَنْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْخِخَامِ فَذَكَرَ بِهِ أَبُو غَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْجَحَامَةُ وَالْقُسْطُ الْيَحْرِيْ وَلَا تُعْلَدُوا صِيْبَانَكُمْ بِالْعَمْرِ)).

۴۰۴۰- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ يَقُولُ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا خَصَمًا فَخَصِمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ لَوْ مُدٌّ أَوْ مِثْلَيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخَفَّفَ عَنْ صَرِيْبِهِ.

۴۰۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصِمَ وَأَعْطَى الْخِخَامَ أُخْرَةً وَاسْتَعْطَى

۴۰۴۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَصِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدُوَّ لَهُ يَبَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْرَةً وَكَلَّمَ سَبْلَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ صَرِيْبِهِ وَتَوَلَّى كَانَ سَخْنًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى

(۴۰۳۹) جس کو عمار چہ کہتے ہیں اگر وہ خشک ہے محد اور دل اور دماغ کو ٹانہ کرنا ہے اور سرد و تر یا ریح میں نہایت مفید ہے۔ ہذا یعنی درد حلق کی بیماری جس میں عوار بعدی لگانا کافی ہے یا کھانا۔

اللہ علیہ وسلم

کماست کی اجرت حرام ہوتی تو آپ بھی اس کو نہ دیتے۔

باب: شراب پینا حرام ہے

باب تخمیر بئح الخمر

۴۳-۴۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سارے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے خمر میں مدینہ میں اسے لوگوں اللہ تعالیٰ اشارہ کرتا ہے شراب کی حرمت کا اور شاید کہ کوئی حکم اس کے باب میں اسے اس لیے جس کے پاس شراب ہو وہ ﷺ لائے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے۔ ابوسعید نے کہا چند روز گزرے تھے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا شراب کو اب جس کے پاس شراب ہو اور اس کو یہ حرمت کی آیت ﷺ پائے تو وہ نہ پئے نہ پیئے۔ ابوسعید نے کہا تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ اس کو مدینہ کے راستہ پر لائے اور پھینکا۔

۱۰۴۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ (( يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَعْزِضُ بِالْخَمْرِ وَلَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ سَبْرُلَ فِيهَا أَفْرَأَ فَمَنْ كَانَ عَنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَتَّقِ بِه )) قَالَ فَمَا لَيْتُنَا بِأَيِّ عَمَلٍ سَمِعْتُ قَالَ فَشَبَّيْ ﷺ (( إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَفَمَنْ أَذْرَكَهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِئْشِرْ وَلَا يَبِعْ )) قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِنَا كَانَ عَنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَفَكُوهُنَا.

(۴۰۴۳) جب جناب رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے اس وقت تک شراب حرام نہ تھی لوگ بچا کرتے تھے۔ بعضوں نے آپ سے پوچھا تو یہ اتنی ہی مسئلہ عن الخمر و البسور۔ الخمر تک۔ اسی آیت میں یہ فرمایا کہ شراب میں اگرچہ فائدہ ہے مگر ضرر زیادہ ہے۔ اس سے لوگوں نے شراب بیچنا چھوڑا تو وہ دوسری ایک حدیث آیت اتزی لا فربوا الصلوة و اقم مسکرا عا۔ آخر تک اسی آیت میں آخری کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا مگر صاف شراب حرام نہیں کیا لیکن جناب رسول اللہ کو یہ معلوم ہو گیا کہ اب آنکھ ہاتھ مل جال کا دروہ ہے کہ شراب کو بالکل حرام کر دے۔ تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

نوٹی نے کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کسی شے کے باب میں کوئی حکم نہ نازلے جب تک کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے۔ اور اس مسئلہ میں استوف ہے علامہ اصول کا وہ مشہور ہے۔ منجانب ہے کہ نقل شراب کے دروہ ہونے کے نہ حکم ہے نہ تکلیف۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و ما کفنا عبد بین حتی یبعث رسولاً۔ اور اس قول یہ ہے کہ اصل ایہاد میں حرمت ہے جب تک شراب داروہ نہ ہو۔ نیز قول یہ ہے کہ اصل ایہاد میں ایہاد ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ توقف کرنا چاہیے۔ بخیر فرمائی ہے کیا کہ شراب کا بیچنا ایہاد ہے اور علت اس کی نام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ وہ نہیں ہے اور کوئی مباح صفت اس سے حاصل نہیں ہو سکتی تو حرام اور نہ ایہاد کے لیے گواہ کوئی حدیث کہ اس کی قطع حرام ہے اسی طرح ان دروہ ہانورہاں کی قطع جن میں کوئی فائدہ نہیں نہ وہ حکم کے کام آتے ہیں جیسے نوا سانپ وغیرہ ان کی قطع بھی جائز ہے۔ اور یہ جو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا حکم فرما کر حرام کر جائے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے۔ اور اس سے دوسری چیز میں جو کمانے کے لیے ہوں یہ خلاف اس چیزوں کے جو کام کی ہوں جیسے قلم، نچر، گدھا کہ ان کا حکم حرام ہے یا بیچنا جائز ہے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور جو درست ہو تا تو حضرت غم فرمادے جبکہ منع کرتے اس کے ضائع کرنے سے جیسے پہلے حرمت کے وقت آپ نے حکم فرمایا تو اس کے چھانڈے کا وہ جیسے مردہ بکری کے ہاتھوں سے فرمایا تاکہ تم اس کی ہیکل سے لانا کیوں نہ اٹھاؤ۔ یہی قول سے شافعی اور احمد اور ثوری اور مالک کا منجھ کر روایت میں اور حاکم نے اس کو دوا لائی اور یحییٰ بن عقیل اور مالک نے ایک روایت میں۔



۴۰۴۳- عبد الرحمن بن عبد سہمی سے روایت ہے جو مصر کا رہنے والا تھا اس نے پوچھا عبد اللہ بن عباس سے انگوڑے شہرہ کو۔ ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک ٹھک شراب کی تھک لایا آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو اس نے کہا نہیں جب اس نے کان میں دوسرے سے بات کی آپ نے فرمایا تو نے کیا بات کی وہ بولا میں نے کہا اہل اس کو آپ نے فرمایا جس نے اس کا بیج حرام کیا ہے اس نے اس کا بیج بھی حرام کیا ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے ٹھک کا نہ کھول دیا اور جو کچھ اس میں تھا سب بہ گیا۔

۴۰۴۵- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

۴۰۴۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ سَهْمٍ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْبُجْبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَهُ عَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا » قَالَ لَا فَسَأَلَ إِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « بِمِ مَّا زَوَّجَكَ » فَقَالَ أَمْرُئُهَا بَيْتُهَا فَقَالَ « إِنَّ الْفَرْجَ حَرَّمَ شَرَّتُهَا حَرَّمَ بَيْتُهَا » قَالَ فَفَتَحَ الْفَرْجَ حَتَّى دَخَلَ مَا فِيهَا.

۴۰۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيِّنَةٌ.

۴۰۴۶- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لٹکے اور وہ آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور منع کیا ان کو شراب کی سوداگری سے۔

۴۰۴۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں اتریں سود کے باب میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف لٹکے اور حرام کیا شراب کی سوداگری کو۔

۴۰۴۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْتَرَقُوا عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ نَهَوْا عَنْ التَّخَاةِ فِي الْخَمْرِ.

۴۰۴۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التَّخَاةَ فِي الْخَمْرِ.

باب: شراب اور مردار اور سور اور ہتوں کی

تبع حرام ہے

وَالْخَبْزِ وَالْأَصْنَامِ

۴۰۴۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۰۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ

(۴۰۴۶) \* قاضی میافن نے کہا شراب کی حرمت تو سورہ مائدہ میں ہے اور وہ دنو کی آیت سے بہت پہلے اتری ہے کیونکہ دنو کی آیت سب سے آخر میں اتری ہے۔ تو اہل کہ یہ نہ سمجھتے کہ قریم کے بعد ہوا فری قریم کے وقت آپ نے تہمت خر کو بھی حرام کر دیا پھر بیان کیا وہاں کہ خوب مشہور ہو جائے اور شاید اس مجلس میں ایسے لوگ ہوں جن کو تہمت کی حرمت کی خبر نہ ہوئی ہو۔

(۴۰۴۸) \* دنو کی آیت نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا (نہیں) حرام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بیچنا کسی حال میں بھی درست نہیں کیونکہ یہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ غُلَامُ الْفَتَحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ  
 (( إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَمُ نَيْحِ الْحَمْرِ وَالْمَيْتَةِ  
 وَالْحَبِيرِ وَالْأَصْنَمِ )) قَبِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
 شَحْرُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا الشُّعْرُ وَيُدَحَّرُ بِهَا  
 الْخُلُقُوعُ وَيَسْتَنْصَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَنْدَ ذَلِكَ (( قَاتِلِ اللَّهَ  
 الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَمَ خُرُومَ عَلَيْهِمْ  
 شَحْرُومَهَا أَجْمَلُوا ثُمَّ بَاغُوا فَاتَّكَلُوا فَاتَّكَلُوا ))

۴۰۴۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غُلَامُ الْفَتَحِ يَبْتَلِي خُدَيْتَ اللَّسْتِ

۴۰۵۰- عَنْ أَبِي حَتْمٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ أَرَأَى  
 سُرَّةَ بَاغِ سُرَّةٍ فَقَالَ اللَّهُ سُرَّةٌ لَمْ يَنْقَلِبْ

انھوں نے سارے رسول اللہ ﷺ سے جس سال مکہ فتح ہوا آپ  
 فرماتے تھے کہ میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا  
 ہے شراب اور مرد اور سور اور بچوں کی بیچ کو۔ لوگوں نے عرض  
 کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے چرنی کی توشیوں میں لٹائی جاتی ہے اور  
 کھانوں میں ملی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں؟ آپ  
 نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے۔ پھر فرمایا اسی وقت اللہ تعالیٰ جہد  
 کر دے یہود کو جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چرنی کو حرام کیا یعنی کھانا  
 اس کا) تو انھوں نے اس کو پکھلیا پھر بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

۴۰۴۹- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۰۵۰- حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو  
 خبر پہنچی کہ سرور نے شراب پیجی۔ انھوں نے کہا اللہ کی بارگاہ پر کیا

یہ اس کی بیچ حرام ہے نہ یہ کہ چرنی سے خلعت الہام ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کا کہہ رہے ہیں کہ مردار کی چرنی سے لٹکا لٹکانا حرام ہے  
 جیسے کشتیوں میں لٹکا چڑھ کر دشمن کرنا وغیرہ جو کھانے میں داخل نہیں ہوتا۔ آؤنی کے بدن میں لگے۔ اور یہی قول ہے علماء بن رہاں اور محمد بن  
 جریر طبری کا اور مجبور علماء کے نزدیک اس سے کوئی خلعت لینا درست نہیں۔ کیونکہ مردار سے لٹکا لٹکانے کی ممانعت عقل ہے مگر جو خاص کی  
 تھی جیسے دافق کی ہوتی کھال۔ اب اگر تیل یا بھی نہیں وہ چائے تو اس سے روشنی کرتے ہیں اور کسی استعمال میں سو اٹھانے یا بدن میں لگانے کے  
 جیسے صابن یا بنائے یا جانوروں کے کھانے میں اختلاف ہے مثلاً کدو، لیکن ہمارے منجھ لکھ میں ہیں وہ جائز ہے اور خاص حیاض سے اس کو نقل  
 کیا ہے۔ لہذا مالکؒ اور بہت سے صحابہؓ سے اور شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور لیث بن سعدؓ سے اور کہا کہ ایسی ہی مخلوق ہے حشر  
 ت علی اور ابن عمرؓ اور اس کی "اور" قاسم بن عمرؓ اور سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے۔ اور ان کے اصحاب اور لیث وغیرہم نے نہیں تھیل کا پتہ جب اس  
 کی نجاست جان کر دے جائز کر کھائے۔ اور عبد الملک بن یحییٰ اور ابو احمد بن یحییٰ اور ابو بن صاریؓ کے نزدیک ان میں سے کوئی خلعت اٹھانا  
 درست نہیں واللہ اعلم۔ علماء نے کہا ہے مردار کی بیچ کا لڑکی لٹکا بھی داخل ہے جب وہ بیچ میں مارا جائے اور کافراں کو خریدنا چاہیں  
 "۔ حدیث میں ہے کہ کوئی بن عبد اللہ خزدادی کو مسلمانوں نے بیچ لٹکا میں مارا اور قاتلہ کافراں کی قتل کے لیے دس ہزار درہم جب  
 رسول اللہؐ کو دینے گئے لیکن آپ نے نہ لیے اور قتل ان کے حوالے کر دی۔ تو طعن ان چیزوں کی بیچ کے منع ہونے کی نجاست ہے مگر یہ نہیں  
 کی بیچ لٹکانا ہے۔ اور بہت سے بیچنے سے ممانعت اس لیے ہے کہ اس سے کوئی خلعت نہیں۔ پھر اگر اس کے نکودہ سے تو ذکر کوئی بیچ ہو چاہو تو  
 اس کی بیچ میں اشکاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک منع ہے بوجہ اشکاف نبی کے اور بعضوں کے نزدیک خلعت کی صورت میں جائز ہے جب کوئی  
 خلعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سواری کی بیچ تو باطل اعلیٰ اسلام حرام ہے۔ انھیں

۱۔ منجھ لکھ گرنی ہے نفی، شافعی مانگی، مثلی کہلاتا صحیح نہیں۔

اس کو خیر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے لعنت کی یہودیوں پر مگر ان پرچہ بی کا کھانا حرام ہوا تو چہ بی کو پکھلیا پھر اس کو پیلا۔  
۳۰۵۱- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔  
۳۰۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ یہود کو جہنم کرے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پرچہ بیوں کو پھر انھوں نے اس کو کھنچا والا اور اس کا پیہ کھایا۔  
۳۰۵۳- ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا کہ اللہ یہود کو جہنم کرے ان پرچہ بی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو کھنچ کر اس کی قیمت کھائی۔

### باب : سود کا بیان

۳۰۵۴- ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سودا سونے سے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور نہ بیچو چاندی چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور لا حارہ نہ بیچو۔

۳۰۵۵- نافع سے روایت ہے بنی لیث کے ایک شخص نے عہد اللہ بن عمر سے کہا کہ ابو سعید اس کو نقل کرتے ہیں رسول اللہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ خَرَّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَحَمَلُوهَا فَبَاغَوْهَا».  
۴۰۵۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَبَلَّغَهُ  
۴۰۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ «فَاتَّلَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ خَرَّمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاغَوْهَا وَأَكَلُوا لَتَمَانَهَا».  
۴۰۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَاتَّلَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ خَرَّمَهُمُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاغَوْهُ وَأَكَلُوا لَتَمْتَهُ».

### باب الرِّبَا (۱)

۴۰۵۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوُزُقَ بِالْوُزُقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَالِبًا بِنَاجِزٍ»

۴۰۵۵- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَرْحَلْ مِنْ بَنِي تَيْمٍ لَيْسَ إِلَّا بِأَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ يَأْتُرُ هَذَا

(۱) بتا خودی نے کہا مسلمانوں نے ربو یعنی سود کی حرمت پر اصرار کیا ہے اگرچہ اس کی جزئیات میں اختلاف کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واحل الله البيع وحرم الربو یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا ربو کو اور حدیثیں اس باب میں بہت دور مشہور ہیں اور رسول اللہ نے ان حدیثوں میں نہیں کیا ہے ربو کی حرمت پرچہ چیزوں میں سودا اور چاندی اور گندہ اور کھجور اور مکہ میں اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوداں چیزوں کے اور کسی چیز میں ربو نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک قیاس نہیں ہو سکا اور باقی تمام علماء نے یہ کہا ہے کہ ربو ان چھ چیزوں سے خاص نہیں ہے بلکہ جہاں حرمت کی علت پائی جائے گی وہاں حرام ہو گا اور اختلاف کیا انھوں نے علت میں تو شافعی کے نزدیک علت شے اور علم ہے اور مالک کے نزدیک شے اور خدا اور ابو حنیفہ کے نزدیک وزن اور نیکل اور سعید بن المسیب اور ابو داؤد امام شافعی کے نزدیک علم اور وزن یا نیکل۔ اس صورت میں عربیوں اور سمرقانیوں اور یمنیوں میں جو ربو حرام نہ ہو گا۔ اب اصرار کیا ہے علماء کے کہ بیع ربو کی دوسرے ربو کے بدلے جب علت مختلف ہو تو کم بیش عوارض و عوارضوں طرز درست ہے۔ مثلاً بیع سونے کی گینوں کے بدلے یا چاندی کی جو کے بدلے اور جب بھی ایک ہو تو کی اور بیشی اور اصرار دونوں ہر صورت ہے اور جو جس علف ہو لیکن علت ایک ہو جیسے سونے کی بیع چاندی کے بدلے یا گینوں کی جو کے بدلے تو اصرار ہر صورت ہے لیکن کی بیشی درست ہے۔ ابھی مختصر

سے۔ حتمہ کی روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے باپ کے ساتھ تھے اور ابن ربیع کی روایت میں ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ چلے اور میں ان کے ساتھ تھا اور بنی لیث کا وہ شخص بھی ساتھ تھا یہاں تک کہ ابو سعید خدریؓ کے پاس پہنچے۔ عبد اللہ نے کہا مجھ سے اس شخص نے کہا تم یہ بیان کرتے ہو کہ جناب رسول اللہؐ نے منع کیا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر۔ یہ سن کر ابوسعیدؓ نے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا پھر کہا میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا رسول اللہؐ فرماتے تھے مت بھروسے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر کم زیادہ نہ بیجو اور اوجاد نہ لگو مگر دست بدست۔

۳۰۵۶۔ اس سند سے بھی غزور و بالاحد یت مروی ہے۔

۳۰۵۷۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیچھے سونے کے بدلے میں سونا ڈانڈ چاندی سے بدلے میں چاندی نگر قتل کر برابر برابر ٹھیک۔

۵۸۴۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک دینار کو بدلے میں دو دینار کے اور نہ ایک درم کو بدلے میں دو درم کے۔

باب: بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع  
۳۰۵- مالک بن اوس بن حدادان سے روایت ہے میں آیا یہ کہتا  
ہو کہ کون جیتا ہے روپیہ کو سونے کے بدلے؟ علیہ بن عبید اللہ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رِوَايَةِ غُثَّةٍ فَلَقِبَ  
عُثْدُ اللَّهِ وَلَقِيَ مَعَهُ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ وَثِقَ قَالَ  
لَا يَنْفَعُ قَلْبُ عُثْدِ اللَّهِ وَثَقًا مَعَهُ وَالنُّكْحُ حَتَّى  
يُفْعَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنْ هَذَا  
أَمْرِي أَنْتَ تُخْبِرُ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى  
عَنْ تَبَعِ الْوَرَقِ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا يَبْنِي وَعَنْ تَبَعِ  
الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا يَبْنِي فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ  
بِإِسْتِحْبَابِهِ إِلَى عَيْنَيْهِ وَأَذْنَيْهِ فَقَالَ أَبْصَرْتُ عَيْنَايَ  
وَسَمِعْتُ أُذْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا  
تَبْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبْعُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ  
إِلَّا مِثْلًا يَبْنِي وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا  
تَبْعُوا شَيْئًا غَالِبًا مِنْهُ بِنَاحِرٍ إِلَّا يَكُنْ بَيْنَهُ ))

٤٠٥٦- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

٤٥٧- عَنْ أَبِي سَيِّدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (( لَا تَبْغُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا يَوْزَنُ مِثْلًا يُمِثَّلُ مِثْلًا سَوَاءً )).

٤٠٥٨- عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَانَ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا تَبْغُوا الدُّنْيَا بِالدُّنْيَا )) .

باب الصَّوْفِ وَتَبَعِ الذَّهَبِ بِالْوَرْقِ نَقْدًا  
٤٠٥٩ - عَنْ سَالِكِ بْنِ أَبِي أُوسٍ عَنْ الْحَدَّثَانِ أَنَّهُ  
قَالَ أَقْبَلْتُ لِقَاؤَ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَجَلَّ

(۳۰۵۸) ☆ کیونکہ جنس ایک ہی ہے اور ایسی حالت میں کسی اور پیشی حرام ہے اگر ایک ماہل کھرا ہو اور دوسرا کھوگا ہو اور جو ضرورت آئے تو چاندی کو سونے کے بدلے یا گچہ بھر سونے کے بدلے اس چاندی کو گولہ لے۔

نے کہا اور وہ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے کہا اپنا سونا مجھ کو دے  
پھر ظہر کر آجپ نوکر بھرا آئے گا تو میرے روپے دے دیں  
گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہرگز نہیں تو اس کے روپے اسی وقت  
دے دے یا اس کا سونا بھجور دے۔ اس لیے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا  
ہے چاندی کا چھپنا سونے کے بدل رہا ہے مگر دست بدست  
اور گہوں کا چھپنا گہوں کے بدل رہا ہے مگر دست بدست اور جو کا  
چھپنا جو کے بدلے رہا ہے مگر دست بدست اور مجبور کا چھپنا مجبور کے  
بدلے رہا ہے مگر دست بدست۔

۳۰۶۰۔ اس حدیث سے بھی نہ کو وہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۰۶۱۔ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے میں شام میں چند لوگوں  
کے مجمع میں بیٹھا تھا اچھے میں ابو الافرقت آیا۔ لوگوں نے کہا  
ابو الافرقت وہ چٹا گید میں نے اس سے کہا تم میرے بھائی سے عہدہ  
بن صامت کی حدیث بیان کرو۔ اس نے کہا بھائی ہم نے ایک چہرہ  
کیا اس میں معاویہؓ سرور تھے تو بہت چیزیں قیمت میں حاصل  
کیں ان میں ایک برتن بھی تھا چاندی کا۔ حضرت معاویہؓ نے ہم  
دیاس کے بچے کا لالو کی کو ٹھوکر پر اور لوگوں نے جلدی کی اس  
کے لیے میں۔ یہ خبر عہادہ بن صامت کو پہنچی وہ کھڑے ہوئے او  
ر کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ صلح کرتے تھے سونے کو  
سونے کے بدلے میں بیچتے تھے اور چاندی کو چاندی کے بدلے  
اور گہوں کو گہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور مجبور کو  
مجبور کے بدلے اور تک کو تک کے بدلے مگر برابر برابر اللہ بھر  
جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو برابر ہو گیا۔ یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا  
بھجور دیا معاویہؓ کو یہ خبر پہنچی وہ خلیفہ بننے لگے کھڑے ہو کر کیا  
حال ہے لوگوں کا جناب رسول اللہؐ سے وہ حدیثیں روایت کرتے

مَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَهُوَ جَدُّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
أَرَانَا دَعَبْتُمْ ثُمَّ قَبِلْنَا إِذَا حَادَ حَادِثًا نَعْلَانِ  
وَرَفَقَانِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ  
لَتَشِيعَنَّ وَرَقَّةٌ أَوْ تَرْمَدٌ بَيْنَهُ دَعَبَةٌ فَإِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْوَرَقِيُّ  
بِالنَّعْبِ وَرَنَا إِذَا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرُّ بِالْوَرِّ وَرَنَا إِذَا  
هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَرَنَا إِذَا هَاءَ وَهَاءَ  
وَالشَّعْرُ بِالشَّعْرِ وَرَنَا إِذَا هَاءَ وَهَاءَ)).

۴۰۶۰۔ عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ

۴۰۶۱۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي  
خَلْقٍ فِيهَا مُسْلِمٌ مِنْ بَنِي نِسَارٍ فَهَاءَ أَبُو الْاَفْرَقِ  
قَالَ قَالُوا أَبُو الْاَفْرَقِ أَبُو الْاَفْرَقِ فَمَنْ  
فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثْتُ أَحَادًا حَدِيثَ عَهْدَةٍ مِنْ  
الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ  
مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا عَدَابِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيهَا غَنِيمًا  
أَيُّةٌ مِنْ بَطْنٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَحْلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي  
أَهْلِ الشَّامِ فَتَسْلَخُ النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَتَلْفُ  
عَهْدَةٍ مِنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ بَنِي سَيْفٍ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ  
النَّعْبِ بِالنَّعْبِ وَالْفَيْضِ بِالْفَيْضِ وَالْوَرِّ بِالْوَرِّ  
وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعْرَ بِالشَّعْرِ وَالْبَلْعَ بِالْبَلْعِ  
إِلَّا سَوَاءَ بَسَوَاهُ عَيْنًا بَعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ  
فَقَدْ أَرَبَى مَرَّةً النَّاسُ مَا أَحْدَثُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ  
مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبٌ فَقَالَ أَيُّ مَا بَالُ رَحْلٍ

(۳۰۶۱) یعنی جب صدقات میں سے حصے کا تو قیمت اس کی لے لیں گے غرض اصرار بیچے کا حکم کیا۔ معاویہؓ کی یہ دلیل کافی نہیں  
کیونکہ حاضر رہے اور محبت رکھنے سے ہر بات کا سنا ضروری نہیں اور اسی وجہ سے بہت سی حدیثیں ایک صحابی نے سنیں دوسرے نے نہیں سنیں۔

ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا اور ہم آپ کے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے۔ پھر عبادہ کھڑے ہوئے وہ قصہ بیان کیا بعد اس کے کہنا تم کو وہ حدیث ضروری بیان کریں گے جو جناب رسول اللہ سے سنی اگرچہ معاویہ کو برا معلوم ہو یا یوں کہا اگرچہ معاویہ کی ذلت ہو میں پروا نہیں کرنا اگر ان کے ساتھ نہ رہوں ان کے لشکر میں تاریک رات میں۔ حوائیہ کہلایا یہی کہہ۔

۳۰۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۰۶۳- عبادہ بن صامت سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا بھی سونے کو بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گیسوں کو بدلے میں گیسوں کے اور جو کو بدلے میں جو کے اور بھجور کو بدلے میں بھجور کے اور نمک کو بدلے میں نمک کے برابر برابر ٹھیک ٹھیک اللہ۔ پھر جب قسم بدل جائے (مثلاً گیسوں جو کے بدلے) تو جس طرح چاہے بچے (کم و بیش) پر اللہ ہونا ضروری ہے۔

۳۰۶۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھی سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور گیسوں کو گیسوں کے بدلے میں اور جو کو جو کے بدلے میں اور بھجور کو بھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں برابر برابر اللہ۔ پھر جو کوئی زیادہ سے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا یعنی والا اور دینے والا برابر ہے۔

۳۰۶۵- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

يَتَخَذُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَصَابِيتَ فَذُكَّتَا نَفْسُهُمَا وَنَفْسُهُ قَلَمٌ نَسْتَعْمِلُ بِهِ فَنَامَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَعَادَ الْفَيْصَةَ ثُمَّ قَالَ لَتُحَدِّثُنِي بِمَا سَمِعْتُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ كُتِرَ مُعَاوَنَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ زَيْجَمُ مَا أَتَانِي أَلَّا لَا أَصْبَحَ فِي شَيْءٍ لَيْلَةَ سَوَادَةَ قَالَ خُذْهُ فَذَا لَوْ تَحْوَهُ.

۴۰۶۲- عَنْ الْوَبِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۰۶۳- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفَيْصَةُ بِالْفَيْصَةِ وَالْأُتْرُ بِالْأُتْرِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالشَّمْرُ بِالشَّمْرِ وَالْمَبْلُجُ بِالْمَبْلُجِ مِثْلًا بِمِثْلِ سَوَاةٍ بِسَوَاةٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِئْسَ كَيْفَ يَشْتَمُ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ ))

۴۰۶۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفَيْصَةُ بِالْفَيْصَةِ وَالْأُتْرُ بِالْأُتْرِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالشَّمْرُ بِالشَّمْرِ وَالْمَبْلُجُ بِالْمَبْلُجِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ رَآهُ أَوْ امْتَوَازَ فَقَدْ أَتَى الْأَجْرَ وَالْمُغْطَى فِيهِ سَوَاةٌ ))

۴۰۶۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الذَّهَبُ

(۳۰۶۳) ۵۰ نوئی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اور گیسوں طہہ و طہہ قسم ہیں اور یہی مذہب ہے ثانی اور ابو حنیفہ اور ثوری اور فقہائے محدثین کا۔ اور مالک اور لیث اور داؤدی اور اکثر علماء مدینہ اور علماء حنفیہ میں شام کے نزدیک وہ دونوں ایک قسم ہیں اور یہی سنتوں ہے عمرو اور سعد اور مسلم سے۔ اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ ہر ایک قسم ہے اور جو اور دوسری قسم ہے اور چاندی حیرتی قسم ہے مگر لیث اور ابن وہب کے نزدیک یہ تین ایک قسم میں داخل ہیں۔

بالذهب مثلاً بمِثْلٍ فَلَا تَحْرُجُهُ ۖ»۔

۴۰۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «(الْغَنَمُ بِالضَّعِيرِ وَالْجَنْطَةُ بِالْجَنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِئْخُ بِالْمِئْخِ وَالْبَلَحُ بِمَا يَبِطِلُ بِهَا يَبِطِلُ فَمَنْ زَادَ أَوْ امْتَرَاذَ فَقَدْ أَرَاهُ إِلَّا مَا اخْتَلَفَتِ الْوُكُوفُ)»۔

۴۰۶۷- عَنْ فَضْلٍ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدَ يَدٍ۔

۴۰۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «(الْغَنَمُ بِالْغَنَمِ وَزَنَا بِوزَانٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْقِضَةُ بِالْقِضَةِ وَزَنَا بِوزَانٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ امْتَرَاذَ فَهُوَ رَا)»۔

۴۰۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «(الْبَهَائِرُ بِالْبَهَائِرِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالذَّرَاهِمُ بِالذَّرَاهِمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)»۔

۴۰۷۰- عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي نَسِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِهَذِهِ

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَبِيعِ الْوَرَقِ

بِالْذَّهَبِ ذَهْنًا

۴۰۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «(وَرَقًا بِنَسِيفِهِ إِلَى الْغُتُمِ أَوْ إِلَى الْخُجِّ فَغَدَا إِلَى مَا حُرِّبِيَ فَقُلْتُ هَذَا كَثْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بَعَثَ فِي السُّوْيِ قَلَمٌ يُكَبِّرُ ذَلِكَ عَلَيَّ أَخَذْتُ فَاتَّبَعْتُ الشُّرَكَاءَ مِنْ عِلَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ إِلَيَّ ﷺ الْبَيْتَةَ وَنَحْنُ بَيْعٌ هَذَا «(الْبَيْعُ فَضْلٌ مَا كَانَ يَدًا يَبِطِلُ فَلَا يَأْسُ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيفَةً فَهُوَ رَا)» وَاقْتَرَفَ زَيْدٌ مِنْ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَطْعَمَ بَحَارَةً

۴۰۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مجبور کو مجبور کے بدلے اور گھبراہٹ کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور تک کو تک کے بدلے برابر برابر نقد۔ پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جائے (تو زیادتی اور کمی درست ہے)۔

۴۰۶۷- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں "یَدًا" "یَدًا" کے الفاظ نہیں۔

۴۰۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سونے کو سونے کے بدلے تول کر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے تول کر برابر۔ جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا۔

۴۰۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیار کو بدلے دینا بھلا اور دم کو بدلے دم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دوسرے سے۔

۴۰۷۰- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

باب: چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض

ممنوع ہونے کا بیان

۴۰۷۱- ابو اسحاق سے روایت ہے میرے ایک شریک نے چاندی بیچی اور حراج کے موسم تک وہ مجھ سے پوچھنے آیا میں نے کہا یہ تو درست نہیں اس نے کہا میں نے پازہ میں بیچی اور کسی نے منع نہیں کیا۔ پھر میں براہ بن عازب کے پاس آیا ان سے پوچھا انھوں نے کہا رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے اور ہم انکی بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا اگر نقد ہو تو قیامت نہیں اور جو احار ہو تو سود ہے اور توزید بن ارقم کے پاس چاندی کو سوداگری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں گے کہ میں ان

بِمَيِّ قَاتِلَتُهُ فَمَسَّاهُ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ.

کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

۴۰۷۲- عَنْ أَبِي الْيَمَنِ قَالَ يَقُولُ سَأَلْتُ الشَّرَاءَ

۴۰۷۲- ابو المنہال سے روایت ہے میں نے براہ بن غلاب سے

بْنِ غَالِبٍ عَنِ الشَّرَاءِ فَقَالَ سَلْ زَيْنَ بْنَ أَرْقَمَ

پوچھا صرف کو (یعنی چاندی یا سونے کے بدلے چاندی یا سونا بیچنا

فَهُوَ أَكْثَرُ فَقَالَ زَيْنُ بْنُ أَرْقَمَ سَلْ الشَّرَاءَ فَإِنَّهُ

کہتا ہے) انھوں نے کہا زید بن ارقم سے پوچھ دو زیادہ جانتے

أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جیر میں نے زید سے پوچھا انھوں نے کہا برائے سے پوچھ دو زیادہ

وَسَلَّمَ عَنْ تَيْعِ الْوَرَقِ بِالذَّهَبِ ذَيْنَا.

جانتے ہیں۔ پھر دونوں نے کہا مع کیا رسول اللہ نے چاندی کو

سونے کے بدلے بلا حد بیچتے۔

۴۰۷۳- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى

۴۰۷۳- ابو بکرہ سے روایت ہے مع کیا جناب رسول اللہ نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفَيْضِ

چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے

بِالْفَيْضِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ بِمَا سَوَاءُ بِسَوَاءٍ

سے مگر برابر برابر اور حکم کیا ہم کو چاندی خریدنے کا سونے کے

وَالْمَرْزَأُ أَنْ تَشْتَرِيَ الْفَيْضَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ جِئْنَا

بدلے جس طرح سے ہم چاہیں اور سونا خریدنے کا چاندی کے

وَتَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفَيْضِ كَيْفَ جِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ

بدلے جس طرح ہم چاہیں۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا اور کہا

رَحُلٌ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نقد انھوں نے کہا میں نے ایسا ہی سنا۔

۴۰۷۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَأَلَ

۴۰۷۴- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

بَابُ بَيْعِ الْفَلَاذَةِ فِيهَا حُرُوزٌ وَذَهَبٌ

باب: سونے اور ٹکینوں والے ہار کی بیع

۴۰۷۵- عَنْ فَصَّالَةَ بِنْتِ عَمِيلَةَ الْقَنْصَرِيِّ يَقُولُ أَمِنَ

۴۰۷۵- فضالہ بن عمیرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخَوِصَّيْنِ بِلِقَاؤِهِ فِيهَا حُرُوزٌ وَذَهَبٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر میں حریف رکھتے تھے آپ کے

وَهِيَ مِنْ أَلْفَانِ مِائَةِ نَبَاغٍ وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالذَّهَبِ

پاس ایک ہار لایا کیا اس میں لگے تھے اور سونا بھی تھا وہ قیمت کا بل

الَّذِي فِي الْفَلَاذَةِ فَشَرَّعَ وَخَدَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

تھا جو بک رہا تھا آپ نے حکم کیا اس کا سونا ہد کیا گیا۔ پھر آپ نے

ﷺ (( الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنَا بَوْرًا ))

فرمایا اب سونے کو سونے کے بدلے لکھ برابر قول کر۔

(۴۰۷۶) اگر دست ہو تو گو قیامت نہیں ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

(۴۰۷۵) نوٹی نے کہا اس حدیث سے یہ لگا ہے کہ جب سونا گیارہ سو کے ساتھ لگا تو اس کا بیچنا سونے کے بدلے درست نہیں جب

تک سونا چھ سو کیا جائے تب سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر قول کر بیچنا چاہیے اور دوسری شے میں اختیار ہے جتنے داموں چاہے بیچے۔

یہی حکم ہے جب کسی شے میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے پتی جائے اور یہی متوال ہے حضرت عمر اور ابن عمر اور جماعت مسلف سے اور

یہ قول ہے شافعی اور احمد اور احنبل کہ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور حسن بن صالح کے نزدیک اس کا طبعہ کرنا ضروری نہیں اور اس کی جھ



۳۰۷۶- حضرت فضال بن عیید سے روایت ہے میں نے خیر کے روز ایک ہار خریدیا ہار اشرفیوں میں اس میں سونا تھا اور نگ تھے۔ جب میں نے سونا چدایا تو اس میں ہار اشرفیوں سے زیادہ سونا لگا۔ میں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا وہ ہار نہ بیچا جائے جب تک اس کا سونا ملکہ نہ کیا جائے۔

۳۰۷۷- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مردی ہے۔  
۳۰۷۸- فضال بن عیید سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے خیر کے دن اور یہودیوں سے معاملہ کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس درہم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدلے تب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچ سونا سونے کے بدلے مگر قول کر برابر برابر۔

۳۰۷۹- حش سے روایت ہے میں فضال بن عیید کے ساتھ تھا ایک جہاد میں تو میرے اور میرے یاروں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور جوہر سب تھے۔ میں نے اس کو خریدنا چاہا اور فضال سے پوچھا انھوں نے کہا اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ لو اور اپنا سونا ایک پلڑے میں پھر ملے مگر برابر برابر۔ کیونکہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر وہ نہ لے مگر برابر برابر۔

### باب: برابر برابر اناج کی بیع

۳۰۸۰- معمر بن عبد اللہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے قدام کو ایک صاع گندم کا دے کر بھیجا اور کہا اس کو بیچ کر جو لے کر آ۔

تھا اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اسے تھے میں لگا ہے اس چاندی سے زیادہ کے بدلے میں جتنی اس میں تھی اور اس سے کم برابر سونے اور چاندی کے بدلے میں نہیں اور امام مالک کے نزدیک اگر سو یا چاندی تھائی یا تھائی سے کم ہو تو دو یا تین ہو جائے گا اور اس کی بیع پر خریدار مست ہے اور حوا علیہا ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال میں درست ہے اور یہ غلط ہے کا لاف ہے حدیث کے۔ (ابھی مختصر)  
(۳۰۸۰) امام نووی نے کہا امام مالک نے اس روایت سے دلیل لی ہے کہ یہاں اور جو ایک جس ہے اور جب دو ایک دوسرے کے تھے

۴۰۷۶- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَيْيَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ حَيْزَرٍ قِلْعَةً بَاتِيَّ عَشْرَ دِينَارٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَحَرُورٌ فَفَضَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ أَمْرِ عَشْرٍ دِينَارٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ (( لَا تَبَاغْ حَتَّى تَخْضَلَ )).

۴۰۷۷- عَنْ سَجْدَةَ بْنِ يَزِيدٍ يَهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ  
۴۰۷۸- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَيْيَدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَيْزَرٍ بِلَيْعِ الْيَهُودِ قَرْيَةَ الذَّعْبِ بِالْيَمَانِ وَظَلَفُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَبِيعُوا الذَّعْبَ بِالذَّعْبِ إِلَّا وَزَنًا بوزن )).

۴۰۷۹- عَنْ حُشَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عَيْيَدٍ فِي غَزْوَةٍ فَظَلَرْتُ لِي وَكَلَامُ صَحَابِي قِلْعَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَزَرْقٌ وَحَوْشَرٌ فَارْتَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عَيْيَدٍ فَقَالَ ارْفَعْ ذَهَبَهَا فَاحْتَلْ فِي كَيْفٍ وَارْحَلْ ذَهَبَكَ فِي كَيْفٍ ثُمَّ لَا نَأْخُذْ إِلَّا بِمِثْلٍ بِمِثْلٍ فَوَقَفْتُ سَجْدَةً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( مِنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذْ إِلَّا بِمِثْلٍ بِمِثْلٍ )).

### باب: بيع الطعام بمثل

۴۰۸۰- عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعٍ قَمْحٍ فَقَالَ بَعْثْ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا

وہ غلام لے کر گیا اور ایک صانع اور کچھ زیادہ جو لیے جب سحر کے پاس آیا اور اس کو خبر کی تو سحر نے کہا تو نے ایسا کیوں کیا؟ جا اور پھر کر اور مست لے کر برابر برابر کیو تکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اتاج بد لے اتاج کے برابر پھو اور ان دونوں میں اتاج جو تھو لوگوں نے کہا اور گیہوں میں فرق ہے (تو کی بیشی جائز ہے)۔ انھوں نے کہا مجھے دار ہے کہیں دونوں ایک جنس کا حکم رکھتے ہوں۔

۴۰۸۱- ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی مدی میں سے ایک شخص کو عامل کیا خیر کا وہ حبیب (عمہ قسم کی بھجور) بھجور لے کر آیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا خیر میں سب بھجور ایسی ہی ہوتی ہے؟ وہ بولا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ! ہم یہ بھجور ایک صانع (خراب قسم کی بھجور) کے دو صانع دے کر خریدتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ برابر پھو یا ایک کو بچ کر اس کی قیمت کے بدلے دوسری خرید لو اور ایسا ہی اگر قول کر پھر تو بھی برابر برابر پھو۔

فَلْيَبِئِ الْفُلَامُ فَأَمَّا صَانَعًا وَزَيَادَةً بَعْضُ صَانَعٍ فَلْيَبِئْ مَعْتَرَةً أَمْرَةً بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْتَرٌ لَمْ فَعَلْتُ ذَلِكَ فَطَلِقَ قَرْدَةً وَلَا تَأْخُذْ بِلَا مِثْلًا بِجَبَلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَشْنَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِجَبَلٍ)) قَالَ وَكَانَ طَعَامًا يُؤْتِيهِ الشَّجَرُ قِيلَ لَهُ فَإِنَّ لَيْسَ بِجَبَلٍ قَالَ بَنِي أَسَافَ أَلْ يُصَارِعُ.

۴۰۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَثَ أَمَّا بَنِي غَدِيٍّ فَأَنْصَارِيٌّ فَاسْتَمْلَعَهُ عَلَى خَيْرٍ فَقَدِمَ بَنِي خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَكُلْ نَمْرَ غَيْرٍ هَكَذَا)) قَالَ لَا وَاللَّهِ بَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا تَقْشِرُ الصَّاعَ بِالصَّاعَةِ مِنْ الْأَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ جَبَلًا بِجَبَلٍ أَوْ يَبْعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِمِثْلِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيرَانُ)).

تھو بد لے بیچ جائیں تو ان میں کتنا جائز ہے اور تھو کا یہ قول ہے کہ گیہوں اور خوردوں جلدہ جلدہ میں ہیں اور ان میں کی ٹیڈی اور مست ہے جیسے گیہوں اور چاول میں اور دیل تھاری وہ ہے جو گزر چکا کہ آپ نے فرمایا جب تم میں بدل جائیں تو جس طرح چاہو پھو۔ اور تھو اور نہائی نے تھوہو عن حساست سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ گیہوں کو جو کے بدلے بیچے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں تو قیمت نہیں بڑھائے دست دست ہوں اور سحر کی یہ روایت جھٹ کے لائق نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ کہیں ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے بلکہ سحر نے احتیاطاً ذکر کر اس سے پرہیز کیا ہے۔

(۴۰۸۱) نام کوئی نے کہا مثالی حال کو اس وقت تک اس بیچ کی حرمت مطلوب نہ ہوتی ہوگی کیونکہ ربو کی حرمت کا شروع ازاد تھا اور کسی وجہ سے۔ اور اس روایت سے علماء نے اصحاب نے دلیل دی ہے کہ حد کی بیچ حرام نہیں ہے اور ایک جلدہ ہے جس سے سود کی فرض حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو سود دینے لیا منظور ہوں اور سود سمیت دو سو دینا ہوں تو وہ صاف سود ہے سودیہ فرض نہ لے بلکہ وہ سود دینے کو ایک سے سہا جس سے مول لے لے۔ پھر سود دینے کو اس کے ہاتھ بچا کر دیا ہے اپنے کام میں دے اور وہ سود دینے کے اپنی پیادہ ہوا کہ اس سے بیچ شافعی اور دوسرے علماء کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن مالک اور احمد نے حرام کہا ہے۔

مخرج کہا ہے شافعی کا یہ نہ ہے مجھے نہیں ہے اور دوسری حد میں حد کی بیچ حرام نہیں ہے اور وہ سود خوردوں کی پیادہ ہے اور جلدہ عتہ تعالیٰ کے سامنے سفید نہیں وہ نہایت اور اس کو خوب جانتا ہے۔

۴۰۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَغُنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ رَحْلاً عَلَى خَيْبَرٍ فَخَاتَمَهُ بِنَمْرٍ حَبِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَكَلْتَ نَمْرَ خَيْبَرٍ هَكَذَا )) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالْمِصَافَيْنِ وَالْمِصَافَيْنِ بِالْقَدَانَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَلَا تَفْعَلْ بِغِ الْخَمْعِ بِاللَّوْأِهِمْ لَمْ يَضَعْ بِاللَّوْأِهِمْ خَيْبَرَ ))

۴۰۸۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولُ خَاتَمَ بِلَانٍ بِنَمْرٍ نَزَمِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَيْنَ هَذَا )) فَقَالَ بِلَانٌ تَمَرٌ كَانَ عِنْدَنَا وَجِوَةٌ فَبُعِثَ بِنْتُهُ صَافِيَةٌ بِصَافٍ لِيَطْعَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ (( تَوَّعَيْنِ الرَّأْيَا لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أُرِزْتُ أَنْ تَشْتَرِيَ الشَّرَّ فَبِعْهُ بَشَعِ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ سَهَّلَ لِي حَدِيثَهُ عِنْدَ ذَلِكَ ))

۴۰۸۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَمْرٍ فَقَالَ مَا هَذَا نَمْرٌ مِنْ تَمَرِنَا فَقَالَ لَرَحْلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ نَمْرُنَا صَافِيَةً بِصَافٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( هَذَا الرَّأْيَا فَرُكُوهُ ثُمَّ يَبْعُوا نَمْرُنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا ))

۴۰۸۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرْزِقُ نَمْرَ فَخَمَعُ عَلَى غُفْلٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَفْجَلُ مِنْ الشَّرِّ فَكُنَّا نَبْعُ صَافِيَةً بِصَافٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( لَا صَافِيَةَ نَمْرٍ بِصَافٍ وَلَا صَافِيَةَ جَنْطَلٍ بِصَافٍ وَلَا وَزْهَمَ

۴۰۸۲- ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اس میں یہ ہے کہ ہم ایک صاع اس کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین کے بدلے لیتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ روایتیں کے بدلے پھر روایتوں سے صحیب خرید کر لے۔

۴۰۸۳- ابو سعید سے روایت ہے حضرت بلال برنی (ایک عہدہ قسم ہے) کجور لے کر آئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کہاں سے لائے؟ بلال نے کہا میرے پاس خراب قسم کی کجور تھی تو دو صاع اس کے دے کر میں نے ایک صاع اس کا آپ کے کھانے کے لیے خرید لیا۔ جب رسول اللہ نے فرمایا افسوس یہ تو میں سود ہے ایسا تم کر لیکن جب تو کجور خریدنا چاہے تو اپنی کجور نکال پھر اس کی قیمت کے بدلے دوسری کجور خرید لے۔

۴۰۸۴- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس کجور آئی آپ نے فرمایا یہ کجور ہماری کجور سے بہت عمدہ ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! ہم نے اپنی کجور کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تو ربا ہو گیا اس کو جیسے دو اور پہلے ہماری کجور بیچ پھر اس کی قیمت میں سے یہ کجور ہمارے لیے خرید لو۔

۴۰۸۵- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو بیچ کجور ملا کرتی تھی جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور اس میں سب کجوری ملی رہتی تھیں تو ہم دو صاع اس کے ایک صاع کے بدلے بیچتے تھے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا کجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہئے اسی طرح گیہوں کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور ایک

بدرہمقنین))۔

درم دوم کے بدلے نہ چٹنا چاہیے۔

۳۰۸۶- ابو نعمرہ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا صرف کو (یعنی سونے چاندی کی تلخ کو چاندی سونے کے بدلے)؟ انھوں نے کہا نقد میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا نقد میں کچھ قباحت نہیں میں نے ابوسعیدؓ سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا قمار صرف کو انھوں نے کہا نقد میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا نقد میں کچھ قباحت نہیں۔ ابوسعیدؓ نے کہا کیا ابن عباسؓ نے ایسا کہا ہم کو نکلیں گے وہ تم کو ایسا اتنی نہیں دیں گے اور کہا قسم خدا کی بعض جوان آدمی رسول اللہؐ کے لیے مجبور لے کر آئے آپ نے اس کو نیا سمجھا اور فرمایا یہ تمہارے ملک کی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا اس سال میں ہمارے ملک کی مجبور میں کچھ نقصان تھا تو میں نے یہ مجبوری اور اس کے بدلے میں زیادہ مجبوریں دیں۔ آپ نے فرمایا تو بے زیادہ دیا تو سود و بائ اس کے پاس نہ جاتا جب تم کو اپنی مجبور میں کچھ نقصان معلوم ہو تو اس کو کچھ ڈالو پھر جو مجبور پسند کر دو خرید کر لو۔

۳۰۸۷- ابو نعمرہ سے روایت ہے میں نے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے پوچھا صرف کو؟ انھوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھی (اگرچہ کسی بیشی ہو بشرطیکہ نقد ہو) پھر میں بیٹھا تھا ابوسعیدؓ مدنی کے پاس ان سے میں نے پوچھا صرف کو۔ انھوں نے کہا جو زیادہ ہو وہ رہا ہے۔ میں نے اس کا انکار کیا بوجہ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کے کہنے کے۔ انھوں نے کہا میں تم سے نہیں بیان کروں گا مگر جو خاشی نے جناب رسول اللہؐ سے 'آپ کے پاس ایک مجبور دیا ایک صاع عمدہ مجبور لے کر آیا اور رسول اللہؐ کی مجبور اسی قسم کی تھی۔ جب رسول اللہؐ نے پوچھا یہ مجبور کہاں سے آیا؟ وہ بولا میں دو

۴۰۸۶- عَنْ أَبِي نُضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَسْرَفْتُ أَنَا سَعِيدٌ قُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ لَوْ قَالَ ذَلِكَ بَنُو سَكْبَةَ بَنِي قَلَا لَفُتَيْكُمُوهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَفَذَ حَذَاءُ بَعْضُ بَنِي نَزْلٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٍ مَالَكُورَةٍ فَقَالَ كَأَنَّ هَذَا كَيْسٌ مِنْ نَشْرِ الْأَرْضِ قَالَ كَانَ فِي نَشْرِ الْأَرْضِ الْغَنَمُ بَعْضُ الشَّيْءِ فَأَخَذْتُ هَذَا وَوَدَعْتُ بَعْضَ الزَّيَادَةِ فَقَالَ ((أَضَعْتُ أَرَيْتَ لَا تَفْرَنْ هَذَا إِذَا رَأَيْتَ مِنْ نَشْرِهَا شَيْئَةً فَبَعْدُ ثُمَّ اشْفِرِ الَّذِي تَوَيْدَ مِنَ الصَّرْفِ)).

۴۰۸۷- عَنْ أَبِي نُضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسَ فَإِنِّي لَفَاعِدٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَأَلْتُهُ عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ لَهُمْ رِبَاً مَالَكُورَةٍ ذَلِكَ لِغَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا أَخَذْتُكَ إِنَّمَا مَا سَعَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَاءُ صَاحِبِ تَحْلِيلِ بَصَاعٍ مِنْ نَشْرِ طَبَسٍ وَكَانَ نَشْرُ أَبِي صَالِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْقَوْلُ فَقَالَ لَهْ أَبِي صَالِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۰۸۷) پہلے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے پوچھا جب نقد اتنی تو کی اور کتنی سے دو نہیں ہوتا اگرچہ ایک ہی جس پر ہمارا چارہ رکھتے تھے ایک درہم کی تلخ کو دو درہم کے بدلے اور ایک درہم کی دو درہم کے بدلے اور ایک صاع مجبور کو دو صاع مجبور کے بدلے اور

صانع مجبور کے لئے کر گیا اور ان کے بدلے ایک صانع اس مجبور کا خرید کر لیا۔ تاکہ اس کا نرخ بازار میں ایسا ہے اور اس کا نرخ ایسا ہے۔ آپ نے فرمایا: خرابی ہو تو میری سود دیا تو نے۔ جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی مجبور کی اور شے کے بدلے بچاؤں پھر اس شے کے بدلے جو مجبور تو چاہے خرید کر لے۔ ابو سعید نے کہا تو مجبور جب بدلے مجبور کے دی جائے اس میں سود ہو تو چاندی جب چاندی کے بدلے دی جائے (کم یا زیادہ) تو اس میں سود ضرور ہوگا (اگرچہ نقد ہو)۔ ابو نعروہ نے کہ پھر میں ابن عباس کے پاس آیا اس کے بعد تو انھوں نے بھی منع کیا اس سے (شاید ابن کو ابو سعید کی حدیث پہنچی گئی ہو) اور ابن عباس کے پاس میں نہیں گیا لیکن مجھ سے ابو الصہبہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے پوچھا ابن عباس سے اس کو مکہ میں تو مکروہ کہا انھوں نے۔

وَسَلَّمَ اَتَى لَكَ هَذَا قَالَ اَنْطَلَقْتُ بِصَاحِبِي فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هَذَا الصَّاعَ فَبِئْسَ هَذَا فِي السُّوْلِ كَذَا وَسَبْرَ هَذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( وَتَلَّكَ اُرَيْتَ اِذَا اُرَدْتَ ذَلِكَ فَبِعْ تَمْرًا بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ اَمَّا تَمْرٌ حَبْثٌ )) قَالَ اَبُو سَعِيدٍ فَالْتَمَرُ بِالشَّمْرِ اَحَبُّ اَنْ يَكُوْنَ رِبًا اَمْ حَقِيقَةً بِالْبَيْعَةِ قَالَ عَلِيٌّ اِنَّ عَمْرًا بَعَثَ قَهْلَانِي وَنَمَّ اَسْرَ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَخَدَّيْ اَبُو الصَّهْبَاءِ اِنَّهُ سَأَلَ اِبْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِسَلَكَةٍ فَكَرِهَهَا

۴۰۸۸- ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے دینار بدلے دینار کے اور درم بدلے درم کے برابر برابر بیچنا چاہیے جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہے۔ میں نے کہا ابن عباس تو اور کچھ کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے کہا تم جویہ کہتے ہو تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنایا قرآن میں پایا ہے؟ انھوں نے کہا نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہ قرآن مجید میں پایا بلکہ مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حلالہ میں ہے (تو اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر نقد کی بیعتی کے ساتھ بھی ہو تو رہا نہیں ہے)۔

۴۰۸۸- عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ الذَّنْبَلُ بِالذَّنْبَلِ وَالشَّرْعَمُ بِالشَّرْعَمِ بِنَقْلٍ بِجَهْلٍ مَنْ رَأَى أَوْ ارْتَفَادَ فَقَدْ ارْتَبَى فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ اِبْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ قَبِيتُ اِبْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اُرَاَيْتَ هَذَا الَّذِي يَقُولُ اُشْرِيَةً سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اَوْ رَحَلْتُهُ فِي كِتَابِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَمَّ اَحَدُهُ فِي كِتَابِهِ اللَّهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنْ الشَّيْءَ ﷺ قَالَ (( الرِّبَا فِي النَّبِئَةِ ))

۴۰۸۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مجھ سے اسامہ

۴۰۸۹- عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ

عمر ای طرح کیوں اور تمام روایات میں وہ کہ جس بیعت جائز کہتے تھے بشرطیکہ دست ہو اور جو حلال ہو تو رہا ہو جائے گا اگر ان دونوں صاحبوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جنس میں کہ جس بیعت کی حرمت کے قائل ہو گئے۔

رَبِّهِ اِنَّ الشَّيْءَ لَفِي السُّبُطِ) قَالَ ((اِنَّ الرُّمَّا فِي السُّبُطِ)).  
 ۴۰۹۰- عَنْ اَبِي عَتَبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ  
 اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ: (( لَا رُمَّا فِيمَا كَانَ بَيْنَا يَدَيِ)).

بن زید نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود اور حار میں ہے۔  
 ۴۰۹۰- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسامہ بن زید رضی  
 اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 رہا نہیں ہے لغز میں۔

۴۰۹۱- عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَاحٍ اَنَّ اُمَّ سَعِيدٍ  
 اَلْحَدَثِيَّ لَقِيَ اَبِي عَتَبَةَ فَقَالَ لَهْ اُرَاَيْتَ قَوْلَكَ  
 مِمَّنْ اَلْصَّرَفُ اَشْيَا سَبْعَةً مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ  
 اَمْ شَيْئًا وَحْدَةً مِمَّنْ كَتَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ  
 مِنْ عَتَبَةَ كَلَّا لَا اَقُوْلُ لَمَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ  
 مَا تَمَّ اُفْلَحَ بِهِ وَاَمَّا كَتَمَ اللهُ فَلَا اُفْلَحُهُ وَلَكِنْ  
 حَدَّثَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ  
 (( اَلَا اِنَّ الرُّمَّا فِي السُّبُطِ)).

۴۰۹۱- عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ابو سعید خدری دین  
 عباس سے ملے اور ان سے پوچھا تم جو کچھ صرف کے باپ میں کہتے  
 ہو تو کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے یا اللہ تعالیٰ کے کلام مجید  
 میں پایا ہے؟ حضرت ابن عباس نے کہا ہرگز نہیں میں تم سے نہ  
 کہوں گا رسول اللہ ﷺ کو تو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ  
 کی کتاب کو میں نہیں جانتا (یہ عاجزی کے طور پر کہا) لیکن مجھ سے  
 حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے  
 سود اور حار میں ہے۔

بَابُ لَغْوِ اَكْبَلِ الرُّمَّا وَمُؤَكَّلِهِ  
 ۴۰۹۲- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ  
 رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اَكْبَلِ  
 الرُّمَّا )) وَمُؤَكَّلُهُ قَالَ قُلْتُ وَكَتَبَتُ وَشَاجِدَتُو  
 قَالَ لَيْسَ اُنَحْدِثُ بِمَا سَبَقْنَا

باب: سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کا بیان  
 ۴۰۹۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول  
 اللہ ﷺ نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے  
 پر۔ راوی نے کہا میں نے پوچھا سود کا حساب لگنے والے پر اور اس  
 کے گواہوں پر تو انھوں نے کہا ہم اتنی ہی حدیث بیان کریں گے  
 جتنی ہم نے سنی ہے۔

۴۰۹۳- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ  
 رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَلِ الرُّمَّا

۴۰۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ  
 نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سود

(۴۰۹۱) نووی نے کہا بعض علماء نے کہا ہے کہ اسامہ کی یہ روایت منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور راجح کیا ہے اہل اسلام نے  
 کہ وہ حروک اھل ہے اور بعضوں نے کسی کی تاویل کی ہے کہ وہ محمول ہے ان اسماں پر جو ربوی نہیں ہیں جیسے نیک دین کے ساتھ دین کی  
 یہاں پر اس طرح ہے کہ ایک کپڑا معلوم اھلقت قرص ہو مگر اس کو بیچنے ایک ہرے معلوم اھلقت کے بدلے تو اگر نقد بیچے تو جائز ہے یا وہ  
 محمول ہے ان اس معلق پر کیونکہ ان میں کسی شئی رہا نہیں ہے بلکہ احوار رہا ہے یا وہ محمول ہے اور ابو سعید اور عبادہ کی حدیث ممکن ہے اور  
 فعل واجب ہے ممکن ہے۔ (ابو جعفر)

(۴۰۹۳) گناہ میں۔ معاذ اللہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ باطل اور حرام پر حد کرنا بھی حرام ہے۔ اب جو مولوی اور لی

وَمُؤَكَّلَةٌ وَكُتَابُهُ وَشَاحِدَتُهُ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ.

لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر اور فرمایا وہ سب براہر ہیں۔

بَابُ أَخْلَافِ الْخُلَائِ وَتَرْكِ

باب: حلال کو حاصل کرنے اور شہہ والی اشیاء کو

## الشُّبُهَات

چھوڑنے کا بیان

٤٠٩٤- عَنْ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ تَسْلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَخَوَى الثُّغَمَانِ بِاسْتِثْنَاءِ إِلَى أَذْنَوَيْهِ (( إِنْ الْحَتْلَانِ بَيْنَ وَإِنْ الْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَمْلِكُهُنَّ كَثِيرٌ مِنْ النَّاسِ فَكُنْ أَقْنَى الشُّبُهَاتِ اسْتِثْنَاءً لِابْنِهِ وَعِزِّهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّائِي يَرَى خَوْفَ الْجَنَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنْ يَكُلْ مِنْكَ جَنَى أَلَا وَإِنْ جَنَى اللَّهُ مَخَارِغَهُ أَلَا وَإِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ )) .

۴۰۹۳۔ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے اور اشارہ کیا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کی طرف 'آپؐ فرماتے ہیں مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال و حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے خفی ہیں یعنی ان میں شبہ ہے۔ ان کو بہت لوگ نہیں جانتے تو جو شبہوں سے بچاؤ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنہ یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے' اس کے جانور (منہ کو بھی چر جائیں گے۔ خبر دہر ہو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے خبر دہر ہو خدا تعالیٰ کا رمنہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان رکھو بے شک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو بکڑا تو سارا بدن بکڑ گیا۔ یاد رکھو وہ ٹکڑا مال ہے۔

یہی منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود دلو اتے ہیں یا جو لٹکار اور فٹنی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی طعنوں اور مردودوں میں اس سے افس کو تو بہ کرتی جا رہے اور ایسی نوکری پر خاک اڑانا چاہیے۔

[illegible]

۱۰۹۵- عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ هَذَا الْإِسْلَامِ بِمَنْطِقِهِ.

۳۰۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۰۹۶- عَنْ الشَّعْبَانِ بْنِ نَسِيرٍ عَنْ فَيْسَى مَتْنًا

۳۰۹۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ لیکن

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ لَنَا حَدِيثٌ  
زَكْرِيَّا لَمْ يَنْحَدِثْهُ وَأَكْثَرُ.

زکریا کی حدیث ان سب سے زیادہ مکمل ہے۔

۱۰۹۷- عَنْ لُغْمَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ

۳۰۹۷- نعمان بن بشر بن سعد سے روایت ہے جو صحابی تھے

صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

رسول اللہ ﷺ کے دور وہ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو تحس میں

مَحْطَبُ النَّاسِ بِمَنْصَرٍ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ

(ایک شہر کا نام ہے شام میں) اور کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْأَحْرَامِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال مکلا ہوا ہے اور حرام

بَيْنَ هَذِهِ )) بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ

مکلا ہوا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

بِأَيْ قَوْلِهِ (( يُوشِكُ أَنْ يَنْفَعَ فِيهِ )).

یوشک ان بفع فہ تک۔

بَابُ تَبَعِ الْتَبَعِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ

باب اونٹ کا پیچنا اور سواری کی کی شرط کر لینا

۱۰۹۸- عَنْ حَبِيبِ بْنِ غَزِيْلٍ اللَّوْ وَحَبِيبِ

۳۰۹۸- حابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ چارہ

عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى حِمْلٍ لَهُ فَمَّا مَرَّ

تھے ایک اونٹ پر جو تھک گیا تھا انھوں نے چاہا اس کو آزاد

فَمَّا بَسَّيْتُهُ قَالَ فَلَمَّحَنِي فَيْسَى ﷺ فَذَخَا لِي

کردی (یعنی چھوڑ دینا چاہا) میں نے۔ چارہ نے کہا رسول اللہ مجھ سے

وَضَرْبَةً فَسَوَّيْتُ سَوْرًا لَمْ يَسِيرْ بِمَنْطِقِهِ قَالَ (( بَعْضُهُ

آں کرے اور میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو مارا اور وہ ایسا چلا کہ وہ

بِوَقْفِهِ )) قُلْتُ لَمْ نَمُ قَالَ (( بَعْضُهُ فَبَعَثَهُ

ایسا بھی نہیں چلا تھا (یہ آپ کا مجھڑ تھا) کہ آپ نے فرمایا اس کو

تھوڑی سی شراب اور سوہرا دار و صاحب بیتا ہوا انوں کی طرح زنا اور جھوٹ اور غیبت اور پھلوں کی اور انہی صورت کی طرف دیکھنا اور مانع  
ان کے جو کام ہیں۔ تیسرے وہ جو حکم مکلا حلال ہیں نہ صاف صاف حرام ہیں۔ اسی واسطے بہت لوگوں کو ان کا حکم نہیں حرام میں سے۔ لیکن علماء  
اس کی علت یا حرمت کسی دلیل سے نکالتے ہیں۔ پھر جب کوئی شے ایسی ہو اور اس میں کوئی نسیب یا اہل خانہ نہ ہو تو مجتہد اس کے لیے اجتہاد کرتے  
ہیں پھر اس کو حلال سے ملاتے ہیں یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے۔ پھر اگر حلال سے ملے تو وہ حلال ہو گئی اور کبھی مصلحت کی دلیل ایسی ہوتی  
ہے جس میں احتمال دیتا ہے تو فتویٰ ہے کہ اس شے کو ترک کرے اور وہ اسی مضمون میں داخل ہے کہ جس نے شہ کی چیزوں یا کاموں کو ترک  
کیا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا۔ اب جس میں مجتہد کو کوئی بات نہ ملے تو وہ حلال ہو گئی یا حرام یا اس میں توقف ہو گا۔ اس باب میں  
تین مذاہب ہیں جن کو قاضی عیاض نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں وہ حکم ہو گا اور اشیاء میں ہے نقل وارد ہونے شرع کے اور ان میں  
پانچ مذاہب ہیں۔ گنجیہ کے کہ اس کو حلال کہیں گے نہ حرام نہ مباح کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرعی سے ثابت ہوتی ہے۔ دوسرا  
مذہب یہ ہے کہ وہ حرام ہے تیسرے یہ کہ مباح ہے چوتھا توقف۔ اچھی مثال النووی۔

(۳۰۹۸) یہ نوٹی نمونہ ہے آپ کی سخاوت اور احسان کہ نوٹی نے کہا کہ امام احمد اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے  
کہ جانور کی تلخ اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر نہیں لے۔ اور امام مالک کے نزدیک یہ شرط جائز ہے جب مسافت تھو



يُوقِيَهُ)) وَاسْتَشِيَتْ عَلَيْهِ حُمْلَتُهُ إِلَى أَهْلِهَا فَلَمَّا نَلَعَتْ أَكْبَهُ بِالْحَمَلِ فَتَقَدَّسَتْ سَنَةٌ ثُمَّ رَحِمَتْ فَأَرْسَلَ فِي أَرْبَى فَضَالٍ (( أَتَوَانِي مَا كُنْتُ لَكُمْ لِأَخَذِ حِمْلَكُمْ خُذْ جَمْلَكُمْ وَذَرَاهِمَكَ فَهَوَ لَكَ ))

میرے ہاتھ سے ڈال ایک اوقیہ پر (دوسری روایت میں پانچ اوقیہ ہیں اور ایک اوقیہ زیادہ یا اور ایک روایت میں دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم ہیں اور ایک روایت میں سونے کا ایک اوقیہ اور ایک روایت میں چار و پندرہ اور بخاری نے ایک روایت میں آٹھ سو درم اور ایک روایت میں بیس و پندرہ اور ایک روایت میں چار اوقیہ نقل کئے ہیں)۔ میں نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ سے ڈال۔ میں نے ایک اوقیہ پر آپ کے ہاتھ سے ڈالا اور شرط کی اس پر سواری کی اپنے گھرنے تک۔ جب میں اپنے گھر پہنچا تو اونٹ آپ کے پاس لے کر آیا آپ نے اسکی قیمت میرے حوالے کی۔ میں لوٹا پھر آپ نے مجھ کو بلا بھیجا اور فرمایا کیا میں تجھ سے قیمت کم کرانا تھا حیرانٹ لینے کے لیے اپنا اونٹ لے جا اور روپیہ بھی تیرا ہے۔

۴۰۹۹- حَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَجَلِي حَبِيشُو أَسِيْعِي. ۴۱۰۰- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَزْرُوتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاخَقُ بِي وَتَضْحِي نَاصِيحَ لِي قَدْ لَعَبَا وَلَا يَكُونُ تَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي (( مَا لِيَعُولَا )) قَالَ قُلْتُ عَابِلٌ قَالَ فَتَلَاخَقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ وَذَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَلَمَّا تَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي (( كَيْفَ تَوَى يَعُولَا )) قَالَ قُلْتُ بِحَبْرٍ فَمَا أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ (( أَفَتَيْغِيْبِي )) فَاسْتَحْيَيْتُ وَتَمَّ يَكُونُ لَنَا نَاصِيحَ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبَيَّضَ إِثْمَهُ غَلَى أَنَا لِي فَقَلَّ طَهْرُهُ حَتَّى أَتَلَمَّ أَلْسُونُهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

۴۰۹۹- حابر بن عبد اللہ بجلہ حبیشو اسیعی۔ ۴۱۰۰- عن حابر بن عبد اللہ قال قال عذروت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلاخق بي وتضح لي ناصح لي قد لعبا ولا يكون تسير قال فقال لي (( ما ليعولا )) قال قلت عابل قال فتلاخق رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرجت ودعا له فما زال بين يديها فلما تسير قال فقال لي (( كيف توى يعولا )) قال قلت بحبر فما أصابته بركتك قال (( أفتيغيبي )) فاستحييت وتمم يكن لنا ناصح غيره قال فقلت نعم فبيض إثم غلى أنا لي قلل طهره حتى أتلم ألسونه قال فقلت له يا رسول الله إني

میں سواری کی قبیل ہو اور شائق اور ابو حذیفہ اور باقی ملاو کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں خود مسافت قلیل ہو یا کثیر اور بارگاہ حدیث کی یہ تائید ہے کہ حضرت کو خریدنا منظور تھا صرف باہر پر اسکی کرنا منظور تھا۔

ابھی میرا نکاح ہوا ہے مجھے اجازت دیجئے (لوگوں سے پہلے مدینہ جانے کی)۔ آپ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ آ پہنچا وہاں میرے ماموں نے اور اونٹ کا مال پوچھا۔ میں نے سب حال بیان کیا۔ انھوں نے مجھ کو خلافت کی (کہ ایک ہی اونٹ تھا میرے پاس اور گھروالے بہت ہیں اس کو بھی تو نے بچا ڈالا اور اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ خداوند کریم کو جاہر کا قائد منظور ہے)۔ جاہز نے کہا جب میں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی؟ میں نے کہا نکاحی ہے۔ آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے نکاحی اور تو اس سے نکاحی؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا پھر مر گیا شہید ہو گیا میری کئی بیٹیں چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی توجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے ایک اور لڑکی لاؤں ان کے برابر جو ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کو دباے۔ اس لیے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تاکہ ان کو دباے اور قہر سکھائے۔ جاہز نے کہا پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے میں اونٹ سنا ہی لے گیا آپ نے اس کی قیمت مجھ کو دی اور اونٹ بھی پھر دیا۔

۴۱۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا اور بیان کیا حدیث کو پورا پورے قصہ کے ساتھ۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ پھر آپ نے فرمایا میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ ڈال میں نے کہا وہ آپ ہی کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بھائی ڈال میں نے میرے ہاتھ۔ میں نے کہا نہیں وہ آپ کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بھائی ڈال میں نے ہاتھ۔ میں نے کہا تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ ہوتا ہے آپ ایک اوقیہ سونے کے بدلے یہ اونٹ

غُرُوسٌ فَاَسْتَأْذَنْتُهُ فَاَذِنَ لِي فَقَضَيْتُ فَاَسَإَ إِلَى قُبَيْبَةَ حَتَّى اتَقَهْتُ فَلَقَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنْ أَشْيَاءٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ بِهِ فَلَمَنِي بِهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ (( مَا تَزَوَّجْتَ أَبْكَرًا أَمْ كَيْتًا )) قُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ كَيْتًا قَالَ (( أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بَكْرًا فَلَا عِلَّكَ وَتَلَا عِيَهَا )) قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَوْمٌ وَبَلَدِي أَوْ مَسْتَنْهَدٌ وَلِي أَمْوَاتٌ صِبَاغٌ فَكَبَّرْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ بِهِنَّ بَلَدُهُنَّ مَا نُودِيَهُنَّ وَلَا تَقْرُمُ عَلَيْهِنَّ خَرَوُجْتُ كَيْتًا يَفْقَرُمُ عَلَيْهِنَّ وَنُودِيَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا غَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُبَيْبَةَ غَمَزْتُ إِلَيْهِ بِالشَّعِيرِ فَأَعْطَانِي لَنَسَةً وَرَقَةً عَلِيًّا.

۴۱۰۱- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْقُبَيْبَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَضَلَّ خَالَي فَسَأَلَنِي عَنْ أَشْيَاءٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ بِهِ فَلَمَنِي بِهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ (( مَا تَزَوَّجْتَ أَبْكَرًا أَمْ كَيْتًا )) قُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ كَيْتًا قَالَ (( أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بَكْرًا فَلَا عِلَّكَ وَتَلَا عِيَهَا )) قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَوْمٌ وَبَلَدِي أَوْ مَسْتَنْهَدٌ وَلِي أَمْوَاتٌ صِبَاغٌ فَكَبَّرْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ بِهِنَّ بَلَدُهُنَّ مَا نُودِيَهُنَّ وَلَا تَقْرُمُ عَلَيْهِنَّ خَرَوُجْتُ كَيْتًا يَفْقَرُمُ عَلَيْهِنَّ وَنُودِيَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا غَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُبَيْبَةَ غَمَزْتُ إِلَيْهِ بِالشَّعِيرِ فَأَعْطَانِي لَنَسَةً وَرَقَةً عَلِيًّا.

(۴۱۰۱) ہم الحرمہ ورنہ ہے جب ملک شام کے رہنے والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور

تاریخ کیا تھا۔ یہ واقعہ ۶۳ھ میں ہوا۔

لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا میں نے لے لیا پھر تو پہنچ جائے گا اسی اونٹ پر مدید تک۔ چارڑے نے کہا جب میں مدید میں آیا تو جناب رسول اللہ نے ہلال سے فرمایا اس کو ایک اوقیہ سونے کا دے دے اور کچھ زیادہ دے تو ہلال نے مجھ کو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ میں نے کہا یہ جو رسول اللہ نے مجھ کو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے (ابوہریرہ کے کہے)۔ تو ایک حتمی میں وہ میرے پاس رہا یہاں تک کہ شام والوں نے یوم الحراء کو چھین لیا۔

۴۱۰۲- چار بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا اور پھان کیا مدید کو اور کہا اس میں پھر ٹھوسا دیا اس کو رسول اللہ نے پھر مجھ سے کہا سوار ہو جائے۔ تعالیٰ کا نام لے کر اور یہ بھی زیادہ کیا کہ آپ مجھ کو زیادہ دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے اللہ بخش دے گا۔

۴۱۰۳- حضرت چارڑے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خست ہو گیا تھا۔ آپ نے اسے ٹھوسا دیا وہ کودنے لگا۔ اس کے بعد میں اس کی گھٹلی کھینچا کہ آپ کی بات سنوں لیکن اس کو قحام نہ سکا (ایسا تیز چلنے لگا)۔ آخر رسول اللہ ﷺ مجھ سے آن کر لے کر فرمایا اس کو میرے ہاتھ سے ڈال۔ میں نے آپ کے ہاتھ سے ڈالا پانچ اوقیہ پر اور میں نے یہ شرط کر لی کہ مدید منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا آپ نے فرمایا مدید تک تو سوار رہ۔ جب میں مدید پہنچا تو وہ اونٹ آپ کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپ نے ایک اوقیہ اور زیادہ دیا اور اونٹ بھی مجھ کو بخش دیا۔

۴۱۰۴- چار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سفر کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ راوی نے کہا چارڑے نے شاید جہاد کا سفر کیا پھر بیان کیا سارا قصہ اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے چارہا تو نے قیمت پائی۔ چارڑے نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا قیمت لے اور اونٹ بھی لے قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے۔

عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ)) قَالَ فَلَمَّا قَبِضْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ (( أَطْعِمْ أُوقِيَةً مِنْ ذَهَبٍ وَزِدَةً )) قَالَ فَأَعْطَانِي أُوقِيَةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي فِهْرًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تَعَارِفَنِي بِإِنْفَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكَانَ بِي كَيْسٌ لِي فَأَحْدَثُهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَاءِ.

۴۱۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِجِي وَسَقَى الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَخْصَةٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِي (( ارْكَبْ بِاسْمِ اللَّهِ )) وَزَادَ أَيْشًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ (( وَكَأَنَّهُ يَغْفِرُ لَكَ )).

۴۱۰۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَخْصَةٌ فَوَثَبْتُ فَكُنْتُ بَهْدَ ذَلِكَ أَحْبَسُ حَبْلَتَهُ بِأَسْنَعِ حَدِيثِهِ فَمَا أَتَنَبَّرُ عَلَيْهِ فَالْحَقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( بَغِيْبِي )) فَبَعَثَهُ بَيْنِي بِحَسَنِي أَوْاقٍ قَالَ فَلَمْتُ عَلَى أُنْ لِي طَهْرَةٌ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ (( وَكَانَتْ طَهْرَةٌ إِلَى الْمَدِينَةِ )) قَالَ فَلَمَّا قَبِضْتُ الْمَدِينَةَ أَتَنَبَّرُ بِهِ فَرَأَيْتَنِي وَفِيَّ ثُمَّ وَهَبَهَا لِي.

۴۱۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَعْلَمُهُ قَالَ غَارِيَتَا وَتَخَصَّصَ الْحَدِيثَ وَزَادَ بِيهِ قَالَ (( يَا جَابِرُ أَتَوَقَّيْتُ الْقَمْنَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( لَكَ الْقَمْنُ وَكَانَ الْجَمَلُ لَكَ الْقَمْنُ وَكَانَ الْجَمَلُ )).

۳۱۰۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ مجھ سے خرید ادو لوقہ اور ایک درم گویا دودرم کو پھر جب آپ صرار (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ کے پاس اور خطابی نے کہا وہ ایک کنواں ہے مدینہ سے تین میل پر عراقی کے رلو پر اور بعضوں نے اس کو خضراء خاد سمجھ سے پڑھا ہے اور وہ خطا ہے) میں پیچھے تو حکم دیا ایک گائے کاٹنے کا۔ وہ کاٹی گئی اور سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں آئے تو حکم کیا مجھ کو مسجد میں جانے کا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا اور اونٹ کی قیمت مجھ کو تول کر دی اور زیادہ دی۔

۳۱۰۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہی قصہ جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو اونٹ مجھ سے خرید اس قیمت پر جو آپ نے مقرر کی اور نہ لوقیوں کا ذکر کیا نہ ایک درم نہ دو درم سوں کا اور کہا کہ آپ نے حکم کیا ایک گائے کے نوکر نے کا پھر اس کا گوشت پانٹا۔

۳۱۰۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں نے حیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تو اس پر چھ کر جا مدینہ تک۔

۴۱۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُورًا بَوَاقِيَتَيْنِ وَوَرَعَمَ لَوْ وَرَعَمَتَيْنِ قَالَ قَلَمًا قَدِيمَ حَبِيرًا أَمَرَ بِغَرَّةٍ فَلَذِبَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ أَتِيَ الْمَسْجِدَ فَأَصَلَتِي وَتَحَفَّتَنِي وَزَوَّنَ لِي نَعْنَ النَّعِيرِ فَأَرْخَعُ لِي.

۴۱۰۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهَادٍ الْفَيْصَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَشْتَرَاهُ مِنِّي بِسَبْعٍ فَلَمَّا سَمِعَهُ وَأَمَرَ بِذَكْرِ الْوَقِيعَتَيْنِ وَالْفَرَعَمِ وَالْمَرْغَمَتَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِغَرَّةٍ فَدُجِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا.

۴۱۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ (( لَقَدْ أَخَذْتُ جَهَنَّمَ بِأَوْتَعَةٍ فَذَابَتْ وَلَمْ تَطْهَرْ إِلَى الْمَغْبِطَةِ )).

(۳۱۰۵) جو لوقہ نے کہا اس حد سے معلوم ہوا کہ گائے کا کھانا کھانا ہے غوسے اور خر بھی جانتے۔ لوقہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو سفر سے لوٹ کر آئے اس کو پہلے مسجد میں پہلا اور دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے لوقہ یہ بھی معلوم ہوا کہ دن کو بھی لعل کی دو دو کشتیں پڑھنا چاہیے جیسے رات کو اور صبح اور جو رات کا بھی قول ہے اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا اور اس حدیث سے بہت سے فائدے معلوم ہوئے ایک تمیز از مجاز رسول اللہ کا کہ خشت لورہ نہ اونٹ کو دم پھر میں جاتی اور پست کر دینا دوسرے سوال کرنا علی کاٹنے کے مانگ سے۔ تیسری چٹا کے کا ہزار۔ چوتھے اپنے ماتحت لوگوں کا حال پوچھنا اور ان کی کیفیت و دیانت کر جانور ان کو ایک صلاہ دینا یا پھر یہی مانگ سے کلام مستحب ہونا۔ پچھلے لیالی سے کہنے کا احتیاج۔ ساتویں جاری کی فضیلت کہ انھوں نے اپنا ہاتھ شمس چھوڑ دھر رہنوں کی تعلیم کو مقدم کر دیا۔ آٹھویں سفر سے آتے وقت مسجد میں جانے اور دو رکعت نفل پڑھنے کا احتیاج۔ نویں ایک روایت نے کا احتیاج۔ دسویں معاملہ میں زیادہ دینے کا ثواب۔ گیارہویں شمن کے دان کی اجرت بائع پر ہونا۔ بارہویں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا ہزار۔ تیرھویں لشکر کے بعض لوگوں کو اہل بیت کے لئے کر لوانے کا ہزار۔ پندرھویں کائنات کا ہزار اور اے حقوق میں۔ اٹھنی کال الخ وادی

باب: جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے  
بہتر دینا مستحب ہے

۴۱۰۸- ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے اونٹ کا چھڑا قرض لیا (یعنی چھ برس سے کم کا) پھر آپ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے آپ نے ابو رافع کو حکم کیا اس کا اونٹ ادا کرے گا۔ ابو رافع آپ کے پاس آئے اونٹ کو رو کر کہا کہ صدقہ کے اونٹوں میں (ویسا کوئی چھڑا) نہیں۔ اس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا ہوی اس کو دے دے اچھے دو لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کریں۔

۴۱۰۹- ابو رافع سے روایت ہے جو مولیٰ تھے رسول اللہ کے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کا جو ان پچھرا قرض لیا۔ پھر بیان کیا اسی طرح اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں جو اچھی طرح سے قرض ادا کریں۔

۴۱۱۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص کا رسول اللہ پر قرض آتا تھا اس نے آپ کو سخت کہہ دیا صحابہ نے قصد کیا اس کو سزا دینے کا۔ آپ نے فرمایا مقرر جس کا حق ہے اس کو کہنا زیادہ ہے (یہ اخلاق دلیل ہیں نبوت کے)۔ پھر آپ نے صحابہ سے فرمایا ایک اونٹ خرید کر کے اس کو دو۔ انہوں نے کہا ہم کو تو اس کے اونٹ سے بہتر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہوی خرید کر اس کو دو کیونکہ بہتر تم میں دو لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔

بَابُ مَنْ اسْتَسْلَفَ شَيْئًا فَقَضَىٰ خَيْرًا مِنْهُ  
وَاخَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۴۱۰۸- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ نَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الْعَدَةِ فَأَمَرَ بِهَا رَفِيعٌ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلُ نَكْرَهُ فَرَفَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ بِهَا بَأًا خَيْرًا وَرَبِيًّا فَقَالَ (( أَطْعِمُوهُ إِيَّاهُ إِنْ خَيَّرَ النَّاسَ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ))

۴۱۰۹- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَكْرًا مِنْ بَنِيهِ خَيْرٌ لَّهِ قَالَ (( فَإِنْ خَيَّرَ عِيَادَ اللَّهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ))

۴۱۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَقٌّ فَأَغْلَقَ لَهُ فَهَبَهُ بِهِ اسْتَحَابَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ نَبِيُّ ﷺ (( إِنْ لَصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا )) فَقَالَ (( لَهُمْ اشْتَرَوْا لَهُ مَبَا فَأَغْطُوهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنْ لَا نَجِدُ إِيَّاهُ هُوَ خَيْرٌ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ فَاشْتَرَوْهُ فَأَغْطَوْهُ إِيَّاهُ فَإِنْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ))

(۴۱۰۸) نوٹی لے کر جانوروں کے قرض لینے میں تم میں سے بہتر ہے ایک تو شافعی اور مالکی اور جہور علماء کا کہ سب جانوروں کا قرض لینا درست ہے مگر کوئی اس شخص کو قرض لینا درست نہیں جو اس سے جملہ کرے اور جو جملہ کرے اس کا عمر یا عورت شافعی تو درست ہے۔ اور دوسرا مذہب حنفی اور اہل جہور اور مالکی کا کہ کوئی قرض لینا بھی درست ہے اسی طرح تمام حیوانات کا۔ تیسرا مذہب اشعریہ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست نہیں اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابو حنیفہ کے مذہب کہ جانور کا کوئی کہ یہ حدیث منسوخ ہے پھر دلیل کے قبول نہیں ہو سکتا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اس سے بہتر زیادہ دینا مستحب اور محمود و محبت ہے اور یہ منع نہیں کیونکہ یہ شرط ہے اور منع ہے جس میں شرط کی جائے۔ اچھی نظر۔

۳۱۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا پھر اس سے بڑھ کر ایک اونٹ دیا اور فرمایا کہ تم میں وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض دیا کرتے ہیں۔

۳۱۸۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے لونٹ کا ٹکڑا خا کر کے آیا آپ نے فرمایا اس سے بھڑک لونٹ اس کو دے دو وگور فرمایا اچھا تم میں دوسرے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔

باب: جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ دینا

درست ہے

۳۱۲۔ چاروں سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے بیعت کی رسول اللہ سے ہجرت پر، آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کو مالک آیا اسکے لینے کو پھر رسول اللہ نے فرمایا اس کو بیچ ڈال میرے ساتھ، آپ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خرید لیا اس کے بعد کسی سے آپ بیعت نہ لیتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے غلام ہے (یا آزاد ہے)۔

باب: گروی ارکھنا سفر اور حضر دونوں

میں جائز ہے

۳۱۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
 رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے انجیل خریدی اور پھر آپ نے  
 اس کے پاس گروہ کر دی۔

٤١١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
اسْتَفْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَا فَأَعْطَى مِثْلَ قُوَّتِهِ وَقَالَ (( خِيَارُكُمْ  
مَحَابِسُكُمْ أَقْدَاءُ )) .

٤١١٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فَقَالَ (( أَطْعَمَهُ مِنْ فَوْقِ مَنِيْ ))  
قَالَ (( خَيْرٌكُمْ أَحْسَنُكُمْ لِقَاءَ )) .

بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ  
جَنْبِهِ مُتَّفَاضِلًا

٤١٣- عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَاضَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَيْتِ وَكَانَ يَشْفُرُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَحَاضَ سَيِّدَهُ بَرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( بَغِيهِ )) فَأَشْرَكَهُ بِبَنَاتِي أَسْوَدَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى سَأَلَهُ (( أَعْبَدَ هُوَ )) .

بَابُ الرِّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ  
كَالسَّفَرِ

٤١١٤- عَنْ عَلِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
شَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
يَهُودِيٍّ لَعَامًا بَنِيَّةً فَأَعْلَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهًا.

۱۳۳) ☆ نوٹ: ۱) کہاں کا کنگ بھی مسلمان ہو گا اسی لیے اس نے دو کالے غلاموں کے بدلے بیچ ڈالا۔ اور ظاہر ہے کہ دو غلام بھی مسلمان ہوں گے اور انہیں جائز ہے مسلمان غلام کی تک کافر کے ہاتھ اور اٹھل ہے کہ اس کا ملک کافر ہو اور یہ دونوں کالے غلام بھی کافر ہوں۔ اور اس سے حضرت کا مکمل طلق ثابت ہوتا ہے آپؐ نے یہ پسند نہ کیا کہ دو غلام جس نے بیعت کی تھی اور آپؐ کی صحبت چاہی امید پھیرا جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک غلام کی تک دو غلاموں کے بدلے درست ہے خواہ قیمت برابر ہو یا کم جس اور اس پر اصرار ہے غلام کا جب دست بہ دست تک ہو۔ اور یہی قسم ہے تمام جانوروں کا اور جو واحد جیتے تو وہ بھی جائز ہے شکاری اور جو بہرہ علاقہ کے نزدیک اور ضیاع اور اہل کو قہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

۴۱۱۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ مَلْعَانًا وَزَوْجَهُ دِرْعَمًا مِنْ حَدِيدٍ.

۴۱۱۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ مَلْعَانًا بِأَبَى أَحْمَلٍ وَزَوْجَهُ دِرْعَمًا لَئِيٍّ مِنْ حَدِيدٍ.

۴۱۱۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقْلَةً وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ.

### باب السِّلْمِ (۱)

۴۱۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّمُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ: (( مِنْ أَسْلَفَ فِي نَسْرِ فَلْيَسْلِفْ فِي تَخَلُّبٍ مَغْلُومٍ وَوَزَنَ مَغْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَغْلُومٍ )).

۴۱۱۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خرید لیا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی۔

۴۱۱۶- حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم نے ایک یہودی سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے اناج لیا اور اس کے پاس زرہ گروی رکھوائی۔

۴۱۱۷- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ”حدید“ کا لفظ نہیں ہے۔

### باب بیع سلم کا بیان

۴۱۱۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ کو تشریف لائے اور لوگ سلم کرتے تھے میووں میں ایک سال دو سال کے لیے۔ تب آپؐ نے فرمایا جو کوئی سلم کرے کجگور میں تو سلم کرے مقررہ ماپ میں یا مقررہ تول میں مقررہ میعاد تک۔

(۴۱۱۵) ☆ روایتی ہے کہ اس حدیث سے یہ لگا ہے کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے اور جرمالین کے ہاتھ میں ہے وہ ان کے ملک میں ہوگا۔ اور یہ بھی بیان ہے جو رسول اللہ کو نیک کی تھی۔ اور فقرے رحمت تھی اور یہ بھی لگا ہے کہ بن کر جائز ہے اسی طرح آفات حرب کا رہن کر ذمی کافروں کے پاس اور رہن حرب میں جائز ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کا مگر امام ابو داؤد نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر میں درست ہے بدل لیا اس آیت کے وان کنتم علیٰ سفر اخرتکم اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے۔ اور یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہ کہ ہے کہ جو اس کا معلوم ہو یا اور صحابہ کے پاس اس وقت کن کی حاجت سے زیادہ حاجت نہ ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ صحابہ کرام آپ کی رہن قبول نہ کرتے اور آپ سے وام نہ لیتے اس لیے آپ نے یہودی سے معاملہ کیا اور اطلاع کیا مسلمانوں نے ہل زام سے معاملہ کرنے کے جو وارہ لیکن مسلمان کو درست نہیں ہے حربی کافروں کے ہاتھ تھوچہ اور آلات حرب کا چھنا نہ قرآن کا یہ کرنا نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھ بیچنا۔

(۱) ☆ سلم اور سلم اور قرض اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لیے ایک مدت مقرر ہوتی ہے یا کسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق کیا ہے ہل اسلام نے اس کے جو وارہ۔

(۴۱۱۸) ☆ یعنی سلم جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لیے سلم کی جائے اس کی مقدار معلوم ہو یا پ یا تول سے یا گز سے یا ٹائرس سے۔ یا پ قول یہودی اور اناج وغیرہ میں گز کی گز سے ہل اور شمار چاروں میں۔ اسی طرح اگر عید غنیمت سے قود بھی معلوم ہو اس سے یہ فرض نہیں ہے کہ عید کا ہو یا سلم میں ضروری ہے بلکہ بلا عید بھی سلم درست ہے۔ شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک عید کا ہونا ضروری ہے۔ (حدیث فقہر)

۴۱۱۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسْتَبِقُونَ لِقَائِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَمْلَفَ لَنَا يُسْتَبَفُّ بِنَا فِي كَيْلٍ مَقْلُومٍ وَوَزَنٍ مَقْلُومٍ )).

۴۱۲۰- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ يَقُولُ الْإِسْلَامُ بَيْنَ خَبِيثَةٍ عَلَى الْوَكْرَةِ وَالْمِ يَذْكُرُ (( إِلَى أَجَلٍ مَقْلُومٍ )).

۴۱۲۱- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ يَقُولُ بَيْنَ خَبِيثَةٍ عَلَى الْوَكْرَةِ وَالْمِ يَذْكُرُ (( إِلَى أَجَلٍ مَقْلُومٍ )).

بَابُ تَحْرِيمِ الْإِحْتِكَارِ فِي الْأَقَاوِثِ (۱)

۴۱۲۲- عَنْ يَحْيَىٰ وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدٌ بْنُ الْمُسَبِّحِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ ))

قَبْلَ اسْتِعْجَالِهِ تَحْكَرُ قَالَ مَعْمَرٌ إِنَّ مَعْمَرًا أَتَوَيْتُ كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْكَرُ.

۴۱۲۳- عَنْ مَعْمَرٍ فِي عِلِّهِ اللَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يَحْكَرُ إِلَّا خَاطِئٌ )).

۴۱۲۴- عَنْ مَعْمَرٍ فِي أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدٌ يَبِيْ غَدَبٍ فِي كَعْبَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ

بِئْسَ خَبِيثٌ سُلَيْمَانُ بْنُ بَدَالٍ عَنْ يَحْيَىٰ.

۳۱۲۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اس میں "اجل مقلوم" کے الفاظ نہیں۔

۳۱۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: احتکار انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے  
۳۱۲۲- یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیب روایت کرتے تھے کہ معمر بیان کرتے تھے رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی احتکار کرے وہ گنہگار ہے۔ لوگوں نے سعید بن المسیب سے کہا تم تو خود احتکار کرتے ہو۔ انھوں نے کہا ستر جنھوں نے یہ حدیث روایت کی وہ بھی احتکار کرتے تھے۔

۳۱۲۳- معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا احتکار کرے گا مگر گنہگار۔

۳۱۲۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

(۱) احتکار کے معنی لدا لگنا، دانہ وغیرہ خریدنا مگر اس کو رکھ چھوڑنا نہ بیگانے میں بیچنے کے لیے یہ حرام ہے اگرچہ اس میں نہ آدمی یا جانور کی خوراک جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دانے میں خریدنا کہانے اور تجارت کے لیے خریدے اور جو اپنے اور گھروالوں کے لیے خریدے تو حرام نہیں ہے اسی طرح بیچنے والے میں جو خوراک نہیں ہیں۔ (نورانی مفسر)

(۳۱۲۲) اب اس عبد البر نے کہا کہ دونوں قصص میں احتکار کرتے تھے اور وہ حرام نہیں ہے بلکہ احتکار کرتے تھے جو جائز ہے۔ خلاف جس وقت گمراہی اختیار نہ ہو اس لیے کہ احتکار کی حرمت کی علت یہی ہے کہ عامر غلافی کو تکلیف نہ ہو۔ اب اگر کسی شخص کے پاس نہ دو اور لوگوں کو اس کی احتیاج ہو مگر وہ اس کے اور کسی غرض سے اور نہ بیچے تو حاکم جہاں تک وہ۔



## باب النہی عن الخلف فی التبع

۴۱۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( الْخَلْفُ مَنفَقَةٌ لِلْسَلْفَةِ مَنفَقَةٌ لِلرَّيْحِ )) .

۴۱۲۶- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( إِيَّاكُمْ وَكُفْرَةَ الْخَلْفِ فِي التَّبِعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ ))

## باب الشفعة

۴۱۲۷- عَنْ حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ كَانَ لَهُ شَرْبِكٌ فِي رِثْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَفَرَ تَوَلَّاهُ )) .

## باب: بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

۴۱۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قسم چلانے والی ہے اسباب کی مثال دہانی ہے نفع کی۔

۴۱۲۶- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم بہت قسم کھانے سے بیع میں اس لیے کہ وہ مال کی نکاحی کرتی ہے بھر مٹا دیتی ہے (برکت کو)۔

## باب: شفعہ کا بیان

۴۱۲۷- حازم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی شریک ہو زمین میں یا باغ میں تو اس کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں (اور کسی کے ہاتھ) جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ دے۔ پھر اگر وہ راضی ہو تو تولے لے اور اگر ناراض ہو تو چھوڑ دے۔

(۴۱۲۵) ☆ یعنی اگرچہ قسم کھانے سے خرید و فروغ کے میں آجاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آئندہ نفع مدت کر نقصان لاحق ہو جاتا ہے اور دکان پر ہوا ہو جاتی ہے۔

(۴۱۲۶) ☆ خود ہی نے کہا شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا تحقیق ہے جب تک جائیداد کی تقسیم نہ ہو جائے۔ اور شفعہ خاص ہے جائیداد غیر حقوق سے اور نہیں ہے شفعہ جائیداد پر ہے نہ مال یا حیوان میں۔ قاضی عیاض نے کہا ہے قول شفعہ ہے اور یہی روایت ہے عطاء سے اور ہر ایک شے میں یہاں تک کہ کپڑے میں بھی۔ اور یہ دن مندر سے عطا ہے نقل کیا ہے۔ اور جائیداد قسمت شدہ میں شفعہ جو اسے ثابت ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعی اور مالک اور احمد اور جبور علماء کا یہ ہے کہ جو اس سے شفعہ نہیں ہوتا اور ابن منذر نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور سعید بن المسیب اور میمان بن یسار اور عمر بن عبد الحمید اور زہری اور یحییٰ انصاری اور ابو ابراہیم اور ربیعہ اور مالک اور نووی اور میسر اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور سے یہاں نقل کیا ہے۔ اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک جو اس سے شفعہ ثابت ہوتا ہے اور حاکم سے اسباب نے اس حد سے دلیل کی ہے شفعہ اس عمارت میں ہے جو قابل قسمت ہو تو تمام صحابہ بھی شفعہ نہیں ہے۔ اور اس شخص نے بھی دلیل لی ہے جو غیر قابل قسمت میں بھی شفعہ کا قائل ہوا ہے اور شریک کا کالطہ عام ہے شامل ہے مسلمان اور کافر کو اور ذی کو مسلمان پر و عینی شفعہ کا ہوسکتا ہے جیسے مسلمان کو ذی پر یہی قول ہے۔ شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور جبور علماء کا اور فقہی اور حسن اور احمد کے نزدیک ذی کو مسلمان پر شفعہ نہیں ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شہری کو یہی قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور جبور علماء کا اور فقہی نے کہا جو شہر میں نہیں رہتا اس کو شفعہ نہیں ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا جب تک اطلاع نہ دے تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے اور بغیر اطلاع کے چنانچہ وہ عزیزی ہے حرام نہیں ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک نے اجازت دے دی تو پھر حق

۴۱۲۸- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَعْنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّعْبَةِ فِي كُلِّ شَرِيكَةٍ لَمْ تَقْسَمْ رَهَقًا أَوْ حَاطِبًا لَا يَجِئُ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكَةً فَإِنْ شَاءَ أَحَدُ وَابْنِ شَاءَ لَزَمًا فَإِذَا تَابَعَ وَلَمْ يُؤْذَنَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

۴۱۲۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیار رسول اللہ ﷺ نے شہد کا ہر ایک شریک مال میں جو تقسیم نہ ہو زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالے۔ پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے۔ اب اگر بغیر اطلاع کے بیچ ڈالے تو وہ شریک زیادہ حق دار ہے (غیر شخص سے اسی دام کو خود لے سکتا ہے)۔

۴۱۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الشُّعْبَةُ فِي كُلِّ شَرِيكَةٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رَيْعٍ أَوْ حَاطِبٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُغَوِّضَ عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَذَعَ فَإِنْ أَمَى فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذَنَ )).

۴۱۲۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ فرماتے تھے شہد کا ہر ایک شریک مال میں ہے زمین اور گھراور باغ میں۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جب تک دوسرے شریک سے کہہ نہ لے۔ پھر وہ لے یا چھوڑ دے۔ اگر نہ کہے تو دوسرا شریک زیادہ حقدار ہے جب تک اس کو خبر نہ ہو (اور وہ چھوڑ نہ دے)۔

باب غَرْزِ الْخَشَبِ فِي جَذَارِ النَّجَارِ  
۴۱۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَسْبِقُ أَحَدُكُمْ جَذْرَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جَنْبَاهِ )) قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَأَيْتُمْ عَنْهَا مُغْرَضِينَ وَاللَّهِ لَأَرَبِينَ بَهَا نِينَ أَكْتَابُكُمْ.

باب: ہمسایہ کی دیوار میں گکڑی گاڑنا  
۴۱۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں گکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں بلکہ اگر ہمسایہ کو مضر صحت ڈالے تو اور دیوار کی حفاظت ہے)۔ اب ہر پرہیزگار کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث سے دل چراتے ہو قسم اللہ کی میں اس کو بیان کروں گا تم لوگوں میں۔

۴۱۳۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۱۳۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

یہ شہد کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا اور احمد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ایک طاہد اہل حدیث کے نزدیک بغیر دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور امام احمد سے دور روایتیں ہیں ان دونوں مذہبوں کے موافق۔ واللہ اعلم (نووی)  
(۴۱۳۰) اصل ترجمہ یہ ہے کہ دونوں کا اس حدیث کو تمہارا موطن محول میں یا تمہارے اطراف میں اگر احکام کے نون سے چڑھیں۔ اب اختلاف کیا ہے علماء کے کیا یہ ہم درج کے لیے ہے یا استہاب کے لیے۔ اصح یہ ہے کہ استہاب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور اہل کوثر کا اور احمد اور ابو ثور اور اصحاب حدیث کے نزدیک واجب ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَضَبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا

٤١٣٢- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نُبَيْلِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ اقْطَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا ظَلَمَ ظُلُومَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سِتِّعِ أَرْضَيْنِ )) .

٤١٣٣- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نُبَيْلِ بْنِ رَزْوَى عَصَايَهُ فِي نَهْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعَوْهَا وَلَبَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ ظَلَمَ ظُلُومَهُ فِي سِتِّعِ أَرْضَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ )) اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَكُونُ فِيهَا فَأَنَّهُمْ بَصَرُهَا وَاسْتَعْلَوْا فَبَرَزْنَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْنَاهَا عَمَاءَ تَلْتَمِسُ الْحُذُرَ يَقُولُونَ أَصَابَتْهُ دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ تَرْتَلِي عَلَى بَيْتِ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكُنْتُ فَبَرَزْنَا .

٤١٣٤- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُرْوَى بِنْتُ لُؤَيٍّ أَقْبَعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ أَرْضِهَا فَخَاصَمْتُهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّا كُنَّا نَكُونُ فِيهَا

باب: ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے  
٣١٣٢- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک پاشت برابر زمین ظلم سے لے لے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سات زمینوں کا ملوک بنادے گا۔

٣١٣٣- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے (جو بڑے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہو اللہ ان سے) اردو کی بہت لوہیں نے لڑائی گھڑی زمین میں۔ انھوں نے کہا جانے دلو اور دے دو اس کو (جو دعویٰ کرتی ہے) کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص پاشت برابر زمین ناحق لے لے گا اللہ اس کو ساتوں زمین کا ملوک بنادے گا قیامت کے روز یا اللہ اگر اردو کی جھوٹی ہے تو اس کی بیانی کھوے اور اگر گھڑی میں اس کی قبر بنادے۔ راوی نے کہا پھر میں نے اردو کی کو دیکھا اٹھ اٹھ ہی ہو گئی تھی دیواروں کو ٹوٹتی تھی اور کہتی تھی سعید کی بددعا مجھے لگی ہے۔ ایک روز وہ چارہ تھی کہ اپنے گھریں کو میں گر پڑی وہی روز وہ اس کی قبر ہو گئی (سعاذ اللہ ظلم اور ایذا رسالت کی یہی سزا ہے)۔

٣١٣٤- ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا کہ اردو کی بہت لوہیں نے دعویٰ کیا سعید بن زید پر کہ انھوں نے میری زمین کچھ لے لی ہے پھر جھگڑا کیا ان سے عروان بن حرم کے پاس (جو حاکم قحادہ بن کا) سعید رضی

(٣١٣٢) ہذا ثوری نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبع سموات ومن الارض مثلہن اور سماجہ کی تاویل بیات باطل سے خلاف ہے ظاہر کے۔ اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لیجائے یہ حد ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک پاشت بھر زمین غصب کرنے سے ساتوں اقلیم کی زمین کا ملوک بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اس کے جب زمین کے سات طبقہ ہوں۔ کیونکہ ایک پاشت بھر کے بھی سات طبقہ ہوتے جو تابع ہوں گے اس کے اور ملوک بنانے سے یہ فرض ہے کہ اس کو تکلیف دی جائے گی اس کے اٹھانے کی اور گردن کے ملوک کی طرح پہنائی جائے گی اور اس کی گردن لمبی کر دی جائے گی۔ واللہ اعلم

اللہ عنہ نے کہا جہاں اس کی زمین لوں گا اور میں سن چکا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مروان نے پوچھا تم کیا سن چکے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص باشت بھر زمین کسی کی علم سے ادا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین تک کا طوق پہنا دے گا۔ مروان نے کہا اب میں تم سے گواہ نہیں مانگے گا۔ اس کے بعد سعید رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ! اگر اردنی چھوٹی ہے تو اس کی آٹھ اندھی کر دے اور اس کی زمین میں اس کو مار۔ راوی نے کہا پھر اردنی جنس مری یہاں تک کہ اندھی ہو گئی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جاری تھی گڑھے میں گری اور مر گئی۔

۴۱۳۵- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایک باشت بھر زمین لے لے علم سے اللہ اس کا طوق بنادے گا سات زمینوں میں سے قیامت کے دن۔

۴۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص باشت بھر زمین تاحق نہ لے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا طوق بنادے گا سات زمینوں تک قیامت کے دن۔

۴۱۳۷- محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ابو سلمہ نے ان سے بیان کیا کہ ان کے دوران کی قوم کے بیچ میں جھگڑا تھا ایک زمین میں۔ وہ حضرت عائشہ کے پاس گئے اور ان سے انھوں نے ذکر کیا تو حضرت عائشہ نے کہا اے ابو سلمہ! پیادہ زمین سے (یعنی تاحق کسی کی زمین لینے سے) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلم کرے باشت بھر زمین کے برابر اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین کا طوق پہنا دے گا۔

أَرْضُهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّفَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ )) فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَشَاءَ بَعْدَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَذَابَةٌ فَعَمَّ بَصَرُهَا وَتَغَلَّتْ فِي الْأَرْضِ قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى تَغُتَّ بِبَصَرِهَا ثُمَّ بَشَاءَ هِيَ تَمُشِي فِي أَرْضِهَا بِأَفْوَجَتِ لِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.

۴۱۳۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَلَهُ أَشْبَابُ طَوَّفَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ )).

۴۱۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا طَوَّفَهُ اللَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ )).

۴۱۳۷- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ عَصُومَةٌ فِي أَرْضٍ وَابَتْهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَحَدَّثَتْ بِأَنَّ أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنَبَ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ ظَلَمَ فَيَدُ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّفَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ )).

۴۱۳۸- يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَنَّ

أَمَّا سُنَّةُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَعَا عَلَى عَائِشَةَ فَلَا تَكْرِهًا.

بَابُ قَنْبَرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ

٤١٣٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ

جَعَلْ غَرَضًا سَبْعَ أَفْرَعٍ )).

باب: جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنی چاہیے

٤١٣٩- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم راہ میں اختلاف کرو تو اس کی

چوڑائی سات ہاتھ رکھ لو۔



(٤١٣٩) ☆ کیونکہ اس قدر کافی ہے آدمی اور جانور کے گزرنے کے لیے۔ نو دہائی نے کہا یہ اختلاف کی صورت میں ہے لیکن اگر زمین والے

پاؤں تھکن ہوں تو جس طرح چاہیں راستہ نکالیں ان پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔

## کتاب الفرائض فرائض یعنی ورثہ کا بیان

۴۱۳۰- عَنْ أَنَسَةَ بِنْتِ ذَيْنَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ».

۴۱۳۰- انسہ بنت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وارث ہوگا کافر مسلمان کا نہ مسلمان کافر کا۔

بَابُ الْجَفْوَا الْفَرَاِضَ بِالْأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ  
فَلْيَأْتِي زَجْلٌ ذَكَرُ

باب: فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بھایا  
قریبی مراد کو دینے کا بیان

۴۱۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْجَفْوَا الْفَرَاِضَ بِالْأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهِيَ لْيَأْتِي زَجْلٌ ذَكَرُ».

۴۱۴۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے واپس کو ان کے حصے دو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو۔

۴۱۴۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۴۱۴۲- حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۴۱۳۰) بتا دیا توئی نے کہا اس پر اعتراض ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بھی کافر کا وارث نہ ہوگا جبکہ علماء کے نزدیک وارث ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا اور یہی نہ آپ سے معاذ بن جبل اور صحابہ اور سعید بن جبیر کا قول ہے۔ اور مراد بھی مسلمان کا وارث نہ ہوگا ہی طرح مسلمان مراد کا تمام شیعہ اور مالک اور حنفی اور اشعری کے نزدیک بلکہ اس کا مال مسلمانوں کی موت میں شریک کیا جائے گا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کو فوف اور اوزاعی اور اصحاب کے نزدیک مسلمان مراد کا وارث ہوگا اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود اور جماعت سلف سے لیکن ثوری اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو مال اس نے مراد کی حالت میں کیا وہ مسلمان کا ہوگا اور دوسرے علماء کے نزدیک سب اس کے وارث کا ہوگا جو مسلمان ہیں۔ لیکن کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جیسے یہودی نصرانی عیسوی یا کافر کو یہودی یا نصرانی یا کافر امام مالک کے نزدیک نہ ہوگا امام شافعی نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا نہ ذمی حربی کا یہی طرح اگر وہ حربی یا ذمی مختلف مسلمانوں میں ہوں وہ بھی آپس میں وارث نہ ہوں گے جب ان دو مسلمانوں میں جنگ ہو۔ اجماعی مختصر

(۴۱۴۱) یعنی عصبہ کو دے دو لیکن عصبہ قریب کے ہوتے ہوئے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا۔ جسے والے یعنی اصحاب الفرائض دو لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مقرر کر دیے ہیں یعنی 'میں' 'پاپ' 'خاندان' 'جو' 'ابن' 'میر'۔ اب میت کا مال بعد اوائے قرض اور دو میت کے جو بچے گا وہ حصوں کے موافق پہلے ان وارثوں کو ملے گا اس کے بعد جو بچے جائے گا وہ نزدیک کے عصبہ کو دیا جائے گا۔ اس پر اعتراض ہے مسلمانوں کا وارث نہ ہوگا عصبہ کے ہوتے ہوئے اور وارث وارث نہ ہوگا۔ شافعی نے بھی یہی کہا ہے اور چچا کو چھوڑا تو نبی کو اور حاتمے کا وارث باقی بھائی کو اور چچا کو نہ ملے گا۔

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( اَلْجُفُوا الْقَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَوَكَّتْ الْقَرَائِضُ فَلْيَأْتُوا رَجُلٍ ذَكَرُ ))۔

فرمایا اہل دو مال کو اصحاب فرائض میں موافق اللہ تعالیٰ کی کتاب کے پھر جو تک رہے ان سے وہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہے۔ (بخاری) بیٹے کا یا پوتے کا اس کے بعد باپ کا اس کے بعد بھائی یا دوا کا اس کے بعد بھتیجے کا یا بھتیجے کے بیٹوں یا پوتوں کا اس کے بعد چچا کا اس کے بعد چچا کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے چچا کا اس کے بعد ان کے بیٹوں کا اس کے بعد دوا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے دوا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا۔ علیٰ ہذا التماس اور حقیقی مقدم ہو گا غائی پر اور غائی بھائی حقیقی بھتیجے پر مقدم ہو گا۔

۴۱۴۳- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال اللہ کی کتاب کے مطابق اہل فرائض میں تقسیم کرو اور جو کچھ ذوی القربوں چھوڑیں قرچی مرد اس کا زیادہ حق دار ہے۔ ۴۱۴۴- اس سند سے بھی مذکور ہوا احادیث مردی ہے۔

۴۱۴۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (( اَقْسِمُوا اَنْتُمْ اَهْلُ الْقَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا تَوَكَّتْ الْقَرَائِضُ فَلْيَأْتُوا رَجُلًا ذَكَرُ ))۔

۴۱۴۴- عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ بْنِ اَبِي شَاوَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ وَهِيَ وَهِيَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْقَاسِمِ

### باب: کلالہ کی میراث کا بیان

### بَابُ مِيرَاثِ الْكَلَالَةِ

۴۱۴۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و دونوں پہل میرے بچے کو آئے۔ میں بے ہوش ہو گیا تو جناب رسول اللہ نے وضو کیا پھر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں؟ آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفَيِّكُم فِي الْكَلَالَةِ الخیر تک۔

۴۱۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَابُو بَكْرٌ يَغُفُّونِي مَا بَيْنِي وَابْنِي عَلَيَّ فَنَوَضَا ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَانْقَضَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اُقْضِي فِي مَالِي قُلْتُ بَرَأَ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ اَيُّ الْاُجْرَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفَيِّكُم فِي الْكَلَالَةِ۔

(۴۱۴۵) امام نووی نے کہا اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ میراث کی تعلیم ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جابر پر ہی کے لئے یہ حدیث بیان ہوئی ہے۔ اور وضو کا پانی ڈالنے سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ میراث کی تعلیم ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جابر پر ہی کے لئے یہ حدیث بیان ہوئی ہے۔ اور وضو کا پانی ڈالنے سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ میراث کی تعلیم ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جابر پر ہی کے لئے یہ حدیث بیان ہوئی ہے۔

۳۱۳۶- جاہل بن عبد اللہؓ سے روایت ہے یہاں پر سی کی مہری جناب رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ نے بنی سلمہ میں پیدل آکر تو دیکھا مجھے بے ہوش آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر اس پانی سے توڑا مجھ پر چھڑکا مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے مال میں کیا کروں (یعنی کیونکر ہاتھوں) تب یہ آیت اتری۔ یوحنا ص ۱۸۸ اللہ فی اولادکم للذکر مثل حفظ الانسین الخیر تک۔

۷۳۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھا آپ کے ساتھ ابو بکرؓ تھے اور دونوں پیدل آئے مجھ کو بے ہوش پلٹا تو جناب رسول اللہؐ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آیا دیکھا تو رسول اللہؐ موجود ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے مال میں کیا کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔

۳۱۳۸- حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا بے ہوش آپ نے وضو کیا لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ترکہ ترکہ کا دو کا دو (کھالہ) وہ ہے جس کی او لاد نہ ہو نہ باپ اس کی تحسیر آگے آئے گی) تب میراث کی آیت اتری، شعبہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے کہا یستغنونک قال اللہ یفتیکم فی الکلالۃ انھوں نے کہا اسی طرح اتری۔

۳۱۴۹- اوپر والی حد یہ کہ اس سند سے بھی پتہ چلتا ہے۔

٤١٤٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا بَكْرٌ فِي عَمِي سَلَمَةَ بْنِ مَيْمُونٍ فَأَوْحَدَنِي لَا أَتَقُولُ لَهَا بِمَاءٍ قَرُونًا ثُمَّ رَجَعَ عَلَيَّ بِمَاءٍ فَأَقْلَقْتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَسْتَنْعِي فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَأَتْ يَوْمَئِذٍ أَنَّ اللَّهَ مِنْ أَوْلَادِكُمْ لِلذِّكْرِ بِمَنْ حَقَّ الْآتَانِ.

٤١٤٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَفَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مُرِيضٌ وَنَعْتُهُ أَبُو بَكْرٍ مَا يَسِيْرُ فَوَحَّيَنِي قَدْ أَغْمِيَ عَلَيَّ قَوْسًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَصْوِيهِ فَالْقِسْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي قَالَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى تَوَلَّيْتُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ.

٤١٤٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ ذُكِرَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَتَقَبَّلُ قَرْمَضًا فَصَوَّأَ عَلِيٌّ مِنْ وَضْؤِهِ فَعَمَلْتُ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا يُوحِي كَلَامَهُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْيَوْمِ فَقُلْتُ بِإِسْمِهِ نِي السُّكْبَرِ يَسْتَمْتُونَكَ قَالَ اللَّهُ بِمَنْيَكُمُ فِي الْكَلَامَةِ قَالَ نَحْنُ أَرْثَتُ.

٤١٤٩- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَذَا الْإِسْثَاوِ فِي حَدِيثِهِ  
وَحَبَّ مِنْ خَيْرٍ فَتَرْتَلَّى آتَةَ الْفَرِيقِ وَفِي حَدِيثِهِ  
الْبُشْرِ وَالْمُقْبِدِي فَتَرْتَلَّى آتَةَ الْفَرِيقِ وَالْبُشْرِ فِي

تھو لہو، رکت تو اسی پانی میں ہو گی جو آپ کے اعضائے شریہ سے و خوس میں لگا ہو اور اس حد بیٹ سے یہ بھی لگا کہ مرخص کی وصیت جانتا ہے۔  
بعض وقت اس کی عقل جاتی رہے بشرطیکہ وصیت حالت افتادہ اور پوش میں ہو۔ اچھی مختصراً



وَرَأَيْتُهُ أَخَذَ مِنْهُمْ قَوْلَ شُعْبَةَ بِلَاغٍ الْمُسْكِبِ

۴۱۵۰- عَنْ مَعْنَانَ بْنِ أَبِي مَالِخَةَ أَنَّ عُمَرَ  
بْنَ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَدْ كُنَّا سِوَى اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا بَعْضَ نَحْوِ قَالٍ  
إِنِّي لَأَذْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَعْمُ عَيْدِي مِنَ الْكَلْبَةِ  
مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي شَيْءٍ مَا رَأَيْتُهُ فِي الْكَلْبَةِ وَمَا أَفْطَلُ لِي  
فِي شَيْءٍ مَا أَفْطَلُ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ  
فِي صَدْرِي وَقَالَ (( يَا عُمَرُ أَلَا تَعْلَمُ أَنَّ  
الصَّلَاةَ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ الْاِنشَاءِ )) وَبَنِي  
إِنْ أَعْبَسَ أَفْضَلَ فِيهَا بِفَضِيلَةٍ يُقَضِّي بِهَا مَنْ نَفَرًا  
الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا نَفَرًا الْقُرْآنَ.

۴۱۵۱- عَنْ شُعْبَةَ كَلَّمَانَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا

۳۱۵۰- معناد بن ابی مالخہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے شبہ  
پر جامعہ کے دن تو ذکر کیا جناب رسول اللہ ﷺ کا اور ذکر کیا  
ابو بکر صدیقؓ کا پھر کہا میں اپنے بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہیں  
چھوڑتا جیسے کالہ کا مسئلہ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہیں  
پر چھار رسول اللہ ﷺ سے جیسے کالہ کا پر چھار آپ نے بھی ایسی  
کتنی کسی بات میں نہیں کی مجھ سے جیسے کالہ میں کی یہاں تک کہ  
اپنی اگلی مبارک میرے سینے میں کوچی اور فرمایا اسے عمرؓ تجھ کو بس  
نہیں ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم میں اتری سورۃ نساء کے اخیر  
میں پھر کہا حضرت عمرؓ نے اگر میں جیوں گا تو کالہ کے باب میں ایسا  
حکم (صاف صاف) دوں گا کہ اس کے موافق ہر شخص فیصلہ  
کرے جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

۳۱۵۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

(۳۱۵۰) حضرت عمرؓ نے کالہ کے فیصلہ میں دیر کی اس لیے کہ انہوں نے خوب غور نہ کیا ہو گا اور ان کی رائے جب تک قائم نہ ہوتی ہوگی  
اور رسول اللہؐ نے ان سے سختی کی تاکہ وہ مجروح نہ کر لیں اس پر جو وارد ہے نفس میں اور استنباط اور غور اور فکر چھوڑ دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا لعلہم الفہم یسبطلوہ منہم تو استنباط و اجتہاد ضروری میں ہے کہ کیونکہ خصوصاً صریح بہت قلیل ہیں اور اگر استنباط چھوڑ دیا جائے تو  
بہت سے واقعات میں فیصلہ و شمار ہو گا پ کالہ کے اختلاف میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے اکثر کے نزدیک وہ نکال سے نکالا گیا ہے جس کے  
متنی ایک کلمہ سے ہیں پڑھنا مثلاً چاہنا وہ کالہ ہے کیونکہ نسب کے خط سے ایک طرف پڑ گیا ہے اور بعضوں نے کہا نکال کے متنی گھرنے کے  
ہیں اور اسی سے ہے انکس جو سر کو گھمرتی ہے اور بعض نے کہا اکل اللہ سے نکلا ہے جب وہ شے دور ہو۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کالہ  
سے آیت میں کیا سر کو ہے کیا قول پر ایک یہ ہے کہ کالہ سے سر و روافض ہے جب میت کی اولاد نہ ہو نہ والد ہو۔ دوسرے یہ کہ کالہ اس میت  
کا نام ہے جس کا نہ والد ہو نہ والدہ خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت۔ تیسرے یہ کہ کالہ ان دونوں کو کہتے ہیں جن میں نہ والد ہو نہ والدہ۔ چوتھی یہ کہ  
کالہ اس مال موروث کو کہتے ہیں۔ شیعہ کہتے ہیں کہ کالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو اگرچہ اس کا باپ یا دادا ہو تو وہ بھائی کو میراث دلاتے ہیں  
باپ کے ساتھ کا نفسی عیاض نے کہا وہ یہ متحمل ہے ابن عباسؓ سے لیکن یہ روایت باطل ہے کچھ نہیں سمجھو یہ ہے جو جماعت علماء نے کہا اور  
بعض علماء نے اہل نقل کیا ہے اس پر کہ کالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ اگر دونوں میں دادا بھی ہو تو وہ کالہ ہو گئے یا نہیں اس میں  
اختلاف ہے اور پ دونوں کی بیٹی ہو تو وہ کالہ ہو گئے جمہور علماء کے نزدیک کیونکہ بھائی بہن کے ساتھ وارث ہوتے ہیں اور ابن عباسؓ کے  
زادیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیس لہ ولد ولہ احب اور یہی کہ ہے دادا کا اور شیوں نے کہا  
بیٹی ہونے سے وارث کالہ نہ ہو گئے کیونکہ ان کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہیں ملتا اور سب مالی بیٹی کا ہے۔ (نوری مختصر)

الْإِنْسَانُ نَجُورٌ.

بَابُ أَحْجَرِ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ

٤١٥٢- عَنِ الْهَرَاءِ قَالَ أَجْرُ الْإِثْمِ الْكَبِيرِ مِنَ الْقُرْآنِ يَسْتَفْتِيكَ قُلُوبُ اللَّهِ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلْبَةِ.

١٦٥٣- عَنْ الْأَمْرِ بْنِ عَلِيٍّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا  
أَنْزَلَتْ آيَةُ الْكَلْبَةِ وَأَخْبَرُ سُورَةَ أَنْزَلْتُ بَرَاءَةَ

١٥٤- عَنْ الْبُرْكَاءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ ثَمَانَةُ سُورَاتٍ ثَلَاثَةٌ وَأَلْفٌ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَامَةِ.

٤١٥٥- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَمَرَ بِشَيْءٍ عَدُوٍّ لَهُ، فَلْيُؤْمَرْ بِهِ، فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ بِهِ حَقٌّ.

٤١٥٦- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ أَجَبْتُ أَيْدِيَ أَنْبِيَائِ  
سَلَفِي بِكَ.

بَابُ مَنْ قَرَأَ مَا لَا فَلَورُثِهِ

٤١٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي الْمَرْحَلَ الْمَيْتَ عَلَيْهِ الذِّمَّةُ فَيَسْأَلُ « هَلْ تَرَكَا لِإِيْتِمٍ مِنْ قَضَاةٍ » فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ « صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ » فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْقَبْرَ قَالَ « أَلَا أَوْتِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَلَّى وَعَلَيْهِ ذِمَّةٌ لَعَلِّي قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَلَدَيْهِ ».

باب: بلحاظ نزول آیت کمالہ سب سے آخر میں اترنے کا بیان

۳۱۵۲۔ براہین غائبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اخیر آیت جو اتاری ہے یسئفونک قال اللہ بفضیک فی الکلالۃ۔

۴۱۵۳- برہہ بن عازبؓ کہتے تھے اخیر آیت جو اتري کلامہ کی آیت ہے اور افخر سورت جو اتري سورہ ابرات ہے۔

۱۵۴-۳- براہِ ابنِ عازبؓ سے روایت ہے اخیرِ سورت جو پوری تھی سورۃ توبہ سے اور اخیرِ آیت جو لڑائی کا اعلان کی آیت ہے۔

۱۵۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۱۵۶- برادر رضی اللہ عنہ نے کہا اخیر آیت جو اتري يستفونك

باب: جومال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے

۳۱۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرض دار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے قتال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہیں چھوڑا ہے تو نرا زچہ جتنے لوہ نہیں تو لوگوں سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر غمناز نہ کرو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ پر ہل کو آپ نے فرمایا میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خدا ان کی جانوں سے (یعنی انہی کی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے۔) اب جو کوئی قرضدار مرے تو قرض کا دار اگر تاج میرے ذمہ ہے اور جو نبی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارث کا ہے۔

(ع ۳۱۵) نوئی نے کہا آپ قرضہ فرماں اس لیے غلام نہ چاہتے تاکہ اور لوگ جو زندہ ہیں ان کو اربابہ اور وہ قرض کی ہانگی میں کو شش کریں کیونکہ ہر گناہیں اور رسول اللہؐ ان پر نفاذ نہ چاہیں۔ اور یہ اہل اسلام میں قضاہب حضرت کے پاس اعتقاد نہ تھا کہ لوگوں کا قرض اپنے پاس سے ادا کرتے۔ یہ حدیث بھی حضرت کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ سوا اہلی کے اور کسی مباحی جرأت نہیں ہے کہ لوگوں کا قرض اپنے سے ادا کرے اور اہل ان کے وارثوں کو دے۔ بعضوں نے کہا کہ رسول اللہؐ قرض مسلمانوں کے مال میں سے دیتے۔ اور صح

۳۱۵۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۱۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی ہان ہے زمین پر کوئی ایسا مومن نہیں جس کے ساتھ سب سے زیادہ میں قریب نہ ہوں تو جو کوئی تم میں سے قرض یا ہال بچے چھوڑ جائے میں اس کا مددگار ہوں (یعنی اس کا قرض یاد کرنا اس کے ہال بچوں کی پردوش میرے ذمہ ہے) اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارث کا ہے جو کوئی ہو۔

۳۱۶۰- امام بن مہبہ سے روایت ہے وہ یہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہؓ نے رسول اللہؐ سے اور بیان کیں کی حدیثیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہؐ نے میں نزدیک زیادہ ہوں ان مومنوں کے ثواب ان کی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موجب (اس آیت النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم) پھر جو تم میں سے قرض یا ہال بچے چھوڑ جائے مجھ کو بلاؤ میں ان کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے عصب کے لیے ہے جو کوئی ہو۔

۳۱۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے (قرض یا ہال بچے) وہ ہماری طرف ہے۔

۳۱۶۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۵۸- عَنْ الرَّفْعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثُ.

۴۱۵۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زُرَّادٌ عَنْ أَبِي الزَّوَادِ عَنْ الْفَارِجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلَيَّ الْآرْضُ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَلْيُكِّمُ مَا تَوَلَّا ذُنْبًا أَوْ ضَاعًا فَلَا مَوَالَةَ وَأَكْبَحُ تَوَلَّا مَا لِيَ بِلِي الْقَصَصَةِ مِنْ كَانَ )).

۴۱۶۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَكِّيٍّ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيُكِّمُ مَا تَوَلَّا ذُنْبًا أَوْ حَبِطَةً فَادْخُلُونِي فَلَا وَثِيلَ وَأَكْبَحُ مَا تَوَلَّا مَا لَا فَلَئِنْ لَوْ رُبَّعَ غَضَبُهُ مِنْ كَانَ )).

۴۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَالَ (( مَنْ تَوَلَّا مَا لَا فَلْيُورَثْهُ وَمَنْ تَوَلَّا كَلًّا فَلْيَتَّكِلْ )).

۴۱۶۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَ عَنْ (( وَمَنْ تَوَلَّا كَلًّا وَلْيَتَّكِلْ )).



جو بعضوں نے کہا خاص اپنے مال میں سے اور بعضوں نے کہا یہ فعل آپ پر واجب تھا بعضوں نے کہا آپ کو ہمارے لئے ہے۔ اور ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے کہ جو کوئی قرضہ دے اس کا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جائے یا نہیں۔ (خود ہی مختصر)

## کِتَابُ الْهَبَاتِ ہبہ اور صدقہ کے مسائل

باب : جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اس سے وہی چیز  
مِن تَصَدَّقَ عَلَيْهِ

۴۱۶۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ خَلَّتْ عَلَى فَرَسٍ عَنِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَقُلْتُ أَنَّهُ بَاقِعُهُ بِرُحْمِي فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ (( لَا تَنْبَغُ وَلَا تَعُدُّ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَقَبَةَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَغُودُ فِي قَتِيلِهِ )) .

۴۱۶۴- عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ (( لَا تَنْبَغُ وَإِنْ أَطْعَمَهُ بِيَرْتِهِ )) .

۴۱۶۵- عَنْ عُمَرَ وَصَاحِبِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ خَلَّتْ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَحَّدَهُ جُنْدٌ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيلَ لِمَالِ فَارَزَادَ أَنُ يَشْتَرِيهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ (( لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَطْعَمَهُ بِيَرْتِهِ )) فَإِنَّ مَثَلَ الْعَقَبَةِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَغُودُ فِي قَتِيلِهِ .

۴۱۶۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ

(۴۱۶۳) ۛ لوئی نے کہا یہ نمی ہوگی ہے نہ کہ تحریک اور صدقہ میں لاہار سے نہیں بلکہ اگر اپنی لاہار کو چھ کرے تو جرم کر سکتا ہے۔

۴۱۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ تَبَاغَ  
فَارَكَهُ أَنْ يَتْبَاعَهُ فَمَسَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالَ (( لَا تَبْعُهُ وَلَا تَعُدَّ فِي صَدَقَتِكَ ))۔

۴۱۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ مِثْلًا۔

۴۱۶۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى  
فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَآهُ تَبَاغَ فَارَكَهُ أَنْ  
يَتْبَعَهَا فَمَسَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ (( لَا تَعُدَّ فِي صَدَقَتِكَ بِمَا عُمَرُ ))۔

بَابُ تَحْرِيمِ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ

۴۱۷۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنِ الْفِي  
يُوجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ بَقِيَّةٌ ثُمَّ  
يَعُودُ فِي قَيْبِهِ فَيَأْكُلُهُ ))۔

۴۱۷۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ  
يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۴۱۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ  
مُحَمَّدَ بْنَ قَاطِمَةَ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ۔

۴۱۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( إِنَّمَا مَثَلُ  
الَّذِي يَصَّدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ  
كَمَثَلِ الْكَلْبِ بَقِيَّةٌ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْبَهُ ))۔

۴۱۷۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( الْعَقَابَةُ

۴۱۶۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے  
ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ گھوڑا ایک رہا تھا۔  
انھوں نے اس کو خریدنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے  
فرمایا مست خرید اس کو اور مت لوٹا اپنے صدقہ کو۔

۴۱۶۸- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۴۱۶۹- وہی جو گزر اس میں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے مت لوٹ  
اپنے صدقے میں اے عمر رضی اللہ عنہ۔

باب: صدقہ دے کر لوٹنا حرام ہے

۴۱۷۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس کی جو لوٹتا  
ہے اپنے صدقہ کو مثال کتے کی ہے کہ کتے کے بھر جاتا ہے اس کے  
کھانے کو۔

۴۱۷۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۷۲- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

۴۱۷۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے  
مثال اس شخص کی جو صدقہ دے پھر اس کو لوٹتا ہے کتے کی سی ہے  
جو کتے کرتا ہے پھر کتے کو کھاتا ہے۔

۴۱۷۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب  
رسول اللہ نے فرمایا یہ میں لوٹنے والا مثال اس کے ہے جو کتے کو

فی حنیۃ کائناتہ فی قتیۃ۔

کے پھر کھانے جانے اس کو۔

۴۱۷۵- عَنْ قَدَادَةَ بَعَثَ الْإِسْمَاعِيلُ

۴۱۷۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

۴۱۷۶- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «الْعَالَمَةُ

اللہ ﷻ نے فرمایا ہے کہ لوگوں نے والا مثل کتے کے ہے جو کتے

فی حنیۃ کائناتہ یقیء ثُمَّ يَفْجَرُ فِي قَتِيۃ۔

کے پھر اپنی تے کو کھانے جاتا ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَفْضِيلِ نَفْضِ الْأَوْلَادِ

باب: بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو

فی الہنیۃ

زیادہ دینا مکروہ ہے

۴۱۷۷- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۴۱۷۷- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو ان کے باب بشیر رسول

أَبِي بَرٍّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي تَحَلَّيْتُ هَبِي

اللہ ﷻ کے پاس لے کر آئے اور کہا میں نے اپنے اس لڑکے کو

هَذَا عَلَمًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ایک غلام بہہ کیا ہے۔ آپ نے پوچھا تو نے اپنے لڑکوں کو بھی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَكُلْ وَلَدَكَ تَحْلَةً بِفُلٍ هَذَا»

ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو

فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «فَارْجِعْ»۔

اس سے بھی پھیر لے۔

۴۱۷۸- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ أَبِي

۴۱۷۸- نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے

أَبِي بَرٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کر نبی اکرم کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو یہ غلام

إِنِّي تَحَلَّيْتُ هَبِي هَذَا عَلَمًا فَقَالَ «أَكُلْ بَيْتَكَ

تخفہ میں دیا ہے۔ نبی اکرم نے پوچھا کیا سب بیٹوں کو تو نے تخفہ دیا؟

تَحَلَّيْتُ» قَالَ لَا قَالَ «فَارْجِعْ»۔

انہوں نے کہا نہیں۔ تو نبی اکرم نے فرمایا اس سے واپس لے لو۔

۴۱۷۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بَعَثَ الْإِسْمَاعِيلُ أَمَّا يُوسُفُ

۴۱۷۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَنَعْتَمَرُ فَهَبِي خَدَوَهُمَا أَكُلْ بَيْتَكَ وَهَبِي خَدَيْتَهُ

الْبَيْتُ وَأَمَّا عَيْشَةُ «أَكُلْ وَلَدَكَ» وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ بَشِيرًا جَاءَهُ بِالنُّعْمَانِ

۴۱۸۰- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۱۸۰- نعمان بن بشیر کے باپ نے ان کو ایک غلام دیا تھا۔ رسول

(۴۱۷۷) اس حدیث سے یہ لگا کہ اپنی اولاد کو صدق دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ خود ہی نے کہا اس حدیث

سے یہ لگا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابری کرنا چاہیے اور لڑکوں کی دونوں برابر ہیں۔ اور بعضوں نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہیں اور لڑکی کا

ایک۔ اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو اس میں شاقی اور بالک اور اب حلیہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور یہ صحیح ہے اور

حلال اور حرام اور حلال اور حرام اور حلال کے نزدیک حرام ہے اور یہ باطل ہے۔

قَالَ وَقَدْ أُعْطِيَهِ أَبُوهُ عَلَامَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا هَذَا الْعَلَامُ )) قَالَ أُعْطِيَانِي أَبِي قَالَ (( فَكُلُّ إِخْوَتِهِ أُعْطِيَتْهُ كَمَا أُعْطِيَتْ هَذِهِ )) قَالَ لَا قَالَ (( فَرَدَّةٌ ))

۴۱۸۱- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلِيُّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَيَّ صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَكِيدِكَ كُلُّهُمْ )) قَالَ لَا قَالَ (( أَفَوَا اللَّهُ وَاعْبُدُوا فِي أَوْثَانِهِمْ )) فَارْجِعْ أَبِي فَرَدَّةً بَلْكَ الصَّدَقَةَ

۴۱۸۲- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بِبَعْضِ التَّوْبِيخِ مِنْ مَالِهِ لِأَبِيهَا فَاتَّقَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ يَدَّ لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَا وَهَبْتَ لِأَبِي فَأَخَذَ أَبِي يَدَيَّ وَأَنَا يُؤْمِنُ عَلَامَةً فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ أُعْجِبَتْهُ أَنْ أُشْهَدَكَ عَلَى أَبِي الْقَبْرِ وَهَبْتَ لِأَبِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( يَا بَشِيرُ أَلَا تَشْهَدُنِي إِذَا لَبَّيْتُ لَا أُشْهَدُ عَلَى جُورٍ ))

۴۱۸۳- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( أَلَا تَبْنُونَ سِوَاةَ )) قَالَ نَعَمْ قَالَ (( فَكُلُّهُمْ أُعْطِيَتْ مِثْلُ

اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا غلام ہے؟ انھوں نے کہا میرے باپ نے مجھ کو دیا ہے۔ آپ نے ان کے باپ سے کہا کیا تو نے نعمان کے سب بھائیوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا نعمان کو دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس سے بھی بچھڑے۔

۴۱۸۱- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ نے کچھ مال اپنا مجھے بہہ کیا۔ میری ماں عمرو بنت رواحہ بولی میں جب خوش ہوں گی تو اس پر گواہ کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ سے ڈرو اور انصاف کرو اپنی اولاد میں۔ پھر میرے باپ نے وہ بہہ بچھڑ لیا۔

۴۱۸۲- نعمان بن بشیر سے روایت ہے ان کی ماں بنت رواحہ نے ان کے باپ سے سوال کیا کہ اپنے مال میں سے کچھ بہہ کر دیں ان کے بیٹے کو (یعنی نعمان کو) لیکن بشیر نے ایک سال تک ٹالا۔ پھر وہ مستعد ہوئے بہہ کرنے کو تو ان کی ماں بولی میں راضی نہیں ہو گئی جب تک تم گواہ نہ کرو دو جناب رسول اللہ کو اس بہہ پر۔ تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں ان دونوں لڑکا تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی ماں بنت رواحہ نے یہ چاہا ہے کہ آپ گواہ ہو جائیں اس بہہ پر جو میں نے اس لڑکے کو کیا ہے آپ نے فرمایا اے بشیر! کیا سو اس کے اور بھی حیرے لڑکے ہیں؟ بشیر نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انکو بھی تو نے ایسا ہی بہہ کیا ہے بشیر نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر مجھے گواہ مت کر کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

۴۱۸۳- حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اور بھی حیرے بیٹے ہیں؟ بشیر نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اور بیٹوں کو بھی تو نے ایسا ہی دیا ہے بشیر نے کہا نہیں

هَذَا « قَالَ لَا قَاتَ » (فَلَا أَشْهَدُ عَلَى خَوْفٍ) .

۴۱۸۴- عَنْ الشَّعْبَانِ بْنِ نَجِيحٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَابُوا لَا تُشْهِدُونِي عَلَى خَوْفٍ .

۴۱۸۵- عَنْ الشَّعْبَانِ بْنِ نَجِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي نَحْبِيلِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ تَحَلَّيْتُ الشُّعْبَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي فَقَالَ « أَكُلْتَ نَبِيكَ قَدْ تَحَلَّيْتَ مِنْهُ مَا تَحَلَّيْتَ الشُّعْبَانِ » قَالَ لَا قَالَ « فَأَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي » ثُمَّ قَالَ « أَلَيْسَ لَكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ هِيَ الْيَوْمَ سَوَاءً » قَالَ بَلَى قَالَ « فَلَا بَأْسَ » .

۴۱۸۶- عَنْ الشَّعْبَانِ بْنِ نَجِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَحَلَّيْتُ أَبِي نَحْلًا ثُمَّ لَقِيَ بِي أَبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ « أَكُلْتَ وَلَوْلَا أَطْعَمْتُهُ » هَذَا قَالَ لَا قَالَ « أَلَيْسَ فَرِيدٌ مِنْهُمْ أَبُو بَنِي مَا فَرِيدٌ مِنْ فَا » قَالَ بَلَى قَالَ « فَرِيدٌ لَا أَشْهَدُ » قَالَ بَرُّ عَزَبٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّصًا فَقَالَ إِنَّا نَحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ « فَلَا بَأْسَ نَحْنُ أَمَّا لَكُمْ » .

۴۱۸۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَاتَلْتُ امْرَأَةً نَجِيحٍ فَخَلَّيْتُ إِلَيْهَا فَلَمَسْتُ وَأَشْهَدُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَتَحَلَّيْتُ إِلَيْهَا عَلَيَّ وَقَاتَلْتُ أَشْهَدُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ « اللَّهُ بِأَخْوَفَ » قَالَ نَعَمْ قَالَ « أَفَلَا تَكُلِّمُهَا أَطْعَمْتَ مِنْهُ مَا

آپ نے فرمایا تو میری گواہ نہیں ہوتا علم پر۔

۳۱۸۳- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے باپ سے مت گواہ کر مجھ کو علم پر۔

۳۱۸۵- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے باپ مجھ کو اٹھا کر لے گئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کو گواہی ہے کہ میں نے نعمان کو فلاں فلاں چیز اپنے مال میں سے ہیرے کی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے جیسے نعمان کو دیا ہے؟ میرے باپ نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو میرے گواہ نہ کرو اور کسی کو کرنے۔ بعد اس کے فرمایا کیا تو خوش ہے اس سے کہ سب برابر ہوں میرے ساتھ شکی کرنے میں؟ میرا باپ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو میرا ایسا مت کر (یعنی ایک کو دے ایک کو نہ دے)۔

۳۱۸۶- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے باپ نے مجھ کو کچھ ہیرے کہا میرا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گیا آپ کو گواہ بنانے کیلئے آپ نے مجھ سے کہا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ میرا باپ بولا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتا کہ میرے سب لڑکے یک ہوں جیسے اس لڑکے کو چاہتا ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا میں نہیں گواہ ہوتا ان عورتوں نے کہا میں نے یہ حدیث محمدؐ سے بیان کی انھوں نے کہا مجھ سے نعمان نے یہ بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برابر کی کر اپنی بولا کو دینے میں۔

۳۱۸۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بشیرؓ کی عورت نے اپنے غلام سے کہا یہ غلام میرے بیٹے کو ہیرے اور گواہ کر دے اس پر جناب رسول اللہ ﷺ کو۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہیرے کروں اور آپ کو گواہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا اس کے اور بھی بھائی ہیں؟ اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا تو



نے ان سب کو سب دیا ہے جو اس کو دیا؟ وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا  
پھر تو یہ درست نہیں اور میں تو کوہِ نہیں ہوں مگر حق پر۔

باب: عمرؓ کی کابیاں

۳۱۸۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمرؓ کی کسی کے لیے اور اس  
کے وارثوں کے لیے (یعنی یوں کہے کہ یہ عمرؓ نے تجھے عمرِ بحر  
کو دیا پھر حیرے بعد حیرے وارثوں کی) تو وہ اسی کا ہو جائے گا جس کو  
عمرؓ دیا گیا (یعنی سمرلہ کا) اور دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا۔  
اس لیے کہ اس نے دیا اس طرح جس میں ترکہ ہو گیا (یعنی  
وارثوں کا حق ہو گیا)۔

أَعْطَيْتُهُ قَالَ لَا قَالَ (( فَلَيْسَ بِمُتْلَعٍ هَذَا  
وَأَنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ ))

بَابُ الْعُمَرَى (۱)

۴۱۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( أَمَّا زَجَلُ أُخْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَتَغْيِبِهِ فَيَاثُهَا  
يَلْقَاهُ أُعْطِيَهَا كَمَا تَرَجُّعُ إِلَى الَّذِي أُعْطِيَهَا يَأْتُهُ  
أُعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ ))

۳۱۸۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
انہوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے  
تھے جو کوئی عمرؓ کی کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے  
تو اس نے اپنا حق کوہ دیا اب وہ سمرلہ کا ہو گا اور اس کے وارثوں کا

۴۱۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مِنْ أُخْمَرَ وَزَجَلًا عُمَرَى لَهُ  
وَتَغْيِبِهِ فَلَمَّا قُطِعَ قَوْلُهُ حَقُّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أُخْمِرَ

(۱) ۱۔ کوئی نے کہا عمرؓ کہتے ہیں یوں کہتے کہ یہ عمرؓ نے تجھے عمرِ بحر کے لیے دیا اور کسی کے لیے یا جب تک تو جتا یا باقی رہے۔  
ہمارے اصحاب نے کہا کہ عمرؓ کی تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ یوں کہے کہ میں نے یہ عمرؓ تجھے عمرِ بحر کے لیے دیا پھر جب تو مر جائے تو وہ  
حیرے وارثوں یا پس انداز کا ہے یہ عمرؓ تو اختلاف کیجے اور حملہ ہے کہ اس صورت میں موبہ لڑی وراثت کے بعد وہ عمرؓ کے  
وارثوں کا ہو گا اگر وراثت نہ ہو تویت انہاں میں داخل ہو گا پھر عمرؓ کرنے والے کو پھر نہ لے گا دوسرے یہ کہ یوں کہے کہ میں نے تجھے عمرِ بحر کے  
لیے دیا پس صرف اسی قدر اور کچھ نہ کہ اس میں شافی کے دو قول ہیں سب سے یہ کہ یہ عمرؓ کا حکم بھی دل کا سنا ہے اور دوسرا قول  
یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ شافی کا قول قدیم ہے کہ وہ عمرؓ حیات اس کے بقصد میں رہے گا اور بعد اس  
کی وراثت کے عمرؓ کرنے والے کو مل جائے گا اگر وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو ملے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ قول قدیم یہ ہے کہ وہ عمارت کی  
حمل ہو گا جب چاہے عمرؓ دینے والا اس کو پھر لے کر وہ مر جائے تو یہ حق اس کے وارثوں کو حاصل ہو گا حیرے یہ کہ یوں کہے کہ یہ عمرؓ  
نے تجھے عمرِ بحر کے لیے دیا جب تو مر جائے تو عمرؓ میرے وارثوں کا اس کی صحت میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک باطل ہے اور راجح  
یہ ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی دل کا سنا ہے اور لکھنؤ کی امامت سے مجھ میں اور شرطہ قاعدہ فلوین اور جس کو عمرؓ دیا وہ اس عمرؓ  
کا مالک ہو گا اور نام ائمہ کے نزدیک عمرؓ مطلق صحیح ہے اور سورت صحیح نہیں اور امام مالک کے نزدیک سب صورتوں میں عمرؓ سے شفقت  
الفاظ نے سمرلہ کو حاصل ہو گا اور تک عمرؓ کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک عمرؓ صحیح ہے اور ان کا کہہ دیا  
ہے جو شافی کا ہے اور یحییٰ قول ہے تو یہ اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ کا۔ اجماع فقہ۔

جیسا کہ روایت میں ہے جو کوئی عمری کرے تو وہ معمر لے گا ہے اور اس کے وارثوں کا۔

۳۱۹۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمری دے دوسرے کو اس کی زندگی تک اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو اور یوں کہے یہ میں نے سچے دیا اور حیرے بعد حیرے وارثوں کو جب تک ان میں سے کوئی باقی رہے تو وہ اسی کا ہو گا جس کو عمری دیا جائے اور عمری دینے والے کو نہ ملے گا۔ اس لیے کہ اس نے اس طرح دیا جس میں میراث ہوگی۔

۳۱۹۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ عمری جس کو جائز رکھا جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ ہے کہ عمری دینے والا یوں کہے کہ یہ حیرا ہے اور حیرے وارثوں کا ہے اور جو یوں کہے یہ حیرا ہے جب تک تو سچے تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمری دینے والے کے پاس چلا جائے گا۔ معمر نے کہا ہر ایسی عمری تو سچے تھے۔

۳۱۹۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا جو کوئی عمری دے ایک شخص کو اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو تو قلعی معمر لے کی ملک ہو جاتا ہے۔ اب کوئی شرط یا استثناء عمری دینے والے کا جائز نہ ہوگا۔ ابو سلمہ نے کہا اس لیے کہ اس نے وہ عطایا جس میں میراث ہو گئی اور میراث نے اس کی شرط کو کاٹ دیا۔

۳۱۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری اسی کو ملے گا جس کو دیا جائے۔

۳۱۹۴- اس سند سے بھی نہ کو رہا لاحد یث مروی ہے۔

۳۱۹۵- اس سند سے جابر نے اس کو مر فوعا بیان کیا۔

۳۱۹۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رو کے رہو اپنے ماں کو اور مت بگاڑو ان کو کیونکہ

وَلَقَبِهِ غَيْرُ أَنْ يَحْتَمِلَ قَالَ لِي أَبُو حَنِظَةَ إِيْمَا رَجُلٍ أَغْمَرَ غَمْرِي فَبَيَّ لَهُ وَلَقَبِهِ ۝

۴۱۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّضْرِيُّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( إِيْمَا رَجُلٍ أَغْمَرَ رَجُلًا غَمْرِي لَهُ وَلَقَبُهُ )) فَقَالَ (( فَذَنْ أَغْطِيَتْكَ وَعَقَبَتْ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَخَذَ فَبَيَّهَا لِمَنْ أَغْطِيَهَا وَإِنَّمَا لَا تَرْجِعْ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَغْطَى عَطَاءً وَقَفَّتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ )) ۝

۴۱۹۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِيْمَا الْغَمْرِي أَنِّي أَسَازَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلَقَبُكَ فَمَاذَا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عَشْتُ فَبَيَّهَا تَرْجِعْ إِلَى صَاحِبِهَا قَالَ مُعَمَّرٌ وَكَانَ الرَّعْرِيُّ يُقْبِي بِهِ ۝

۴۱۹۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ أَغْمَرَ غَمْرِي لَهُ وَلَقَبِهِ فَبَيَّ لَهُ بَقْلَةً لَا يَحْوُرُ لِلْغَمْرِي فِيهَا شَرْطٌ وَلَا ثَمَنٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ يَا لَئِمَّا أَغْطَى عَطَاءً وَقَفَّتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ فَقَطَعْتَ الْمَوَارِثَ شَرْطًا ۝

۴۱۹۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( الْغَمْرِي لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ )) ۝

۴۱۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِبَيْتِهِ ۝

۴۱۹۵- عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ۝

۴۱۹۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَمْسِكُوا غَلِيظَكُمْ أَمْوَالَكُمْ )) ۝

جو کوئی عمری دے وہ اسی کا ہوگا جس کو دیا جائے زندہ ہو یا مرد اور اس کے وارثوں کے لیے۔

۴۱۹۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا اس میں اضافہ زیادہ ہے کہ انصار عمری کرنے لگے مہاجرین کے لیے جب رسول اللہ نے فرمایا روکے رہو اپنے لوگوں کو۔

۴۱۹۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے مدینہ میں اپنے بیٹے کو ایک باغ دیا عمری کے طور پر پھر وہ بیٹا مر گیا۔ اس کے بعد عورت مرئی اور اولاد چھوڑی اور بھائی تو عورت کی اولاد نے کہا باغ پھر ہماری طرف آگیا اور لڑکے کے بیٹے نے کہا باغ ہمارے باپ کا تھا اس کی زندگی اور موت میں۔ پھر دونوں نے جھگڑا کیا طارق کے پاس جو موٹی تھے عثمان بن عفان کے انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جاہز نے اسی کو اسی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہ عمری اسی کا ہے جس کو دیا جائے۔ پھر یہ حکم کیا طارق نے۔ بعد اس کے عبدالملک بن مروان کو لکھا اور یہ بھی لکھا کہ جاہز نے اسی کو اسی دی ہے۔ عبدالملک نے کہا جاہز سچ کہتے ہیں۔ پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا اور وہ باغ آج تک اس کے لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

۴۱۹۹- سلیمان بن یسار سے روایت ہے طارق نے قبیلہ کیا عمری کا معرکہ کے وارث کے لیے بوجہ حدیث جابر کے جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔

۴۲۰۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا عمری جائز ہے۔

۴۲۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری میراث ہے اس کی جس کو عمری دیا گیا ہو۔

۴۲۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

وَمَا تَقْبِلُونَهَا فَإِنَّهُ مِنَ الْغَنَمِ غَنَمِي فَهِيَ لِلَّذِي أُعْطِيَهَا حَيًّا وَتَمَتًّا وَتَقْبِيهِ»۔

۴۱۹۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَنِيمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي الْوَيْثِ مِنَ الزَّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ لِلْأَنْصَارِ الْمُعِيرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ))۔

۴۱۹۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمْرَتْ امْرَأَةً بِالْمَدِينَةِ خَالِطًا لَهَا إِنَّمَا لَهَا ثُمَّ تَوَفَّيْتُ وَتَوَفَّيْتُ نَعْلَانِ وَتَوَسَّخْتُ وَتَلَدَا وَلَهُ بِعَوْنِ بَنُو الْمُعْتَمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْتَمِرَةِ رَخَعَ الْخَالِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْتَمِرِ بَلْ كَانَ إِلَيْنَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَأَعْتَصَمُوا إِلَيَّ طَارِقٌ مَوْلَى عُثْمَانَ فَذَعَا جَابِرًا فَتَنَاهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُعْمَرِي لِصَاحِبِهَا فَفَضَى بِذَلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ فَأَعْبَرَهُ ذَلِكَ وَأَعْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَنْضَى ذَلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْخَالِطُ لِنَبِيِّ الْمُعْتَمِرِ حَتَّى الْيَوْمِ

۴۱۹۹- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا فَضَى بِالْمُعْمَرِي لِمَوْلَاهُ يَقُولُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۲۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمُعْمَرِي جَائِزَةٌ))۔

۴۲۰۱- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الْمُعْمَرِي مِيرَاثٌ لِأَهْلِيهَا))۔

۴۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْغَزَى جَائِزَةٌ )) .  
 ۴۲۰۳- عَنْ قَتَادَةَ بَهْلاً لِبِإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَانَ  
 (( مِيرَاثٌ لِلْغُلَيْيَا )) لَوْ قَاتَلَ (( جَائِزَةٌ )) .  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے۔  
 ۴۲۵۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔



## کِتَابُ الْوَصِيَّةِ

### وصیت کا بیان

۴۶۰۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ بَيْتٌ لِكُنَيْنٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ ))۔  
 ۴۶۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ )) وَكَانَ يَقُولُ (( يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ ))۔

۴۶۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِوَجْهِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالُوا حَتَمًا (( لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ )) إِلَّا فِي حَدِيثِ الْيَوْمِ فَإِنَّهُ قَالَ (( يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ )) كَرَوَاهُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ۔  
 ۴۶۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ بَيْتٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ )) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَرْتُ عَلَى كُبَّةٍ مَثَلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ بِنَا وَجَلَدِي وَحَبِيصِي۔

۴۶۰۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ بَيْتٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ ))۔  
 ۴۶۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ بَيْتٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ ))۔  
 ۴۶۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ بَيْتٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ ))۔

۴۶۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ بَيْتٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ ))۔  
 ۴۶۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ بَيْتٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ ))۔

۴۲۰۸- عَنْ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْنُو اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ الْخَطَرِ

### بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْفُلْتِ

### باب: ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں

۴۲۰۹- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَافَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِ خُجَّةِ الْوَفَاعِ مِنْ وَصِيٍّ أَسْتَفِثْتُ مِنْهُ عَلَى أَنْتُمْ فَلَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَلْفِي مَا تَرَى مِنْ فَوَاحٍ وَأَنَا هُوَ مَالِي وَلَا تَرَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ لِي وَاحِدَةٌ فَأَتَصَدَّقُ بِطَلْقٍ سَأَلِي قَالَ (( لَا )) قَالَ فَلَقْتُ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ (( لَا الْفُلْتُ وَالْفُلْتُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَقَتَكَ أَغْنِيَا عَنْكَ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ غَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتُ تَلْفِي لَفَقَةً تَتَّبِعِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتُ بِهَا حَتَّى الْفَقْمَةُ تَجْعَلَهَا فِي بِي إِفْرَافِكَ )) قَالَ فَلَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْلَفُ نَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ

۴۲۰۹- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی جزد الوداع میں اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جیسا اور ہے آپ جانتے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے۔ کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اوحا مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا نہیں ایک تہائی خیرات کر اور ایک تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھرے۔ اور تو جو خرچ کرے گا خدا کی رضامندی کے لیے اس کا ثواب تجھے ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی جود کے منہ میں ڈالے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں پیچھے رہ جاؤں گا

نہ ہے اور بہتر ہے کہ لکھ کر اس پر گواہی کر دے اور جو میرا مال اس کو رہا کر چھوڑے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک بات لکھے بلکہ اہم امور۔۔۔ کا لکھنا کافی ہے۔

(۴۲۰۹) نوٹی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت میں بیٹی کی وصیت ہے اور مال جمع کرنا جائز ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ اگر وارث مال دار ہوں تو ایک تہائی مال کی وصیت کر لے اور جو محتاج ہوں تو تہائی سے بھی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور اعلان کیا ہے علماء نے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں چاہی نہ ہو کی عمر وارثوں کی املازت سے اور جس کے وارث نہیں ہیں اس کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ صحیح نہ ہو گی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک۔ اور ابو حنیفہؒ اور اعلیٰ شافعی اور احمدؒ کے نزدیک ایک روایت میں صحیح ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عزیز پر انسان کو کار زیادہ ثواب ہے اور غلوں کا ثواب نیت سے ہے جب خدا کی اطاعت کی میت ہے تو ہمارے میں بھی ثواب ہے جیسے کما عبادت کی طاقت کے لیے اور سوا عبادت کے لیے پیدا ہونے کے واسطے اور اپنی سے صحبت کرنا ہر دے بچنے کے لیے۔ یعنی کہ میں رہ جاؤں گا سدا سے کہ کہیں کہ میں نہ رہ جاؤں گا لکھ دیں سے ہجرت کر چکا ہوں اور صحابہؓ عمر کو چاہتے تھے کہ میں مر جاؤں۔ اس لیے کہ اس کو چھوڑا تھا خدا تعالیٰ کے واسطے کہ خفی معاشن نے کہا اس سے مطمئن ہو کہ ہجرت کا حکم ہم پر ہے کہ بھی باقی تھا اور بعضوں نے کہا یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو کہ سے گئے پہلے ہجرت کر چکے تھے لیکن جس نے بعد میں ہجرت کی اس نے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ آنحضرتؐ کا یہ فرمایا صحیح نکلا اور سعدؓ زعمو ہے یہاں تک کہ عراقیؒ نے کیا اور ایہادیؒ ہوا سعدؓ سے فائدہ ہو اسلموں کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا اللہ

اپنے اصحاب کے؟ آپ نے فرمایا اگر تو پیچھے رہے گا (یعنی زندہ رہے گا) پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو تو حیر اور جہیز سے گاور بلند ہو گا اور شاید تو زندہ رہے یہاں تک کہ فائدہ ہو تجھ سے بعض لوگوں کو اور نقصان ہو بعض لوگوں کو۔ یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر ان کو ان کی ایڑیوں پر لیکن چاہیچارہ سعد بن خولہ ہے۔ اس کے لیے رنج کیا رسول اللہ نے اس وجہ سے کہ وہ مر گیا کہ میں۔

۳۲۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۲۱۱- ترجمہ: وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں سعد بن خولہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہ ہے کہ انھوں نے براہ نامرنا اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی ہے۔

۳۲۱۲- محدث سے روایت ہے میں بنیاد ہوا تو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس کہا: بھیجا مجھے اجازت دیجئے اپنا مال ہائے کی جس کو چاہوں؟ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا: اوجھال ہائے کی اجازت دیجئے؟ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا: تہائی مال کی اجازت دیجئے؟ آپ چپ ہو رہے پھر اس کے بعد تہائی مال ہائے جائز ہوا۔

۳۲۱۳- ترجمہ: وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ پھر اس کے بعد تہائی مال ہائے جائز ہوا۔

(( إِنَّكَ لَنْ تَحْلِفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا نَهَيْي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ارْذَنْتَ بِهِ فِرَاجَةً وَرَفْعَةً وَتَحْلِفُ تَحْلِفُ حَتَّى يَنْفَعُ بَنَاقَتَهُمْ وَيُخْصِرَ بَنَاقَتَهُمْ أَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْصَحِي بِأَمْرِهِمْ وَتَنْهَيْهُمْ عَنْ نَهْيِهِمْ عَلَى أَهْلِهِمْ لَكِنَّ النَّبِيَّ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ )) قَالَ رَأَيْتُ لَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُؤْمَرَ بِمَكَّةَ.

۴۲۱۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۲۱۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ بِنَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ خَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ نِكَاحُهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاهُنَا مِنْهَا.

۴۲۱۲- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَحْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ ذَهَبِي أَنْفُسِي مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فَأَمَى قُلْتُ فَأَلْصَقْتُ فَأَمَى قُلْتُ فَأَلْصَقْتُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثَّلَاثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَالِيًّا.

۴۲۱۳- عَنْ مِسَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ حَالِيًّا.

حق کا فروں کو جو اس کے لئے اور قید ہو نہیں ان کی عورتیں اور لڑکیاں ہیں۔ قاضی مباحث نے کہا: ہاں اگر کہ میں مرتے تو اس کی ہجرت باطل نہ ہو گی بشرطیکہ ضرورت سے ہو۔ اور بعضوں نے کہا: باطل ہو جائے گی اور بعضوں نے کہا: ہجرت قاضی مباحث نے کہا: ہر فرض ہوئی تھی یہ دوا کی کا قول ہے حدیث نہیں ہے۔ حدیث میں نہیں کہ ہے کہ چاہیچارہ سعد بن خولہ ہے۔ گو یہ سعد بن ابی وقاص کا کلام ہے یا زہری کا یہ سعد بن خولہ ۱۱ شخص ہے جس نے ہجرت نہیں کی کہ سے اور وہاں میں مر گیا اور بخاری نے کہا کہ اس نے ہجرت کی تھی اور بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ پھر کہ میں آن کر مر گیا۔ ابن ہشام نے کہا کہ اس نے دوسری ہجرت حبشہ کی طرف کی تھی اور بدر میں موجود تھا پھر کہ میں مرا چھ اودوں میں ۱۰۱۰ء ہوا۔ اس میں۔ تو اس کی حاجی کا سبب یہی ہے کہ اس کی ہجرت گزائی اور جہاں سے ہجرت کی تھی وہیں مرا اگر کہ موت اس کے اختیار میں نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں سے ہجرت کی جائے پھر وہیں مرا خوب نہیں ہے اور اس سے ہجرت کے ثواب میں غلط پڑتا ہے۔

۳۲۱۳- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری عیادت کی رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے عرض کی کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کیا میں وصیت کروں آدمے مال کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں؟ میں نے عرض کیا تہائی کیلئے؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔

۳۲۱۵- سعدؓ کے بیٹوں بیٹوں نے کہا اپنے باپ سعدؓ بن ابی وقاص سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں مکہ شہر میں بیمار پڑی کے لیے۔ ورنہ لگے آپ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے؟ سعدؓ نے کہا مجھے ڈر ہے کہ میں مر جاؤں اس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی میں نے جیسے سعد بن خولہ مر گیا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا یا اللہ! اچھا کر دے سعد کو تمہیں ہر پھر سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کر دوں؟ (فقراء اور مساکین کے لیے)؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا نصف کی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی کی؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تہائی بہت ہے اور تو جو صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے ہاں بچوں پر وہ بھی صدقہ ہے اور جو میری بیٹی کو کھاتی ہے میرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں کو بھلائی سے اور عیش سے چھوڑ جائے (یعنی مالہ اور غنی) تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو چھوڑ جائے ان کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے اشارہ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے۔

۳۲۱۶- حضرت سعدؓ کے بیٹوں بیٹوں سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سعدؓ کہ میں بیمار ہوں تو تمہارا کرم ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ باقی وہی حدیث ہے جو اوپر گذری۔

۳۲۱۷- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۱۴- عَنْ مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلَاءُ بْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَوْصِي بِمَالِي كَلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْفُسْفُ قَالَ لَا قُلْتُ أَهْلُكُ قَالَ (( نَعَمْ وَاللَّيْلِ كَيْفَ ))۔

۴۲۱۵- عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُخَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى قَالَ (( مَا يُبْكِيكَ )) فَقَالَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِهَذَا رَضِيَ النَّبِيُّ مَا خَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الْتَمِسْ ائْتَمِرْ سَعْدًا )) اَللَّهُمَّ ائْتَمِرْ سَعْدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا يَرْتَفِي إِلَيْهِ أَقْوَامٌ بِمَالِي كَلِّهِ قَالَ (( لَا )) قَالَ فَبِالْفُسْفُ قَالَ لَا قَالَ فَالْفُسْفُ قَالَ (( لَا )) قَالَ فَالْفُسْفُ قَالَ (( اَلْتَمِسْ وَالْفُسْفُ كَيْفَ )) اَللَّهُمَّ ائْتَمِرْ سَعْدًا وَإِنْ لَقِيتَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةً وَإِنْ لَقِيتَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةً وَإِنْ مَا تَأْكُلُ ائْتَمِرْ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةً وَإِنْ أَنْ تَدْعَ ائْتَمِرْ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٍ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ يَتَكَلَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بَيِّنٌ۔

۴۲۱۶- عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرَّحَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَاتَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ بِخَيْرِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ۔

۴۲۱۷- عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ فِي مَالِكٍ



كُلُّهُمْ يُهْدَىٰ ۚ وَمِنْ أَمْرِهِ إِتْرَافٌ ۚ  
مَرَضٌ شَدِيدٌ فَأَنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي رُؤُوسِ  
الْحَبِيبِ عَشْرُونَ مِائَةَ أَلْفًا مِّنْ جَبَرُوتٍ  
عَلَىٰ كُلِّ قَوْمٍ طَائِفَةٌ لَّا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ  
شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۚ

٤٢١٨- عَنْ أَبِي عَثِمٍ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنْ  
النَّاسِ إِلَى الرَّبِّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الثَلَاثُ  
وَالثَلَاثُ كَبِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٌ كَبِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ)).

باب : صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

۳۲۹- ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور مال چھوڑ گیا اور اس نے وصیت نہیں کی کیا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

بَابُ وَصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ  
٤٢١٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبِي  
مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَمَنْ يُكْفَرُ عَنْهُ أَنْ  
تَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ (( نَعَمْ )) .

۳۲۰۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری ماں تمہاں مرتضیٰ اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔

٤٢٢٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي أَهْنَيْتُ نَفْسَهَا وَرَبِّي أَهْنَيْتَهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتَ فَلِي أَجْرٌ أَلَا أَتُصَدِّقُ عَنْهَا قَالَ (( لَعَمْرِي )) .

۳۲۲- امام ابوحنیفین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میری ماں بکا کر مر گئی اور اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ دیتی کیا اس کو جو بے لے کاہر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں ملے گا۔

٤٢٢١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا  
 أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ إِنَّ أُمَّيْ اقْتَبَضَتْ نَفْسَهَا وَكَلَّمَ حَوْصِي وَأَقْبَضَهَا لَوْ  
 نَكَلَّمْتُ نَصَبْتُ أَقْلَهَا أَحَرَّ إِلَّا تَصَدَّقْتَ عَنْهَا  
 قَالَ (( نَعَمْ )) .

(۳۲۱۸) یہ تو قیامت سے کم وصیت کرنا اور زیادہ بھتر ہے اور یہی قول ہے جس پر علامہ مکر حضرت ابو بکرؓ نے قیامت کی وصیت کی اور حضرت علیؓ نے بھی اور ابن عمرؓ اور طلحہؓ نے بلخ کی اور جنینوں نے مدینہ کی جنینوں نے عسکر کی اور حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ نے عسقلان کے کہ جس کے وارث بہت ہوں اس کو بالکل وصیت نہ کرنا صحیح ہے یہاں تھوڑا ہے۔

۳۲۲) نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ ظاہر ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اس کو ثواب پہنچاتا ہے اور صدقہ دینے والے کو بھی ثواب ہے۔ اور حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو اَنْتُمْ لَیْسَ بِالْمَلَائِکَہِ الْغَافِلِیْنَ اور اِجْعَلْ لِّکَآءِکَ سَمْعًا کے تحت وارث پر میت کی طرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ اور جو قرض ہو میت پر اس کو اس کے ترکے سے ادا کرنا واجب ہے غلام کی

۴۶۶۲- عَنْ جِصَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ  
أَمَرَأَسَنَةً وَزَوْجَ فُلَيْحٍ حَبِيبَتِهَا فَقَالَ لِي أَسْرَرْتُ  
كُنَّا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ وَلَمَّا شَعِبَتْ وَخَفَعَتْ  
فُلَيْحٍ حَبِيبَتِهَا أَلْقَاهَا أَسْرَرْتُ كَرَوَالِيَةَ ابْنِ بَشِيرٍ  
بَاب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانُ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ

۳۲۲۲- مذکورہ بالا حدیث کی اسناد سے مروی ہے چند الفاظ کے  
فرق کے ساتھ۔

باب: مرنے کے بعد انسان کو جس چیز کا ثواب پہنچتا

وَلَا يَتِيهِ  
۴۶۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا  
مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا  
مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ  
صَالِحٍ يَنْفَعُهُ ))

۳۲۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا  
ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ کا،  
دوسرے علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، تیسرے ایک بخت  
بچے کا جو دعا کرے اس کے لیے۔

بَاب الْوَقْفِ  
۴۶۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا  
بَحْتِيرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهَا فِيهَا فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِحْتِيرَ لَمْ أَصِبْ  
مَالًا قَطُّ مَرُّ الْفَنَسِ عِنْدِي بِنْتُ فَنَسًا فَأَمْرِي بِهِ قَالَ

۳۲۲۴- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو ایک زمین  
فی بحیر میں قودہ آئے جناب رسول اللہؐ سے مشورہ کرنے اس باب  
میں۔ انھوں نے کہا رسول اللہؐ مجھے بحیر میں ایک زمین ملی ہے ایسا  
عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا آپ کیا حکم کرتے ہیں اس کے باب

فی میت وصیت کرے یا نہ کرے۔ اور یہ اس المال سے دیا جائے گا۔ اب خود وہ قرض بندے کا یا اللہ کا جیسے ذکر و تہلیل اور ذکر اور کھانا اور  
رمویم کا کافہ اور اگر ترک نہ ہو تو وارث پر اور اگر وہ اب نہیں ملے مستحب ہے۔

(۳۲۲۳) ☆ نووی نے کہا کہ اس کا یہ ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے اور اب نیا ثواب اس  
کو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں سے کہ کو میت ان کا سبب بنتی ہے "اولاد تو اس کی کمائی ہے اسی طرح وہ علم جس کو دانش چھوڑ دیا تعلیم  
ہو یا تعزیف ہو اسی طرح صدقہ جاریہ جیسے وقف اور اس حدیث سے بڑی فضیلت نقل اس نکل کی جو دلدہ صالح کی امید سے کیا جائے اور اس میں  
دلیل ہے صحت اور اس کی کثرت ثواب کی اور بیان ہے علم کی فضیلت کا اور ترقیب ہے اس کے حاصل کرنے اور پھیلانے اور چھوڑنے کی تعلیم  
یا تعزیف ہے یا شرط سے اور ضروری ہے کہ تمام طمولوں میں سے وہ علم اختیار کرے جو سب سے زیادہ منید ہے پھر جو اس کے بعد پھر جو اس کے  
بعد۔ اور یہ بھی ثابت ہو کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اسی طرح صدقہ کا اور اسی طرح جو اسے قرض کا اور اس پر اہتمام ہے اور اس میں اختلاف  
ہے۔ اور وہ وصیت کا اس کی طرف سے رکھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کا پڑھنا اور ثواب اس کا میت کو پہنچنا یا غرض یہ ہے کہ تمام شافعی اور جمہور علماء  
کا یہ مذہب ہے کہ ان چیزوں کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور اس میں اختلاف ہے اور اس کا بیان نو پر گزرنے کا ہے۔

(۳۲۲۴) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس باب کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہذا اور جمہور علماء کا مذہب ہے اور حق

میں؟ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے (یعنی اصل زمین کو) اور صدقہ دے اس کو (یعنی اس کی صنعت کو)۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس کو صدقہ کر دیا اس شرط پر کہ اصل زمین نہ بچی جائے نہ خریدی جائے نہ وہ کسی کی بیلاٹ میں آئے نہ بید کی جائے اور صدقہ کر دیا اس کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں میں (یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کے لیے) اور مسافروں میں اور ناقص لوگوں میں (یا مہمان کی مہمانی میں) اور جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھائے دستور کے موافق یا کسی دوست کو کھلائے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنی روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے)۔

۳۲۳۵- ان احادیث سے بھی نہ کوہ والا حدیث مروی ہے۔

«إِنْ هِنَتْ حَبَسَتْ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقَتْ بِهَا»  
فَالْفَضْلُ بِهَا غَيْرُ أَنَّهُ لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يَبَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ فَاَلْفَضْلُ فَاَلْفَضْلُ غَيْرُ فِي الْفَقْرَاءِ وَفِي الْقُرْبَىٰ وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ الْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ لَا حُنَاقَ عَلَىٰ مَنْ وَلَّيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مَمْنُونٍ يَوْمَ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحْتَشِدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيَّرَ مَمْنُونٍ يَوْمَ قَالَ مُحْتَشِدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَا قَالَ إِنَّ عَوْنَ وَالتَّائِبِي مَنْ فَرَأَ هَذَا الْكِتَابَ أَنْ يَوْمَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

۴۲۶۵- عَنْ أَبِي عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَوْلِهِ غَيْرُ الْحَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَوَّلَهُ التَّهْنِي عِنْدَ قَوْلِهِ «أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مَمْنُونٍ يَوْمَ» وَكَمْ يُدْخِرُ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ يَوْمَ مَا ذَكَرَ سَلِيمٌ قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحْتَشِدًا إِلَىٰ آخِرِهِ.

۴۲۶۶- عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصْبَتْ أَرْضًا مِنْ أَرْضِي حَبِيرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَصْبَتْ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا أَحَبُّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عَيْنِي مِنْهَا وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يُدْخِرْ فَحَدَّثْتُ مُحْتَشِدًا وَنَا بَعْدَهُ.

بَابُ تَرْكِ الْفَوْحِيَّةِ لِغَيْرِ نَفْسٍ لَهُ شَيْءٌ  
يُوصِي بِهِ

۴۲۶۷- عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ مَضْرُوفٍ

۳۲۳۶- ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے خیبر کی جگہ سے زمین ملی تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے محبوب ترین اور عمدہ ترین مال ملا ہے۔ باقی حدیث وہی ہے۔

باب: جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت کے نہ ہو  
اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے

۳۲۳۷- طلحہ بن مضروفؓ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن

ابو سعیدؓ کے ساتھ کھانے کے وقت اور وہاں کے وقت پر اور وقت کرنے والے کی شرطیں سمجھیں اور وقت کی تلقین یا یہاں پر اس وقت تک ہے اور وقت صدقہ ہا یہ ہے۔

(۳۲۳۷) \* کوئی نے کہا کہ جو کچھ حضرت نے وصیت نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ کھانے والے کی یاد رکھنا کہ وصیت نہیں ہے

ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا جناب رسول اللہؐ نے وصیت کی (ہاں وغیرہ کے لیے)؟ انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی یا ان کو کیوں وصیت کا حکم ہوا؟ انھوں نے کہا آپؐ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی۔  
۴۲۲۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

فَالَمْ يَأْتِ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَبِي أُوَيْسٍ حَلَّ أُوَيْسٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلَمْ يَكُفَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ أَوْ فَلَمْ يَمُرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ لَوْصِي بِكَتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
۴۲۲۸- عَنْ أَبِي كِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَعْقُوبَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ بَيِّنَةٌ غَيْرُ أَنْ فِي حَدِيثٍ وَكَيْفَ قُلْتُ فَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِي حَدِيثٍ أَبِي نُعْمٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ.

۴۲۲۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی (کسی مال کے لیے)۔

۴۲۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا بَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ.

۴۲۳۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۳۰- عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ.

۴۲۳۱- اسود بن یزید سے روایت ہے لوگوں نے حضرت ام المومنین عائشہؓ کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علیؓ وصی تھے رسول اللہ ﷺ کے؟ انھوں نے کہا آپؐ نے ان کو کب وصی بنایا؟ میں آپؐ اپنے بیٹے سے لگائے بیٹھی تھی یا آپؐ میری گود میں تھے کہ اسے میں آپؐ نے طشت میں پھر آپؐ گریزے میری گود میں اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپؐ نے انتقال کیا۔ پھر علیؓ کو یہ وصیت کی۔

۴۲۳۱- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَنْ أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْتَبِدَّةً إِيَّاهُ صَدْرِي أَوْ قَالَتْ خَجَرِي فَذَعَا بِالطَّعْشَةِ فَقُلْتُ انْصَبْتُ فِي خَجَرِي وَمَا خَجَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَغَضَى لَوْصَى إِلَيْهِ.

ہر کی اس لیے کہ آپؐ کے پاس مال نہ تھا یہ مطلب ہے کہ حضرت علیؓ کو یہ وصی نہیں بنایا جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں۔ اور اگر آپؐ کی زمین خیر اور فدک میں تھی تو اس کو آپؐ نے اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا اور یہ جو دوسری احادیث میں ہے کہ آپؐ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی یا مال بیت کے ساتھ عمو ملوک کرنے کی یا مشرکوں کو جزیرہ عرب سے لٹانے کی یا عسکرات کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہیں۔ اس صورت میں مخالفت نہ ہوگی۔

(۴۲۳۱) شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت جناب امیر کو یہ وصی اور چالیسین طائفے تھے اور اس سے فرض یہ ہے کہ جناب امیر کی خلافت بافضل ثابت کر دیں۔ اہل سنت کو جناب امیر کی فضیلت اور بزرگی اور قربت رسول اللہؐ سے انکار نہیں ہے مگر جو اس حدیث سے ثابت ہو اس کو کیوں قبول کریں۔

۴۲۳۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَبِيرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْفُحَيْسِ وَمَا يَوْمُ الْفُحَيْسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دُمْعَةً فَخَضَى فَقُلْتُ مَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْفُحَيْسِ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُمْعَةُ فَقَالَ (( أَتَقُولِي أَتَخْبِي لَكُمْ كَيْفَهَا لَا تَصِلُوا بَعْدِي )) فَتَنَازَعُوا وَمَا يَنْبَغِي

۴۲۳۲- سعید بن جبیر سے روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا جمرات کا دن کیا ہے جمرات کا دن ہجر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے نگریاں تر ہو گئیں میں نے کہا اے ابن عباس جمرات کے دن سے کیا غرض ہے انھوں نے کہا جناب رسول اللہؐ پر بیماری کی سختی ہوئی آپ نے فرمایا میرے پاس لاؤ (دوا) اور حق تعالیٰ میں ایک کتاب لکھ دوں تم کو تاکہ تم گمراہ نہ ہو میرے بعد یہ

(۴۲۳۲) صحیح مسلم کی روایت میں عصر ہے مگر واستقام اور یہ صحیح ہے اس روایت سے جس میں عصر یا عصر ہے اصل میں معنی فجر ہضم کے پیمان اور فحش کوئی ہے جس کو یہ امر صحابہ سے عید ہے کہ حضرت کی نسبت ان کے لکھ لکھیں خصوصاً حضرت عرسے تو معنی فجر کے یہ ہیں کہ کیا حضرت سے بھی پیمان ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہو سکتا یہ استفہام اللہ ہے تو انہی طرح لکھ لکھ لو اس صورت میں مقصود حضرت عمرؓ اور کرنا تھا ان لوگوں پر جنھوں نے حضرت کے حکم مبارک کی تعمیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ آپ پر بیماری کی سختی ہے معلوم نہیں اس وقت آپ کیا فرما رہے ہیں کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے اور حضرت سے پیمان سارہ ہونا محال ہے نوٹی نے کہا اگر عصر کی روایت بغیر ازہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے اس نے بغیر کچھ ہوئے ایسا لفظ کہہ دیا اور یہ عید نہیں پریشانی اور اضطراب اور رخ کی حالت میں رسول اللہؐ کی بیماری کی وجہ سے تو چاہے قہریں کہنا یہ بیماری کی سختی ہے لیکن عصر کا لفظ زبان سے نکل گیا نہایہ میں ہے عصر یعنی کیا آپ کا حکام حلق ہو گیا ہے وجہ بیماری کے تو یہ استفہام ہے نہ اضطراب جس کے معنی فحش اور پیمان کے ہوتے ہیں کیونکہ یہ حضرت عرسے کا قول ہے اور ان کے ساتھ یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہؐ کے لیے بولیں اور صحیح بخاری میں ابھر ہے کہ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کیا آپ نے چھوڑ دیا تم کو تو جبرئیلؑ نے عمل کی اور ایک روایت میں ابھر ہے اچھا۔ امام نووی نے کہا یہ بات جان لیتا چاہیے کہ جناب رسول اللہؐ معصوم ہیں کذب سے یا بغیر احکام شرعیہ سے حالت صحت اور مرض دونوں میں اور معصوم ہیں اس سے کہ جس امر کے پہنچانے کا آپ کو حکم ہو اس کو نہ پہنچا دیں لیکن بیماری اور دکھ اور سے معصوم نہیں ہیں جن میں کسی طرح کا نقص یا آپ کے درجہ کا غلط فہم ہو۔ اور نہ شریعت کا ناسد ہو اور جب آپ پر امر ہوا تو آپ کو یہ خیال آتا کہ فلاں کام کر چکے ہیں حالانکہ اس کو نہ کیا ہو تا مگر یہ نہیں ہوا کہ آپ نے بے خلاف احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا وہ جب یہ بات جان لی تو آپ یہ سنو کہ علماء نے اختلاف کیا ہے اس کتاب میں کہ آپ کی یہ فرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ لکھوا دیں تاکہ آنکھوں کی نسبت اختلاف نہ ہو اور سب لوگ متفق رہیں معصوم ہیں اور پہلے آپ نے اس کتاب کے لکھوانے کا ارادہ کیا جب معلوم ہوا کہ اسی میں مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکھی جائے تو آپ نے اس حکم اور لوے کو موقوف رکھا اور حضرت عرسے اس وقت جو کہا کہ رسول اللہؐ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ یہ دلیل ہے حضرت عرسے اچھا سمجھو اور ہر ایک نبی کی یہ اس واسطے کہ انھوں نے یہ خیال کیا ایمان ہو کہ جناب رسول اللہؐ بعض ایسی مشکل باتیں لکھوا دیں جن کی تعمیل صحابہ سے نہ ہو سکتی اور وہ لکھا دیں تو انھوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ کی کتاب اور اللہ خود فرماتا ہے ہم نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرماتا ہے آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا تو ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کر چکا ہے اور آپ کی سب امت گمراہ ہو گئی ایسے انھوں نے رسول اللہؐ کو آرمہ پہنچا یا کسی تکلیف کی حالت میں اور حضرت عرسے انھیں کہاں سے زیادہ سمجھو تھے۔ امام حنفی نے دلائل اللہ کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عرسے نبی رسول اللہؐ کو راست دیا



وَسَكَتَ عَنْ مُطَابِقَةِ لَوْ فَالَهَا فَانْتَبِهَتْهَا فَلَا أَمْرَ  
بِسُحْقٍ بِرَبِّهِمْ حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ بِسْرٍ فَلَا  
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْوَحْيَةِ.

مشغول ہو جھگڑے اور بک بک میں) میں تم کو تین باتوں کی  
وصیت کرتا ہوں ایک تو یہ کہ مشرکوں کو نکال دینا جزیرہ عرب  
سے دوسری جو سفارتیں آئیں ان کی خاطر اسی طرح کرتا جیسے  
میں کیا کرتا تھا (تاکہ اور قومیں خوش ہوں اور ان کو اسلام کی  
طرف رغبت ہو) اور تیسری بات این عباسؓ نے نہیں کہی یا سعید  
نے کہا میں بھول گیا۔

یہ کیا تو کیا اس سے دن عذاب ہو گا ظالمی نے کہا اختلاف جن قسم کا ہے ایک تو اختلاف اہانت ساخت اور اس کی توجہ میں اور اس کا انکار کفر ہے۔  
دوسری اس کی صفات اور مشیت میں اور اس کا انکار بدعت ہے۔ تیسرا فروعی انکام میں جیسے کسی شے کی طہارت یا نجاست یا حدت یا غیر حدت میں  
اختلاف نہیں اس کو اللہ تعالیٰ نے وحیت کیا ہے اور یہی اختلاف مروی ہے حدیث میں ہے اختلاف اہانت و حدت اور فروعی نے کہا اگر کوئی اعتراض  
کرے کہ صحابہ کو آنحضرتؐ سے اختلاف تا فریق ہے نہ اب رسول اللہؐ کی اور وہ حرام ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک صریح وجوب کے لیے نہیں ہوتا  
اور قرآن سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو صحابہ کو اس کا قرینہ معلوم ہوا ہو گا کہ آپؐ کا یہ حکم اختیاری تھا نہ کہ دہرلی پیر انھوں نے اختیار کیا نہ  
تھکے کو اور حضرت عمرؓ کے رائے اسی کو مستثنیٰ ہوئی اور شاید وہ یہ سمجھے کہ یہ حکم آپؐ سے بالاختصاص صادر ہوا اور یہی مراد ہے۔ اسلیٰ ملخصاً  
حرام کہتا ہے کہ یہ حدیث بلا نزاع حدیث ہے اور شیعوں نے اس کو دلیل گردا ہے حضرت عمرؓ کو خطا سے معلوم نہیں سمجھتے اور ایسی خطا خصوصاً  
اگر حسینؓ کر لیا جائے کہ حضرت عمرؓ سے خطا ہوئی تو اس میں کیا اجتہاد ہے کیونکہ ہم حضرت عمرؓ کو خطا سے معلوم نہیں سمجھتے اور ایسی خطا خصوصاً  
ایسی پریشانی اور رنج کی حالت میں جیسا حضرت کی بیماری سے صحابہ کو قہری باعث ملن نہیں ہو سکتی انکس جبہ و ثیاب و معیت میں انسان بدحواس  
ہو جاتا ہے قول کا جواب میں نہیں رہتا زبان کا ذکر کیا ہے بلکہ صرف ایسی ایک معمولی بات سے جس کی تاویل صحیح بھی ہو سکتی ہے حضرت عمرؓ کے  
نفاذ اور مراقبہ صحابہ کو چھوڑ کر ان پر ناست کرنا ناجائز ہے واللہ علی ذلک شہید۔

نودی نے کہا صحابی نے کہا جبراً عرب اپنا حصہ عدنان سے لے کر عراق تک ہے طول میں اور پھر سے لے کر اطراف شام تک ہے  
عرض میں اور جردی نے مالک سے نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ عراق کے صحابہ و انکس سے یہ کہ کہ اور مدینہ اور عراق اور صحابہ  
ہے کہ اور اس حدیث سے دلیل لی ہے مالک اور شافعی اور علماء نے اور انھوں نے کافروں کے لٹانے کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ  
کافروں کو عرب میں رہنے کی اجازت نہیں دینا چاہیے لیکن شافعی نے اس حدیث کو اس کی جہیز عرب کے ایک حصے سے اور وہ حد کا حصہ  
ہے جس میں کہ اور مدینہ اور عراق داخل ہے نہ لیکن مدینہ و عراق کے کہ ہے کہ کفر کو عرب میں مسافرت کرنے سے منع نہ کیا جائے لیکن وہاں  
جن دن سے زیادہ غمیرے سے منع کیا جائے کہ حضرت امام شافعیؒ نے کہا میں سے کہ کفر حرام نہ سمجھتی ہے وہاں کافروں کو داخل ہونے کی بھی  
اجازت نہ دی جائے گی اگر یہ شہد چاہے تو اس کا لکھنا اور ادب ہے اگر وہاں مرنے لور نہ ہو جائے تو اس کی غسل نکال دلیس کے جب تک  
اس میں تغیر نہ ہو اسکی قول ہے جب وہ قہراً اور اس میں چاہے غنیؒ نے کافر کو حرام میں جانے کی اجازت دی ہے اور دلیل جبر کی قول ہے اللہ تعالیٰ کا۔  
علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تھی۔ بعضوں نے کہا کہ وہاں کے لشکر کا سامان کرو جانے اور خاص غرض سے لیا  
تیسری بات یہ ہو گی کہ میری قبر کو دشمن نہ مٹا سنی جیسے جن کی پرستش ہوتی ہے اس طرح میری قبر کی پرستش نہ کرنے لگتا اور بعضوں نے کہا  
وہ یہود کا نکالنا تھا۔

۳۲۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا مجھے کادون اور کیا ہے مجھے کادون پھر ان کے آنسو بہنے لگے دونوں گالوں پر جیسے سوئی کی لڑی۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس بڑی اور دوات لاؤ یا حق تعالیٰ اور دوات لاؤ میں ایک کتاب لکھوا دوں کہ تم گمراہ نہ ہو۔ لوگ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی شدت میں ہے اختیار کچھ کہہ رہے ہیں۔

۳۲۳۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اس وقت حجرے کے اندر کی آدمی تھے ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم کو میں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں تم گمراہ نہ ہو گے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا جناب رسول اللہؐ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے جس کا کافی ہے ہم کو اللہ کی کتاب۔ اور گھر میں جو لوگ تھے انھوں نے اختلاف کیا کسی نے کہا دوات وغیرہ لاؤ رسول اللہؐ کتاب لکھوا میں گے اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے اور بعضوں نے حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق کہا۔ جب ان کی باتیں زیادہ ہوئیں اور اختلاف بہت ہوا رسول اللہؐ کے سامنے تو آپؐ نے فرمایا اٹھو جاؤ۔ عبد اللہ نے کہا ان عباس کہتے تھے بڑی مصیبت ہوئی بڑی مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہؐ ان لوگوں کے اختلاف اور شور و غل کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا س کے۔

۴۲۳۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْغَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْغَيْبِ ثُمَّ حَقَّ تَسْيِيلُ مُتَوَعِّفَةٍ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى سَدِّهِ كَاتِبًا يُعْطَاهُمُ الْوُكُوفَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اتَّوَلَّيْتُ بِالْكَفِّ وَالشَّوَابَةِ أَوْ الْوُجُوحِ وَاللَّوْافِ أَكْتُبُ لَكُمْ بِهَا أَنْ تَصِلُوا بَعْدَهُ أَبَدًا )) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَبْهَرُ.

۴۲۳۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا خَبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ وَبِهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ نَبِيُّ ﷺ (( هَلُمُّ أَكْتُبْ لَكُمْ بِهَا لَا تَصِلُونَ بَعْدَهُ )) فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجْهُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاحْتَفِلْ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاحْتَضَمُوا فَعَلِيهِمْ مِنْ يَمَانٍ فَرَبُّوا بِكُتُبِ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابًا أَنْ تَصِلُوا بَعْدَهُ وَفِيهِمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْإِعْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( قُومُوا )) قَالَ عُمَرُ اللَّهُ فَمَكَانَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَا لِرُبَّةِ كُلِّ الرُّبَّةِ مَا خَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ أَعْيُنِهِمْ وَتَعْلِيهِمْ.

(۳۲۳۳) ☆ یہ حضرت عمرؓ کی رائے ہے جو انھوں نے حضرت کے حال کو دیکھ کر ظاہر کی اور آپ کی تکلیف کو گوارہ نہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب مجید میں فرماتا ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا اللہ کی کتاب ہم کو حکم کرتی ہے رسول اللہ کی اطاعت اور تاہم ارادی کرنے کے لیے ہوا ایک حد میں ہے کہ چٹپاٹ میں ہم میں کسی کو ٹکے کے ہونے اپنی چمپر کٹ پر میرا حکم اسے پہنچے اور وہ یہ کہے میں نہیں چاہتا میں نے جو اللہ کی کتاب میں پلا اس کی بروی کی۔ اور دوسری حد میں ہے کہ میں دیکھا کہ قرآن مجید اور ماہنامہ اس کے نور اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی اللہ پر قسمیسا ہوا اور اسی میں کچھ بھری ہو گی۔



## كِتَابُ النَّذْرِ نذر کے مسائل

باب: نذر کو پورا کرنے کا حکم

بَابُ الْإِثْرِ بِقَضَاءِ النَّذْرِ

۴۲۳۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے مسئلہ پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے ہنسنے لگی۔ آپ نے فرمایا تو ادا کر دے اس کی طرف سے۔

۴۲۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۳۵- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ عَلَى امْرَأَةٍ تَوَفَّيْتُ ذُلَّيْ لَمْ تَقْضِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَاقْضِي عَنْهَا )).

۴۲۳۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ طَيِّبٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ

باب: نذر ملنے کی ممانعت اور اس سے کوئی چیز نہ لوٹنے کا بیان

۴۲۳۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دن ام کو منع کرنے لگے نذر سے اور فرماتے تھے نذر کسی جا کو نہیں پھیرتی (جو تقدیر میں آنے والی ہے) لیکن نذر کی وجہ سے بخش کے پاس سے مال لگتا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَأَنَّهُ لَا يُرَدُّ شَيْئًا

۴۲۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَهْمَانًا عَنْ النَّذْرِ وَيَقُولُ (( إِنَّهُ لَا يُرَدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَعْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّيْءِ )).

۴۲۳۸- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ

۴۲۳۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

(۴۲۳۵) ☆ نوٹی نے کہا کہ اجازت کیا ہے مسلمانوں نے صحت نذر پر اور اس کے پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت ہو اور گناہاں کی نذر مستحب نہ ہوگی اور اس پر گناہ نہیں ہے اور یہی اکمل علا کا قول ہے۔ اور امام احمد اور ایک طاہد کے نزدیک اس میں گناہ ہے قسم کا۔ اور صحت کی طرف سے مالی حقوق بالاتفاق اس کا رد ہے اور بدنی میں اختلاف ہے۔ بحرانی حقوق کا رد اگر بنا پر طرہ واجب ہے خواہ صحت کی ہو یا نہ کی ہو امام شافعی کا یہی قول ہے۔ اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور صحت کی ہے تو واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے اور سعدی اس کی نذر مطلق تھی اور اس کے نذر تھی یا حق قصاص تو اس میں اختلاف ہے۔ لیکن ہر حال میں وارث پر اچھائے نذر اسی وقت واجب ہے جب میت اہل چہرہ ہو جائے اور جو مال نہ چھوڑے تو مستحب ہے۔

(۴۲۳۷) ☆ یعنی سو میں کو پنا ہے کہ عبادت خاص خدا کی رضامندی کے لیے کرے نہ کہ اپنے مطلوب اور مردوں کے عوض میں۔ یہ تو ایک عبادت ظہری اور تقدیر پر یقین رکھنے کا نذر ہے نہ کہ نذر سے تقدیر پلٹ جائے گی جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ حال ہے کہ اس سے حضرت صلی علیہ وسلم کو نذر بزرگوں کی نذر، صلا اللہ علیہم کر دے اور اس سے کچھ نذر دے ہوگی۔ یہ جانوں کے خیال ہیں خدا تعالیٰ ان سے بچائے۔

نہ فرمایا نذر کسی شے کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے (بلکہ جو وقت جس کام کا نذر ہے میں کھاسے اسی وقت پر ہوگا) بلکہ نذر بخیل کے دل سے مال نکالنی ہے۔

۴۲۳۹- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے منع فرمایا نذر سے۔ اور فرمایا اس سے کوئی کام نہ نہیں ہوتا (یعنی کوئی آنے والی بلا جس رکھی اور تقدیر نہیں پھرتی) بلکہ بخیل کے دل سے مال نذر کے سبب سے نکال ہے (یعنی بخیل یوں تو خیرات نہیں کرتا جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینوں کو لاکھہ ہوتا ہے)۔

۴۲۴۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۴۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا نذر مت کرو کیونکہ نذر سے تقدیر نہیں پھرتی صرف بخیل سے مال جدا ہوتا ہے۔

۴۲۴۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نذر سے اور فرمایا اس سے تقدیر نہیں پھرتی بلکہ بخیل کمال نکال ہے۔

۴۲۴۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کسی ایسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر موافق ہوتی ہے تقدیر کے تو نکال ہے نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال جس کو وہ نہیں چاہتا نکالنا۔

۴۲۴۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَاب لَا وَفَاءَ لِذَنْبٍ فِي مَغْصِبَةِ اللَّهِ وَلَا  
فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ

۲۲۱۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ تَقِيفُ خَلْفَاءَ بَنِي عُقْبَلٍ فَأَسْرَتُ تَقِيفَ وَخُلَيْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْرَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُلَا مِنْ بَنِي عُقْبَلٍ وَأَصْبَحُوا نَعْتَهُ الْغُصْبَاءَ فَأَلَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَزَوْا فِي فُرُوقٍ قَالَ بَا مُحَمَّدٌ فَأَنَاءَ فَقَالَ (( مَا شَأْنُكَ )) قَالَ بَا أَحَدْتُيَ وَبِمَ أَحَدْتُ سَابِقَةَ الْأَحْبَابِ فَقَالَ يَبْنَؤُنَا لِذَنْبِكَ (( أَهْلًا لَكَ بِجُورِكَ خَلْفًا لَكَ تَقِيفَ )) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَدَادَهُ فَقَالَ بَا مُحَمَّدٌ بَا مُحَمَّدٌ وَكَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَقِيقًا فَرَسَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ (( مَا شَأْنُكَ )) قَالَ بَايَ مُسْلِمٌ قَالَ (( لَوْ قُلْنَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرًا أَفْلَحْتَ كُلُّ الْفَلَاحِ )) ثُمَّ انْصَرَفَ فَدَادَهُ فَقَالَ

باب : ایسی نذر جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ ہو اس کو پورا نہ کرنے کا بیان  
۳۲۳۵- عمر بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تقیف اور بنی عقیل میں دوسری تھی حلف کے ساتھ - توثیق نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا اور عصفاء (عام ہے حضرت کی تائید کا) کو بھی اس کے ساتھ پکڑا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا - اس نے کہا یا محمد! آپ اس کے پاس گئے اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا آپ نے مجھے کس قصور میں پکڑا اور حایوں کے سردار (یعنی عصفاء کو) کس قصور میں پکڑا؟ آپ نے فرمایا بڑا قصور ہے اور میں نے تجھے پکڑا ہے حیرے دوست تقیف کے قصور کے بدلے۔ یہ کہہ کر آپ چلے اس نے پھر پکارا یا محمد! اور آپ نہایت رحم دل اور مہربان تھے۔ آپ پھر لوٹے اس کی طرف اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ کہتا جب تو اپنے کام کا حقد تھا (یعنی گرفتار نہیں ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا۔ پھر آپ لوٹے اس نے پھر پکارا یا محمد! یا محمد! آپ پھر

(۳۲۳۵) ☆ نوٹ: میں نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی کافر قید ہو اور پھر مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے لیکن اس کو عظام جاتا پاس کے بدلے اور وہیں یا دوسرا شخص لے جایاغت پھر وہ پھر دست ہے۔ اور جو قید سے پہلے مسلمان ہو تو وہ اور مسلمانوں کی طرح بالکل آزاد ہے گا اس موقع پر ایک شخص کہہ گیا کہ آئی ہے ایک افغان نے کسی عالم سے تمام غم تحصیل کیا جب فارغ ہوا تو ایک روز پھری تیز کر کے اپنے استاد کے پاس مجالس میں بیٹھا اور کہنے لگا آپ نے مجھ پر کیا کیا؟ اس نے کہا ہے کہ اس کا بدلہ میں دینا نہیں بلکہ جس کو سزا کر ایک بدلہ میں سے سوچ کر نکال ہے استاد نے پوچھا کہ کیا ہے شاکر نے کہا میں اس جہیز سے آپ کو شیعہ کر تا ہوں آپ ح سے سے جنت کو سدا حلے سے اور میں دوزخ سے کچھ لوں گا استاد بہت گھبرائے انھوں نے سوچ کر یہ کیا کہ تیرے قاتل نے خوب نکال لیکن ذرا میں قتل کر لوں اور پکڑے بدل لوں اس کی جنت ملے۔ شاکر نے نہایت اچھا اور بھرا سے باہر آیا استاد نے جبہ کا راز دہندہ کیا اور چلا غار شریک گیا اور وہاں سے بھاگتا ہوا نکلا۔ جسکی والے منع ہوئے اور شاکر کو دست کی۔ اس نے کہا جب استاد نے ان زمانہ سے میں نے تو استاد کی بھائی کے لیے اپنا منہ نہیں ہوا تا تو لیا کیا تھا کہ ان کی عقل دیکھ لو نہ جی ہے تو مجھے کیا غرض ہے کہ ان کو شیعہ کا درجہ دیں - اگرچہ جانور کا تو گرنا کھلے نہیں پر یہ اخلاق سے بعید ہے کہ وہ جانور سوار کی کاہن اور حق

بَا مُحَمَّدٌ بَا مُحَمَّدٌ فَأَنَّهُ فَقَالَ (( مَا شَأْنُكَ ))  
فَالَ إِنِّي خَائِفٌ فَأَتُجَسَّئِي وَلَعَلَّهَا فَاتَّجَسَّيَ قَالَ  
(( هَذِهِ خَائِفَتُكَ )) فَقَدِي بِالرَّحْمَتِ قَالَ  
وَأَسْبَرْتُ الْمَرْأَةَ مِنْ فَالَسَاوِ وَأَسْبَبْتُ الْمَضَاءَ  
فَكَانَتْ الْمَرْأَةُ فِي الْوُثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيدُونَ  
لَعَنَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ يَتَوَهَّمُونَ فَأَقْبَلَتْ ذَاتُ الْكَلْبِ مِنْ  
الْوُثَاقِ فَأَنَّتِ الْإِبِلَ فَخَفَعَتْ إِذَا ذُتْ مِنَ الْعَبِيرِ  
رَمَاهَا مَقَرَّتُكَ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْمَضَاءِ فَنَمَّ تَرَفُّغٌ  
فَالِ وَنَاقَةٌ مَتَوَقَّةٌ فَخَفَعَتْ فِي عَجْرِهَا ثُمَّ  
زَحَرَتْهَا فَأَطْلَقَتْ وَتَلَبَّرُوا بِهَا فَطَلَّوْهَا  
فَأَعْرَضَتْهُمْ قَالَ وَتَلَزَمَتْ إِلَيْهِ بَنَ نَحَاةَ اللَّهِ عَلَيْهَا  
لَتَضَرَّتْهَا مَلَأَتْ غِيَمَتِ الْمَضِيَّةِ رَامَا فَطَسَّ نَفَاوَا  
فَضَبَّاهُ نَاقَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ بَلَّهَا تَلَزَمَتْ إِلَيْهِ نَحَاةَ اللَّهِ عَلَيْهَا  
لَتَضَرَّتْهَا فَاَلَاوَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ (( سُبْحَانَ اللَّهِ بَسْمًا  
جَزَنُهَا تَلَزَمَتْ إِلَيْهِ بَنَ نَحَاةَ اللَّهِ عَلَيْهَا  
لَتَضَرَّتْهَا لَا وَفَاءَ لِغَيْرِ فِي مَضِيَّةٍ وَلَا هِمَا لَا  
يَمْلِكُ الْعَبْدُ )) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى حُسْرٌ (( لَا  
تَلَزَمُ فِي مَضِيَّةِ اللَّهِ ))

آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیے  
اور پیسا ہوں مجھے پانی پلائیے۔ آپ نے فرمایا یہ لے (یعنی کھانا)  
پانی اس کو دیا۔ پھر وہ ان دو شخصوں کے بدلے چھوڑا گیا جن کو  
ثقیف نے قید کر لیا تھا۔ راوی نے کہا۔ انصار میں کی ایک عورت  
قید ہو گئی اور عصفہ بھی قید ہو گئی۔ پھر وہ عورت بند میں تھی اور  
کا فر اپنے جانوروں کو آرام دے رہے تھے اپنے گھروں کے سامنے۔  
وہ ایک رات بھاگ نکلی بند میں سے اور اونٹوں کے پاس آئی جس  
اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ  
عصفہ کے پاس آئی اس نے آواز نہیں کی۔ اور وہ بڑی غریب  
اونٹنی تھی۔ عورت اس کی چنے پر بیٹھ گئی پھر ڈانٹا اس کو وہ چلی تو  
کا فروں کو خبر ہو گئی۔ وہ عصفہ کے پیچھے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر  
سو رہے) لیکن عصفہ نے ان کو تھکا دیا (یعنی کوئی پکڑ نہ سکا)  
عصفہ ایسی تیز رو تھی کہ اس عورت نے نذر کی اللہ کی کہ اگر عصفہ  
مجھے پچالے جائے تو میں اس کی قربانی کروں گی۔ جب وہ عورت  
مدینہ میں آئی اور لوگوں نے دیکھا اور انھوں نے کہہ دیے تو عصفہ نے  
کہ جناب رسول خدا ﷺ کی اونٹنی۔ وہ عورت بولی میں نے نذر کی  
ہے۔ اگر عصفہ پر اللہ تعالیٰ مجھے نہایت دے تو اس کو نذر کروں گی۔  
یہ سن کر صحابہ جناب رسول خدا ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے  
بیان کیا آپ نے (توبہ سے) فرمایا ایمان اللہ کیا برا بدلہ میرا اس  
عورت نے عصفہ کو (یعنی عصفہ نے تو اس کی جان بچائی اور وہ  
عصفہ کی جان لینا چاہتی ہے کہ اس نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ  
عصفہ کی چنے پر اس کو نہایت دے تو وہ عصفہ ہی کی قربانی کرے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واقعہ کہ انھوں نے عصفہ کو نذر کیا ہے۔ نو دینی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو شخص نذر کرے گناہ کرنے کی جیسے شراب پینے کی  
تو وہ نذر باطل ہے اور اس میں گناہ وہ غیر دیکھ نہیں۔ مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور دائود اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اور امام احمد کے  
نزدیک اس میں گناہ ہے حرم۔

کی۔ جو نذر گنہگار کے لیے کی جائے دوپوری نہ کی جائے اور نہ دو نذر جس کا انسان مالک نہیں۔ اور ابن حجر کی روایت میں ہے نہیں ہے نذر اللہ تعالیٰ کی یا فرمائی میں۔

۳۴۴- وہی جو لوہر گزرا۔ حماد کی روایت میں ہے کہ عطاء بن ابی ریحان نے ایک شخص کی تہمتی اور حابیوں کے ساتھ جو وہ لوہا لیا آگے رہتی تھی ان میں سے تہمتی اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی جو غریب تھی اور ملائم اور شفقتی کی روایت میں ہے کہ وہ اونٹنی تھی غریب۔

باب: کعبہ پیدل جانے والے کی نذر کا بیان  
 ۷۴۳ھ - حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے ہاتھ میں تکیے لگائے جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس نے نذر کی ہے پیدل چلنے کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بے پردہ ہو اس عذاب دینے سے اور حکم کیا اس کو سوار ہو جائے گا۔

۳۲۳۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو کدھا جھاپنے دونوں بیٹوں  
کے بیچ میں ایک لگائے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے؟  
اس کے بیٹوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ اس پر نذر ہے (بیٹوں کو بچ  
جانے کی) جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا سارے ہاں بوڑھے  
کیونکہ اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہے حیرانور حیرتی نذر کا۔  
۳۲۳۹- اس سند سے بھی نذر کو بالاحادیث مروی ہے۔

[illegible]

باب مَنْ نَزَرَ أَنْ يَمْسِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ  
٤٢٤٧- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْعًا يُهَادِي بَيْنَ  
أَيْدِيهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا فَأُفِّرُوا نَزَرَ أَنْ يَمْسِيَ قَالَ  
(إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَغْلِيْبِهِ هَذَا نَفْسُهُ لَغِيْبٌ))  
بُخَارِيَّهٗ إِلَى تَرْكَ.

٤٢٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذْهَبَ  
 حَيْثُمَا يَخْشَى بَيْنَ النَّاسِ يَتَوَكَّلُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ  
 ﷺ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ إِيَّاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ  
 عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 (( ارْجِعْ إِلَيْهَا الشَّعْبُ فَإِنَّ اللَّهَ عِنْدِي عِثَّةٌ  
 وَعَنْ نَفْسِكَ )) وَلِلَّهِ الْفَيْءُ وَلِيَ حِجْرِي.  
 ٤٢٤٩- عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ  
 قُتَيْبَةَ.

٤٦٥. عَنْ عُمَيَّةَ بْنِ غَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ تَذَرْتُ

☆ (۴۴۵۰) نوپنے کا گورہ کی جھپٹ تو محمول سے اس  $R$  کا  $R$  جانے ملے سے تو سہرا ہو گیا ہے لاراک قربانی کرے ہی

أُحْتَبِ أَنْ نَشْفِيَهُ بِمَنْ يَسْتَلُو حَاجَتَهُ فَأَمْرٌ شَرِيحٌ  
فَنُاسْتَفْتِيَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَسْتَفْتِيَهُ فَقَالَ (( بَشْفِي وَتَقْرَحْ ))

۴۲۵۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمِيرٍ الْخُفَيْيِّ أَنَّهُ قَالَ  
نَذَرْتُ أُحْتَبِ فَلَذَكَّرَ بِعَمَلِ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ  
يَذَكِّرْهُ فِي الْخُدُودِ حَلْفَةً وَزَافَ وَكَفَلَ أَبُو الْغَيْثِ  
لَا يُغَارِقُ عُثْمَانَ

۴۲۵۲- عَنْ فَرِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ يَهُدَا  
الْأَسَدِيُّ بِعَمَلِ حَدِيثِ عُثْمَانَ الرَّزَّازِيِّ

### باب فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ

۴۲۵۳- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ  
ﷺ قَالَ (( كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْبَيْعِ ))

### باب : نذر کے کفارہ کا بیان

۴۲۵۳- عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔



تھو اور عقرب کی سکن کی حد بیٹ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک طاقت ہو تو پاؤں سے چلے پھر جب قہر جائے تو سوار ہو لے۔ اس حد بیٹ میں بھی  
۱۰ روپے اور ایک قول ہے شافعی اور ایک جماعت کا اور لگے پاؤں پہنے کی صورت میں جو تاپہ بندہ است ہے۔

(۴۲۵۳) ۱: کوئی نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ معمول ہے نذر اٹھانا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مشاف کوئی کہے اگر میں زید سے بات  
کروں تو ایک گاج کا خدا کے لیے مجھ پر لازم ہے۔ پھر وہ بات کرے تو اس کو اختیار ہو گا غلو قسم کا کفارہ دے یا نذر چلا لے۔ عور نام احمد کے  
نزدیک معمول ہے نذر معصیت پر جیسے کوئی نذر کرے شراب پہنے کی یا اور کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دے شغل کفارہ قسم کے اور ایک جماعت  
قبیلے اہل حد بیٹ کا نہ وہ یہ ہے کہ ہر نذر میں اس کو اختیار ہے خود نذر پاری کرے خود کفارہ دے۔

## کِتَابُ الْإِيمَانِ

### قسموں کے مسائل

باب: خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی

باب النہی عن الخلف بغير الله

ممانعت

نہائی

۴۲۵۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ و داد کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ نے کہا قسم اللہ کی میں نے جس قسم کھائی باپ و داد کی جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ ﷺ سے نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف سے۔

۴۲۵۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاهُكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)) قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آخِرًا.

۴۲۵۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ میں نے جب سے نبی اکرمؐ کو قسم سے منع کرتے ہوئے سنا میں نے قسم نہیں کھائی اور نہ ہی اس کے ساتھ بات کی خود سے یا کسی سے روایت کرتے ہوئے۔

۴۲۵۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرُ أَثْنٍ هِيَ حَدِيثُ عُقَيْلٍ مَا خَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَتَمَّ يَقُولُ ذَاكِرًا وَلَا آخِرًا.

۴۲۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے ہوئے اپنے باپ کی پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

۴۲۵۶- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ بِجَلٍّ رَوَاهُ يُونُسُ وَمُعْتَمِرٌ

۴۲۵۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب

۴۲۵۷- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

(۴۲۵۴) ☆ علماء کرام نے کہا ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے حکمت نکلتی ہے اس شخص کی جس کی قسم کھاتے ہیں اور حکمت حقیقی خدا تعالیٰ ہی کے لیے ہے پس نہ مشابہ کیا جائے گا اس کے اور کوئی۔ اور ابن عباسؓ سے سنا ہے کہ اگر میں خدا کی قسم سوا کہ اس پھر چرا نہ کروں تو بھڑ ہے اس سے کہ اور کسی کی قسم کھاؤں اور پورا کروں اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث میں خود حضرتؐ نے فرمایا اطلع وایہ ان صدق اور اس کے باپ کی قسم کھائی تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا اور وہاں قسم کی نیت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ پس وہ شرف دیتا ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر۔ نوٹی نے کہا کہ اسے علماء کے نزدیک غیر اللہ کی قسم کھانا حرام نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پاپا حضرت عمرؓ کو چند سواروں میں اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی تو رسول اللہ ﷺ نے پکارا ان کو اور فرمایا خبردار رہو! اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے پھر جو کوئی تم میں سے قسم کھانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا چپ رہے (یعنی قسم نہ کھائے ضرورت کیا ہے)۔  
۳۲۵۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۵۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ باپ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھانا چاہے وہ قسم نہ کھائے مگر اللہ کی قریب اپنے باپ دادوں کی قسم کھایا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی۔

باب: جو لات وعزئی کی قسم کھائے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہئے

۳۲۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ باپ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم میں سے قسم کھائے لات (اور عزئی) کی (یہ دونوں بات تھے جاہلیت کے زمانے میں جن کی توگ پوجا کرتے تھے) کہہ کے لا الہ الا اللہ اور جو کوئی کہے دوسرے سے "آؤ تمہارے جو اکیلوں تو وہ صدق دے۔"

۳۲۶۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

رسول اللہ ﷺ اِنَّ اَفْرَکَ عَمَرَ بْنِ قُحْطَابٍ مِّنْ رَّحْمَتِیْ وَعَمَرَ یَحْلِفُ بِأَبِیْهِ قَتَادَةَ رَسُوْلِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (( اَلَا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَنْهَیْکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لَیْسَتْ ))۔

۴۲۵۸- عَنْ نَایِعٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلٍ حَدِیْثُ الْبَصِیَّةِ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۴۲۵۹- عَنْ اَبِیْ عَمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (( مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلَا یَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ )) وَكَانَتْ قُرَیْشٌ یَحْلِفُوْنَ بِآبَائِهِمْ فَقَالَ (( لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ ))۔

بَابُ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۴۲۶۰- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (( مَنْ حَلَفَ بِنَکْمٍ فَقَالَ فِیْ حَلْفِہِ بِاللَّاتِ فَلْیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِہِ نَعَالٍ اَقْبِرْکَ فَلْیَصْدُقْ ))۔

۴۲۶۱- عَنْ قُرْطُبِیْ بِہَذَا الْاِسْنَادِ وَحَدِیْثُ مُعْتَمَرٍ یَنْتَلِیْ حَدِیْثَ یُوْنُسَ عَمَرَ اِنَّہُ قَالَ

(۳۲۶۰) \* کیونکہ اس نے دو کام کیا جو کفر کرتے ہیں اور جن کی عقیم کرنا کفر ہے۔ تو میں نے کہا جب کوئی قسم کھائے لات اور عزئی کی پکار کسی بات کی یا اس کیے اگر میں ایسا کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بری ہوں یا رسول اللہ سے بری ہوں تو جس کی قسم منہ پر نہ ہو گی اور اس کو اشتقاق کا تصور رکھ کر باور رکھ چکا ہے کہ لا الہ الا اللہ نہ ہو گا اور جو عقیدے کے نزدیک کفار و کافروں کو کہہ کر خدا پرستی میں آجی پائی ہو دی یا نصرانی کی صورت میں تاکہ وہ کفار ہو جائے گا۔ کفار نے کہا کہ صدقہ دے سے جتنے سے جو اکیلے والا تھا۔ مگر کچھ ہے کہ مقداد کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جتنا ہو سکے ان کا صدقہ دے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا اس حدیث سے مجبور علماء کا مذہب کچھ ہو گا ہے کہ کفار جب دل میں ایمان لائے تو وہ بھی کفار ہو جائے اور اس کا بیان شروع کتاب میں تفصیل سے گزرا۔ (توہنی)



(( فَلْيَتَصَدَّقْ )) بِشَيْءٍ وَبِهِ خَدِيعَةُ الْاَوَزَاعِي  
 (( مَنْ خَلَفَ بِاللَّحْمِ وَالْعُرْوَى )) قَالَ أَبُو  
 هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ هَذَا الْحَرْفَ بَعَثَ نَوَافَةَ تَعَالَى  
 اَلْقَابِرَةَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ  
 قَالَ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَ مِنْ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا يَرْوِيهِ عَنْ  
 النَّبِيِّ ﷺ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدٍ جَيِّدَةٍ

۴۶۶۲- عبد الرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کھانے کی چیزوں کی اور نہ اپنے باپ  
 دادوں کی۔

باب: جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس  
 کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور  
 قسم کا کفار دوسے

۴۶۶۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَخْلَعُوا  
 بِالطَّوْاعِي وَلَا بِأَيْدِيكُمْ ))

بَابُ نَذْبِ مَنْ خَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا  
 خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ  
 وَيُكْفَرُ عَنْ يَمِينِهِ

۴۶۶۳- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے میں جناب  
 رسول اللہؐ کے پاس آیا چند اشعریوں کے ساتھ آپ سے سواری  
 مانگنے کے لیے۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں  
 دوں گا اور میرے پاس کوئی سواری نہیں جو تم کو دوں۔ پھر پھر سے  
 رہے ہم جتنا خدا تعالیٰ نے چاہا بعد اس کے جناب رسول اللہؐ کے  
 پاس اونٹ آئے آپ نے حکم دیا ہم کو سفید کہاں کے تین اونٹ  
 دیئے گا جب ہم چلے تو ہم نے کہا یا ہمنوں نے ہم میں سے کہا اللہ  
 تعالیٰ برکت دے ہم کو ہم رسول اللہؐ کے پاس آئے اور سواری  
 مانگی تو آپ نے قسم کھائی ہم کو سواری نہ ملے گی پھر آپ نے ہم  
 کو سواری دی۔ لوگوں نے آکر رسول اللہؐ سے کہا آپ نے فرمایا

۴۶۶۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
 رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحِيلُهُ فَقَالَ (( وَاللَّهِ لَا  
 أُحِيلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أُحِيلُكُمْ عَلَيْهِ )) قَالَ  
 فَلَمَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُ يَوْمًا فَنَزَلْتُ لَنَا بَنَاتُ  
 ذَوْدٍ غَرَّ النَّسْرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا فَلَمَّا لَوْ قَالَ نَبَضْنَا  
 يَنْفَضِي لَمْ يُتْرَكْ اللَّهُ لَمْ أَتِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 نَسْتَحِيلُهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا نَبْعِثَ ثُمَّ خَلَفْنَا فَاتَوَّه  
 فَأَسْرَوْهُ فَقَالَ (( مَا أَنَا بِمُحْلِكِكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ  
 خَلَفَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أُخْلِفُ

(۴۶۶۳) کہ: تو نے کہا اس حدیث سے اور اس کے بعد جو حدیثیں آتی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا مجاز  
 معلوم ہو تو توڑ دے اور اگر نہ ہو۔ اور اس پر اتفاق ہے علماء کرام کا کہ قسم کھانے سے پہلے واجب نہ ہو گا کہ توڑنے کے بعد کفار دینا  
 درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفار درست نہیں اس پر بھی اتفاق ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ توڑنے سے پہلے کفار دینا درست ہے یا نہیں۔  
 تو ایک اور روایتی اور ثوری کے نزدیک درست ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں۔

علی یمین ثم أرى حيوًا جنبًا إلى كَفَرَتْ عَنْ  
بِصْبِي وَاتَّيْتُ اللَّيْلِي فَوَيْحًا ۝

۴۲۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
لُرُسُلِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ لَهْمُ الْخُشَّانِ بِذُنُوبِهِمْ قَبْلَ  
حَتْبِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غُرُوبَةُ كَبُوكَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ  
اللَّهُ إِنَّ أَصْحَابِي أُرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتُخْلِفَهُمْ  
فَقَالَ ۝ وَاللَّهِ لَا أُخْلِفُكُمْ عَلَى شَيْءٍ ۝  
وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ وَلَا أَشْفَعُ فَرَحَضْتُ خَرِيفًا  
مِنْ شَيْخِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ  
مَعَاوِدِ أَنْ يَكُونَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَا وَجَدَ بِي نَفْسِي عَلَى فَرَحَضْتُ إِلَى  
أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ بِالَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَكُنْ إِلَّا مُؤْتَعَةً بِذُنُوبِي  
سِعْفُ لَذَا شَادِي أَيُّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ نَفْسِي  
فَاتَّيْتُ فَقَالَ أَحِبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَذْكُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ۝ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِيصَتَيْنِ  
وَهَذَيْنِ الْقَرِيصَتَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِيصَتَيْنِ لِسِتَةِ أَبْعَادٍ  
الْبَاقِيَتَيْنِ جَبَبِيْلَ مِنْ سَخْبٍ فَأَتَيْتُ بِهِنِ إِلَى  
أَصْحَابِي فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِفُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ  
فَارْكُوهُنَّ ۝ قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْتُ لَهَا  
أَصْحَابِي بِهِنِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِفُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَتَكُنَّ وَاللَّهِ

میں نے تم کو سوار نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے سوار کیا اور میں تو اگر  
خدا چاہے کسی بات کی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسرا کام  
دیکھوں گا مگر اپنی قسم کا کفار دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔  
۳۲۶۳- ابو موسیٰ اشعرئی سے روایت ہے میرے ساتھیوں نے  
مجھ کو بیچارہ رسول اللہ کے پاس سواری مانگنے کو جب وہ آپ کے  
ساتھ تھے مجھ (عسرہ یعنی غزوہ تبوک میں) میں نے عرض  
کیا یا نبی اللہ میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا ہے آپ کے پاس سواری  
کے لیے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہ دوں گا  
وہ اتفاق سے جب میں نے یہ کہا آپ غصہ میں تھے مجھے معلوم نہ  
تھا میں رنجیدہ ہو کر لوٹا اور وہ باتوں کا مجھ کو رنج تھا۔ ایک تو رسول  
اللہ کے انکار سے اور دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ کو مجھ  
سے رنج نہ ہوا ہو۔ میں اپنے پیاروں کے پاس آیا اور ان کو جو جاب  
رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ بنایا توڑی دیر میں ٹھہرا تھا کہ بالائی  
کی آواز میں نے سنی عبد اللہ بن قیس (یہ نام ہے ابو موسیٰ اشعرئی  
کا) کون ہے؟ میں نے جواب دیا۔ انھوں نے کہا چل رسول اللہ تجھے  
جاتے ہیں۔ میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا یہ جوڑا لے کر یہ  
جوڑا اور یہ جوڑا دونوں کا سب چھ لوٹ جن کو آپ نے سعد سے  
خرید لیا اور ان کو لے جا اپنے پیاروں کے پاس اور کہہ کہ اللہ تعالیٰ  
نے یا اس کے رسول نے یہ سواری تم کو دی ہے تو سوار ہو اس پر  
ابو موسیٰ نے کہا میں وہ اونٹ لے کر اپنے پیاروں کے پاس گیا اور ان  
سے کہہ رسول اللہ نے تم کو یہ سواریاں دی ہیں لیکن میں تم کو نہیں  
چھوڑوں گا جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ نہ ملیں  
ان لوگوں کے پاس جنھوں نے رسول اللہ کا پیلا انکار کیا ہے۔ پھر  
دینا آپ کا اس کے بعد تم پر گمان نہ کرتا میں نے تم سے وہ کہہ دیا جو  
رسول اللہ نے نہیں فرمایا تھا (چونکہ پہلے رسول اللہ نے ابو موسیٰ  
سے سواری دینے کا انکار کیا اور انھوں نے اپنے پیاروں سے کہہ دیا

بعد اس کے آپ نے سواریاں دیں تو ابو موسیٰ ڈرے گئیں میرے پیادے نہ سمجھیں کہ اس نے اپنی طرف سے بات بولی اور رسول اللہؐ نے انکار نہ کیا ہو گا اس لیے مقابلہ کرنا چاہا) میرے پیادوں نے کہا قسم خدا کی تم ہمارے نزدیک بچے ہو اور جو تم چاہتے ہو ہم ویسا ہی کریں گے (یعنی تمہارے ساتھ چلیں گے)۔ پھر ابو موسیٰ ان میں سے کسی آدمیوں کو لے کر گئے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے پہلے رسول اللہؐ کا انکار کرنا سنا تھا اور بعد اس کے دینا تھا اور ان لوگوں نے ویسا ہی بیان کیا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پیادوں سے جیسے ابو موسیٰ نے ان سے بیان کیا تھا۔

۳۲۶۵- حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے میں ابو موسیٰ کے پاس تھا انہوں نے اپنا ستر خوان منگوایا اس پر مرغ کا گوشت تھا کہ ایک شخص آیا مئی تم میں سے سرشار تک کا پیسہ غلام ہوتے ہیں ابو موسیٰ نے اس سے کہا آؤ (یعنی کھانے میں شریک ہو)۔ اس نے تاش کیا پھر ابو موسیٰ نے کہا آؤ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہؐ کو دیکھا ہے یہ گوشت کھاتے ہوئے وہ مرد دیوانہ میں نے مرغ کا کچھ کھاتے دیکھا (یعنی نہاست وغیرہ) تو مجھے گھن آئی۔ میں نے قسم کھائی اب اس کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے کہا آؤ اور شریک ہو میں تم سے قسم کی حدیث بھی بیان کرنا ہوں۔ میں جناب رسول اللہؐ کے پاس آیا اپنے چند اشعری پیادوں کے ساتھ سواری کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں قسم خدا کی تم کو سواری نہیں دوں گا۔ پھر مجھ تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ظہرے رہے بعد اس کے رسول اللہؐ کے پاس لوگوں کی قیمت آئی۔ آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور ہانچا اونٹ دلو اسے سفید کہاں کے۔ جب ہم چلے تو ایک نے دوسرے سے کہا ہم نے رسول اللہؐ کو بھلا دی وہ قسم جو آپ نے کھائی تھی (کہ ہم کو سواری نہ دیں گے اور یاد نہ دلاؤ) ہم نے آپ کو ۶ برکت نہ ہوگی ہم کو۔ پھر ہم لوگ آپ کے پاس

لَا أَدْنٰكُمْ حَتّٰی يُطْلِقَ مِنِّيْ نَفْسَكُمْ اَبٰی مِنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فَبِیْ اَوَّلِ مَرْوَةٍ ثُمَّ اِطْعَمَانِيْ بِاَيِّ نَعْدَ ذَلِكَ لَا نَطْعُوْا اَبٰی خَدَّيْكُمْ شَيْئًا لَّمْ يَنْعَلْهُ فَقَالُوْا اَبٰی وَاللّٰهِ اِنَّكُمُ جُنْدُنَا لَمُصَدِّقٍ وَلَفَعَلْ مَا اُحْبَبْتَ فَاَطَعْنٰهُ اَبُوْ مُوْسٰی سَمِعَ مِنْهُمْ حَتّٰی قَالُوْا اَلَيْسَ سَمِعْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْعَهُ اِيَّاهُمْ ثُمَّ اِطْعَمَانِعْمَ نَعْدَ فَاَحْذَرْتُهُمْ بِمَا حَدَّثْتُهُمْ بِۤاَبُوْ مُوْسٰی سَوَاءً۔

۴۲۶۵- عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَرِ النَّقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ وَهْدَمِ الْخَزَمِيِّ قَالَ اَبُوْ بَرٍّ وَاَنَا بِحَدِيثِ النَّقَاسِمِ اَحْمَطُ مِنْ اِبْرَاهِمَ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبَا بِعَدِّ اَبِيْ مُوْسٰی فَنَدَعَا بِمَا يَذِيْبُهُ وَغَلَبْنَا لَحْمَ دَخَاجٍ فَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي نِيْمٍ اَللّٰهُ اَحْمَرُ شَبِيْهًا بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهْ هَلُمَّ فَلَنَكَا فَقَالَ هَلُمَّ فَاَبٰی قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اَبٰی رَأَيْتُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدَرْتُهُ فَخَلَفْتُ اَنْ لَا اَطْعَمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ اَخَذْتُكَ عَنْ ذَلِكَ اَبٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَبِ رَهْطِيْ مِنَ الشَّعْبِ فَيَنْتَحِلُوْا نَسْجَلَةً فَقَالَ (( وَاللّٰهِ لَا اَحْبِلُكُمْ وَمَا جُنْدِيْ مَا اَحْبِلُكُمْ عَلَیْهِ )) فَلَبَّثَا مَا خَذَ اللّٰهُ فَابٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا يَبِيْ فَنَدَعَا بِنَا فَاتَرَ لَنَا بِخَشِيْ ذُوْمٍ غُرٍّ هَذَرٰی قَالَ فَلَبَّثَا اَطْلَقْنَا قَالَ بَعْضُ اِبْنِغِيْ اَعْلَقْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْهَ لَا يَبَارِظُ

اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آئے تھے آپ کے پاس سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر آپ نے سواری دی ہم کو اور آپ بھول گئے یا رسول اللہ! اپنی قسم کو۔ آپ نے فرمایا میں تو قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ چاہے کوئی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسری بات دیکھوں گا تو جو بہتر بات ہے وہ کروں گا اور قسم کھول ڈالوں گا۔ سو تم جاؤ تم کو اللہ نے سواری دی ہے (اسی طرح تو بھی اپنی قسم کو توڑنا اور سرخ کا گوشت جو حلال ہے اس کو کھا)۔

۳۲۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۳۲۶۸- وہی جو اوپر گزرا اس میں اضافہ زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی میں نہیں بھولا قسم کو۔

۳۲۶۹- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے سواری مانگنے کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں تم کو قسم خدا کی سواری نہیں دوں گا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تین اونٹ بھیجے جن کی کوہان چت کبری تھی۔ ہم نے کہا ہم آپ کے پاس گئے تھے سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا پھر دوسری بات بہتر

لہ فرحنا بِإِيَّاهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ سَلْمًا وَلَمْ نَكُنْ خَلْفًا لَّنَا نَسْخِلُكَ ثُمَّ حَمَلْنَا أَنْفُسَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( إِنِّي وَاللَّهِ إِن شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى نَبِيٍّ قَارِي غَيْرَهَا غَيْرًا مِنْهَا إِنَّمَا أَتَيْتُ الْبَيْتَ الَّذِي هُوَ غَيْرٌ وَحَلَلْتُهَا فَانْطَلَقُوا فَإِنَّمَا حَمَلْتُكُمْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ))۔

۴۲۶۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ قَالَ قَالَ بَيْنَ هَذَا الْخَبَرِ مِنْ حَرَمٍ وَتَيْنَ الْفَاشِعَيْنِ وَدَّةٌ وَإِحَادَةٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرْبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ بِهِ لَحْمٌ ذَخَاخٌ فَذَكَرَ لَنَا هَذَا۔

۴۲۶۷- عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَاقْصَرُوا حَتَّى بَعَا الْخَبِيثَ بِمَعْنَى حَتَّى بَعَا خَمَلًا مِنْ زَيْتٍ۔

۴۲۶۸- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ بِأَكْلِ لَحْمٍ ذَخَاخٍ وَسَأَلَ الْخَبِيثَ بِحَبْرٍ حَتَّى يَهْمَ وَزَادَنِي قَالَ (( إِنِّي وَاللَّهِ مَا تَسْبِيحُهَا ))۔

۴۲۶۹- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْخِلُهُ فَقَالَ (( مَا عِنْدِي مَا أَحْبَبْتُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُكُمْ )) ثُمَّ نَبَتْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِقْلَابِهِ دُرُودُ بَعْضِ الْمَرْءِ فَقُلْنَا إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْخِلُهُ فَخَلَفَ لَنَا لَا نَحْمِلُهَا فَإِنَّمَا فَاعْتَرَاهُ فَقَالَ (( إِنِّي لَا أَخْلِفُ عَلَى نَبِيٍّ قَارِي غَيْرَهَا غَيْرًا ))۔

بَيْنَهَا إِذْ اتَّخَذَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ».

۴۲۷۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَشَاءَ فَأَلْبَسَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحِيلُهُ بَنُو حُلَيْبٍ حَتَّى رَجَعُوا.

۴۲۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْطَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِيهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّةَ قَدْ تَلَعُوا قَالَتْ أَعْلَتْ بَطْعَامِيهِمْ فَخَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صَبِيَّتِهِ ثُمَّ تَكَدَّ لَهُ فَاتَّخَذَ مَاثِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا بَيْنَهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيُكْفَرْ عَنْ يَمِينِهِ )).

۴۲۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا بَيْنَهَا فَلْيُكْفَرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيُفْعَلْ )).

۴۲۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا بَيْنَهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكْفَرْ عَنْ يَمِينِهِ )).

۴۲۷۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْإِسْلَامِ بَعْضُ حَدِيثِهِ تَالِيَهُ (( فَلْيُكْفَرْ يَمِينُهُ وَلْيُفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ))

۴۲۷۵- عَنْ تَعِيمٍ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ خَدَّ سَبَائِلَ بَنِي عَدِيٍّ نَزَحَ حَتَّى مَسَّاهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ حِمَامٍ لَوْ هِيَ بَغَضِي ثَمَنِ حِمَامٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَطْعِمُكَ إِلَّا دُرْهَمِي وَبِغَيْرِي فَأَكْتَسَبَ بَنِي أَعْلَمِي أَنْ يُعْطَوْا كَهَذَا قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَرْحَلُ فَقَضِبَ عِنْدِي فَقَالَ أَنَا وَاللَّهِ لَا أَطْعِمُكَ شَيْئًا ثُمَّ إِذَا الرُّجُلُ رَضِيَ

پاناہوں تو وہ بجز کام کرتا ہوں (اور قسم کا کفارہ دے دیجاہوں)۔

۴۲۷۰- ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم پہل جتے سفر میں تو رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگتے آئے۔ پھر یہاں کیا حدیث کو اسی طرح چھپے لاپ گزری۔

۴۲۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کو دیر ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر وہ اپنے گھر گیا تو بچوں کو دیکھا وہ سو گئے ہیں۔ اس کی عورت کھانا لائی اس نے قسم کھائی میں نہ کھاؤں گا اپنے بچوں کی وجہ سے۔ پھر اس کو کھانا مناسب معلوم ہوا اور اس نے کھالیا۔ بعد اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص حلف کرے کسی بات پر پھر دوسری بات اس سے بھر سکے تو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

۴۲۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر دوسری بات اس سے بھر سکے تو کفارہ دے قسم کا اور بھڑکات کرے۔

۴۲۷۳- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر اس کا خلاف بھر سکے تو جو بھر سکے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

۴۲۷۴- اس میں یہ ہے کہ کفارہ دے قسم کا اور جو کام بھر ہے وہ کرے۔

۴۲۷۵- قیم بن مرثدہ سے روایت ہے ایک فقیر مانگنے کو آیا عدی بن حاتم کے پاس اور سوال کیا میں سے ایک غلام کی قیمت کا یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا۔ عدی نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر میری زرہ اور خود تو میں اپنے گھروں کو لکھتا ہوں تجھے دینے کے لیے۔ وہ راضی نہ ہوا۔ عدی کو غصہ آیا اور کہا قسم خدا کی میں تجھے کچھ نہیں دوں گا۔ پھر وہ شخص راضی ہو گیا۔ عدی نے کہا اگر

میں نے جناب رسول اللہ سے یہ نہ سنا ہو تا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے پھر دوسری بات اس سے بڑھ کر پرہیزگاری کی کہے تو وہ بات کرے تو میں اپنی قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ رہتا)۔

۳۲۷۶- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر ہے تو اس کو کرے اور قسم کو چھوڑ دے۔

۳۲۷۷- عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قسم میں سے کوئی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر ہے تو کفار دے قسم کا اور جو کام بہتر ہو وہ کرے۔

۳۲۷۸- اس سند سے بھی مذکور وہاں حدیث مروی ہے۔

۳۲۷۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور سو رہا مہمان تھے لگے انھوں نے کہا تو مجھ سے سو رہا مہمان ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں قسم خدا کی میں تجھے نہ دوں گا۔ پھر کہا میں ایسا ہی کرتا (یعنی تجھے نہ دیتا) اگر میں نے رسول اللہ سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے کسی کام کی پھر اس سے بہتر دوسرا کام کہے تو جو بہتر ہے وہ کرے۔

۳۲۸۰- حمید بن طرف سے روایت ہے میں نے عدی بن حاتم سے سنا ایک شخص نے ان سے سوال کیا پھر بیان کیا اسی طرح پیسے اور پر گزرا اس میں یہ ہے کہ عدی نے کہا تو چار سو درہم لے میری کھولا میں سے۔

۳۲۸۱- عبد الرحمن بن سرور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عبد الرحمن بن سرور ڈرامہ درخواست کر حکومت کی کیونکہ اگر در خواست پر تجھے حکومت ملے گی تو خدا تعالیٰ تیری مدد نہ کرے گا اور جو بغیر درخواست کے ملے تو خدا تعالیٰ حیرانہ دیکار ہو گا اور جب تو کسی کام

فَعَلَّانَ لَنَا وَاللَّهِ لَوْ لَأَنَّى سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى الْفُتَى بِلَهُ مِنْهَا فَلْيَاتِ الْفُتَى)) مَا حَسَبْتُ يَمِينِي .

۴۲۷۶- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا غَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُتْرِكَ يَمِينُهُ))

۴۲۷۷- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا خَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى غَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْهَا وَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)) .

۴۲۷۸- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

۴۲۷۹- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَّهُ رَجُلٌ سَأَلَهُ بِإِثْمٍ يَرُوحُهُ فَقَالَ تَسْأَلُنِي بِإِثْمٍ يَرُوحُهُ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْ لَأَنَّى سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى غَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)) .

۴۲۸۰- عَنْ تَمِيمٍ بْنِ طَرْفَةَ قَالَ سَبَعْتُ عَبْدِي بْنَ حَاتِمٍ لَمْ رَحَلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ بَيْتَهُ وَزَادَ وَلَئِنْ لَمْ يَبْعِدْهُ فِي عَطَائِي .

۴۲۸۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُرُورَةَ وَهَبٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ لَا تَسْأَلُ الْإِمَارَةَ لَوْلَا إِنْ أُعْطِيَتْ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلَّمْتُ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيَتْ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَهَنْتُ عَلَيْهَا وَإِذَا خَلَفْتُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ

وَأَنَّ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ).

پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف بھڑکے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بھڑکے وہ کر۔

۳۲۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۸۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نُسَيْبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي الْخَدِيثَ وَيَكْسِي فِي حَدِيثِ الْمُغْنِي عَنْ أَبِي ذَكْرٍ الْإِمَارَةَ.

بَابُ يَمِينِ الْخَالِفِ عَلَى يَمِينِ الْمُتَخَلِّفِ  
۴۲۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَمِينُكَ عَلَى مَا يَصْنَعُونَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَفَالِ عَمْرُو يَصْنَعُونَ بِكَ صَاحِبُكَ)).

۴۲۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْيَمِينُ عَلَى يَمِينِ الْمُتَخَلِّفِ)).

بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ

۴۲۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِسَيِّدَتَيْنِ سَيِّوْنٌ لَمَرَّةٌ فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ عَلَيْهُنَّ لَالَّةٌ فَتَحْمِلُنَّ كُلُّهُنَّ وَاجِدَةً مِنْهُنَّ قَتِيلَةٌ كُلُّهُنَّ وَاجِدَةً مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارْسَا بَغَائِلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَمْ تَحْمِلُنَّ مِنْهُنَّ يَوْمًا وَاجِدَةً فَوَلَدَتْنِ بَصْفًا بَشَرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۲۸۳) ہذا میں دو خواتین کا مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دے گا اور وہ عکاسی سے اپنے تئیں کہنے سے بچانے کے لیے

قسم کھائے اور اس کا مطلب دوسرا دیکھ تو یہ مرد اس کو کھانہ دے گی اور قسم کا کھانا اس پر چڑھے گا اور اس پر لعنہ ہے۔ (نووی)

(۳۲۸۵) ہذا روایت نے کہاں حدیث میں کئی ناکہ ہے جس ایک تو یہ کہ جو کام آئندہ کرنے کو کہے اس کے ساتھ انشاء اللہ کہے۔ دوسرے جب ملک کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو مطلب تو ہے کہ یہ کہ ملک متغیر نہ ہوگی بشرطیکہ ملک کے ساتھ یہ کہے اور جو بعد کے چاہتا ہے ہوگا۔ اور غلامی اور حس سے مطلق ہے کہ اسی مجلس میں کہہ سکتا ہے اور سید بن جبیر سے ہے کہ چار بیٹے تھے کہہ سکتا ہے اور ان میں سے ہمیشہ کہہ سکتا ہے جب ہوا آئے۔ اسی طرح اگر غلامی یا غلامی میں انشاء اللہ کہے تو غلامی اور غلامی واقع نہ ہوگا اور ضروری ہے کہ زبان سے کہے اور بعض اہلکے کے نزدیک دل سے بیت بھی کافی ہے۔ (نووی)

باب: قسم کھانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی \*  
۳۲۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم حیر کی اسی مطلب پر ہوگی جس پر حیرا صاحب تجھے چاہے۔

۳۲۸۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کا مطلب قسم کھانے والے کی نیت کے موافق ہوگا۔

باب: قسم میں انشاء اللہ کہنا

۳۲۸۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان کی ساتھ یہاں تھیں انھوں نے کہا میں ان سب کے پاس ایک راست میں ہو آؤں گا اور سب کو حمل ٹھہرے گا۔ پھر ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا ہے گی جو سوار ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان ان سب کے پاس گئے) لیکن کوئی حاملہ نہیں ہوئی سو ایک عورت کے اور وہ بھی آدھا بچہ جنی (جو

(۳۲۸۳) ہذا میں دو خواتین کا مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دے گا اور وہ عکاسی سے اپنے تئیں کہنے سے بچانے کے لیے

قسم کھائے اور اس کا مطلب دوسرا دیکھ تو یہ مرد اس کو کھانہ دے گی اور قسم کا کھانا اس پر چڑھے گا اور اس پر لعنہ ہے۔ (نووی)

(۳۲۸۵) ہذا روایت نے کہاں حدیث میں کئی ناکہ ہے جس ایک تو یہ کہ جو کام آئندہ کرنے کو کہے اس کے ساتھ انشاء اللہ کہے۔ دوسرے جب ملک کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو مطلب تو ہے کہ یہ کہ ملک متغیر نہ ہوگی بشرطیکہ ملک کے ساتھ یہ کہے اور جو بعد کے چاہتا ہے ہوگا۔ اور غلامی اور حس سے مطلق ہے کہ اسی مجلس میں کہہ سکتا ہے اور سید بن جبیر سے ہے کہ چار بیٹے تھے کہہ سکتا ہے اور ان میں سے ہمیشہ کہہ سکتا ہے جب ہوا آئے۔ اسی طرح اگر غلامی یا غلامی میں انشاء اللہ کہے تو غلامی اور غلامی واقع نہ ہوگا اور ضروری ہے کہ زبان سے کہے اور بعض اہلکے کے نزدیک دل سے بیت بھی کافی ہے۔ (نووی)

» لَوْ كَانَ امْنَتْنِي لَوَلَدْتُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَلَا يَتَّقِيَنَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ «۔  
 کسی کام کا نہ نکلا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان  
 ان شاء اللہ تعالیٰ کہتے تو ہر ایک عورت ایک لڑکا بناتی اور سوار ہوتا  
 خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا۔

۴۲۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَالِ سَلِيمَانَ بْنِ دَاوُدَ نَبِيٍّ اللَّهِ لَأُطَوِّقَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِلَدٍّ يَغْلُمُ بِغَابِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوْ الْمَلَكُ لَنْ إِذَا شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَغْلُ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةً مِنْ يَسَائِلِهِ إِلَّا وَاحِدَةً جَلَدَتْ بِشِقِّ عِلْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ قَالَ إِذَا شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشَ وَكَانَ ذَرَكًا لَمْ يَفِي حَاجَتِهِ «۔  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام بخیر نے کہا میں اس رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا (ایک روایت میں نوے ہیں ایک میں نائے اور ایک میں سو) ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا بنے گی جو جہاد کرے گا خدا تعالیٰ کی راہ میں۔ ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا کہ انشاء اللہ۔ لیکن انھوں نے نہیں کہا وہ بھول گئے۔ پھر کوئی عورت نہیں جتنی البتہ ایک جتنی وہ بھی آدھا پھر۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا۔

۴۲۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَلِ لَوْ نَحْوُهُ۔  
 لے کر وہ پالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَأُطَوِّقَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تِلْكَ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يَغْلُمُ بِغَابِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ إِذَا شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَغْلُ فَامْلَأَتْ بِهِنَّ ظَمْ تِلْذِ يَنْتَلِ بِأَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ بِنَصْفِ إِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَوْ قَالَ إِذَا شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشَ وَكَانَ ذَرَكًا لَمْ يَفِي حَاجَتِهِ «۔  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا حضرت سلیمان بن داؤد نے کہا میں اس رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا اور ہر ایک ایک لڑکا بنے گی جو جہاد کرے گا خدا تعالیٰ کی راہ میں۔ ان سے کہا گیا انشاء اللہ کہو۔ انھوں نے نہیں کہا اور رات کو سب کے پاس ہو آئے کوئی نہ جتنی ہر ایک عورت وہ بھی آدھا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا۔

۴۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَأُطَوِّقَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغَابِلٍ يَغْلُمُ بِغَابِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِذَا شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَغْلُ إِلَّا شَاءَ اللَّهُ۔  
 حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد نے کہا میں اس رات کو نوے عورتوں کے پاس ہو آؤں گا ہر ایک سے ایک لڑکا ہو گا جو سوار ہو کر خدا کی راہ میں جہاد کرے گا۔ انکا ساتھی (کوئی آدمی ہو گا یا فرشتہ) بولا کہ انشاء اللہ۔ انھوں نے نہیں کہا (بھول گئے)۔ پھر وہ



سب عورتوں کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہ ہوئی ایک ہوئی وہ بھی ایک ٹکڑا آدی کا بنی۔ جسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کی سب (عورتیں لڑکے جیتیں اور سب لڑکے) جہاد کرتے سوار ہو کر خدا کی راہ میں سب لڑ کر۔  
۳۲۹۰- اس سند سے الفاظ کے فرق کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے جو گزری ہے۔

فَطَابَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُمْ بَأْسًا لِمَرْثَاةٍ  
وَاجِدَةً فَحَاصَّتْ بِشِقْ وَرَحْلِي وَلَمْ أَقْبِ نَفْسُ  
مُحَمَّدٍ يَدِي لَوْ قَالَ بَأْسًا اللَّهُ لَخَافُوا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ فَرُسْنَا أَسْمُوتُونَ.  
۴۲۹۰- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ يَهْدَى الْإِسْنَادُ بِجَلَّةٍ غَيْرَ  
أَنَّهُ قَالَ (( كُنْهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى ))۔

باب : جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ  
توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو  
۳۲۹۱- امام بن منہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ حدیث بیان  
کی ہیں ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ  
سے ان میں سے یہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے  
قسم خدا کی مقرر قسم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر  
والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ گناہ ہے اس کے لیے خدا تعالیٰ  
کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔  
باب : کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان  
ہو جائے

بَابُ التَّهْمِي عَنْ الْإِسْرَارِ عَلَى التَّيْمِينِ فِيمَا  
يَتَأَذَى بِهِ أَهْلُ الْخِلَافِ بِمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ  
۴۲۹۱- عَنْ حُثَمَاءِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَا حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( وَاللَّهِ لَأَنْ يُلَاحِظَ أَحَدُكُمْ بِمِثْيَبَةٍ  
فِي أَهْلِهِ أَثَمَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُضَيِّقَ تَخْلُوقَهُ  
الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ ))۔  
بَابُ نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ  
إِذَا أَسْلَمَ

۳۲۹۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنِّي نَذَرْتُ فِي لَحَابِيَةِ أَنْ أَضْحِكَ لَيْلَةً فِي  
۳۲۹۱) یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کا نقصان ہو ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے اور جو نہ توڑے گا وہ  
گناہگار ہو گا بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو۔ حنابلوں کے لیے میں اپنی کے ساتھ کھانا کھاؤں گا یا اس سے ہاتھ نہ کروں گا یا یہاں سے اس  
کے لیے کوئی چیز نہ اداؤں گا ایسی قسموں کا توڑنا ناجائز ہے اور کفارہ دینا۔ اور جو اس کا توڑنا گناہ ہو حنابلوں کے لیے کہ بڑی کے ساتھ شراب نہ  
پیاں لگایا جائے کیلئے کا توڑنا قسم کو پورا کرنا ضروری ہے۔

۴۲۹۲) کوئی نے کہا اناک اور ابو حنیفہ اور جہاد کے اکثر اصحاب کے نزدیک کافر کی عداوتی حج فیض اور بعضوں کے نزدیک حج ہے  
بدلیل اس حدیث کے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اشکاف بغیر روزے کے حج ہے اور یہی قول ہے شافعی اور حسن لمیری اور ابو قحور اور

ایسی مذکورہ۔

۳۲۹۳- الفاظ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے جو اوپر گزری۔

الْمُسْحِدِ الْحَرَامِ قَالَ (( قُلُوبُ بَنِيكَ ))۔

۴۲۹۳- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا أَبُو أَسْمَةَ وَاتَّقِيْ قُبَى حَدِيثِهِمَا أَفْكَافُ لَيْلَةٍ وَأَنَا فِي حَدِيثِهِ شَعْنَةٌ فَقَالَ خَفَلْ عَلَيْهِ يَوْمًا بِعُكْبَةٍ وَكَسَى فِي حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ يُزَيْرٍ وَلَا لَيْلَةٍ

۳۲۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور آپؐ ہر ایک (ایک مقام کا نام ہے) میں تھے طائف سے لوٹنے کے بعد تو کہا یا رسول اللہ! میں نے ذکر کی تھی جاہلیت میں ایک دن مسجد حرام میں احکاف کرنے کی تو آپؐ کیا فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جاہل اور احکاف کر ایک دن حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میں سے ایک لوٹا میں ان کو حدیث کی تھی جب آپؐ نے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا تو حضرت عمرؓ نے ان کی آوازیں سنی ہو کہہ رہے تھے ہم کو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا ہے قیدیوں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے سے) کہا اے عبد اللہ! اس لوٹا کے پاس جا اور اس کو بھی چھوڑ دے۔

۴۲۹۴- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْفَرِيَّةِ بَعْدَ أَنْ رَفَعَ مِنْ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْخَالِئَةِ أَنْ أَفْكَفَ يَوْمًا فِي الْمُسْحِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَى قَالَ (( أَذْهَبَ لَا أَفْكَفَ يَوْمًا )) قَالَ وَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفْكَفَهُ خَدِيزَةُ مِنَ الْخُثُصِ فَلَمَّا أَفْكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ النَّاسَ سَمِعَ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ أَصَوْتَهُمْ يَقُولُونَ أَفْكَفَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَفْكَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَمِعْنَا فَسَأَلَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَذْهَبَ إِنِّي بَلَغْتُ الْخَدِيزَةَ فَمَعْلُ سَبِيلُهَا۔

۳۲۹۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب جناب رسول اللہ ﷺ لوٹے حین سے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا آپؐ سے اس مذکورہ کو جو انھوں نے جاہلیت میں کی تھی ایک دن کے احکاف کی بھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۴۲۹۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ لَمَّا قُلْتُ النَّبِيُّ مِنْ خَتَنِ سَأَلَ عُمَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَذَرٍ كَانَ نَذَرْتُ فِي الْخَالِئَةِ أَفْكَفَ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرْتُ بِمَعْنَى حَدِيثِهِ خَبِيرٌ فِي حَازِمٍ۔

۳۲۹۶- تابع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

۴۲۹۶- عَنْ تَابِعٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ أَبِي عُمَرَ

ابن عمرؓ اور ابن عمرؓ کی صحیح روایت ہے کہ امام احمدؒ سے۔

(۳۲۹۶) ۵ نووی نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ کا یہ اس کاظمؒ سے کہا ان میں اس سے روایت کیا کہ آپؐ نے عمرؓ سے حاضنین کے سال حوائج اور انہما کے مقدمہ سے لیں۔

عُمَرَةُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَصْحَابِنَا فَفَالَتْ لَمْ  
يَعْبُرْ جَنَّتَا فَلَانَ وَحَتَّىٰ عُمَرُ نَزَلَ الْفَيْكَافَ لَيْلَةً  
فِي السَّحَابِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِ خَبَرِي فِي  
حَارِمْ وَمُعْتَمِرٍ عَنِ الْيُؤُبِ.

۴۲۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبَرِ فِي  
النَّهْرِ وَفِي حَدِيثِهِمَا خَبِيرًا فَيْكَافَ يَوْمَ.

بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِكِ وَكُفَّارَةِ مَنْ لَطَمَ  
عَدُوَّهُ

۴۲۹۸- عَنْ زَيْدَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنْتُ ابْنَ  
عُمَرَ وَقَدْ أَضَلُّوا مَسْلُوكًا قَالَ قَامَ مِنْ الْفَارِضِ  
عَوْدًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنْ الْآخِرِ مَا يَسْتَوِي  
هَذَا بِمَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ لَطَمَ مَسْلُوكَهُ أَوْ حَضَرَهُ  
فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْطِيَهُ )).

۴۲۹۹- عَنْ زَيْدَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِظَلَمٍ ثُمَّ  
مَرَّاهُ بِظُهُرِهِ لَمَّ فَقَالَ لَهُ أَوْضَعْتُمْ قَالَ لَا قَالَ  
فَأَنْتَ عَرِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَعَدَّ شَيْئًا مِنْ الْفَارِضِ فَقَالَ  
مَا لِي فِيهِ مِنْ الْآخِرِ مَا يَرَوْنِ هَذَا أَنِّي سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ  
حَضَرَ عَدُوًّا ثُمَّ دَعَا لَهُ بِأَبِيهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنْ  
كَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْطِيَهُ )).

۴۳۰۰- عَنْ فَرَسٍ بِإِسْنَادٍ شَدِيدٍ وَأَبِي عُرْوَةَ أَنَّ  
حَدِيثَ ابْنِ مُهْدِيٍّ ذَكَرَ فِيهِ حَدَّثَ لَمْ يَأْتِهِ وَفِي

پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرے کا ذکر آیا ہے اس سے  
انہوں نے کہا آپ نے عمرہ نہیں کیا ہے۔

۴۲۹۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : قلام : نوٹری سے کیونکر سلوک  
کرنا چاہیے

۴۲۹۸- زیدان ابو عمر سے روایت ہے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما  
کے پاس آیا انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لگزی یا  
کچھ چیز اٹھا کر کہا اس میں اتنا بھی ثواب نہیں ہے مگر میں نے سنا  
جنتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص  
اپنے غلام کو طمانچہ دے یا لگائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو  
آزاد کر دے۔

۴۲۹۹- زیدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کی ٹانگی پر نشان  
دیکھا تو کہا میں نے تجھے تکلیف دی۔ اس نے کہا نہیں۔ حضرت  
عبد اللہ نے کہا تو آزاد ہے۔ پھر زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا  
اس کے آزاد کرنے میں اتنا بھی ثواب نہیں ملا میں نے سنا ہے  
رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص غلام کو بن کئے حد  
لگا دے (یعنی ۸۰ حق ۷۰) یا طمانچہ لگائے تو اس کا کفارہ یعنی اس پر  
ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

۴۳۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

حدیث و کتب ((عَنْ لَطَمَ عُنْدَهُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ الْخَدَّ.

۳۳۰۱- معاویہ بن سويد سے روایت ہے میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پھر میں ہماک گیا پھر میں آیا عمر سے تھوڑا پہلے آیا اور اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے غلام کو بلایا اور مجھ کو بھی بلایا۔ پھر کہا غلام سے بدلہ لے اس سے۔ اس نے معاف کر دیا۔ سويد نے کہا ہم مقررین کے بیٹے رسول اللہ کے زنا سہارک میں تھے ہمارے پاس صرف ایک لوطی تھی۔ اس کو ہم میں سے کسی نے طمانچہ مارا یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دو۔ لوگوں نے کہا ان کے پاس اور کوئی شخص خدمت کے لیے نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا اس سے خدمت لیں جب ان کو اس کی ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دیں۔

۴۳۰۱- عَنْ ثُمَالَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَهَرَسَتْ ثَمَّ جَبْثَ قَتْلِ الظُّهْرِ فَصَلَّتْ حَلْفَ أَبِي غَزَفَةَ وَذَعَابِي ثُمَّ قَالَ امْسِكْ جَنَّةَ نَمْعًا ثُمَّ قَالَ كَتَمْتُ مَقْرَنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَنَا بِأَيَّامِهِمْ وَاحِدَةً فَلَمَعَتْهَا أَحَدُنَا فَلَمَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ مِثْلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْضَوْهَا فَأَلْوَا لَيْسَ لَهَا حَافِيَةٌ غَيْرُهَا قَالَ (( فَلْيَسْخَرْهَا مِنْهَا )) اسْتَغْوُوا عَنْهَا فَلْيَحْلُوا مِثْلَهَا)).

۳۳۰۲- ہلال بن یاف سے روایت ہے ایک شخص نے جلدی کی اور اپنی لوطی کو طمانچہ مار دیا۔ سويد بن مقرن نے کہا تجھے اور کوئی جگہ نہ ملی سوا اس کے عہد چرے کے۔ مجھ کو دیکھ میں ساتواں بیٹا تھا مقررین کا (یعنی ہم سات بھائی تھے) اور صرف ایک لوطی تھی سب سے چھوٹے بھائی نے اس کو ایک طمانچہ مارا اور رسول اللہ نے حکم کیا اس کے آزاد کرنے کا۔

۴۳۰۲- عَنْ جَبَلِ بْنِ نَسَابٍ قَالَ عَجِبْتُ شَيْخٌ فَلَطَمَ حَافِيَةً لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ بْنُ مَقْرَنٍ عَصَرَ عَاظِكَ بِأَيِّ حَرْفٍ وَسُحِبَهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ نَبِيِّ مَقْرَنٍ مَا لَنَا حَافِيَةٌ بِأَيَّامِهِمْ وَاحِدَةً لَطَمَهَا أَمْسَرْنَا فَلَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْضَهَا.

۳۳۰۳- ہلال بن یاف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کینزا بیچتے تھے سويد بن مقرن کے گھر میں جو نعمان بن مقرن کے بھائی تھے ایک لوطی وہاں لگی اور اس نے ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو اس نے لوطی کو طمانچہ مارا۔ سويد بن یاف نے فرمایا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزر رہا۔

۴۳۰۳- عَنْ جَبَلِ بْنِ نَسَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَمْتُ بَيْعَ الْبُزِّيِّ فِي دَاخِرِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرَنٍ أَهْلِي الْمُشَمَّانِ بْنِ مَقْرَنٍ فَهَرَسَتْ حَارِبَةُ فَذَلَّتْ يَرْحَلُ بِنَا كَلِمَةً فَلَطَمْتُهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَلَذَّكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ يَافِرٍ.

(۳۳۰۱) یعنی تو کسی اس کو طمانچہ مارا۔ یہاں اللہ غلام لوطی رکھا ان لوگوں کا حق تھا جو اور کی طرح ان کی تعلیم اور تربیت کرتے تھے جو آپ کہاتے تھے وہاں کو نکالتے تھے 'لو آپ بیٹے وہاں کو پرہیز کرتے اپنے ساتھ نکالتے پاتے تھے' خلافت سے زیادہ ان سے کام نہ لیتے تھے' کبھی کہتے بیٹے نہ تھے اگر کوئی ان کا چہرہ مارا تو اس کو دی سزا دیتے جو اس نے غلام لوطی کے ساتھ کیا۔  
نوٹی نے کہا یہ غلام کے دل خوش کرنے کے لیے سويد نے کہا نہ طمانچہ میں قصاص نہیں ہے صرف توبہ واجب ہے۔

۳۳۰۴- سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی لوطی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا سوید رضی اللہ عنہ نے کہا تھ کو معلوم نہیں کہ یہ مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھ میں ساتوں بھائی تھا رسول اللہ ﷺ کے نادر مبارک میں اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا اس کو اپنے بھائیوں میں سے ایک نے طمانچہ مارا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کے آزاد کرنے کا۔

۳۳۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۰۶- ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کوڑے سے کہ ایک آواز میں نے جھپے سے سنی جیسے کوئی کہتا ہے جان لے ابو مسعود میں مجھے میں تھا کچھ نہیں سمجھا جب وہ آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول اللہؐ ہیں آپ فرمادے ہیں جان لے ابو مسعود جان لے ابو مسعود میں نے اپنا کوڑا اٹھ سے پیٹک دیا آپ نے فرمایا لے ابو مسعود جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے کہا اب میں کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا۔

۳۳۰۷- ترجمہ وہی ہوا پر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر حیت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔

۳۳۰۸- ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اسے میں میں نے جھپے سے ایک آواز سنی جان ابو مسعود بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ آزاد ہے اللہ کے لیے۔ آپ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھ سے لگ جاتی۔

۱۳۰۴- عَنْ سُؤْدَيْ بْنِ مِقْرَانَ أَنَّ حَارِثَةَ لَهْ لَعَنَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُؤْدَيْ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَبِّي لَسَابِعُ إِحْوَاةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَمَتَى أَسْنَدْنَا فَلَعَنَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْعِنَهُ.

۱۳۰۵- عَنْ وَهْبِ بْنِ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شَيْعَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى مَا اسْمُكَ فَذَكَرْتُ بِجُلِّي حَبِيبُ عَبْدِ الصَّمَدِ.

۱۳۰۶- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسُّوطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ حَتْلِفِي اعْلَمْ أَمَا مَسْعُودٌ قُلْتُ لَمْ أَفْهَمْ الصَّوْتُ مِنْ الْغَضْبِ قَالَ عَلَّمَ دَنَا بَنِي إِدَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ ((اعْلَمْ أَمَا مَسْعُودٌ)) اعْلَمْ أَمَا مَسْعُودٌ قَالَ فَالْتَفَيْتُ السُّوطُ مِنْ يَدِي فَقَالَ ((اعْلَمْ أَمَا مَسْعُودٌ أَنْ اللَّهَ الْغَنِيُّ عَلَيْنِ مَبْنً عَلَى هَذَا الْعُلَامِ)) قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَسْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

۱۳۰۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوُ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ حَرْبٌ فَسَقَطَ.

۱۳۰۸- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ حَتْلِفِي صَوْتًا ((اعْلَمْ أَمَا مَسْعُودٌ لِلَّهِ الْغَنِيُّ عَلَيْنِ مَبْنً عَلَيْهِ)) فَالْتَفْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ بَوْحُوهُ فَقَالَ ((أَمَا لَوْ لَمْ نَفْعَلْ لَلْفَحْلُ النَّارُ لَوْ لَمْ نَفْعَلْ النَّارُ)).

۴۳۰۹- حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے وہ اپنے غلام کو کہہ رہے تھے 'غلام کہنے لگا اللہ کی پناہ وہ اور کہہ لگے۔ غلام نے کہا رسول اللہ ﷺ کی پناہ۔ ابو مسعودؓ نے اس کو پھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اللہ کی اللہ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اتنی اس غلام پر نہیں رکھتا۔ ابو مسعودؓ نے غلام کو آزاد کر دیا۔

۴۳۱۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ اللہ کے رسول کی پناہ۔

باب اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی جہت لگانے والے کے لیے وعید کا بیان

۴۳۱۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی جہت لگائے اس پر قیامت کے دن حد چڑے گی مگر جب کہ وہ چاہو۔

۴۳۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم رسول اللہ ﷺ سے جو نبی تھے تو یہ کہ (یہ آپ کا ایک نام ہے اس لیے کہ تو یہ آپ کی امت پر آسمان ہو گئی۔ اگلی امتوں پر تو یہ جب قبول ہوتی جب اپنے تئیں مارتے)۔

باب غلام کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاتے اور پہنتے ہو اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو

۴۳۱۳- معمر بن سواد سے روایت ہے ہم ابوذر غفاریؓ کے پاس گئے ربذہ میں (ربذہ ایک مقام کانام ہے)۔ وہ ایک چادر لٹا رہے تھے ان کا غلام بھی وہی چادر پہنے تھا۔ ہم نے کہا اے ابوذر! اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا۔ انھوں نے کہا مجھ میں اور ایک میرے بھائی میں لڑائی ہوئی اس کی ماں گئی تھی۔ میں نے اس کو ماں کی گالی دی اس نے میری شکایت

۴۳۰۹- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ مَخْفَلٌ يَقُولُ أَغْوَدُ بِاللَّهِ قَالَ فَمَخْفَلٌ بَعَثْنَاهُ فَقَالَ أَغْوَدُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَفَرَسْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ لَنُفٍّ أَقْمَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) قَالَ فَاعْتَقَهُ.

۴۳۱۰- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْطِثِاقِ وَنَحْوِهِ يَذْكُرُونَ قَوْلَهُ أَغْوَدُ بِاللَّهِ أَغْوَدُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب التغلب على من قذف مملوكه بالزنا

۴۳۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَمْرُ الْقَاسِمِ ﷺ ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزَّانَا يَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)).

۴۳۱۲- عَنْ مُصَلِّ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْطِثِاقِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

باب إطعام المملوك مما يأكل واللباس مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه

۴۳۱۳- عَنِ الْمَعْمَرِ بْنِ سَوَادٍ قَالَ مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ خَنَفَتْ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حِلَّةً فَقَالَ بَلَى كَادَ لِي وَبَلَى دَخَلِي مِنْ بَعْثَانِي كَلَامٌ رَكَانَتْ لَنَا الْقَحِيبةُ مَعْرُونَةً بَأَنَّهُ فَسَكَا بِي الْبَشِي مَرَرْنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِضْتُ شَيْئًا

(۴۳۱۱) یعنی پناہ اللہ کی پناہ رسول اللہ کے طرف سے حد نہیں کہہ کر وہ صحن میں لیکن غصہ بردی جائے گی پر آخرت میں اگر جہت لگائے تو یہی سزا ملے گی۔

کی رسول اللہؐ سے۔ جب میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے جس زمانے میں لوگ اپنے ماں باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسروں کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا لوگ اس کے ماں باپ کو گالی دیں گے۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی اگر اس نے تجھ کو برا کہا تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اس کو برا کہہ نہ کہ اس کے ماں باپ کو)۔ وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر ابوذرؓ نے اس کو بھائی کہا کیونکہ جناب رسول اللہؐ نے ان کو بھائی کہا)۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیچے ان کو کر دیا یعنی تمہارے ملک میں کہ تو کھلا دان کو جو رحم کھاتے ہو اور یہ باندن کو جو تم پیٹتے ہو اور مت تکلیف دو ان کو ان کی سکت سے زیادہ۔ اگر ایسا کام ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

۴۳۱۳- وہی ہے جو نو پر گزرا۔ ایک روایت میں اخترا یا وہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے بڑھاپے پر پھر آپ نے فرمایا۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حیرے اتنے بڑھاپے پر اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو ایسے کام کی تکلیف دے تو اس کو سچ ڈالے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کو تکلیف نہ دے ایسے کام کی اس۔

۴۳۱۵- معرور بن سعید سے روایت ہے میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے تھے اور ان کا کلام بھی وہی تھا جوڑا پہنے تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا مجھ سے جناب رسول اللہ کے زمانے میں ایک شخص سے گلی گونج ہوئی۔ میں نے اس کو

مَنْ لِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَدَانِ (( يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيلٌ جَاهِلِيَّةٌ )) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ سَبَّ الرَّحْمَانَ سُبُوًّا أَبَدًا وَرَأَيْتُ قَالَ (( يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيلٌ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَضْمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَالْبُسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِن كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعْيُوهُمْ ))

۴۳۱۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَوَاهُ فِي حَدِيثٍ وَهَبٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ يَعْنِي قَوْلَهُ (( إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيلٌ جَاهِلِيَّةٌ )) قَالَ قُلْتُ عَلَى خَالٍ سَاعِيٍّ مِنَ الْكَبِيرِ قَالَ (( نَعَمْ )) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ (( نَعَمْ )) عَلَى خَالٍ سَاعِيٍّ مِنَ الْكَبِيرِ )) وَفِي حَدِيثٍ عِيْسَى (( فَإِن كَلَّفْتَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنِهِ )) وَفِي حَدِيثٍ وَهَبٍ (( فَلْيَعْنِهِ عَلَيْهِ )) وَتَمَسَّ فِي حَدِيثٍ أَبِي مُعَاوِيَةَ (( فَلْيَعْنِهِ وَلَا فَلْيَعْنِهِ )) انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ (( وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ ))

۴۳۱۵- عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ خَلَّةٌ وَعَلَى غَلَابِهِ بِلَلُّهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَبَّ رَحُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ بَابُهُ

کی گلی دی (کوئی لکھا وہ شخص حضرت بلالؓ تھے)۔ اس نے رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے مجھ سے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں تمہارے غلام ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے تھے وہ وہ اس کو کھائے جو خود کھاتا ہے اور پھرتا ہے جو خود پیتا ہے اور مت کہو ان کو وہ کام کرنے کو جس میں عاجز ہو جائیں۔ اگر کو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

۳۳۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کو کھانا اور پیرا دو اور اتنی کام لو جس کی اسے طاقت ہو۔

۳۳۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا پیرا کرے پھر لے کر آئے اور وہ اٹھا چکا ہو کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں تو اس کو اپنے ساتھ بٹھالے اور کھائے اور اگر کھانا چھوڑا ہو تو لقمہ دو لقمہ اس کے لیے رکھ چھوڑے۔

باب: غلام کے اجر و ثواب کا بیان اگر وہ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے

۳۳۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر عیب خیر خواہ اپنے مالک کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کا دو ہزار ثواب ہو گا (بہ نسبت آرزو شخص کے)۔

۳۳۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام نیک ہو اس کو دو ہزار ثواب ہے

فَإِنْ قَالَ الرَّحُلُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَلَا تَكُنْ ذَلِكَ لَهُ فَتَأَنُّ سُبْحَانَ اللَّهِ (( إِنْ أَتَى مَرْثُوهٌ فَبِتْ جَاهِلِيَّةٌ وَخَوَانُكُمْ وَخَوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَثَلْبَسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاعْلَمُوهُمْ عَلَيْهِ ))

۴۳۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ (( لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يَكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ ))

۴۳۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا صَنَعَ لِبَادِكُمْ خَادِمَةً طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حُرَّةً وَذَخَانَهُ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ فَإِنْ كَانَ الصَّغْمُ مَشْفُوعًا فَلْيَلْبَسْهُ فَبِي يَدَيْهِ مِمَّا أَكَلَتْ أَوْ أَكَلْتُمْ فَإِنْ دَاوَدَ بَعْضُ لَفْسَةٍ أَوْ لَفْسَتَيْنِ ))

باب ثواب العبد وأجره إذا نصح إسيده وأحسن عبادته لله

۴۳۱۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِنْ أَلْعَبَ إِذَا نَصَحَ إسيده وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ))

۴۳۱۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْ حَبِيبٍ حَدِيثًا

۴۳۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُنْصَحِ



(ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے اگر چلا نہ ہو تا اور حج اور اہل کے ساتھ سلوک کرنا تو میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مروں۔ اور ابو ہریرہؓ نے حج نہیں کیا اپنی جان کی خدمت میں رہے جب تک وہ مر نہ گی۔

۳۳۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۲۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جب بندہ (یعنی غلام) اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق تو اس کو دہرا ثواب ملے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے یہ حدیث کعبؓ سے بیان کی انہوں نے کہا اس کا حساب بھی نہ ہوگا (کیونکہ اس کی نیکی بہت ہے اور گناہ کم) اور نہ اس مومن کا جو محتاج ہو۔

۳۳۲۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۳۲۴- حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہے وہ غلام جو مر جائے اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اچھی طرح کرتا ہو! کیا اچھا ہے وہ۔

باب: مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان

۳۳۲۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ صاحبی کے ہونے میں سے آزاد کر دے اور اس کے پاس اتنا ہی ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہے تو تمہیک 'قیمت باقی' (حصہ) حصوں کی دوا اپنے ساتھیوں کو ادا کرے اور ہر دوا اس کی طرف سے آزاد ہوگا اور جس قیمت پر تمہا حصہ اس کا آزاد ہو اتنا ہی ہو۔

أَجْرَانِ)) وَقَذَى نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدِيهِ لَوْ كُنَا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْخُجَّ وَبُرُّ لَمْ يَلَا حَيْثُ لَمْ أَمُوتَ وَالْأَمَلُ لَوْ كُنَا وَقَالَ لَمْ يَلَا حَيْثُ لَمْ يَكُنْ يَخُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصَحَّتِيهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ ((بَلَّغْتُمُ الْمُصْلِحِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ لَمْ يَكُنْ.

۴۳۲۱- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَّغًا وَمَا بَعْدَهُ

۴۳۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنْ أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ )) كُنَّا لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَمَدَّ لَهَا كَتَبًا فَقَالَ كَتَبْتُ لَكَ عَنْهُ جَسَبًا وَمَا عَلَى مُؤْمِنٍ مَزْجِي.

۴۳۲۳- عَنْ الطَّائِفِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْكُورَ الْحَدِيثِ بَنِيهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( بَعِثَا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَلَّى بِحُسْنِ عِبَادَةِ اللَّهِ وَصَفَاةِ سَيِّبِهِ بَعِثَا لَهُ)).

باب مَنْ أَغْتَقَ شَرِيكَهُ لَهُ فِي عَيْنِهِ

۴۳۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَغْتَقَ شَرِيكَهُ لَهُ فِي عَيْنِهِ فَكَأَنَّ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمٌ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَبْدِ قَاطِعِي شَرِكَاةِ جِصْمِهِمْ وَغَتَّقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَالْأَقْدَقُ غَتَّقَ بِنَهْ مَا غَتَّقَ)).

لو فرض کیو کہ فرض حج رسول اللہ کے ساتھ کر چکے تھے اور نیک سے اللہ بن کی خدمت میں ہر ضروری ہے۔

(۳۳۲۵) یہ روایت نے کہاں حدیثوں کا بیان کتاب الفتن میں مطلق گزریکا اور نام مسلم نے اپنی حدیث کے خلاف ان حدیثوں کو کمر چپان کیا۔

۴۳۲۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مِنْ أَغْنَى شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِقْدُ كُلِّهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَتْلَعُ نَفْسَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَقِيَ مِنْهُ مَا عَقِيَ ))

۴۳۲۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے پردے میں سے آزاد کر دے اس پر باقی حصہ بھی آزاد کر چلا وہ جب ہے اگر اس کی قیمت کے موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہو جائے گا

۴۳۲۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَغْنَى نَفْسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فُكَّانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَلْبُ مَا يَتْلَعُ فَيْسَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَيْسَةُ عَدَلٍ وَإِلَّا فَقَدْ غَقِيَ مِنْهُ مَا عَقِيَ ))

۴۳۲۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس پورے غلام کی قیمت کے برابر مال ہے تو غلام کی پوری قیمت لگا لی جائے گی ورنہ اپنا حصہ ہی آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا۔

۴۳۲۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَغْنَى نَفْسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فُكَّانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَلْبُ مَا يَتْلَعُ فَيْسَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَيْسَةُ عَدَلٍ وَإِلَّا فَقَدْ غَقِيَ مِنْهُ مَا عَقِيَ ))

۴۳۲۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے جو ساجھی کا ہو تو اس کی ٹھیک قیمت کم نہ لپاؤ وگرنہ اس کے مال میں سے آزاد ہو گا اگر وہ مالدار ہو۔

۴۳۲۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَغْنَى نَفْسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فُكَّانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَلْبُ مَا يَتْلَعُ فَيْسَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَيْسَةُ عَدَلٍ وَإِلَّا فَقَدْ غَقِيَ مِنْهُ مَا عَقِيَ ))

۴۳۲۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَغْنَى نَفْسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فُكَّانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَلْبُ مَا يَتْلَعُ فَيْسَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَيْسَةُ عَدَلٍ وَإِلَّا فَقَدْ غَقِيَ مِنْهُ مَا عَقِيَ ))

۴۳۳۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے پردے میں تو باقی حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہو گا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو اس حصہ کی قیمت کے برابر۔

۴۳۲۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَغْنَى نَفْسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فُكَّانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَلْبُ مَا يَتْلَعُ فَيْسَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَيْسَةُ عَدَلٍ وَإِلَّا فَقَدْ غَقِيَ مِنْهُ مَا عَقِيَ ))

۴۳۳۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَغْنَى نَفْسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فُكَّانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَلْبُ مَا يَتْلَعُ فَيْسَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَيْسَةُ عَدَلٍ وَإِلَّا فَقَدْ غَقِيَ مِنْهُ مَا عَقِيَ ))

۴۳۳۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے جو ساجھی کا ہو تو اس کی ٹھیک قیمت کم نہ لپاؤ وگرنہ اس کے مال میں سے آزاد ہو گا اگر وہ مالدار ہو۔

۴۳۳۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَغْنَى نَفْسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فُكَّانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَلْبُ مَا يَتْلَعُ فَيْسَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَيْسَةُ عَدَلٍ وَإِلَّا فَقَدْ غَقِيَ مِنْهُ مَا عَقِيَ ))

۴۳۳۱- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَغْنَى نَفْسًا لَهُ فِي عَبْدٍ فُكَّانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَلْبُ مَا يَتْلَعُ فَيْسَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَيْسَةُ عَدَلٍ وَإِلَّا فَقَدْ غَقِيَ مِنْهُ مَا عَقِيَ ))

ﷺ نے فرمایا: جو مرد ساجھی کاہن اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دوسرے حصے کے بھی آزاد ہو جائے گا۔

۳۳۳۴۔ جو آزاد کر دے ایک حصہ مردے کا تو وہ کل آزاد ہوگا اس کے مال میں سے۔

۳۳۳- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزمو کر دے کسی بڑے کام کا حصہ لے گا جیسا کہ اسی کے مال میں سے ہو۔ اگر مال نہ ہو تو ہر دے سے محنت و دوری گراؤں گی مگر اس پر جہنم ہوگا۔

۴۳۳۴۔ اسی سند سے بھی ان کو وہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۵- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس سوا ان کے اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کو بلایا اور ان کی حقین نکالیں کہیں۔ بعد اس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلاموں کے نام لکھا وہ آزاد ہوئے اور باقی چار غلام رہے اور آپؐ نے بیت کے حق میں سخت لظف فرمایا۔

۲۳۳۶- وہی ہے جو اوپر گزرا، تقفنی کی روایت میں ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنے مرتے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

۴۳۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ ثَلَاثُ رُحَالٍ فَبَعِثْ أَحَدَهُمَا قَالَ يَضْحَكُ.

٤٣٣٢- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ (( مَنْ  
أَغْنَى حَقِيقَتَا مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْ مَالِهِ )) .

٤٣٣٣- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
 «مَنْ أَطْعَمَ ثَقِيفًا لَهُ فِي عَيْدٍ فَحَلَّاهُ فِي  
 عَائِلِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنَّ لَهُمَ يَكُنْ لَهُ مَالٌ  
 مَسْنُونٌ الْعَيْدُ غَيْرُ مَسْنُونٍ عَلَيْهِ».

٤٣٤- عَنْ أَبِي عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
وَفِي حَبِيبِهِ جِيءَ (( ثُمَّ يُسْتَعَى فِي  
تَرْبِيبِ الْوَلَدِ لَمْ يُعْنَى غَيْرَ مُشَقَّوقٍ عَلَيْهِ )) .

۱۳۳۵- عَنْ جَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَهْلَقَ سِنْتَهُ تَعْلُوكَيْنِ لَهُ عِنْدَ مَوْبِوهِ ثُمَّ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَذَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحْزَنُهُمْ أَتْلَافًا ثُمَّ الْفَرَجَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ النَّبِيُّ وَأَرَادَ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

٤٣٦- عَنْ ثَوْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حُمَاقًا  
فَتَحَبَّبَهُ كَرَوَانَةُ ابْنِ عُلَّةٍ وَأَنَّ الثَّقَفِيَّ فِي  
حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ لَوَصَّى عَبْدَ مَوْجِبٍ  
فَنَافَقَتْ بَيْنَهُمَا خَلَوَكَيْنِ.

١٣٣٧- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ

(۳۳۵) ☆ نووی نے کہا دوسری راویہ میں وہ سخت غلط ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر تمہارا نہ جانے تو اس پر نماز نہ پڑھتے۔ اور اس حدیث سے تمسک کرنا ہے بالکل اور ناشائستہ اور اسحاق اور داؤد اور ابن جریر نے ایسی صورتیں پیش کیہ ڈالنے کیلئے۔ اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ قرعہ باطل ہے اور ہر ایک ظالم کا ایک ٹکٹ ڈالنا ہوا گاؤں پر جب مرد و عورت سب سے غور کر کر تپا ابو حنیفہؒ کے مذہب کا یہ مضمون کہ آپؐ نے ان کو آڑھ کی اور جا کو گھڑا اور غصی اور غمی اور شر میں اور حسن نے ابو حنیفہؒ سے اتفاق کیا ہے اور یہی ماحول ہے ابن مسیب سے۔ ابھی مختصر



خَدَّثَنِي غَطَّاءُ عَنْ جَابِرِ ح وَ خَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةٍ  
 أَنَّهُ سَمِعَ حَدَّثَنَا مُعَلَّا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ  
 غَطَّاءِ بْنِ أَبِي دَرَّاجٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعُمَيْرُ بْنُ  
 دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ فِي نَيْحِ  
 الْمُحَدِّثِ كُلِّ هَؤُلَاءِ قَالَ عَنْ أَبِي سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَأَبِي عَاصِمَةَ عَنْ  
 عُفَيْرٍ عَنْ جَابِرٍ.



کتاب الْقِسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالذِّيَاتِ  
قسامہ، لڑائی، قصاص اور دیت کے مسائل

بَابُ الْقَسَامَةِ (١)

باب: قسمت کا بیان

۴۴۴- کل بن ابی شمسہ سے روایت ہے یحییٰ نے کہا شاید خبر نے رافض بن خذہ سے سنا یا بھی چاہ لیا کہ ان دونوں نے کہا عبد اللہ بن کل بن زید اور حمید بن مسعود بن زید دونوں نکلے جب خبر میں پہنچے تو انکے ایک ہو گئے۔ پھر حمید نے دیکھا کہ عبد اللہ بن کل کو کسی نے مار ڈالا ہے۔ انھوں نے دفن کیا عبد اللہ کو پھر آئے رسول اللہؐ کے پاس وہ اور حمید بن مسعود اور عبد الرحمن بن کل۔ عبد الرحمن سب میں چھوٹے تھے انھوں نے جاہلیات کرنا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے تو جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جو من میں بڑا ہے اس کی بڑائی کر (یعنی اس کو بات کرنے دے۔ حالانکہ عبد الرحمن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور حمید اور حمصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہاں دعویٰ سے غرض نہ تھی صرف واقعات سننے تھے)۔ عبد الرحمن چپ ہو رہا اور حمید اور حمصہ نے باتیں کیں۔ عبد الرحمن بھی ان کے ساتھ بولا پھر بیان کیا رسول اللہؐ سے عبد اللہ بن کل کے مارے جانے کے مقام کو۔ آپ نے فرمایا ان

٤٣٤٢- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
وَحِيدَةَ قَالَتْ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ خَلِيجِ أَهْلِهَا قَالَ  
خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَشُجُعَةُ بْنُ  
مُسَوْدٍ فِي زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِبَحْرَيْنِ تَقَرَّفَا فِي  
بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ إِذَا مُحِبَّةٌ يَجِدُ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنَ سَهْلٍ قِيْلًا فَنَدَعَتْ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَخُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرُ الْقَوْمِ  
فَلَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ مَلَّ صَاحِبُهُ فَقَالَ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الْكُفْرُ  
فِي السَّنِّ فَصَلَّمَتْ صَاحِبَتُهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا  
فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَل  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ (( لَهُمْ أَتَحْيِلُونَ  
عَمَلَيْنِ بَيْنَنَا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَهُمَا )) أَوْ

(۱) ☆ قسمت یہ ہے کہ جب خونِ اقرار ہو تو حق سے ثابت نہ ہو اور غلطیوں پر فہم ہو تو حق کو منع کر کے ان سے قسم لیا کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا، ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یا استغفار کے وارثوں سے قسم لیا اور اس کا بیان آگے آئے۔

۱۳۳۲ء کوئی نے کہا قسامت کے باب میں بھی حدیث اصل سے کورائی سے اخذ کیا ہے تمام علماء نے سو ایک جماعت کے جس نے قسامت کا انکار کیا ہے۔ سب اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی کیفیت میں کوراء اختلاف کیا ہے کہ قسامت سے قصاص ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ایک کوراء لحدیث کوراء اوقاف کے نزدیک اس سے قصاص ہو سکتا ہے کوراء شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے اور لاکھ کوفہ کے نزدیک اس سے قصاص نہ ہو گا صرف دینہ لازم آئے گا کوراء شافعی کا قول یہی ہے۔ کوراء اختلاف ہے کہ قسامت میں کون قسمیں کھائے گا۔ قنکر کوراء شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک متکثر کے وارث پچاس قسمیں کھائیں گے اور دینہ نہ کھائیں تو جن پر شہ ہو ان سے قسمیں لی جائیں کوراء لاکھ کوفہ کے نزدیک قسمیں ان ہی پر ہوں

تینوں سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے مورث کا خون حاصل کرتے ہو (یعنی قصاص یا دیت اور وارث تو صرف عہدار خن تھے لیکن آپ نے تینوں کی طرف خطاب کیا اور غرض یہی تھی کہ عہدار خن قسمیں کھائیں)۔ تینوں نے کہا ہم کیونکر قسمیں کھائیں؟ خون کے وقت ہم نہ تھے۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے انھوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے جب جناب رسول اللہؐ نے یہ حال دیکھا تو دیت دی (اپنے پاس سے)۔

۳۳۳- کل بن ابی حمزہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حمید بن مسعود اور عبد اللہ بن کل دونوں خیبر کی طرف گئے اور کجور کے درختوں میں جدا ہو گئے۔ عبد اللہ بن کل مارے گئے۔ لوگوں نے یہود پر گمان کیا (یعنی یہودوں نے مارا ہو گا)۔ پھر عبد اللہ کا بھائی آیا اور اس کے چچا کے بیٹے حمید اور حمید سے سب رسول اللہؐ کے پاس آئے۔ عبد الرحمن اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگا اور وہ تینوں میں چھوٹا تھا۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا بوائی کر بڑے کی یا بڑے کو کھانا چاہیے۔ پھر حمید اور حمید نے حال بیان کیا عبد اللہ بن کل کا۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا تم سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی پر قسم کھائیں (کہ یہ قاتل ہے) وہ اپنے گلے کی رسی دے دے وگے گا (یعنی اپنے تئیں سپرد کر دے گا تہہارے قتل کے لیے)۔ انھوں نے کہا جب یہ واقعہ ہوا تو ہم نے جنس دیکھا ہم کیونکر قسم کھائیں گے۔ آپ نے فرمایا تو یہود پچاس

قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَفَّ تَخْلُفُ وَتَمَّ نَشَهُدُ قَالَ (( فَتَرْتَكُمُ يَهُودُ بِخَمْسِينَ نَيْمًا )) قَالُوا وَكَفَّ فَقَالَ اِيْمَانُ قَوْمٍ كَفَرُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ عَقْلَهُ.

۱۳۴۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَرَفِيعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ حَمِيْدَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ انْطَلَقَا إِلَى عَيْرٍ فَتَفَرَّقَا فِي الشَّجَرِ فَقَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَنَهَضُوا لِيَهُودٍ فَضَاعَ أَسْوَدُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَنَا عَمْرُو خُوْبَصَةَ وَمُحَبَّبَةَ ابْنِي أَبِي صَالِحٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَلَمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أُخْيِهِ وَهُوَ أَسْتَفَرَّ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( كَبُرَ الْكُفْرُ )) أَوْ قَالَ (( لَيْسَ الْاَكْثَرُ )) فَكَتَلْنَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( بَقْسِمِ حَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى وَجْهِ مِنْهُمْ فَيَنْقُضَ بَرْعُهُ )) قَالُوا اِمْرًا لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ تَخْلُفُ قَالَ (( فَتَرْتَكُمُ يَهُودُ بِاِيْمَانٍ خَمْسِينَ مِنْهُمْ )) قَالُوا يَا رَسُولَ

اللہ! وہ اگلی جہنمی علی ہیں۔ اور جناب رسول اللہؐ نے اپنے پاس سے اس مقدمہ میں دیت دی اس لیے کہ وارث نے خود بھی علف نہ کی اور نہ علف لینے پر راضی ہو اور یہ دیت آپؐ نے حرم مکہ کی اس خیال سے کہ عبد اللہ کا خون ضائع نہ جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ صدرائے کوفہ تینوں میں سے آپؐ نے سوائدہ دے دینے کو امام کو اپنے عقائد میں روپیہ صرف کرنا درست ہے۔ (الحقی مختار)

(۳۳۳) ۵۶ نواری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ قیامت سے قصاص بھی ہو سکتا ہے جب تو فرمایا کہ وہ اپنے گلے کی رسی سپرد کر دے گا اور جن کے نزدیک قصاص نہیں ہو سکتا وہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تئیں سپرد کر دے گا دیت دینے کے لیے۔ واللہ اعلم۔

تھیں کھا کر اپنے تئیں پاک کریں گے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو کافر ہیں۔ آخر جناب رسول اللہ نے اپنے پاس سے دیت دی عبد اللہ بن سہل کی۔ سہل نے کہا میں ان اونٹوں کے ہاند سے کی جگہ گیا تو ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۳۳۳۲- سہل بن ابی شمس سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور اس میں یہ شخص ہے کہ ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔

۳۳۳۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

اللَّهُ فَوَيْتُمْ كُفْلًا غَالٍ فَوَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَيْلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَذَهَلْتُ بِرَبِّكَ لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَّضَنِي نَاقَةً مِنْ بَنِي إِدْزِيلَ رَكَّضَةً بِرَحِيلِهَا قَالَ حَسَدًا هَذَا أَوْ نَحْوَهُ.

۴۳۴۴- عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي شَمْسَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي خَبَرِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَنْبِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي خَبَرِهِ فَرَكَّضَنِي نَاقَةً.

۴۳۴۵- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي شَمْسَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۴۳۴۶- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ بَسَّارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ بْنَ زَيْدٍ وَمُحِبَّةً ابْنِ مَسْعُودٍ ابْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّينَ ثُمَّ مِنْ نَحْوِ خَابِرَةَ حَرَّحَا إِلَى عُبَيْرِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلَحٌ وَأَعْلَاهَا يَهُودٌ فَتَرَفَمَا لِجَانِبَيْهَا فَقَبِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ فَوَجَدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَلَقَنَهُ صَاحِبَةٌ ثُمَّ لَقَنَ إِلَى الْأُخْرَى فَنَسَى أَعُوذَ الْمُتَّقِينَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحِبَّةً وَخَوَاصَةً فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَأْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَبَّتْ قَبِيلُ قُرَظَمَ بَشِيرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ أَقْرَبًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ (( تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَجِفُّونَ لِقَابِكُمْ )) أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا خَشَرْنَا قُرَظَمَ أَنَّهُ قَالَ (( فَتَبَرَّكُمْ يَهُودُ بَخْسِينَ )) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقِيلُ كَيْفَانَا فَوَيْتُمْ كُفْلًا قُرَظَمَ بَشِيرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ جَنْبِهِ.

۳۳۳۶- بشیر بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن سہل بن زید اور محبہ بن مسعود بن زید انصاری جو بنی حارثہ میں تھے خیر کو گئے رسول اللہ کے زمانہ میں اور ان دونوں وہاں امن وامان تھا اور یہودی وہاں رہتے تھے۔ پھر وہ دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کو تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں ان کی نعش ملی۔ محبہ نے اس کو دفن کیا پھر مدینہ میں آیا اور عبد الرحمن بن سہل مقتول کا بھائی اور محبہ اور حویصہ (بچا زاد بھائی) ان تینوں نے جناب رسول اللہ سے عبد اللہ کا سال بین کیا اور جہاں وہ مارا گیا تھا۔ تو بشیر نے روایت کی ان لوگوں سے جن کو حضرت کے صحابہ میں سے اس نے پایا کہ آپ نے فرمایا ان سے تم پچاس تھیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے نہیں دیکھا نہ ہم وہاں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہودی اپنے تئیں صاف کر لیں گے تمہارے الزام سے پچاس تھیں کھا کر۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیونکر قبول کریں گے تھیں کافروں کی۔ آخر بشیر نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ کی دیت اپنے پاس سے دی۔



۴۳۴۷- وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سہل نے یہ کہا مجھ کو ایک اونٹنی نے ان اونٹیوں میں سے لات ماری پاڑے میں۔

۴۳۴۷- عَنْ بُخَيْرٍ بْنِ نَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ نَهْجِ حَذَافَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ مِنْ زُكَاةِ الطَّلَقِ هُوَ وَمَنْ غَمَّ لَهُ يُقَالُ لَهُ مُحْصَنَةٌ مِنْ مُسْتَعْوَدٍ مِنْ زُكَاةٍ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِأَنَّهُوَ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ أَبُو قُرَيْبٍ مَوْلَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَنَابِهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُخَيْرٌ بْنُ نَسَارٍ قَالَ أَسْرَنِي سَهْلٌ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ لَفَدْتُ وَكُتِبَنِي فَرَبَعَةً مِنْ بَلَدِ الْفَرَائِصِ بِالْمِثْقَالِ

۴۳۴۸- سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے چند لوگ ان کی قوم میں سے خیر کو گئے وہاں الگ الگ ہو گئے۔ پھر ایک ان میں سے ایک مقتول کا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور کہا کہ برا جاتا جناب رسول اللہ نے اس کا خون ضائع ہونا تو سوانت دیے صدقے کے اونٹوں میں سے دیت کے لیے۔

۴۳۴۸- عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أُسْرِيَ أَنْ نَفَرًا بِهِمْ انْطَلَقُوا إِلَى عَيْبَرَ فَتَرَكُوا فِيهَا فَوْجَهُمْ أَحْتَفَعُمْ قَيْلًا وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فِكْرَةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَطْلُبَ دَمَهُ فَوَكَاهُ يَأْتِي مِنْ إِبِلِ الصَّنَعَةِ

۴۳۴۹- سہل بن ابی حمزہ کو خبر دی اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور حمزہ دونوں خیر کی طرف تکیف کی وجہ سے جوان پر آئی۔ تو حمزہ سے کسی نے کہا عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ان کی نعش چشمہ یا کنواں میں پھینک دی ہے وہ یہود کے پاس آئے اور انھوں نے کہا قسم خدا کی تم نے اس کو مارا ہے۔ یہود یوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر وہابی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا پھر حمزہ اور ان کا بھائی حمزہ جو اس سے بڑا تھا اور عبد الرحمن بن سہل انھوں نے آئے (جناب رسول اللہ کے پاس)۔ حمزہ نے بات کرنا چاہی وہی خیر کو کیا تھا (عبد اللہ کے ساتھ) تو جناب رسول اللہ نے فرمایا حمزہ سے بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے۔ پھر حمزہ نے بات کی بعد اس کے حمزہ سے جناب رسول اللہ نے فرمایا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کریں۔ پھر جناب رسول اللہ نے یہود کو کھٹا اس

۴۳۴۹- عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ أَنَّهُ أُسْرِيَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خَيْرِهِ قَوْمِيوُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحْصَنَةً حَرَمًا إِلَى عَيْبَرَ مِنْ جَنَابِهِ أَسَانَهُمْ فَأَتَانِي مُحْصَنَةٌ فَأَسَرَّتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ لَوْ قَبِيزَ فَاتَانِي يَهُودٌ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَتَانِي حَتَّى قِيمَ عَلَى قَوْمِيهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ قَتِلَ هُوَ وَأَخُوهُ حَوْبَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ بَيْنَهُمَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَلَذَبَ مُحْصَنَةً يَتَكَلَّمُ وَهُوَ الْبَيْتِيُّ كَانَ بِحَيْزٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحْصَنَةَ (( كَبُرَ كَبُرٌ )) يَرْبِدُ السِّنُّ فَكَلَّمَتْ حَوْبَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ مُحْصَنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِيَّا أَنْ يَتُوا صَاحِبَكُمْ وَإِيَّا

ہارے میں۔ انھوں نے جواب میں کہا قسم خدا کی ہم نے نہیں ملا اس کو۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید، عید اور عید الرحمن سے فرمایا تم قسم کھاؤ تو اور اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو۔ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو یہود قسم کھا لیں گے تمہارے لیے۔ انھوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں (ان کی) قسم کا کیا اقبال۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سوا وٹ ان کے پاس بیٹھے یہاں تک کہ ان کے گھر میں گئے۔ اس نے کہا ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۳۳۵۰۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طور پر پائی رکھا جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھی۔

أَنْ يَزِيدُوا بِحَرْبٍ)) فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا بِأَنَا وَاللَّهِ مَا قَلَّتُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ هُوَ مِنْكُمْ فَتَحْتَقِرُونَ دِمَّ صَاحِبِكُمْ)) فَأَلَوْا لَا قَالَ (( فَتَحْتَلِفُونَ لَكُمْ يَهْدُونَ)) فَأَلَوْا لَيْسُوا بِمُسْتَلِيمِينَ فَوَفَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَنْبِهِ فَغَضَّ بِأَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَا نَاقَهُ حَتَّى أَذْجَلَتْ عَلَيْهِمُ الدُّنُورُ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَنِي بَنُهَا نَاقَةً حَمْرًا.

۴۳۵۰۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

(۳۳۵۰) یہ روایت نے کہا قسامت ملت مورخوں میں ہو گئی تھی کہ یہ کہ حصول مرے وقت کہ جانے کہ کھ کو فلاں نے ملا دیا تھا کیا ہے اگرچہ اس پر نشان نہ ہو اور یہ قول مالک اور یحییٰ کہ دوسرے یہ کہ شہر ہو چھ ایک شخص عادل کی کوئی ہو یا اپنے چند لوگوں کی جو عادل نہیں ہیں مالک اور یحییٰ اور شافعی کے نزدیک تیسری یہ کہ وہ عادل کو اپنی کہ فلاں نے زخمی کیا ہے پھر چند روز زخم کے بعد ہی کہ مر جائے لیکن اجماع ہو گیا ہو مالک اور یحییٰ کے نزدیک شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک اس صورت میں قسامت ہے۔ چہ تھی یہ کہ حصول قسم کے پاس ملے پاس سے قریب یا عجم مرے آ رہا ہو اس کے پاس آگ لگی ہو یا اس پر نشان ہو خون وغیرہ کا اور دوسرے کہاں ممکن نہ ہو یہ چند لوگ ایک شخص کے پاس سے جدا ہوں اور وہاں گیا ہو اس صورت میں مالک اور شافعی کے نزدیک قسامت ہو گئی۔ چنانچہ یہ کہ دو گروہیں پھر ان میں ایک حصول ملے تو قسامت واجب ہو گئی۔ مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اور امام مالک سے ایک روایت ہے کہ دوسرے کہ وہ کام اس کی دیت دوسرے گروہوں پر لازم ہو گئی اور کسی کہ وہ کان ہو تو دونوں گروہوں پر دیت لازم ہو گئی۔ چنانچہ یہ کہ وہ کام اور گروہ میں کوئی مر اور ملے شافعی کے نزدیک وہ دوسرے گروہ اور شافعی اور اسحاق کے نزدیک اس کی دیت، بیت المال سے دی جائے گی ساتویں یہ کہ حصول کی قسامت کی عذر یا قبیح یا مجبور کسی عذر انہوں کی ملے تو امام مالک اور یحییٰ اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک صرف اتنی بات سے قسامت نہ ہو گئی بلکہ خون چہ ہو گا دس لے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنوں کے عذر میں ڈال دیتا ہے تاکہ وہ چوکے جائیں مگر شافعی نے کہا کہ جب قسامت اس کے دشمنوں کے ملے میں ملے تو جیسے غیر کا قہر ہے کہ انصار اور یہودیوں میں بدولت تھی تو قسامت واجب ہو گئی اور امام احمد سے بھی یہی بات۔ حصول ہے اور امام ابو حنیفہ اور ثوری اور مالک کو قہر کے نزدیک قسامت صرف اسی صورت میں ہے کہ قسامت کسی ملے یا کلاں میں ملے اور اس پر مار کا نشان ہو اور کسی صورت میں نہیں مگر قسامت میں ملے تو قسامت کو عطف دینی کے اور دیت بیت المال میں سے دی جائے گی۔ یہ جب ہے کہ عذر انہوں پر ہوئی کیا چاہئے اور اور اس نے کہا کہ جب عذر میں قسامت ملے تو قسامت واجب ہوئی کو اس پر مار کا نشان نہ ہو۔ اتنی مختصر؟

۴۳۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَهَذَا الْإِسْنَادِ يَنْقُلُهُ وَزَادَ وَقَعْتِي بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَيْنَ نَسِي مِنْ الْأَنْصَارِ فِي قَبِيلِ إِدْعُوَةَ عَلَى الْيَهُودِ.

۴۳۵۲- عَنْ نَسِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي صَالِيَةَ صُنِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبْلِ حَبِيبَةِ ابْنِ مَرْثُجٍ.

بَابُ حُكْمِ الْمُخَارِبِينَ

وَالْمُرْتَدِّينَ

۴۳۵۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْثَةَ قَعَبُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْفَوْا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنْ هِشِمَ أَنْ تَغْرِبُوا بِأَيِّ إِبِلٍ الْمُتَدَفِّقِ فَغَرِبُوا مِنْ أَقْبَاهِهَا وَأَنْتَوُا إِلَيْهَا» فَطَقُوا فَصَبُّوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرِّجَالِ فَغَلَبُوا وَكَرِهُوا عَنْ الْإِسْلَامِ وَسَقَرُوا فَوَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي تَرْجُمِهِ فَأَتَيْنَ بِهِمْ فَفَطَعُ أَثَدِيهِمْ وَارْحَلَهُمْ وَسَمَلَّ أَثَدِيهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْخَبَرَةِ حَتَّى مَاتُوا.

۴۳۵۱- ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قحط کا حکم کیا اور میان انصار کے ایک حقل پر کہ جس کے قتل کا انھوں نے دعویٰ کیا تھا یہودیہ۔

۴۳۵۲- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مر دی ہے۔

باب: لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے

والوں کا حکم

۴۳۵۳- انس بن مالک سے روایت ہے کچھ لوگ عریدہ کے (ایک قبیلہ) جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور ان کو وہاں کی ہوا سواقی نہ آئی استفادہ ہو گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا حق چاہے تو مدینہ کے اونٹوں میں ہار (جو شیر سے باہر رہتے جنگل میں) اور ان کا دودھ اور بیٹاب بیوہ انھوں نے ایسی ہی کیا اور ایسے ہو گئے۔ پھر کچھ چوہوں پر (جو مسلمان تھے) اور ان کو کھڑا لا اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو ہمارے گئے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا وہ بڑھ کر لے آئے۔ تب آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں بھروائیں یا آنکھیں پھوڑیں اور میدان میں ان کو ڈال دیا وہ مر گئے۔

(۴۳۵۳) اب انک اور ان کے اصحاب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جو باہر حلال ہے اس کا بیٹاب اور گویہ پاک ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ وہاں کے عہد اور وہاں کے واسطے ہر ایک نجاست کا استعمال درست ہے سو اگر وہاں سکر کے (انجی کا تالی ٹوٹی) یہ حدیث جاری ہو مرتدین کی سزا میں اصل ہے اور سواقی ہے اس آیت کے العا جزء اللہ یعزہون اللہ ورسولہ انہر تک۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس بات میں تو امام مالک کے نزدیک امام کا اختیار ہے کہ ان سواقی میں سے جو آیت میں مذکور ہیں (قتل کرنا، سوتل کرنا، ہاتھ پاؤں کاٹنا، قید کرنا) جو سزا ہے اسے۔ مگر قتل کی صورت میں اس کا قتل ضروری ہے۔ اور ابو حنیفہ اور ابو سعید کے نزدیک ہر صورت میں امام کا اختیار ہے۔ اور ثاقب اور باقی علماء کے نزدیک اگر کار میں نے صرف قتل کیا ہے اور مال نہیں لیا تو وہ قتل کئے جائیں گے اور قتل بھی کیا اور مال بھی لیا تو قتل کئے جائیں گے اور سولہ دیے جائیں گے اور جو صرف مال لیا تو ہاتھ پاؤں کاٹنے جائیں گے اور جو صرف ڈیر لیا اور حکایت ان کو بچا کر سزا دیں گے۔ اور اس حدیث سے بیکار مراد ہے اور یہ عام ہے شہر میں ہو یا جنگل میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک شہر میں یہ حکم نہ ہو گا اور علماء نے کہا کہ آنکھوں کا پھوڑنا یہ واقعہ شرکی مناسبت سے پہلے تھا تو منسوب ہے اور بعضوں نے کہا کہ

۴۳۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُنُكٍ تَمَانِيَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ وَسَيِّئَتْ أَسْمَانُهُمْ فَذَكَّرُوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( أَتَا تَخْرُجُونَ مَعِي وَأَعِيَا فِي إِلِيلِهِ قَصَبِيُونَ مِنْ أَوْبَالِهَا وَآلِيَّهَا )) فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَخَرَبُوا مِنْ أَوْبَالِهَا وَآلِيَّهَا فَصَحُّوا فَفَتَنُوا الرَّعْبِيَّ وَطَرَفُوا الْإِلِيلَ فَنَلَعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبُغِتْ فِي أَتَارِهِمْ فَأَنْزَلُوا فَحَيَّةٌ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَقَطَعَتْ أُنْبُيَهُمْ وَارْجَلَهُمْ وَسَمِرَ أُغْلِيَهُمْ ثُمَّ بَدَلُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي وَدَائِهِ وَاطَرَفُوا أَلْسَمَهُ وَقَالَ وَسَمِرَتْ أُغْلِيَهُمْ.

۴۳۵۵- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ مِنْ عُنُكٍ أَوْ عُرْنَةَ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِإِلْقَائِهِمْ وَأَنْزَلَهُمْ أَنْ يَنْشُرُوا مِنْ أَوْبَالِهَا وَآلِيَّهَا بِسُغْنَى حَبِيبٍ حَتَّاجٍ بِنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَسَمِرَتْ أُغْلِيَهُمْ وَأَلْقَوْا فِي الْحَرِّ وَنَسْتَوْخَمُونَ فَلَا يَسْتَوْخَمُونَ.

۴۳۵۶- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ حَالِكًا حَلَفَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ

۳۳۵۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آٹھ آدمی عک (ایک قبیلہ ہے) کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اسلام پر پھر ان کو ہوا ناموافق ہو گئی اور ان کے بدن پار ہو گئے۔ انھوں نے شکوہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ چالوالتوں میں وہاں کا دودھ اور پیٹھاب چو۔ انھوں نے کہا اچھا پھر وہ نکلے اور لوالتوں کا پیٹھاب فوراً دودھ چا اور اچھے ہو گئے۔ انھوں نے چرواہوں کو قتل کیا اور لوالت لے لیے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے پیچھے دوڑ بھیجی وہ گردن مار کر لائے گئے۔ آپ نے حکم کیا ہاتھ پاؤں کاٹے گئے آنکھیں سٹائی سے پھوڑی گئیں پھر دھوپ میں ڈال دیئے گئے یہاں تک وہ مر گئے۔

۳۳۵۵- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے وہ ڈال دیئے گئے حرہ میں (حرہ مدینہ منورہ کا ایک میدان ہے) پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں ملتا تھا۔

۳۳۵۶- حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ میں عربین عبد العزیز کے پیچھے بیٹھا تھا انھوں نے لوگوں سے کہا قسامت میں

جو مفسوخ نہیں اور آپ نے قسامت لیا کیا کہ انھوں نے بھی چرواہوں کے ساتھ عیاشی کیا تھا۔ (نوی)

(۳۳۵۵) جو آدمی نے کہا اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ نے ایسا حکم کیا تھا ان کو پانی دینے سے منع کیا تھا۔ بعض مفسرین نے کہا مسلمانوں کا دفاع ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لیے قتل کا حکم ہو اور وہ پانی مانگے تو اس کو پانی دینا چاہئے اور اس کو دوسرے طرح کے عذاب نہ دیئے گئے۔ ایک جاس کا دوسرے گردن مارنے کا حکم میں کتاہوں کہ حج روایت میں ہے کہ انھوں نے چرواہوں کو ۱۸۱۸ سالہ اسلام سے بھر گئے اس بات کی کوئی خاطر نہ رہی تھی پانی پانے کی ضرورت نہ تھی۔ اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ جس کے ساتھ پانی ہو پھر وہ قہارت کے وہاں مر نہ تو کہ دوسرے جاس سے مر رہا ہو البتہ اگر کسی کا گریزاں ہو تو اس کو پانی پانا واجب ہے اور دوسرے جاسے وقت میں درست نہیں۔ (نوی)

کیا کہتے ہو؟ منہ سے کہا تم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی  
ایسی ایسی میں نے کہا مجھ سے انس نے حدیث بیان کی کہ جناب  
رسول اللہ کے پاس کچھ لوگ آئے اخیر تک اور بیان کیا حدیث کو  
اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ اور ابو قتادہ نے کہا جب میں نے  
حدیث کو تمام کیا تو منہ سے بھان اللہ کہا میں نے کہا کیا میرے  
اوپر حسرت کرتے ہو (جھوٹ کی)؟ تو منہ سے کہا نہیں ہم سے  
بھی انس نے ایسی ہی حدیث بیان کی اسے ملک شام والو! تم ہمیشہ  
بھلائی سے رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص رہے (یعنی ابو قتادہ  
کے حفظ اور روایت کی تقریب کی)۔

۳۳۵۷- وہی ہے جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے  
دراغ نہیں دیا (کیونکہ دراغ زخم بند کرنے کے لیے دیتے ہیں  
اور وہاں اس کی ضرورت نہ تھی)۔

۳۳۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
کے پاس عرب سے چند لوگ آئے وہ مسلمان ہو گئے۔ انھوں نے  
بیت کی آپ سے مدینہ میں۔ اس وقت موسم یعنی برسام کی بیماری  
پھیلی۔ (تو ہی نے کہا برسام عقل کا فتور ہے یا درم سر کا یا درم سینہ  
کا۔ بحر الجوار میں ہے برسام درم ہے اس پر دے کا جو جگر اور  
رمدے کے بیچ میں ہے)۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اتنا  
زیادہ کیا کہ آپ انصار کے ہیں فوجیوں کے قریب تھے آپ نے  
ان کو ان کے پیچھے دوڑایا اور ایک بچکانے والے کو بھی ساتھ کیا اور  
ان کے قدموں کے نشان پچکانے۔

۳۳۵۹- اس سند سے بھی مذکور وہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۶۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول  
اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلاخیوں بھیریں اس لیے کہ

لِبَاسٍ مَا يَقُولُونَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ غَسْبَةُ قَدْ  
خَذْتُهَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذًا وَكَذَا فَقُلْتُ يَا  
خَذْتُهَا أَنَسُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَمِنَ الْخَدِيثِ يَنْخُو حَدِيثُ الْيُوسُفِ  
وَحُجَّاجٌ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قُلْنَا قَرَأْتُ قَالَ غَسْبَةُ  
سَبَّحَانَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قُلْتُ أَتَبْهِي يَا  
غَسْبَةُ قَالَ لَا كَذًا خَذْتُهَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنِ  
قَرَأُوا بِخَيْرٍ يَا لَعْلُ الشَّامِ مَا فَنَمَ فَبَكُمُ هَذَا أَوْ  
يُثَلُّ هَذَا.

۳۳۵۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ يَنْخُو  
حَدِيثَهُمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحْسِبُهُمْ.

۳۳۵۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ غُرَفَةٍ  
فَأَسْتَلَمُوا وَتَابَعُوا وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ الطُّعْمُ وَهُوَ  
الْبُرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَجَدْنَاهُ  
شَبَابٌ مِنْ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلْنَاهُمْ  
إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَاتِلًا يَفْتَقِسُ أَرْزَاقَهُمْ.

۳۳۵۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ  
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَهْطٌ مِنْ غُرَفَةٍ وَفِي حَدِيثِهِ  
سَبِيلُو مِنْ عُكْلٍ وَغُرَفَةٌ يَنْخُو حَدِيثَهُمْ.

۳۳۶۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا  
سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْنَ أَوْلِيكَ

بِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَهْلَ الرِّجَالِ

بَابُ ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْخَبَرِ  
وغيره من المحدثات والمقتلات وقيل  
الرجل بالمرأة

٤٣٦١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ حَارِثَةَ عَلَى لُحْشَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا  
بِخَبَرٍ فَإِنَّ نَجِيَّةَ بِنْتُ أَبِي هُبَيْرٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبِهَا وَمَنْ قَتَلَ لَهَا « أَقْتَلْتُ لَهَا »  
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُمْ قَاتِلَ لَهَا فَإِنَّ  
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُمْ سَائِلَهَا فَتَلَا فَنَفَذَتْ  
نَعَمْ وَالْأَشَارَاتُ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَضْرَتَيْنِ

٤٣٦٢- عَنْ شُعْبَةَ بِنْتِ الْإِسْلَامِ نَحْوَهُ وَفِي  
خَبَرِهِ ابْنُ إِسْرَافِيلَ فَرَضَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَضْرَتَيْنِ  
٤٣٦٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا  
مِنْ الْيَهُودِ قَتَلَ حَارِثَةَ مِنْ الْقَنْصَرِ عَلَى حَلِيٍّ  
لَهَا ثُمَّ اتَّقَعَهَا فِي الْقَلْبِ وَفَضَحَ رَأْسَهَا  
بِالْحِمَارَةِ فَأَمْلَأَ فَمُحِيٍّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِأَنْ يُرْخِمَ حَتَّى يَمُوتَ  
فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ

٤٣٦٤- عَنْ ثَابِتٍ بِنْتِ الْإِسْلَامِ بِنْتِ

انہوں نے بھی چڑا ہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔  
باب: خمر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص  
لازم ہو گا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل  
کریں گے

٣٣٦١- انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی  
کو مارا چند چاندی کے ٹکڑوں کے لیے تو پھر سے اس کو مارا وہ  
لائی گئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اس میں کچھ پاؤں باقی تھی۔ آپ  
نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ کھانا نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر  
سے نہیں۔ پھر فرمایا وہ مارا کھانا نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر  
سے نہیں۔ پھر تیسری بار پوچھا تو اس نے کہا ہاں اور اشارہ کیا اپنے  
سر سے۔ (آپ نے اس یہودی کو بلوایا اس نے اقرار کیا) تب  
آپ نے اس کو قتل کیا وہ پتھروں سے بھل کر۔

٣٣٦٢- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس کا  
سر پکڑا وہ پتھروں کے بچ۔

٣٣٦٣- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار  
کی ایک چھوڑی کو قتل کیا کچھ زیور کے لیے جو پہنے تھی۔ پھر اس کو  
کنویں میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھر سے چکڑا دیا۔ بعد اس کے وہ بکڑا  
گیا اور رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے حکم  
کیا اس کو پتھر مارنے کا سر نے ٹک۔ وہ پتھروں سے مارا گیا یہاں  
تک کہ سر نکلا۔

٣٣٦٤- اس حدیث سے بھی نہ کو رہا بالاحادیث مروی ہے۔

(٣٣٦٠) \* اس پر سزا اٹھانے والی نہیں بلکہ عین عدل اور انصاف ہے۔ اگر بد سماشوں اور اذکار کو کسی پر کوئی رحم کرے تو وہ بے رحمی  
ہے۔۔۔۔۔ علیہ السلام

کوئی ایسا مردن چاہے ست  
کہ بد کردن بجائے نیک مردن

٤٣٦٥- عَنْ لَيْسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حَبَابَةَ وَجَدَتْ  
رَأْسَهَا فَوَضَعَتْ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَأَلَتْهُمَا مَنْ صَنَعَ  
هَذَا بِرَأْسِي فَقَالَتَا حَتَّى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَرَمَتْ  
بِرَأْسِهَا فَأَمِيزَ الْيَهُودِيُّ فَأَقْرَعَ فَأَقْرَعَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحَجَارَةِ  
بَابُ الصَّائِلِ عَلَى نَفْسِ الْإِنْسَانِ أَوْ  
غَضْوِهِ إِذَا دَفَعَهُ الْمُضُولُ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ  
نَفْسَهُ أَوْ غَضْوَهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

باب: جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے اور دفع کرنے میں حملہ کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیار جرم نہیں ہے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( اَنْعَضْ اَحَدَكُمْ كَمَا يَعْضُ الْفَحْلُ لَا يَدَّةَ لَهُ ))

۴۳۶۷- عَنْ يَعْلَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِهِ

۴۳۶۸- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَحَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثِيَابُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُثِلَّتْهُ وَقَالَ (( أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ ))

۴۳۶۹- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَحْمَرَ بْنَ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَرَدْتَ أَنْ تَقْتُلَهَا كَمَا يَقْتُلُ الْفَحْلُ ))

۴۳۷۰- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَاتَرَخَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثِيَابُهُ أَوْ ثِيَابُهُ فَاسْتَعَاذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي لَبَنٍ يَغْتَضُّهَا كَمَا يَغْتَضُّ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَعْضَهَا ثُمَّ اتْرُكْهَا ))

۴۳۷۱- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ ثِيَابِ بْنِ أَبِي قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَاتَرَخَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثِيَابُهُ يَعْنِي الْقَبِي عَضَّ قَالَ فَأُثِلَّتْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ (( أَرَدْتَ

کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو جیسے بونٹ کاٹا ہے دانت نہیں لٹے گی۔

۴۳۶۷- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۶۸- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے ہاتھ گھسیٹا دوسرے کے دانت نکل پڑے۔ پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس گیا آپ نے اس کو لٹو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا گوشت کھالے۔

۴۳۶۹- صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے یعلیٰ بن امیہ کے ایک نوکر نے (مجازاً) ایک شخص سے (دوسرے نے اس کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ گھسیٹا تو دوسرے کے دانت گر پڑے۔ پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس گیا آپ نے اس کو لٹو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ چبوالے جیسے بونٹ چبا جاتا ہے۔

۴۳۷۰- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ گھسیٹا اس کے دانت نکل پڑے۔ جس کے دانت نکل آئے تھے اس نے جناب رسول اللہ سے فریاد کی آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کیا یہ چاہتا ہے میں اس کو حکم دوں وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے پھر تو اس کو چبوالے اس طرح جیسے بونٹ چاہتا ہے۔ اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے کر کھسیٹ (یعنی اگر تیرا ہی چاہے تو اس طرح قصاص ہو سکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر کھینچ لے یا تو اس کے بھی دانت ٹوٹ جائیں گے یا تیرا ہاتھ زخمی ہو گا)۔

۴۳۷۱- اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔





صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ مِنْ جَنَادِ اللَّهِ مَنْ  
لَوْ أَلْفَسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ)).  
واللہ دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا بعض  
بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اگر اس کے مجرم سے پرہیز کرے  
بھی تو اللہ ان کو سزا کرے گا۔

باب: مسلمانوں کا قتل کب درست ہے

۳۳۵۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جناب رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا مسلمان کو جو گواہی دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی  
سچا معبود نہیں ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں یا رسول اللہ نہیں مگر  
تین میں سے کسی ایک بات پر یا اس کا کلام ہو چکا ہو اور دوزخ کرے  
یا جان کے بدلے جان (یعنی کسی کا خون کرے) یا جو اپنے دین سے  
پھر جائے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

۳۳۵۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۵۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب  
رسول اللہ ﷺ ہم کو خطبہ سنانے کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا قسم  
ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا  
درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اس امر کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود  
نہیں ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں مگر تین اقسام کا ایک تو وہ  
جو دین اسلام کو چھوڑ دے اور جماعت سے الگ ہو جائے۔ دوسرا وہ  
جس کا کلام ہو چکا ہو اور دوزخ کرے۔ تیسرا جان بدلے جان کے۔

۳۳۵۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی  
ہے۔

بَابُ مَا يَتَأَخَّرُ بِهِ ذَمُّ الْمُسْلِمِ

۴۳۷۵- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَجُزُّ ذَمُّ امْرِئٍ  
مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ ثَلَاثَ الْكُتُبِ الرَّأْيِي وَالنَّفْسُ  
بِالنَّفْسِ وَالسَّيْئَةُ بِالسَّيْئَةِ لِلْجَمَاعَةِ )).

۴۳۷۶- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۳۷۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( وَالَّذِي لَا إِلَهَ  
غَيْرُهُ لَا يَجُزُّ ذَمُّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثًا نَفَرِ السَّيْئَةِ  
الْإِسْنَادُ الْمُنْفَارُ لِلْجَمَاعَةِ أَوْ الْجَمَاعَةُ شَلَّتْ  
فِيهِ أَحْمَدُ وَالْكَتِبُ الرَّأْيِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ )).

۴۳۷۸- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا أَخُو  
سَدِيسٍ مَعْنَانٌ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ  
(( وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ )).

حدیث کے مطلق قصاص نہ ہو گا۔ (نوری)

(۳۳۵۵) ☆ نوری نے کہا اس حدیث سے ظہور ملتا ہے کہ مسلمان ذی کفر کے بدلے مارا جائے گا اور اگر وہ تمام کے بدلے  
مگر جہود علماء اس کے خلاف ہیں جیسے مالک اور شافعی اور احمد اور لیث۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا اپنے دین سے پھر جائے تو شافعی ہر ایک مرد  
کو۔ مجرم کو قتل کیا جائے گا اگر تو نہ کرے اور شافعی ہے اس کو جو بدعت یا بدعت الیہ کے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔ جیسے  
نوری وغیرہ واضعاً۔

باب: جس نے پہلے خون کی بناؤالی اس کے گناہ کا بیان  
۴۳۷۹- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی خون ظلم سے ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (کابل) پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے (یعنی گناہ) کیونکہ اس نے اول قتل کی راہ نکالی۔

۴۳۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا

۴۳۸۱- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۳۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے بعض نے "یقتضی" کے بجائے "یحکم" کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

باب: خون اور عزت اور مال کا حق کیسا

خست ہے

۴۳۸۳- حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ

(۴۳۷۹) کہ کابل نے اپنے بھائی کو قاتل بنا کر قتل کر دیا تو نبی نے کہا یہ حدیث ایک قاصد ہے اسلام کے قاصد میں سے یعنی جو کوئی بری بات کالے اس کو قیامت تک گناہ نہ پہنچے گا اور اس کی ہر دلی کرے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ لائے والے پر ہے گناہ کی طرح جو کوئی نیکی کا لائے اس کو قیامت تک ثواب ہو جائے گا اور جو اس کی ہر دلی کرے گا نیکی کا ایک حصہ لائے والے کو بھی ثواب ملے گا۔ اور یہ مضمون دوسری حدیث میں موجود ہے۔

(۴۳۸۱) کہ کیونکہ خون کا قصہ نہایت سنگین ہے اور یہ خلاف نہیں ہے اس حدیث کے کہ سب سے پہلے خدا کا حساب ہوگا کیونکہ خدا حقوق اللہ میں سب سے پہلے روئے گی اور خون حقوق العباد میں۔

(۴۳۸۲) کہ چار چیزوں کی حرمت دلت سے پہلی آتی ہے۔ س کے کاروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑائی میں حضور ﷺ کو قتل

نے فرمایا نہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویا ہو گیا جیسا اس دن تھا جب خدا نے قتلی نے زمین و آسمان بنائے تھے۔ برس بارہ مہینے کا ہے ان میں چار مہینے حرام ہیں (یعنی ان میں لڑنا بھڑنا اور ست نہیں کر۔) تین مہینے تو برابر گئے ہوں لیکن بعد اور دو واجہ اور عرم اور چھ رجب، صفر کا مہینہ جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں ہے بعد اس کے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں ہم نے عرض کیا ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ پھر چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ کا شہر) ہم نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے آپ نے فرمایا یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کب ہے یوم النحر ہے۔ آپ نے فرمایا تو تمہاری جائیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں (حزنین) حرام ہیں تم پر یہی ہے دن حرام ہے اس شہر میں اس مہینے میں (جس کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ایسے ہی مسلمان کی جان عزت دولت بھی حرام ہے اس کا لینا دینا اور چھری درستی نہیں) اور قریب تم لوگ اپنے پروردگار سے دو پہنچے گا تمہارے عملوں

النَّاسُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ «إِنَّ الزَّيْمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةَ أَلْفَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مَوَاقِيتُ هُوَ الْقَعْدَةُ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَهْرٌ مُضَرُّ الْأَبْيَ بَيْنَ حِمَاذَى وَضَعَانَ» ثُمَّ قَالَ «أَيُّ شَهْرٍ هَذَا» فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْثَرُ مَا فَسَّكَتُ حَتَّى عَلَّمَا أَنَّهُ سَمِيَهُ بِعَمْرِ أَسْبُو قَالَ «الْحَسَنُ ذَا الْحِجَّةِ» فَقَالَ بَلَى قَالَ «قَائِي بَلَدِي هَذَا» فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْثَرُ مَا فَسَّكَتُ حَتَّى عَلَّمَا أَنَّهُ سَمِيَهُ بِعَمْرِ أَسْبُو قَالَ «الْحَسَنُ الثَّلَاثَةُ» فَقَالَ بَلَى قَالَ «قَائِي يَوْمِ هَذَا» فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْثَرُ مَا فَسَّكَتُ حَتَّى عَلَّمَا أَنَّهُ سَمِيَهُ بِعَمْرِ أَسْبُو قَالَ «الْيَسَّ يَوْمَ النَّحْرِ» فَقَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ «لَئِنْ جَعَلْتُمْ وَأَهْلًا لَكُمْ» قَالَ «مُحَمَّدٌ وَأَخِيَّةٌ قَالَ وَأَعْرَاضُكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْلِفُونَ رَيْتَكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَدَرٍ أَوْ حَتْلًا لَا يَصْرَبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْقَائِلَ فَلَعَلَّ

ہو مہینوں کو بدل دینے سے عرم میں لڑنے تو مکر کو عرم کر دیتے۔ اس طرح ان کم بختوں نے بیوں کو کوئی سول کر ڈالا تو کوئی مہینہ ٹھیک معلوم نہیں ہو سکتا جس سال چار مہینے اللہ نے اخیر عرم میں پیدا ہوں کیا توہ واجہ کا مہینہ دو دنوں حساب سے برابر چار اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے محمد تب حضرت نے حج کے موسم میں عرم کے دن ہزاروں آدمیوں کو رو رہا یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کما کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ پالے اور یہ جو فرمایا صفر کا جب تو صفر ایک قوم ہے عرب کا

کو بھرت ہو جاتا میرے بعد گمراہ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یعنی آپس میں لڑو اور ایک دوسرے کو مارو۔ یہ حضرت کی آخری نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے قہوڑے دلوں تک اس پر عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقلی ہدایت ہوا کیا۔ جو حاضر ہے وہ یہ حکم غالب کو پہنچا دے کیونکہ بعض وہ شخص جس کو پہنچانے کا زیادہ پار کئے والا ہو گا اس وقت سننے والے سے۔ پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا۔

۳۳۸۳- اپنی مکتبہ سے روایت ہے جب یوم النحر ہوا تو آپ بھی اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی تکبیل تھائی۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ انھوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام لیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بے شک یہ یوم النحر ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یہ ذی الحجہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس کا اور کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ عرب کے لوگ شہر مکہ ہی کو کہتے تھے) ہم نے عرض کیا بے شک شہر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو تمہاری جائیں اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام ہیں جیسے اس دن اس مہینہ میں اس شہر میں حرام ہے جو حاضر ہے وہ غالب کو یہ بات پہنچا دے پھر آپ متوجہ

بعضٌ مِنْ يُلَاقُهُ بِكَوْنِ اَوْحَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ يُلَاقُكُمْ)) قَالَ لَمْ يَلَقَ اَبِي بَكْرٍ فِي رَوَاجٍ وَرَضِيَهُ مُضَرَّ وَفِي رَوَاجٍ اَبِي بَكْرٍ قَتَا تَرْجَمُوا بَعْدِي.

۴۳۸۴- عَنْ اَبِي نَكْرَةَ عَنْ اَبِي رَحِيٍّ اَللّٰهُ عَنْهُ قَال لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ غَدَّ عَلَى نَجِيرٍ وَاحِدٌ اِنْسَانٌ بِحِطَابِهِ فَقَالَ (( اَلَمْ تَرَوْا اَنِّي يَوْمَ هَذَا )) قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَمِعَنِيْ سَوَى اَمْرٍ فَقَالَ (( اَلَيْسَ يَوْمُ الشَّحْرِ )) قَالَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَال (( قَالِيْ شَهْرٍ هَذَا )) قَالَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَال (( اَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ )) قَالَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَال (( قَالِيْ يَلَمُّ هَذَا )) قَالَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَال حَتَّى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَمِعَنِيْ سَوَى اَمْرٍ فَقَالَ (( اَلَيْسَ بِالْبَلَدِ )) قَالَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَال (( قَالٍ دِمَاءُكُمْ وَامْوَالُكُمْ وَاَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ حَتْمَةً يَوْمِكُمْ هَذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هَذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هَذَا فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْقَابِ)) قَال لَمْ اُنْكَفَا اِلَّا كَيْفَ تَرَى اَلْمُتَحَنِّنَ فَلْيَبْلُغْهُمَا

جو میں ان کا رجب بھی قاجور عیسیٰ الافرہی اور شعبان کے درمیان ہوتا ہے۔ ان کے مقابل دوسری قوم بھی رہے۔ ہمارے مضان کو رجب کہتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رجب وہی گناہ ہے جس کو مسخر رجب کہتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا مسخر بہت اور قوموں کے رجب کی بہت تقصیر کرتے تھے اس لیے رجب ان کی طرف منسوب ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

وَلَيْ خُرْمَةٌ مِنْ فَتْمٍ مَقْسَمًا بِهَا.

ہوئے دو مینڑھوں کی طرف جو چٹ کبرے تھے اور ذرا کیا ان کو  
اور ایک گھ کی طرف کبروں کے وہم لوگوں کو پابند دیں۔

۳۳۷۵- چند الفاظ کے فرق سے مذکور بالا حدیث اس سند سے  
بھی مروی ہے۔

۴۳۸۵- عَنْ أَبِي تَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ  
فَإِنَّ الْيَوْمَ جُلَسْتُ شَيْئًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى نَعِيمٍ قَالَ وَرَسُولُ آخِرَةٍ يَرْمِيهِ لَوْ قَالَ  
بِهِطَابِهِ فَقَدْ كَرِهْتُ حَبِيبَتِي فَوَيْلٌ لِي وَرَبِّعِ.

۴۳۸۶- حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے  
خطبہ پڑھا جو امر کو تو فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ اور بیان کیا اسی  
حدیث کو جیسا کہ پرگزرا مگر اس میں عزتوں کا ذکر نہیں ہے نہ  
مینڑھوں کے ذرا کا اور اس کے بعد کا مضمون اس روایت میں یہ  
ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مینے اس شہر میں اس دن  
تک جب ملو گے اپنے پروردگار سے آگاہ ہو میں نے پہچا دیا۔  
صحابہ کرام نے کہا ہاں پہچا دیا (اللہ تعالیٰ کے حکم کو کہ آپ نے  
فرمایا اللہ ان کو اور ہو۔

۴۳۸۶- عَنْ أَبِي تَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْتَحَرَّ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ  
هَذَا وَسَأَلُوا الْحَدِيثَ بِعَثَلٍ حَدِيثُ أَبِي عَوْنٍ  
غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ وَافَرَضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ  
انْكَأَ إِلَى كَيْسِيَّةٍ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ  
(« كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي  
بَلَدِكُمْ هَذَا إِنِّي يَوْمَ تَلْفُونَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ  
بَلَعْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ »).

باب: قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے ولی  
کے حوالہ کر دیں گے اور اس سے معافی کی درخواست  
کرنا مستحب ہے

باب صِبْحَةِ الْإِفْزَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ  
الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ حَلِّبِ  
الْعَفْرِ مِنْهُ

۴۳۸۷- عَنْ عُلْفَةَ بْنِ وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ  
يَسْتَعْبِقُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَتَلَ أَبِي فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اَقْلَعْ ))  
فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْرِفْ لَفَتَّمْتُ عَلَيْهِ لَيْلَةً قَالَ

۴۳۸۷- علقمہ بن وائلؓ سے روایت ہے ان کے باپ نے کہا  
میں جناب رسول اللہؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچھے میں ایک شخص آیا  
دوسرے کو کھینچا ہوا احمد سے اور کہنے لگا اس نے میرے بھائی کو  
مار دیا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کر دیا ہے؟ بولا  
اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں اس پر گواہ ثابت دو شخص بولا جے شک  
میں نے اس کو قتل کیا ہے آپ نے فرمایا تو نے کیونکر قتل کیا؟ وہ

(۴۳۸۷) \* نوٹی سے کہا اس حدیث سے اتنی باتیں نکلی ہیں بحر میں گواہ صاحبان کو حاضر کرنا حاکم کے سامنے نہ ہی مدعا سے پہلے  
جواب دینی لینا اگر وہ اقرار کرے تو گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی حاکم کا درخواست کرنا مقتول کے وارث سے معافی کے لیے معافی کا درست حق



دووں جہنم میں جائیں گے۔ ایک شخص اس سے جا کر ملا اور جناب رسول اللہ نے جو فرمایا تھا وہ بیان کیا۔ اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسماعیل بن سالم نے کہا میں نے یہ حبیب بن ثابت سے بیان کیا انھوں نے کہا مجھ سے ابن اشوح نے کہا کہ جناب رسول اللہ نے اس سے فرمایا تھا معاف کرنے کو لیکن اس سے انکار کیا۔

باب: پیٹ کے بچے کی دیت اور قتل خطا اور شہرہ عمر کی دیت کا بیان

۳۳۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتیں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا اس کا بچہ گر چلا تب جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ ایک غلام یا لونڈی رہنے کا۔

۳۳۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لیثان کی عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کے لیے برودہ دینے کا حکم ہوا دوسری۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاندان کو ملے گا اور دیت مارنے والے کے کئے والوں پر ہے۔

۳۳۹۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو عورتیں ہذیل

الثامین قالی رجلان قتلا له مقاتلة رسول الله ﷺ فحلفي عنه قال يستعمل من سألهم فذكرت ذلك لعيسى بن أبي ثابت فقال حدثني ابن أشوح أن النبي صلى الله عليه وسلم إنما سألنا أن نفقه عنه قالی

باب: حبة الحبین ووجوب الدیۃ فی قتل الخطیاء ونسبہ العمد علی عاقلة الجانی

۴۳۸۹- عن أبي هريرة أن لمرأتين من هذيل دنتا إحداهما الآخرى فطرحتا حبيها فقصي فيه النبي ﷺ بعرو عتوب أو أمية

۴۳۹۰- عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال قصي رسول الله ﷺ في حنين امرأتين من بني لحيان سلفا منها بعرو عتوب أو أمية ثم إن المرأة قتلي قضيت غلها بالعرو فوكت فقصي رسول الله ﷺ بأن ميراثها لبيها وزوجها وإن القتل على غصبها.

۴۳۹۱- عن أبي هريرة قال اقتلت امرأتان

جو میں ہائے گامانک یہ قصود تھی کہ نہ وہ تو آپ کے حکم سے اپنے حق کے لیے مارتا تھا۔ عربی میں ایسے کلام کو تحریر نہیں کیا جاتا کہ کسی مصیبت سے بظرفیکہ صدق ہو کیونکہ ایجاد کذب محال ہے بلکہ علماء نے کہا ہے کہ مصیبت کے لحاظ سے قرعیں مستحب ہے۔ خطا خون کرنے والا اور یہ مسئلہ بچے کو غولی کی توہر دست ہے اور اس کے جواب میں یوں کہے کہ ابن عباس سے یہ صحت منقول ہے کہ قاتل کی توہر دست نہیں اگرچہ حقیقی کے نزدیک ابن عباس کا یہ قول صحیح نہ ہو۔ (مختصر افقوی)

(۳۳۸۹) دو عورتیں ہو یا لڑکی، لونڈی نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب بچہ مرد نکلتے اور اگر دندہ نکلتے پھر مر جائے تو اس میں پوری دیت واجب ہو گی یعنی سوا دیت مرد کے لیے اور پچاس عورت کے لیے اور یہ دیت عائد ہے ہو گی نہ کہ بھرم کی ذرات یہ سب ایک قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور ابی نوفا کا اور مالک اور اہل مصر کے نزدیک بھرم کی ذرات ہے ہو گی اور شافعی کے نزدیک بھرم پر کفارہ بھی ہو گا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ نہ ہو گا۔ (الحی نووی)

(۳۳۹۱) یعنی پیٹ کا بچہ دوسری روایت میں ہے کہ اگر بے کی گلازی سے مارا۔ لونڈی نے کہا مارا چھوٹا چھوٹا چھوٹی گلازی ہے جو



(ایک قبیلہ ہے) کی لڑیں ایک نے دوسری کو چتر سے مارا وہ بھی مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنے والی کے کتے والے دیں اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہو گا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں۔ حمل بن جائے نہ کہلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ بیانہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو کیا آیا (یعنی کھو ہے)۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا یہ کاٹوں کا بھائی ہے ایسی قافیہ دار عمارت بولنے کی وجہ سے۔

۳۳۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہو گا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن ثابت کا بلکہ یہ ہے کہ کسی نے کہا ہم کیونکر دیت دیں ایسے کی جس نے نہ بیانہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو کیا آیا۔

۳۳۹۳- غیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو ڈیرے کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی مر گئی۔ ان میں سے ایک بنی نمیان کی عورت تھی جناب رسول اللہ نے مقتول کی دیت قاتلہ کے کتے والوں سے دلائی اور پیٹ کے بچے کی دیت ایک بروہ مقرر کی۔ ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے تھا بولا ہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ بیانہ کھایا نہ چلایا کیا آیا۔ آپ نے فرمایا بدویوں کی طرح قافیہ دار عمارت بولنے سے اور واجب کیا ان پر دیت کو۔

مِنْ هَذِهِكَ فَرَسَتْ إِحْدَانَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَفَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَامْتَسَمَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ دِيَةَ حَبِيبَةٍ غُرَّةً عَيْنٌ أَوْ وَرْثَةً وَقَعْنِي بِبَيْتِ الْهَرَاءِ عَلَى عَقْلَيْهَا وَوَرْثَتَهَا وَذَنُوعًا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالِ حَتْلُ بْنُ السَّامِعِ الْهَمْلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَفَقَ وَلَا اسْتَهْلَ فَيُكَلِّلَ ذَلِكَ يُكَلِّلُ فَقَالِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ )) مِنْ أَهْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ.

۴۳۹۶- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتَلْتُ امْرَأَتَيْنِ وَسَاقِي فَحَبِيتَ بِبَيْصِيو وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرْثَتَهَا وَذَنُوعًا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالِ فَقَالِ قَابِلُ كَيْفَ نَقُولُ وَلَمْ يَسْمَعْ حَتْلُ بْنُ مَالِكٍ.

۴۳۹۴- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ حَرَسَتْ امْرَأَةٌ حَرَسَتَهَا بِغَمُودٍ فَسَطَّاطٌ وَهِيَ حَتْلِي فَفَتَلَتْهَا قَالَ وَاسْتَدْنَسْنَا لِجَبَابَتِهَا قَالَ فَحَتْلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ فَقَابِلُ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالِ رَحْلُ بْنُ عَصَبَةَ الْقَابِلُ أَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهْلَ فَيُكَلِّلَ ذَلِكَ يُكَلِّلُ فَقَالِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( اسْتَفْعِ سَخْسَجَ الْأَعْرَابِ )) قَالَ وَحَتْلُ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ.

نہ جس سے انکار آدمی نہیں مر تا وہی غیر مر ہے اس میں کتبہ دہائی پر دیت لازم آتی ہے اور عزم پر قصاص نہیں ہو جاتا اس کی ذات پر دیت آتی ہے اہم شائق اور مجبور طار کا یہی قول ہے۔

علامہ نے کہا آپ نے اس کی برائی کی اور وہوں سے ایک توبہ کہ اس نے حکم شرع کے باطل کرنے کے لیے ایسی تقریر کی دوسری یہ کہ تقریر میں غلطی کا اور بدعت کی۔ اور اس حکم کا کچھ مذموم ہے نہ کہ وہ کچھ جراحہ دیت میں وارد ہوا ہے اور خلاف شرع نہ ہو۔

۴۳۹۳- منیر بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی گڑی سے مارا پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا جاملہ کے کنبے والے دیت دیں گے۔ مقتولہ پیٹ سے تھی آپ نے پیٹ کے بیج کی دیت ایک بردہ دلائی۔ جاملہ کے کنبے والوں میں سے ایک شخص بولا ہم کیونکر دیت دیں اس کی جس نے نہ کھایا نہ پیانا روپانہ چلایا یہ تو کیا۔ آپ نے فرمایا گنواروں کی طرح مسکین اور مسکینی بولتا ہے۔

۴۳۹۵- اس سند سے بھی نہ کو روایا حدیث مروی ہے۔

۴۳۹۴- عَنْ الْمُصَوِّرِ بْنِ شُعْبَةَ لَمَّا امْرَأَةٌ قَالَتْ خَرَّتْهَا بِعَمُوٍّ فَسَطَّحَ لَهَا فِي رِجْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَىٰ عَلَىٰ عَائِلَتِهَا بِالْبَدْيَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَىٰ فِي الْحَبِيبِ بَغْرًا فَقَالَ بَغْرٌ غَضِيْبًا (( أَتَدْبِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاخَ فَاسْتَهَلَّ وَمَنْ ذَلِكَ يُطْلَقُ قَالَ فَقَالَ سَخَعٌ كَسَخَعِ الْأَغْرَابِ ))

۴۳۹۵- عَنْ مُصَوِّرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمَنْ مَعْنَى حَدِيثِ خَرِمٍ وَتَفْصِيلِهِ

۴۳۹۶- حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

۴۳۹۶- عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُصَوِّرٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَاسْتَطَعَتْ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَىٰ فِيهِ بَغْرًا وَخَفَعَهُ عَلَىٰ كَوْتَاءِ امْرَأَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ دِيَةَ امْرَأَةٍ

۴۳۹۷- مسور بن حرمہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بیج کی دیت کے باب میں۔ منیر بن شعبہ نے کہا رسول اللہؐ نے حکم دیا اس میں ایک بردہ کا۔ حضرت عمرؓ نے کہا منیر وہ اسے اور کسی شخص کو لا جو حیرے ساتھ گواہی دے۔ پھر محمد بن مسلمہ نے منیر کے موافق بیان کیا۔

۴۳۹۷- عَنْ الْمُصَوِّرِ بْنِ مَعْرُوفَةَ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِثْلَاصِ امْرَأَةٍ فَقَالَ الْمُصَوِّرُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضَىٰ فِيهِ بَغْرًا غَضِيْبًا لَوْ أَمِنَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَهِيَ بَيْنَ شَهِدَةٍ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ



## کِتَابُ الْحُدُودِ حدوں کے مسائل

باب: چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان

۴۳۹۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ پاؤں دیکر یا زیادہ کے مال میں کاٹتے۔

۴۳۹۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۰۰- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹ جائے گا مگر چوہا تھائی دیکر یا زیادہ کی چوری میں۔

۴۴۰۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے! اصول نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے چور کا ہاتھ نہ کاٹ جائے گا مگر چوہا تھائی دیکر یا زیادہ میں۔

۴۴۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذر رہا۔

۴۴۰۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ حُدِّ السَّرِقَةِ وَنَصَابِهَا

۴۳۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُطُ السَّارِقَ فِي رَتْعٍ وَيَسَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۳۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَبْنِيهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۴۴۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رَتْعٍ وَيَسَارٍ فَصَاعِدًا».

۴۴۰۱- عَنْ عَائِشَةَ تَحَدَّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رَتْعٍ وَيَسَارٍ لَمَّا لَوَلَتْ».

۴۴۰۲- عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رَتْعٍ وَيَسَارٍ فَصَاعِدًا».

۴۴۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رَتْعٍ وَيَسَارٍ فَصَاعِدًا».

(۴۳۹۸) ☆ نوٹی نے کہا چور کا ہاتھ نہ کاٹ جائے گا لیکن چوری کے نصاب میں طار کا اشتکاف ہے۔ اہل ظاہر کے نزدیک کچھ نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل و کثیر ہر چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور یہی قول ہے ان بات شافعی کا اور یہی مقول ہے حسن بصری اور غزالی سے اور مجہور طار کے نزدیک نصاب شرط ہے۔ اب اشتکاف ہے اس کی مقدار میں۔ قولام شافعی کے نزدیک نصاب دین و بدھ ہے سونے کا یا اس قدر لایت کی اور کوئی چیز اور مالک اور احمہ اور اسحاق کے نزدیک دین و بدھ یا تین درم اور ان میں شہرہ اور ان کی بی بی لیلی کے نزدیک پانچ درم اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم اور مجتہد شافعی کا قول ہے اور باقی اقوال مردود ہیں اور مختلف ہیں حدیث مرتب کے۔ (مختصر)

۳۳۰۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے چور کا ہاتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہیں نکلا حال سے کم قیمت میں بچھ دیا ترس۔ یہ دونوں قیمت دہر ہیں (بچھ بچھ کم جائے ہمارے مقتوح پھر جیم مقتوح اور ترس دونوں واصل کو کہتے ہیں۔ اسی طرح جیم اس کو کہتے ہیں جس سے آڑ کی جائے۔

۳۳۰۵۔ اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۰۶۔ عبداللہ بن مروزی رحمہ اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا پھر کی چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی۔

۳۳۰۷۔ اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔ بعض نے "قیمت" کی جگہ "نعمہ" کا قتلوا استعمال کیا ہے۔

۳۳۰۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر "چراتا ہے" اٹے کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا اور چراتا ہے رسی کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا۔

۳۳۰۹۔ مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۰۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تَقْلَعْ يَدَ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَلْبٍ مِنْ ثَمَرٍ فَيُحْتَقِلُ لَوْ تَرَسٍ وَكَلَّامُنَا فَوْ ثَمَرٍ.

۴۴۰۵۔ عَنْ أَبِي أُسَيْدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ جِشَامِ بْنِ الْإِسْدَادِ لَمَحَوْ حَدِيثَ أَبِي ثَمَرٍ عَنْ جُحَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّؤاسِيِّ وَبِهِ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابِي أُسَيْدَةَ وَهُوَ يُؤَمِّدُ فَوْ ثَمَرٍ.

۴۴۰۶۔ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي يَمِينٍ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ ذَرَاهِيمٍ.

۴۴۰۷۔ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ بِحَدِيثِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ خَيْرٍ أَنَّ ثَمَرَهُمْ قَالَ قِيمَتُهُ وَتَغْضُهُمْ قَالَ ثَمَرُهُ ثَلَاثَةُ ذَرَاهِيمٍ.

۴۴۰۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ النَّيْضَةَ فَتُقْلَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْلَعُ يَدُهُ )).

۴۴۰۹۔ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَثَلَاثَةُ خَيْرٍ أَنَّهُ يَقُولُ (( إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ نَيْضَةً )).

(۳۳۰۶) ☆ یہ حدیث دلیل ہے مالک اور امام شافعی کی اور شافعی نے اس کی تائید کی ہے کہ اس وقت میں تین درم چھوٹی دینار کے ہوتے۔

(۳۳۰۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر مصحح پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہے لعنت ہے ظالم پر یا کذاب پر یا بے ایمان پر اور کسی کا نام لے کر اور بعضوں نے مصحح پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک اس پر حد نہ دے اور جب حد نہ دے تو درست نہیں کیونکہ حد سے ہٹا ہوا جاتا ہے۔



میں جب کہ حج ہوا چوری کی لوگوں نے کہا کون کہے گا اس باب میں جناب رسول اللہ ﷺ سے انھوں نے کہا اتنی جرأت کون کر سکتا ہے آپ کے سامنے سوا اسلام بن زید کے جو چیتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا آخر وہ عورت جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی اسلام نے سفارش کی آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا بیٹھے اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حد میں سفارش کرتا ہے اسلام نے کہا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے دعا کیجئے سعادت کی۔ جب شام ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو شایان شان ہے پھر فرمایا بعد اس کے تم سے پہلے لوگوں کو جہاد کیا اسی بات نے کہ جب ان میں عزت دار آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب باتوں کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور میں تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا (ہاتھ کاٹنے کے) بعد وہ چور عورت اچھی ہو گئی اور اس نے نکاح کر لیا۔ وہ میرے پاس آئی میں اس کے مطلب کو جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کر دیتی۔

۳۴۱۲- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت مخزومیہ اسباب مانگ کر کہتی پھر مکر جاتی۔ تو جناب رسول اللہ نے حکم فرمایا اس کا ہاتھ کاٹنے کے لئے۔ اس کے لئے لوگوں نے اسلام سے سفارش کی اسلام نے جناب رسول اللہ سے کہا۔ پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرل۔

۳۴۱۳- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَلُّوا وَمَنْ يَخْرُجْ عَنْهُ إِلَّا أَسَانَةً مِنْ رَبِّهِ جَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَلَّمُهُ فِيهَا أَسَانَةً مِنْ رَبِّهِ فَتَلَوْنَ وَحْتَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( أَتَضَلُّعُ فِي حَدِّ مَنْ خَلَعَهُ اللَّهُ )) فَقَالَ لَهُ أَسَانَةً اسْتَعْبُورَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ قَضَايَ فَأَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَضَلَّعُ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِنَا غُرَ لَعَلَّهُ ثُمَّ قَالَ (( أَمَا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَفْلَحْتُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْخَذَّ وَإِنِّي وَاللَّهِ نَفْسِي بَيْنَهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبِلَعْنِ السَّرَاقِ أَلَيْسَ سَرَقَتْ فَقَطَعْتُ يَدَهَا )) قَالَ يُوسُفُ قَالَ أَيْ شِهَابٍ قَالَ غُرُورَةٌ قَالَتْ غَنِيَّةٌ فَخَسَنَتْ نَوَافِلَهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ فَايِسِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرَفَعَ حَاضِنَهَا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۱۱۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَلَّمْتُ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعْمُ النِّسَاءَ وَتَحْتَضِلُهُ فَاَمَرْتُ نَبِيَّ ﷺ أَنْ يَنْطَلِعَ بِهَا فَأَتَى لَعَلَّهَا مِنْ رَبِّهِ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الثَّلَثِ وَيُوسُفَ.

۴۱۱۳- عَنْ حَبَابِ بْنِ نُبَيْلٍ مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَاتَيْنِ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۴۱۲) ☆ یعنی یہ بھی اس کی حدت تھی نہ کہ ہاتھ اسی جرم میں کاٹا کیونکہ اگر مکر جانا سرق نہیں ہے بلکہ خیانت ہے۔ اگر دائرہ کا بھی یہی قول ہے اور احمد اور ابن ابی شیبہ کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹنا ہے۔

فَعَادَتْ بِأَمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ لَأَطِمَةَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا لَقَطَعْتُ )) .

### بابُ حَدِّ الزَّوْنِ

### باب: زنا کی حد کا بیان

۳۳۱۳- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو سیکھ لو مجھ سے (شرع کی باتیں)۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے ایک رکاوٹ لگائی۔ جب بکر زنا کرے بکر سے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کے لیے ملک سے باہر کر دو اور عیب عیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھروں سے مار ڈالو۔

۳۳۱۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۱۶- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جب وحی اتری تو آپ کو سختی معلوم ہوتی اور پھر مبارک پر مٹی کا رنگ آجاتا۔ ایک دن آپ پر وحی اتری آپ کو ایسی سختی معلوم ہوئی۔ جب وحی موقوف ہو گئی تو آپ نے فرمایا سیکھ لو مجھ سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کیلئے راستہ کر دیا۔ اگر عیب عیب سے زنا کرے اور بکر بکر سے تو عیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر وہاں سے باہر کر دیں گے ایک سال تک۔

۳۳۱۷- وہی ہے جو اوپر گزرنا اس میں ایک سال کی حد اور کوڑوں کا شمار نہیں ہے۔

۴۱۱۴- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( خَلُّوا عَنِّي خَلُّوا عَنِّي فَلَا جُعْلَ لِلَّهِ لَهْنٌ مِثْلًا الْبُكَرُ بِالْبُكَرِ جُلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيٌ سَنَةٍ وَالنَّسَبُ بِالنَّسَبِ جُلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ )) .

۴۱۱۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۴۱۱۶- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُتِبَ بِإِلَهِاتٍ وَتَرْتِلَةٍ لَهُ وَحُفَّتْ قَالَ مَا لَزِمَنِي عَلَيْهِ ذَاتُ نَوْمٍ فَلَقِيَنِي كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ (( خَلُّوا عَنِّي فَلَا جُعْلَ لِلَّهِ لَهْنٌ مِثْلًا النَّسَبُ بِالنَّسَبِ وَالْبُكَرُ بِالْبُكَرِ جُلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجَمَ بِالْجَبَّارَةِ وَالْبُكَرُ جُلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيٌ سَنَةٍ )) .

۴۱۱۷- عَنْ قَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي خَلِيلِهِمَا (( الْبُكَرُ يُجْلَدُ وَتُنْفَى وَالنَّسَبُ يُجْلَدُ )) .

(۳۳۱۳) بتا توئی نے کہا کہ جب زنا کرے بکر سے یا شہ سے تو ہر حال میں بکر کو سو کوڑے چڑیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہو گا اور شہ کو رجم کریں گے اسی طرح عیب اگر زنا کرے بکر سے تو عیب کو رجم کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگائیں گے اور ایک برس کے لیے جلا وطن کریں گے اور بکر سے مرد و عورت پر رجم ہوتا ہے جس نے نکاح کی جگہ نکاح کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو اور عداوت نے اجماع کیا ہے کہ بکر دانی کو سو کوڑے لگائیں گے اور عیب کو رجم کریں گے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ خوار و مجاور بعض مسئلہ سے معقول ہے کہ انھوں نے رجم کا لفظ کیا ہے اور عیب کو پہلے کوڑے لگائے جائیں گے پھر رجم کریں گے اسحاق اور ذوالفقار اہل بخاری اور بعض شافعیہ کا کہیں قول ہے اور مجبور علماء کے نزدیک صرف رجم کافی ہے اور بکر کو ایک سال کے لیے جلا وطن کریں گے مرد و عورت پر رجم تمام شافعی اور مجبور علماء کا کہیں قول ہے اور حسن کے نزدیک نفی واجب نہیں ہے اور مالک اور داؤد نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے۔ اجماعی عقول

وَيُؤْتِيهِمْ مَّا يَدْعُونَ سَنَةً وَثَانَةً

بَاب رَجْمِ الْكُذِّبِ فِي الزَّوْنِ

باب: شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کا بیان

۳۴۱۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ جناب رسول اللہؐ کے منبر پر بیٹھے تھے انھوں نے کہا اللہ جل شانہ نے حضرت محمدؐ کو بیہا حق کے ساتھ اور ان پر کتاب اتاری اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی۔ (اشیع واشیعہ اذا زنا فارحسوما) لیکن اس کی خلاوت موقوف ہو گئی اور حکم باقی ہے۔ ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا۔ جناب رسول اللہؐ نے اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا میں ذرا تاہوں جب زیادہ عدت گزرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے ہم کو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا پھر گرہا ہو جائے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا (یہ کہنا حضرت عمرؓ کا صحیح ہوا اور غوراج نے یہی کہا اور گرہا ہوئے)۔ بے شک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو حصن ہو کر دنا کے مرد ہو یا عورت جب گولا قائم ہوں زنا پر یا حمل نمود ہو یا خود اقرار کرے۔

۴۴۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مِصْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَنَتْ مَسْجِدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَالْزَّكَاةِ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِثْلَ الْزَّكَاةِ عَلَيْهِ آتِهُ الرِّجْمَ فَرَأَيْنَاهُ وَوَعَيْنَاهُ وَغَفَلْنَا عَنْهُ فَرَجَحْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمْنَا بَعْدَهُ فَأَحْسَنِي إِنَّ هَذَا بِالْبَاسِ زَمَانٌ إِنَّ يَقُولُ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرِّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَقُولُوا بِشَرِّكَ مَرِيضَةٍ لَزَلْنَا اللَّهُ وَإِنَّ الرِّجْمَ فِي كِتَابِهِ اللَّهُ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَانَى إِذَا أُحْضِنَ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْأَسْتَاةِ إِذَا فَاغَتْ الشَّيْئَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ لَوْ إِذَا غَيْرَ ذَلِكَ.

۳۴۱۹- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۱۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

باب: جو شخص زنا کا اعتراف کر لے اس کا بیان

۳۴۲۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں اور پکارا آپ کو کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر

بَاب مَنْ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزَّوْنِ

۴۴۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَاؤُهُ فَقَالَ

(۳۴۱۸) یا زانی نے کہا یہ حضرت عمرؓ کا جب ہے کہ عورت کا جب خاکہ اور سوئی نہ ہو پھر حمل نمود ہو تو اس کو زانیہ حد لگا دیں گے اور مالکؓ کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جہرا اعلان کرنا یا نہ ہو اور عورت پر ایسی نہ ہو جو بچے کے حمل کا دنا سے ہے یا سوئی سے ہے۔ اور شافعیؒ اور ابو حنیفہؒ اور مجاہدؒ کے نزدیک صرف حمل کے نمود ہونے سے حد چڑے گی جب تک زنا کے گواہ نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے۔

(۳۴۲۰) یا ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کو نہ اور اس کا بھی قول ہے کہ زنا یا نہ جنس ہو جب تک چار بار اقرار نہ کرے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک چار مجلسوں میں چار بار اقرار کرنا چاہیے۔

اس لیے کہ شاید جب بھی اپنے قول سے پھر جائے اور مسلمان کی جان سلامت رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس حد



لیا وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اس نے اقرار کیا۔ جب چار بار اقرار کر چکا۔ تو آپ نے اس کو بلایا اور پوچھا تو وہ یوں تو نہیں ہے؟ وہ بولا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو صحن ہے (یعنی حیب ہے۔ اس کے معنی لوہے کے گڑے)۔ وہ بولا ہاں۔ جب آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کرو (اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہونا ضروری نہیں کہ جابر نے کہا ہم نے اس کو رجم کیا عید گاہ میں (یا جنازہ گاہ میں نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عید اور جنازہ کی نماز کے لیے جو میدان ہوں اس کا حکم مسجد کا نہیں ہے کہ جب حجروں کی تیزی اس کو معلوم ہوئی تو بھاگا۔ پھر ہم نے اس کو حرم میں پکڑا ہاں حجروں سے مار ڈالا۔

۳۳۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرِضْ عَنْهُ فَتَحَسُّ بِقَدَّاءٍ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لَمْ يَأْ رَسُوْلُ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرِضْ عَنْهُ حَتَّى تَتَى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَبْلَغُ جُلُوءٍ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَلْيَنْ أَلْصَقْتُ)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اذْهَبُوا بِهِ فَاذْجُفُوهُ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ بَيْنَ رَحْمَةِ فَرَحْمَتِهِ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَدْلَقْتُ الْجَنْدَرَةَ مَرَبٌ فَأَذْرَقْتُهُ بِالْحَرَةِ فَرَحْمَتِهِ.

۴۴۶- وَرَوَاهُ الْإِسْنَادُ أَبْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهِذَا الْإِسْنَادُ بِمِثْلِهِ.

۴۴۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادُ أَبْنَا وَنَحْوِهِمَا خَمِيعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا ذَكَرْتُ غُفْلًا.

۴۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ رَوَاهُ غُفْلًا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ.

ہی کی قوم انہوں سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ عاصا ہوشیار آئی ہے۔ اس سے یہ نکلا کہ بخون کا اقرار کیا نہیں ہوا اس پر حد واجب ہے اور اس پر اہل عام ہے۔ (نووی)

نووی رحمہ اللہ علیہ نے کہا شافعی اور احمد کے نزدیک جس نے زنا کا اقرار کیا ہو اور وہ پھر بارے وقت بھاگے تو اس کو پھر زنا چاہیے پھر اگر وہ اقرار سے پھر جائے تو اس کو پھر زنا کے درجہ رجم کریں گے۔ اور مالک کے نزدیک اس کا پتہ کر کے مار ڈالا جائے اور حضرت امام شافعی کی دلیل وہ ہے جو ابوالدہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا ہم نے اس کو پھر زنا کیا نہ دیا شاید وہ تو یہ کہ چار بار اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے۔ (ابھی محقق)

۳۳۲۳- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے اعرابین مالک کو دیکھا جب وہ لائے گئے جناب رسول اللہ کے پاس وہ ایک شخص تھے ٹھٹھے، لنگے ان پر چادر نہ تھی (یعنی اس وقت ان کا بدن نکلا تھا)۔ انھوں نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا شاید تو نے (بوسہ لیا ہو گا یا مس کیا ہو گا)؟ اعراب بولا نہیں قسم خدا کی اس نالائق نے زنا کیا جب آپ نے ان کو رجم کیا۔ پھر فرمایا جب ہم لگتے ہیں جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی پیچھے رو جاتا ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز (جیسے بکری جھلک کے وقت چلاتی ہے) اور دیتا ہے کسی کو تھوڑا دودھ (یعنی جھلک کر رہتا ہے) دودھ سے مراد میٹھی ہے) قسم خدا کی اگر اللہ مجھ کو قدرت دے گا ایسے کسی پر تو میں اس کو سزا دوں گا (تاکہ دوسروں کو عبرت ہو)۔

۳۳۲۵- جابر بن سمرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ کے پاس ایک شخص ٹھٹھا مضبوطی سے باندھے ہوئے آیا اس نے زنا کیا تھا۔ آپ نے دوبار اس کی بات کو نالا پھر حکم کیا وہ سگسدا کیا گیا۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا جب ہم لگتے ہیں خدا کی راہ میں جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رو جاتا ہے اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے کسی عورت کو تھوڑا دودھ دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب میرے قابو میں ایسے شخص کو دے گا میں اس کو ایسی سزا دوں گا جو صحیح ہو دوسروں کے لیے۔ روای نے کہا میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی انھوں نے کہا آپ نے چار بار اس کی بات کو نالا۔

۳۳۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتُ مَالِكٍ حِينَ حُيِّىَ بِهِ بِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ قَصِيرٌ أَغْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَضَبَّ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَلْعَلَّكَ)) قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْبِرْ قَالَ فَرَجَمَتْهُ ثُمَّ عَطَبَ فَقَالَ ((أَلَا كَلَّمَا لَفَرْنَا غَارِبِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ أَخَذْنَاهُ لَهْ نَيْبٍ كَتَبْنَا النَّبِيَّ يَنْشُحُ الْكُفَّةَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنْ يَمُوتُ مِنْ أَخِيهِمْ لَأَكْفِيَنَّاهُ عَنْهُ)).

۴۴۲۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَغْضَلُ فِي غَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّتْهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرَجَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَلَّمَا لَفَرْنَا غَارِبِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ أَخَذْنَاهُ يَيْبُ نَيْبِ النَّبِيِّ يَنْشُحُ الْكُفَّةَ الْكُفَّةُ إِنْ اللَّهُ لَا يَمُوتُ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْنَاهُ نَكَالًا)) لَوْ نَكَلْنَاهُ قَالَ فَخَدَّاهُ سَعِيدٌ بِنِ حَبِيرٍ فَقَالَ إِنَّ رِدَّةً أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

۴۴۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ حَنَفِيٍّ وَوَأَقْفَ

(۳۳۲۳) بوسہ لیا ہو گا یا مس کیا ہو گا حضور حضرت کا یہ حکم (وہ اپنے اقرباء سے پھر جائے گا اور اس کی جان بچ جائے) اس حدیث سے یہ ظاہر نہ لایا کہ اگر وہ پھر جائے تو اس سے مواخذہ نہ کرے اور یہ تعلیم حقوق العباد اور مسائمتیں پھر بیان میں کی گئی ہے۔



عَلَيْهِ أَنْ لَا أُوْتِيَ بِرَجُلٍ فَقُلْتُ ذَلِكَ بَالًا نَكَثْتُ بِهِ)) قَالَ فَمَا (( اسْتَغْفِرُ لَكَ وَلِأَمَتِكَ)).

ہے جو کوئی شخص ایسا کرے میرے پاس لایا جائے تو میں اس کو سزا دوں۔ پھر آپ نے دعا کی اس کے لیے نہ اس کو برا کہا (دعا اس لیے نہیں کی کہ لوہ کوئی اس طرح سے یہ کام نہ کر بیٹھے اور برا اس لیے نہیں کہا کہ اس کے گناہ کا تدارک ہو کیا اور اس کی توبہ قبول ہو گئی)۔

۴۲۹- عَنْ ذَاوَدَ بْنِ الْإِسْثَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِهَذَا مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ هَبْيُ بْنُ الْفَضْلِ فَحَبَّذَ اللَّهُ وَهَوَّيْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (( أَمَا بَعْدَ فَمَا بَالُ الْقَوْمِ إِذَا غُرُوا بِتَغْلُفٍ اسْتَحْنَفُ عَنْهُ غَا لَةً نَيْبٌ كَتَبِيْبُ الْفَيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي جِبَالِنَا)).

۴۲۹- وہی جو اوپر گزرنا اس میں یہ ہے کہ آپ شام کو خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی پھر فرمایا بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کا جب ہم جہاد کو جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رو جاتا ہے اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسے کبریٰ اشیر تک۔

۴۳۰- عَنْ ذَاوَدَ بْنِ الْإِسْثَادِ بِهَذَا مَعْنَاهُ فَقَامَ الْحَدِيثُ خَيْرٌ أَنْ فِي حَدِيثِ سَعِيدَانَ فَأَعْرَفَ بِالْأَنْزِي تَلَدَتْ مَرْثَمُو

۴۳۰- اس سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

۴۳۱- عَنْ سَلَمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَتَّى مَجِئْتُ مِنْ مَلَبَكٍ إِلَى هَبْيِ بْنِ الْفَضْلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ (( وَتَحَلَّتِ الرَّجْعِ فَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتَبَّ إِلَيْهِ)) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ نَجِيذٍ ثُمَّ حَتَّى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (( وَتَحَلَّتِ الرَّجْعِ فَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتَبَّ إِلَيْهِ)) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ نَجِيذٍ ثُمَّ حَتَّى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ هَبْيُ بْنُ الْفَضْلِ بَالًا نَكَثْتُ بِهِ

۴۳۱- بریدہ سے روایت ہے ہا میں مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ نے فرمایا اے جلال اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ اور توبہ کر توڑی دور دولت کر گیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ نے ایسا ہی فرمایا جب چوتھی مرتبہ ہوا تو آپ نے فرمایا میں کاہ سے پاک کروں تجھ کو یا رسول اللہ! کہنا سے جناب رسول اللہ نے (لوگوں سے) پوچھا کیا اس کو جوں ہے؟ معلوم ہوا مجنون نہیں ہے پھر فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا

اور شافعی کے نزدیک مرد کے لیے نہ کھڑی ہیں اور اس کے ہاں میں جن قول ہیں۔ ایک یہ کہ سید تک گڑھا مستحب ہے تاکہ اس کا ستر نہ کھلے۔ دوسرا نہ مستحب ہے نہ کھڑا بلکہ حاکم کی رائے پر ہے۔ تیسرا یہ کہ گواہی کی صورت میں مستحب ہے اور اقرار کی صورت میں مستحب نہیں تاکہ اس کو بھانگے کا ستر قلعے۔ (تواریخ ص ۶۱)

(۴۳۱) ☆ قوی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ حد سے گلاٹ ہانا ہے اور یہ صراطِ مستقیم ہے عبادہ بن صامت کی روایت میں ہے کہ جس نے عباد کوئی گلاٹ کیا پھر دیکھا اس کو سزا دی تو وہی گلاٹ ہو گیا۔ اور ہم نہیں جانتے کسی کا شکوک اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا ہے

اور اس کا مدہ سو گھا تو شراب کی بو نہیں پائی پھر آپ نے فرمایا (مازے سے) کیا تو نے زنا کیا؟ وہ بولا ہاں آپ نے حکم کیا وہ پھر دس سے مازے کیا اب اس کے باپ میں لوگ دو فریق ہو گئے ایک تو یہ کہتا مازے چاہے ہو اگلا وہ نے اس کو گھیر لیا دوسرا یہ کہتا کہ مازے کی تو بہ سے بہتر کوئی تو بہ نہیں وہ جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا اور کہنے لگا مجھ کو پھر دس سے مازے دیے دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے بعد اس کے جناب رسول اللہ تشریف لائے اور صحابہ پیٹھے تھے آپ نے سلام کیا پھر پیٹھے فرمایا مازے کو مازے کے لیے صحابہ نے کہا اللہ بخشے مازے میں مالک کو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مازے ایسی تو بہ کی ہے کہ اگر وہ تو بہ ایک امت کے لوگوں میں پائی جائے تو سب کو کافی ہو جائے بعد اس کے آپ کے پاس ایک عورت آئی غامدی (جو ایک شاخ ہے) ازد کی (ازد ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے کی بار رسول اللہ پاک کر دیجئے مجھ کو۔ آپ نے فرمایا اری چل اور دعا مالک اللہ سے بخشش کی اور تو بہ کر اس کی درگاہ میں عورت نے کہا آپ مجھ کو لوٹانا چاہتے ہیں جیسے مازے کو لوٹایا تھا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہو؟ وہ بولی میں بیٹھ سے ہوں زمانے آپ نے فرمایا تو خود؟ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اچھا ظہر جب تک تو جئے (کیونکہ حاملہ کا رجم نہیں ہو سکتا اور اس پر اجماع ہے اسی طرح کوڑے لگانا یہاں تک کہ وہ جئے) پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لی جب وہ جئی تو انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا غامدی جن جگہ ہے آپ نے فرمایا ابھی تو ہم اس کو رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو بے دودھ

حَتَّىٰ إِذَا تَخَالَفَتْ قَرْبَعَةً قَالَتْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ «يَسْمُ أَطْهَرُهَا» فَقَالَ مِنَ الرَّأْيِ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «أَبُو جُنُودٍ» فَأَسْبَحَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُسْتَحْبَبٍ فَقَالَ «أَضْرِبْ خُمْرًا» فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَحْكَمَهُ فَلَمْ يَحْدِ مِنْهُ رِيحٌ عَجَبٌ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُرْكَبْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُحِمَ فَكَفَلَ فَدَسَ فِيهِ بِرَقِيقَيْنِ قَابِلَيْنِ يَقُولُ لَقَدْ خَلَقْتَ لَقَدْ أَصَابْتَ بِهِ حَقِيقَتَهُ وَقَابِلَيْنِ يَقُولُ مَا نَوَيْتَ لَفَضَّلَ مِنْ تَوْبَةٍ مَعَاجِرِ أَنَّهُ حَامٍ بِقِي السَّيْرِ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي بَدَنِهِ ثُمَّ قَالَ لِقَابِلَيْنِ بِالْمُجْحَرَةِ قَالِ قَابِلَوَا بِذَلِكَ يَوْمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَمَّ حُلُوسٌ فَسَلَّمُ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِ بْنِ خَالِدٍ» قَالِ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِصَاحِبِ بْنِ خَالِدٍ قَالِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَقَدْ قَابَ تَوْبَةً لَوْ فَسَمَتْ بَيْنَ أَفْعَى لَوْسَعَتُهُمْ» قَالِ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَابِيَةِ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ «وَيَحْلِكُ الرَّجُلُ جِئْتِ بِمَسْغُوفَةٍ مِنَ اللَّهِ وَتَوْبَةٍ إِلَيْهِ» فَقَالَتْ أُرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي حَتَّىٰ رَدَّدْتَ صَاحِبَ بْنِ خَالِدٍ قَالِ وَمَا ذَلِكَ فَأَلَّتْ إِنْهَا حَتَّىٰ مِنَ الرَّأْيِ فَقَالَ أَلَسْتُ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا «حَتَّىٰ تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ» قَالِ فَكَفَلَهَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّىٰ وَحَشَتْ قَالِ فَأَتَى السَّيْرِ ﷺ فَقَالَ قَدْ وَحَشَتْ الْغَابِيَةُ فَقَالَ «إِذَا لَا تَرْجُمُهَا وَتَذْغُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مِنْ

نور کہ کبریا کہہ دیکھی تو بہ سے معاف ہو چکا ہے۔ اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور قتل میں این مہاس کا اختلاف ہے۔

سلمان اللہ یہ غامدی عورت است اور جرأت میں مردوں سے زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔

کے نہ چھوڑیں گے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ! میں بچے کو دو دو پلوں کا۔ جب آپ نے اس کو درج کیا۔

۳۳۳- حضرت بریدؓ سے روایت ہے ماعز بن مالک اسلمی آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے علم کیا اپنی جان پر اور زنا کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو پاک کریں آپ نے ان کو بچھیر دیا جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے ان کو بچھیر دیا۔ بعد اس کے ان کی قوم کے پاس کسی کو بچھیرا اور ریافت کر لیا ان کی عقل میں کچھ تھوڑے اور تم نے کوئی بات نہ کہی؟ انھوں نے کہا ہم تو کچھ فور نہیں جانتے اور ان کی عقل اچھی ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ پھر تیسری بار ماعزؓ آئے آپ نے ان کی قوم کے پاس بچھیرا اور پھر ریافت کر لیا انھوں نے کہا ان کو کوئی بیماری نہیں نہ ان کی عقل میں کچھ فور ہے۔ جب حقیقی ہوا وہ آئے (اور انھوں نے یہی کہا میں نے زنا کیا ہے مجھ کو پاک کیجئے حالانکہ توبہ سے بھی پاکی ہو سکتی تھی مگر ماعزؓ کو شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہ ہو) تو آپ نے ایک گز حان کے لیے کھدوایا پھر حکم دیا وہ درج کئے گئے اس کے بعد عاتکہ کی عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا مجھ کو پاک کیجئے آپ نے اس کو بچھیر دیا جب دوسرا دن ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے کیوں لوہا دیتے ہیں شاید آپ ایسے پھرنا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو پھر لیا تھا قسم خدا کی میں تو حاملہ ہوں (توبہ زنا میں کیا شک ہے) آپ نے فرمایا چھا کر تو نہیں لو تھی (اور توبہ

يُوضِعُهُ) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَفَعَنِي اللَّهُ قَالَ فَرَحِمْنَا.

۴۴۲- عَنْ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَكَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنْ أَفْعَادِ أَهْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَكَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ (( أَتَطْلُبُونَ بَعْظِي بَلَسَا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا )) فَقَالُوا مَا نَنْتَهِي إِلَّا وَهِيَ لَطْفٌ مِنْ صَلَاحِنَا فِيمَا نَرَى فَأَنَامَ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَتَيْتُمْ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَأَمَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَلَسَ بِهِ وَلَا يَحْتَلِي فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ سَمِعَهُ خَلْرَةً ثُمَّ لَمَزَ بِهِ فَرَجِمَ قَالَ لَمَعَانَتِ الْغَدَابَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَكَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْفَجْرُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تُرَدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدُّنِي كَمَا رَدَدْتُمْ مَاعِزًا فَرَأَى إِلَيَّ لَحْنَتِي قَالَ بَلَى لَا (( فَأَذْهَبِي حَتَّى تَلْبِذِي )) فَلَمَّا وَكَلْتُ أَنَّهُ بِالصَّبِيِّ فِي حِمْرَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَكَلْتُهُ قَالَ (( أَذْهَبِي فَأَرْجِعِيهِ حَتَّى تَطْطِيبِي )) فَلَمَّا فَعَلْتُهُ أَنَّهُ بِالصَّبِيِّ فِي

(۳۳۳) نوٹ: لے کہ اس حد سے یہ ثابت ہوا کہ زانی کی توبہ سے حد ساقط نہ ہو گی اور ایسا ہی چور اور شرابی کی توبہ سے اور بھی صحیح قول ہے اور ایک قول ہمارے مذہب کا اور مالک کا یہ ہے کہ توبہ سے حد ساقط ہو جائے گی اور دیگر ائمہ کی طرف سے پہلے توبہ کر کے توبہ کے نزدیک حد ساقط ہو جائے گی اور ابن عباس کے نزدیک ساقط نہ ہو گی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے خود اس عورت پر نماز پڑھی حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور وہ عاتکہ تھی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس باب میں مالک اور احمد کے نزدیک حلال اور بزرگ لوگ لہذا نہ چسپیں مروجہ پر اور باقی لوگ چارہ لیں اور امام شافعی کے نزدیک سب لوگ چارہ ہیں اور زہری کے نزدیک کوئی نہ چھ

کر کے پاک ہو جائیں جانتی تھ کہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے) تو چاہنے کے بعد آئندہ جب وہ جی تو بہ کرے کہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی آپ نے فرمایا اسی کو تو نے جتا اب جا اس کو دودھ پلا جب اس کا دودھ چھنے تو آ (شافعی اور احمد اور اعلیٰ کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے جتنے کے بعد بھی جب تک دودھ کا بندوبست نہ ہو ورنہ دودھ چھنے تک انتظار کریں گے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک چھنے ہی رجم کریں گے۔) جب اس کا دودھ چھتا تو وہ بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور عرض کرنے لگی اے نبی اللہ کے میں نے اس کا دودھ چیز ادا یا اور یہ کتنا کھانے لگا ہے۔ آپ نے دو بچہ ایک مسلمان کو دے دیا پرورش کے لیے پھر حکم دیا اور ایک گڑھا کھودا گیا اس کے سینے تک اور لوگوں کو حکم دیا اس کو سنگسار کرنے کا۔ خالد بن ولید ایک چتر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑا کر خالد کے منہ پر گر کر خالد نے اس کو برا کہا یہ برا کہا اس کا جب رسول اللہ نے سن لیا آپ نے فرمایا خبر دو اسے خالد ایسا مت کہو جسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز حصول لینے والا (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار ہوتا ہے اور مسکینوں کو ستاتا ہے) ایسی توبہ کرے تو اس کا گناہ بھی بخش دیا جائے (حالا نکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا)۔ پھر حکم کیا آپ نے اس پر نماز پڑھی گئی اور وہ فرما کی گئی۔

۴۴۳- عمر ابن حصین سے روایت ہے ایک عورت حمیدہ کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور وہ حاملہ تھی زنانہ۔ اس نے کہا

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ ظَنَنْتُ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَا لَمْ تَكُنْ أَكَلِ الطَّعَامِ فَذَعَّ الصَّبِيَّ إِلَى رَحْلِ بْنِ الْمُسْلِبِينَ ثُمَّ لَمَزَ بِهَا فَخُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ الْقَوْمَ فَرَحِمُوهَا فُكِبِلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِخَافِ قُرْمِي رَأْسَهَا فَتَشَخَّ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَبَّحَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبًّا إِذَا مَا قَالَتْ ((مَهْلًا يَا خَالِدُ لَوْ أَلْبِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ قَوْمَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْنَسٍ لَغَفِرَ لَهُ)) ثُمَّ لَمَزَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَذُفِنَتْ.

۴۴۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ حَمِيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صہ چڑھے۔ اور قتادہ کے نزدیک اللہ ان پر نازل ہوا ہے میں یہاں تک کہ شہاد اور قتادہ اور اہل حدیث وغیرہ بھی انہیں اس عورت نے توبہ کا نام کیا تھا کہ مرد اس سے بھی دشوار ہے اور میرے نزدیک تو اس عورت کا رجم اور مرد حضرت کی نکل کے فضائل سے اس زمانے کے علماء اور صلوات بھی بڑھ کر ہے۔ اللہ اعلم بالصواب۔

(۴۴۳) ☆ بیان اللہ ایسی عورت کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ اس کو بخشے اور اس کے درجے بلند کرے اور اپنی رحمت سے ہم جملہ گناہ

اے نبی اللہ کے میں نے حد کا کام کیا ہے تو تجھ کو عد لگا دیتے۔ جناب رسول اللہ نے اس کے دلی کو بلایا اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ جب وہ جے تو میرے پاس لے کر آ۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر جناب رسول اللہ نے اس عورت کو حکم دیا اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے۔ نوٹی نے کہا عورت کو ننگا کر دہم کریں گے اور مرد کو کھڑا کر کے جہور کا بھی قول ہے اور مالک کے نزدیک مرد کو بھی ننگا نہیں گے۔ اور بعضوں نے کہا امام کو اختیار ہے۔) پھر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اس کے اس پر نماز پڑھتی حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے توڑنا کیا تھا؟ آپ نے فرمایا اس نے توپ بھی توڑی اور ایسی توپ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو کافی ہو جائے سب کو اور تو نے اس سے بہتر توپ کون سی دیکھی کہ اس نے اپنی جان خدا کے واسطے دے دی۔

۳۳۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جنگی جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے۔ دوسرا اس کا حریف وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا بولا بہت اچھا آپ اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجئے اور قانون

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ سَبَّحَتْ مِنَ الرَّثِي فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصْنَتْ حَدًّا فَأَلْبِسْتُهُ عَلَيَّ فَنَدَعَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَّنَّا فَقَالَ ((أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِنَّا وَضَعْتَ فَلْيَبِي بِهَا)) فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَكَّتْ عَلَيْهَا يَدَاهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فُرِجَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تَصَلَّى عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَنَدَا زَيْدٌ فَقَالَ ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً نَوَّ قَسِبَتْ بَيْنَ مَنَعَيْنِ مِنْ أَهْلِ التَّائِبَةِ تَوْبَتَهُنَّ وَحَلَّ وَجَدَتْ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى)).

۴۴۴- سَمْنٌ نَحْنُ مِنْ أَبِي سَكْبَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشُدُّكَ اللَّهُ إِنَّا قَضَيْتُ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ لِمَحْصَمِ الْأَنْصَارِ وَغَوَّ أَفْقَهُ بَيْنَهُ

حق روایا ہوں کہ یہی مغفرت کرے۔

جو کام اس عورت نے کیا ہے وہ اس وقت میں اچھے اچھے بزرگ عالموں اور دونوں سے بھی دشوار ہے۔ جان دینا تو بہت بڑا کام ہے ذرا سی عزتی یا نہائی تکلیف اور کتنی بھی دین کے کام کے لیے گوارہ نہیں کرتے اور نیکاروں کی طرف شاہد اور چاہی دہی میں ایسے غرق ہیں کہ دین کو پالنے طاعت رکھ دیتے۔

(۴۴۵) یہ نوٹی نے کہا بغیر اس کے لیے بھیہا کہ وہ عورت کو مطلق کرے کہ اس شخص نے اپنے پیٹے سے تھوہ پر زنی جہت کی ہے اور تو اس کو حد خلاف گوارا کتنے سے محراب زنا قرار کرے تو حد تلف و واجب ہو گی بلکہ عورت پر زنی ہو گی اور یہ طویل ضروری کسی لیے کہ زنا کی حد کے لیے انہیں کا بھیہا ضروری نہ تھا بلکہ اگر زانی قرار کرے جب بھی اس کی تعلیم وغیرہ مستحب ہے جیسے اوپر گزر چکا۔



دبچے کچھ گواہت کرتے کہ آپ نے فرمایا کہ اس نے کہا یہاں بیٹا اس کے گھر کو کہ اس نے زنا کیا اس کی بی بی سے۔ مجھ سے لوگوں نے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے اس کا بدل دیا سو بکریاں اور ایک لونڈی۔ پھر میں نے مالوں سے پوچھا انھوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہیے اور ایک برس تک جلا وطن اور اس کی بی بی پر رجم ہے۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تو پھیر لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک برس تک جلا وطن رہے۔ اور اسے انیس (۱۹) شواک مسلکی جو صحابی ہیں) صبح کو تو اس کی عورت کے پاس جا کر وہاں قہر کرے رونا تو اس کو رجم کر۔ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اس نے اقرار کیا آپ نے حکم دیا اور رجم کی گئی۔

۳۳۶- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

باب: ذمی یہودی کو زنا میں سنگسار کرنے کا بیان

۳۳۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ کے پاس ایک یہودی مرد آیا اور ایک یہودی عورت آئی دونوں نے زنا کیا تھا تو جناب رسول اللہؐ تھریف لے گئے یہود کے پاس اور پوچھا تو رات میں زنا کی کیا سزا ہے؟ انھوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں اونٹ پر ایک کا منہ اور ایک کا منہ اور بھین دونوں کی پیٹھ کی راتھی ہے تاکہ لوگ دونوں کا منہ دیکھیں۔ پھر ان کو پتھر لگواتے ہیں آپ نے فرمایا پھر تو رات لاؤ اگر تم حج کہتے ہو۔ دو لے کر آئے اور پڑھنے لگے جب رجم کی آیت آئی تو یہ شخص پڑھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا عبد اللہ بن سلام (یہودیوں کے عالم جو

نَعَمْ فَافْضِلْ بَيْنَهُمَا بِحُكْمِ اللَّهِ وَالَّذِي لِي فَتَال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ أَمْسَرَ كَانَ غَيْفًا عَلَى هَذَا فَرَزْتُ بِأَمْرِي وَإِنِّي أَمْسَرْتُ أَنْ عَلَى لَيْسِي فَارْجَمْتُمْ بَيْنَهُمَا بِحُكْمِ اللَّهِ فَارْجَمُوا هَذَا فَتَالَتْ أَمْلُ الْيَوْمِ فَارْجَمُوا أَمَّا عَلَى لَيْسِي فَارْجَمُوا وَتَقَرَّبُ غَامٌ وَإِنْ عَلَى لَيْسِي هَذَا الرَّجْمِ فَتَال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِحُكْمِ اللَّهِ الْوَلِيدَةِ وَأَلْعَنُكُمْ رَدًّا وَعَلَى الْيَوْمِ جَذْلًا جَانِبًا وَتَقَرَّبُ غَامٌ وَأَعِذْ يَا أَنْتُمْ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اضْطَرَّتْ فَارْجَمْنَهَا )) قَالَ فَذَكَرَ عَلَيْهَا فَاضْطَرَّتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَارْجَمَتْ.

۴۴۶- عَنْ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَحُوتًا

باب رَجْمِ الْيَهُودِ أَهْلِ الذَّمِّ فِي الرُّمَى

۴۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمْسَرْتُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرِي بِيَهُودِيٍّ وَتَهُودِيٍّ قَدْ زَانَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَاءَهُ يَهُودٌ فَقَالَ (( مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ عَلَى مَنْ زَانَى )) قَالُوا نُسُوءٌ وَخَوْفُهُمَا وَنَحْنُ لَهَا وَنُعَذِّبُهَا وَنُعَذِّبُ بَيْنَ وَخَوْفِهِمَا وَنُطْلَقُ بِهَا قَالَ (( فَتَالُوا بِالْأَوْرَاقِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ )) فَمَنَّاوُا بِهَا فَفَرَعُوْهَا حَتَّى يَبَايَرُوا بِأَيِّ الرُّجْمِ وَخَضَعَ الْقَتْلَى الَّذِي يُقْرَأُ بَذَّةً عَلَى آتِهِ الرُّجْمَ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَافِعًا

(۳۳۷) \* روایت ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے ورنہ محسن کیسے ہو گا اور کاروان پر فرار دینا کا بھی حکم ہے۔ اور نکاح کا مقدمہ جب مسلمان کے پاس آئے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہیے۔ اور آپ نے یہودیوں کو

مسلمان ہو گئے تھے) وہ رسول اللہ کے ساتھ تھے انھوں نے کہا آپ اس شخص سے کیسے اپنا ہاتھ اٹھائے۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے لگی۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ دونوں رجم کے گئے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے ان کو رجم کیا۔ میں نے دیکھا مرد عورت کو بچانا تھا چھروں سے اپنی آڑ کر کے (یعنی پھر اپنے اوپر لیتا مبت سے)۔

۳۳۳۸- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے زنا میں دو یہودیوں کو رجم کیا ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی تو یہود جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۳۳۳۹- اسی سند سے بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَمَّ رَفَعَ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَلَمَّا نَحَّضَهَا آتَى الرَّحِمَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيهِمَا وَرَحِمَهُمَا فَلَمَّا رَأَيْتُهُ بَيْنَهُمَا مِنْ الْحَبَاوَةِ يَنْفِيهِ.

۴۴۳۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ فِي الزَّوْنِ يَهُودِيَّتَيْنِ رَحُلًا وَأَمْرًا زَيْنًا فَالْتَمِهُوهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَلَفُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

۴۴۳۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ سَلَفُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرَحْلِيْنِ مِنْهُمْ وَأَمْرًا فَذَرَبَا وَسَلَفَا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاصِغٍ.

۴۴۴۰- عَنْ الْوَلَاءِ بْنِ عَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٍّ مُشْتَمًا مُجَلِّدًا فَذَعَلَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّوْنِ فِي كِتَابِكُمْ )) قَالُوا نَعَمْ فَذَعَا رَحُلًا مِنْ غُلَسَابِهِمْ فَقَالَ (( أَتَشْكُلُونَ بِاللَّهِ الْإِنْبِيَّ الْقَوْلَ الشَّوْكَافَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّوْنِ فِي كِتَابِكُمْ )) قَالَ لَا وَكَوْنَا أَتَمَنَّا نَشْتَدِّي بِهَا لَمْ أَحْصِلْنَا نَحْنَهُ فَرَحِمَ وَلَكِنَّا كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَحْذَيْنَا الشَّرِيفَ تَرَسَّكْنَا وَإِذَا أَحْذَيْنَا الضَّعِيفَ أَفْتَيْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا تَمَلُّوْا فَلَمَّ جَمْعُ عَلَى شَرِّهِ نَقِمْهُ عَلَى الشَّرِيفِ

۳۳۴۰- براد بن عازب سے روایت ہے جناب رسول اللہ کے سامنے ایک یہودی نکلا کوٹے سے کالایا ہوا اور کوڑے کھایا ہوا۔ آپ نے یہودیوں کو بلایا اور فرمایا کیا تم زانی کی جیسی سزا پاتے ہو اپنی کتاب میں؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ان کے عاملوں میں سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں خدا کی جس نے احکامات کو حضرت موسیٰ پر کیا تمہاری کتاب میں زنا کی جیسی حد ہے؟ وہ بولا نہیں۔ اور جو قسم تجھ کو یہ قسم نہ دیتے تو میں نہ کہتا تمہاری کتاب میں تو زنا کی حد رجم ہے۔ لیکن ہم میں سے عزت دار لوگ بہت زنا کرنے کے موجب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کرتے۔ آخر ہم نے کہا سب بیخ ہوں اور ایک سزا ظہر لیں جو شریف و ذلیل سب کو دیا کریں۔ پھر ہم نے حد

ہے روایت کیا کہ اگر ۱۴۱۱ھ کے لیے ذکر اس وجہ سے کہ ان کی تقلید حضور خیر الہی محفل

کالا کرنا کوٹنے سے اور کوڑے لگا کر جم کے بدلے مقرر کیا۔ تب رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ میں سب سے پہلے میرے علم کو زندہ کرتا ہوں جب ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا۔ پھر آپؐ نے حکم کیا وہ یہودی رجم کیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جاری یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یبسلر عون فی الکفر یہاں تک کہ فرمایا ان اوتسم هذه فخلوہ یعنی یہودی یہ کہتے ہیں محمدؐ کے پاس چلو اگر آپؐ کالا منہ کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو اور جو رجم کا فتویٰ دیں تو سچے رہو (یعنی نہ مانو)۔ پھر اللہ نے یہ آیتیں جاری کر دی کہ جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔ یہ سب آیتیں کافروں کے حق میں اتاریں۔

۳۳۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۲- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے  
مسلم کے ایک شخص کو رجم کیا اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک  
عورت کو۔

۴۴۴- اسی سند سے بھی اند کو رہا لا حدیث مروی ہے۔

۳۳۳۔ ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن نبی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہؐ نے رجم کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا سورہ نوراؤ رازے کے بعد اس سے پہلے؟ انہوں نے کہا

[illegible]

٤٤٤- عَنِ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَ وَلَمْ يَذْكَرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نَزُولِ اللَّاحِظِ.

٤٤٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَحِمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحُلًا مِنْ أَسْلَمَ  
وَرَحُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَنَحْنُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ.

٤٤٤ - عَنِ ابْنِ حُرَيْثٍ: هَذَا الْإِسْنَادُ مِثْلُهُ  
فَقِيلَ إِنَّهُ قَالَ وَالْمَرْءُ.

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَحِمَ رَسُولُ اللَّهِ  
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا

☆ (۴۴۴۴) اور غامدہ ایک عورت کو جو اردش سے قہر

۳۳۳) ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فَيَعْلَمُ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَّلْتُ بِالرُّبُوبِ أَوْحَادًا﴾<sup>۱</sup> (اور اس وقت کہ میرے بند میرے بارے میں پوچھیں تو میں اپنے رب سے پوچھ لوں گا کہ وہ جانتا ہے کہ تم نے کیا کیا کیا ہے۔ میں نے اپنے رب سے ایک ہی کو بدل دیا ہے۔)

یہ میں نہیں جانتا

۳۳۳- ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لوطی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے (گواہوں سے یا اقرار سے) تو اس کو حد کے کوڑے لگائے اگرچہ اس کا نکاح ہو چکا ہو کیونکہ لوطی اور غلام پر رجم نہیں ہے اور نہ جھڑکے اس کو۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر حد کے کوڑے لگائے اور نہ جھڑکے اس کو۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اس کی قیمت آئے۔

۳۳۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے چچا گیا لوطی جو عمدہ نہیں دہنا کرے تو کیا سزا ہوگی؟ آپ نے فرمایا اس کو کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر اس کو بچ ڈالو اگرچہ ایک رسی قیمت کی آئے لیکن شہاب کو شک ہے کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا جاوے گا۔

۳۳۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أُتِرْتُ سُورَةُ النُّورِ أَنَّهُ قُلْتُهَا فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ

۴۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( إِنْ زَانَتْ أَمَةٌ أَحَدَكُمْ فَتَجِدْهَا أَلْحَدًا وَتَا يَغْرُبُ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَانَتْ فَلْتَجِدْهَا أَلْحَدًا وَتَا يَغْرُبُ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَانَتْ الثَّالِثَةَ فَتَجِدْهَا زَانَةً فَلْيُغَيِّرْ وَلَوْ يَخْتَلِي مِنْ شَعْرٍ ))

۴۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُؤْتَى إِسْحَاقُ قَالَ بِي حَبِيبِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِّ الْمَرْءِ إِنْ زَانَتْ ثَلَاثًا (( ثُمَّ يُغَيِّرُ فِي الرَّابِعَةِ ))

۴۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ الْمَرْءِ إِنْ زَانَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ فَإِنْ زَانَتْ فَلْيَجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَانَتْ فَلْيَجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَانَتْ فَلْيَجْلِدُوهَا ثُمَّ يَغْرَوْهَا وَلَوْ يَخْتَلِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ (( لَا أَفْعَلُ أَتَعِدُّ الثَّالِثَةَ أَوْ الرَّابِعَةَ وَقَالَ الْقُتَيْبِيُّ فِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالصَّغِيرُ الْحَتَلُ ))

۴۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ قَالَةٍ يَجْنَلُ حَبِيبَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالصَّغِيرُ الْحَتَلُ

(۳۳۳) ☆ نوٹی لے کہ اس سے معلوم ہوا کہ ایک لوطی غلام کو حد لگا سکتا ہے۔ شائقِ ادراکات اور سمجھدار سمجھدار علامہ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ حاکم کا حکم ہے اور تیسری بار کے زنا میں بھی حد لگا جائے۔ اگر کسی بار زنا کیا لیکن حد نہ لگی تو سب بار کے لیے ایک ہی کافی ہے۔ اور بیچنے کا حکم آفتابا ہے۔ جو کہ نزدیک اور دور اور اہل ظاہر کے نزدیک اور باطن ہے۔ اسی مختصراً

۴۴۴۹- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۴۴۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَهُ نِي خَالِدٍ  
الْحُمْصِي عَنْ أَبِي سَلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِي  
حَدِيثِهِ مِثْلَهُ وَالشَّكُّ لِي خَلِيفَتُهُمَا خِيَمًا فِي  
بَيْعَتِهَا فِي النَّبَاةِ لَوْ الرَّابِعَةُ

بَابُ تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النَّفْسَاءِ

۴۴۵۰- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ  
عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتَيْتُكُمْ عَلَى أَرْغَبِكُمْ  
فَحَدُّ مِنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يَحْصِنْ فَإِنَّهُ  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَلَمْ يُرَى  
أَنْ أُخْلَعَهَا فَإِنَّا هِيَ حَبِيبَتُ قَهْلُو بِيْعَتِي  
فَحَصِيَّتْ إِنْ أَلَا جَلَدَهَا أَنْ أَقْلَعَهَا فَذَكَرْتُ  
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((أَحْصَنْتِ)).

۴۴۵۱- عَنْ السَّيِّدِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ  
مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَكَرَ فِي  
الْحَدِيثِ ((أَتْرَكْتُهَا حَتَّى تَمَازِلَ)).

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

۴۴۵۲- عَنْ أَنَسٍ فِي مِثْلِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ سَلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى بِرَحْلِ قَدْ  
خَرِبَ الْخَمْرَ فَخَلَعَهُ بِرَحْلِهِ نَحْوَ لَرْتَبِينَ  
قَالَ وَغَلَّهْ أَبُو تَحْرٍ فَلَمَّا كَانَ عَمْرُ اسْتَشَارَ  
النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَعَدْتُ الْخُلُودَ لِمَا يَنْ  
فَلَمْ يَرَوْا عَمْرُ.

۴۴۵۳- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَنَّى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَحْلِ قَدْ خَرِبَ نَحْوَهُ.

۴۴۵۴- عَنْ أَنَسٍ فِي مِثْلِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: نفاس واپی عورتوں سے حد کے مؤخر کرنے کا بیان  
۴۴۵۰- ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
نے خطبہ پڑھا تو فرمایا لوگو! اپنی لوٹنی نکالو کہ حد لگاؤ غرض وہ  
محسن ہوں یا نہ ہوں۔ کیونکہ جناب رسول اللہ کی ایک لوطی نے  
زنا کیا آپ نے مجھ کو حکم کیا اسے حد لگانے کا دیکھا تو وہ ابھی جی  
تھی۔ میں ڈرا کہیں اس کو کوڑے ماروں وہ مر جائے۔ میں نے  
جناب رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا (جو ابھی  
کوڑے لگا سو قوف رکھا)۔

۴۴۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں اس کو چھوڑ  
دیتا ہوں جب تک وہ اچھی ہو (یعنی نفاس سے صاف ہو۔) یہی حکم  
ہے مریمہ کا اس کو بھی حد نہ ماریں گے جب تک تندرست نہ ہو

باب: شراب کی حد کا بیان

۴۴۵۲- انس بن مالک سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ  
کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اس کو  
دو چھڑیوں سے چالیس مار ماریں اور انہما حضرت ابو بکر نے کیا۔  
جب حضرت عمر کا زہد ہوا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا۔  
عبد الرحمن بن عوف نے کہا سب حدوں میں ابھی اسی کوڑے ہے  
(یعنی حد قذف جو قرآن میں وارد ہے)۔ پھر حضرت عمر نے اسی  
کوڑوں کا حکم دیا (شرابی کے لیے)۔

۴۴۵۳- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۵۴- انس بن مالک سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے

أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ فِي  
الْعَمَرِ بِالْحَبَرِ وَاقْتَالَ ثُمَّ خَلَعَ أَبُو بَكْرٍ  
أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عَمْرٌ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرَّيْفِ  
وَأَقْرَبَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي خَلَعِي الْعَمَرُ فَقَالَ عُبَيْدُ  
الرُّحْمَنِ بْنُ غَوْضٍ أَرَى أَنَّ تَخَلَّعَهَا تَخَافُ  
الْحَبَرُ قَالَ فَخَلَعَ عَمْرٌ ثَمَانِينَ.

۱۱۵۵- عَنْ عِشَامِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ

۱۱۵۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يَضْرِبُ  
فِي الْعَمَرِ بِالْعَمَلِ وَالْحَبَرِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ  
لَنَا خَدِيزُهُمَا وَلَمْ يَذْكُرْ الرَّيْفَ وَالْقَرَى

۱۱۵۷- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الشَّامِيِّ أَبُو سَاسَانَ  
قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأَبِي بَكْرٍ بِالْوَلِيدِ فَذُ  
صَلَّى السُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَرَبَدُكُمْ فَشَهِدَ  
عَلَيْهِ وَجَلَّانَ اسْتَفْعَمَا حُضْرًا أَنَّهُ خَرِبَ الْعَمَرُ  
وَشَهِدَ أَمْرًا أَنَّهُ رَأَاهُ يَنْفَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ  
يَنْفَعًا حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ فَمُ فَاسْأَلْتَهُ فَقَالَ  
عَلِيُّ فَمُ يَا حَسَنُ فَاسْأَلْتَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلاَ  
خَارُهَا مِنْ تَوَلَّيَ فَارُهَا فَكَانَ وَخَذَ عَلَيْهِ فَقَالَ

شراب پینے میں مدد اشافوں اور جو توں سے۔ پھر ابو بکر نے پائیس  
کوڑے لگائے۔ جب حضرت عمرؓ کا زمانہ ہوا اور لوگ نزدیک ہو گئے  
چراگاہوں سے اور گاؤں سے تو انھوں نے کہا تمہاری کیا رائے ہے  
شراب کی حد میں۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا میری رائے تو یہ  
ہے کہ آپ اس کو سب سے اعلیٰ حد کے برابر رکھیں۔ پھر حضرت  
عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے۔

۳۳۵۵- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۵۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم شراب میں پائیس بار بار تھے تھے ٹہنیوں سے اور  
جو توں سے آخر تک۔

۳۳۵۷- حسین بن مغیرہ سے روایت ہے میں عثمان بن عفانؓ  
کے پاس موجود تھا ولید بن عقبہؓ کو لایا گیا انھوں نے صبح کی دو  
رکعتیں پڑھیں تھیں پھر کہا میں زیادہ کرتا ہوں تمہارے لیے تو وہ  
آدمیوں نے ولید پر گواہی دی کہ ایک تو حمران نے کہ اس نے شراب  
پیا ہے۔ دوسرے نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے سے کر رہا  
تھا شراب کی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اگر اس نے شراب نہ پیا ہو تو  
تو نے کاپے کو کرنا شراب کی۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے  
کہا اٹھو اس کو حد لگاؤ یہ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کو کرم اللہ وجہہ

(۳۳۵۷) ۶۶ پس شراب کی حد پر گواہی دیا گواہی شراب پینے پر گواہی دیا ہے تو وہ گواہی شراب پینے کے ہو گئے۔ تو ہی نے کہا اس میں دلیل  
ہے امام مالکؒ کی کہ جو شخص نے کسے شراب کی اس کو حد ملی جائے گی اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ صرف تھے سے حد پڑے گی کیونکہ احادیث  
ہے کہ اس نے ہمارے پاس گواہی دیا اور وہ حق ہے۔ اور وہ کل امام مالکؒ کی قوی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ نے اتفاق کیا ولید کو حد لگانے کے لیے۔

یعنی خلاف کے مزے انھوں نے کوسے لب اس میں جو تکلیف کی باتیں ہیں وہ بھی انہی کو کر سکتے ہیں۔ یہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے  
صالح مشورہ کے طور پر حضرت علیؓ سے کہا کہ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ کوڑے تو ہم لگائیں اور لوگوں سے دشمنی ہم کریں اور خلافت کی لذت  
حضرت عثمانؓ سے لیں۔

تو ہی نے کہا اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کے احکام کی حکمت کرتے تھے۔ اور ان کے حکم اور قول کو سنت  
پالتے تھے اسی طرح حضرت ابو بکرؓ کے۔ اور وہ دو کیا شیعہ کا جو ان کے خلاف سمجھتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلافت راشدین کا فعل اور قول  
ایک کی باتوں میں سنت ہے گو ہم کو اس کی دلیل معلوم ہو اور دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اور حقائق سے



میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ حضرت نے اس کو بیان نہیں فرمایا۔

۳۳۵۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی بھی ہے۔

باب : تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے

۳۳۶۰- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سارسل اللہ ﷺ سے آپ فرماتے کوئی نہ مارا جائے دس کوڑوں سے زیادہ مگر کسی حد میں اللہ کی حدوں میں سے۔

باب : حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے

۳۳۶۱- عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا بیعت کرو مجھ سے اس اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہیں کرنے کے اور نہ اور چوری اور ناحق خون جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا نہیں کریں گے۔ پھر جو کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہو گا اور جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے گا پھر اس کو دنیا میں اس کی سزا ملے گی (یعنی حد لگے گی) تو وہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کے کام کو چھپائے تو (عاقبت میں) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو معاف کر دے چاہے عذاب کر لے۔

۳۳۶۲- ترجمہ دی ہے جو اوپر مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے عورتوں کی یہ آیت پڑھی ان لا یسروکن باللہ شیئا

بِئْسَ مَا تَفْعَلُ يَا صَاحِبَ الْفَرْسِ يَا اَهْلَ مَدَنٍ وَذَٰلِكَ بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْأَلْ عَنْ سُبْحَانَ بَيْتِ الْاِسْتِثْنَاءِ بِمِلَّةٍ

۴۴۶۰- عَنْ اَبِي اُرْوَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (( لَا يُعْطَى اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ))

۴۴۶۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَخْلِسٍ فَقَالَ (( تَابِعُونِي عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اَلَيْسَ خَيْرًا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بِالْخَطِّ فَمَنْ وَفَى بِمَنْكُمُ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَوْرَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبْهُ ))

۴۴۶۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بَيْنَا فِاِسْتِثْنَاءٍ وَزَادَ فِي الْاَحَدِيْثِ قَوْلًا عَلَيْهِ اَيَّةُ النَّسَاءِ اَنْ لَا يُشْرِكْنَ

۳۳۶۰) امام احمد کا بیان مذکور ہے اور مجبور علماء کے نزدیک دس سے زیادہ بھی درست ہیں لیکن مالک کے نزدیک کسی کوئی حد نہیں جہاں تک امام شافعی کے نزدیک آڑھ کو چاہیے سے اور غلام کو نہیں سے زیادہ لگادار مست نہیں اور صحیح امام احمد کا مذکور ہے۔

(۳۳۶۱) نووی نے کہا کہ کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے۔ مگر اس سے دو گناہ ہیں جو سزا شرک کے مذکور ہوئے۔ کیونکہ شرک کی تکفیر نہیں نہ اس کا کفارہ ہے۔



بِاللَّهِ شَيْئًا آتَاةٌ

اختر تک۔

۳۴۶۳- عمارہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسی عورتوں سے لی ان باتوں پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کریں گے کسی کو نہ چوری کریں گے نہ زنا کریں گے نہ اپنی اولاد کو ماریں گے نہ ایک دوسرے پر طوفان جوڑیں گے (یا ہلاک کریں گے) پھر جو کوئی پورا کرے تم میں سے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے کوئی حد کا کام کرے تو اس کو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ ڈھاپ دے اس کے گناہ کو (توقیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے بخش دے۔

۳۴۶۴- حضرت عمارہ بن صامتؓ نے کہا میں ان مردوں میں سے ہوں جنہوں نے بیعت کی تھی جناب رسول اللہؐ سے انہوں نے کہا ہم نے بیعت کی آپ سے ان شرطوں پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے نہ زنا کریں گے نہ چوری نہ خون ناحق جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد میں) نہ لوٹیں گے نہ باغریبی کریں گے (خدا کی اس میں سب گناہ آگئے)۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لیے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہو جائے تو اس کا فیصلہ خدا کی طرف ہے (چاہے معاف کرے چاہے عذاب دے)۔

باب: جانور کسی کو مارے یا کان یا کنوئیں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی

۳۴۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا زخمی کرنا لغو ہے (یعنی اس

۴۴۶۳- عَنْ عِمَارَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا عَلَى النَّفْسِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نُزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ الْوَلَدَانَا وَلَا نَغْضِبَ بَعْضُنَا بَعْضًا (( فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَخْرَجَهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَلَا يَمِمْ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَرَّهَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمَرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ عَقَرَهُ لَهُ ))۔

۴۴۶۴- عَنْ عِمَارَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَمِنَ الصَّغَاةِ الَّذِينَ تَابَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَابَعُهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نُزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ بِهَا بِالْحَقِّ وَلَا نَتَّبِعَ وَلَا نَعْصِيَّ فَالْحَنَّةُ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنَّ غَضِيْبًا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ إِنْ رُمِيَ كَانَ قَضَاءُهُ إِلَى اللَّهِ۔

بَابُ جُرْحِ الْعِصْمَاءِ وَالْمَغْدُونِ وَالْجَبْرِ جَبْرًا

۴۴۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

(۳۴۶۵) نوٹی نے کہا جانور اگر نقصان کرے ان کو بارات کو لیکن اس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اس کیساتھ نہ ہو تو کچھ تادیب نہ ہوگا۔ لیکن اگر جانور کے ساتھ مالک ہو یا کچھ تادیب والا ہو یا سوار ہو وہ مالک یا مالک سے کچھ نقصان کرے تو تادیب ہوگا اور اگر مالک غائب کے نزدیک کسی حالت میں تادیب نہ ہوگا مگر جس صورت میں مالک خود جانوروں کو بھڑکائے (جیسے کہ کوئی پر یا بے)۔ اور لام مالک کے حق

(( الْغَضَاءُ جَوْحُهَا جَبَارٌ وَالْبُزْ جَبَارٌ وَالْمُعْدِي جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ ))۔  
 ۴۳۶۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ لَيْسَ بِمُتَّعٍ حَدِيثُهُ۔  
 ۴۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔

۴۳۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( الْبُزْ جَوْحُهَا جَبَارٌ وَالْمُعْدِي جَوْحُهَا جَبَارٌ وَالْغَضَاءُ جَوْحُهَا جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ ))۔  
 ۴۳۶۹- عَنْ شُعْبَةَ كَلْعَفَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ۔

۴۳۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنوئیں کا زخم لٹو ہے اور کان کا زخم لٹو ہے اور جانور کا زخم لٹو ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

۴۳۶۹- ابو یوسف واصلی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔



ابن زبیر کا ایک ہاتھ ہے۔ اور ثانیہ نے بھی کہا ہے کہ جس جانور کا نقصان رسائی مشہور ہو جائے اس میں تادان ہو گا کیونکہ مالک پر اس کا پانچواں حصہ ضروری تھا۔ اور رات کو نقصان پہنچانے کو تادان مالک کے نزدیک تادان ہے اور لام شافعی کے نزدیک اس صورت میں ہے جب مالک اس کی حفاظت میں کوتاہی کرے ورنہ نہ ہو گا۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک جانوروں کے نقصان کا کسی حال میں تادان نہیں خواہ رات کو خولوں کو۔ اور مجہور کے نزدیک دن میں چھ جائے کا حصہ نہیں۔ اور لیث اور حنبل کے نزدیک حلال ہے۔ اور کان کو جو فرمایا لٹو ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی ایسی جگہ زمین میں کان کھودے یا بئر زمین میں بھر کوئی رو پلنے والا اس میں گر کر مر جائے یا حذر و مزدوری کرنے میں وہاں ہلاک ہو جائے تو اس کا تادان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کھجی یا بئر زمین میں کنواں کھودے اور اس میں گر کر ہلاک ہو یا کنواں کھودنے والا حذر و ہلاک ہو تو اس میں تادان نہیں ہے۔ البتہ اگر وہاں کنواں کھودے یا بئر کے ملک میں بغیر اس کی اجازت کے اور اس سے کوئی ہلاک ہو تو تادان ہو گا۔ اور یہ جو فرمایا رکاز میں پانچواں حصہ ہے تو رکاز کہتے ہیں حیثیت کے زمانے کے خزانے کے۔ جہاز اور اہل قبا کا کہیں نہ ہے۔ اور مجہور علماء کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراقی نے کہا کہ رکاز سے مراد کان ہے اور اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے کیونکہ رکاز کو کان سے علیحدہ بیان کیا۔



بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ وَاللَّحْنِ بِالْحُجَّةِ

۴۴۷۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ اللَّحْنُ بِخُجَّةٍ مِنْ بَعْضٍ فَالْقَضِي لُهُ عَلَى تَعْوِي بِمَا أَسْفَغَ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتَ لَهُ مِنْ حَقِّ أَحِبِّهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ الشَّيْءِ)).

۴۴۷۴- عَنْ جِهَنَّمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَوْلِهِ

۴۴۷۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ حَبْشَةً حَضَمَ بَابَهُ شَحْرَبُوهُ فَمَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِ الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُونَ أَتْلَعُ مِنْ بَعْضٍ فَاحْشَبِ أَنَّهُ صَادِقٌ فَالْقَضِي لُهُ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ الشَّيْءِ فَلْيَحْشِلْهَا أَوْ يَلْزَمْهَا)).

۴۴۷۶- عَنْ الْأَوْعَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ يُونُسَ وَفِي حَدِيثِ مَعْنَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَحْنَةً حَضَمَ بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ.

باب: حاکم کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا

۴۴۷۳- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اس کے موافق حکم دیتا ہوں۔ پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کچھ حق دلاؤں (اور نفس الامر میں وہ اس کا حق نہ ہو) تو اس کو نہ ملے کیونکہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا لے رہی ہوں۔

۴۴۷۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۷۵- حضرت ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بھڑانے والے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور فرمایا میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آج ہے اور ایک دوسرے سے بھڑکات کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں۔ تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دلاؤں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اس کو لے لیا چھوڑ دے۔

۴۴۷۶- اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بھڑانے والے کی پکار سنی ام سلمہ کے دروازے پر۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(۴۴۷۵) بتا دوئی نے کہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آدمی ہوں اس سے یہ فرض ہے کہ آپ کی حالت بھی اور آدمیوں کی سی تھی اور آپ غیب کو نہیں جانتے تھے مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپ کو بتا رہا تھا وہ معلوم ہو جاتی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علم اور فیصلوں میں جو امر اوروں سے ہوتا ہے وہ آپ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپ ظاہر پر حکم کرتے تھے اور لچکی بات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ تو آپ بھی کوہادوسرے پر فیصلہ کرتے اور جو اللہ تعالیٰ جانتا تھا وہر مقدمہ میں آپ کو معلوم ہوتا تھا مگر منظور یہ تھا کہ آپ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر حکم کریں تاکہ امت بھی آپ کی پیروی کرے۔ اور جس لوگوں نے آپ کے اجتہاد میں غلطیاں کر رکھی ہیں وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ ظاہر پر قائم نہیں رہ سکتے تھے پرہیما حکم جو دلیل کے موافق ہو اگرچہ دائرہ کے خلاف ہو غلط نہیں ہے بلکہ وہ حکم صحیح ہے۔ اور اس حدیث سے جوہر علماء جیسے مالک، احمد، شافعی اور احمد کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور کوئی حرام حاکم کے فیصلہ سے حلال نہیں ہوتا اور ابو حنیفہ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہیں ہو تا اور یہ خلاف ہے حدیث بھی اور تفسیر کے۔ (انجی تفسیر)

## باب فضیلة جند

## باب ہند ابو سفیانؓ کی بی بی کا فیصلہ

۴۷۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَحَلَّتْ جَنْدٌ بَشْتٌ عَيْنًا لِمَرْأَةٍ أَبِي سَفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَهَا سَفْيَانَ وَحُلَّ شَجِيعٌ لَا يُغَطِّيهِ مِنْ الشَّقَةِ مَا يَكْفِيهِ وَيَكْفِي نِسِيَّ إِنَّ مَا أَحْلَلْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ خُتَابٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( خُلُوِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَغْرُوفِ مَا يَكْفِيكَ وَيَكْفِي نَيْسَكَ ))

۴۷۸- عَنْ جِسْمٍ هَذَا الْإِسْنَادِ

۴۷۹- عَنْ عَائِشَةَ وَصِيَّ اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ خَالَتْ جَنْدٌ بِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِكَ لَأَرْضِي أَعْلَى عِيَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُبْلِغَهُمُ اللَّهُ مِنْ أَعْلَى عِيَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُبْزِغَهُمُ اللَّهُ مِنْ أَعْلَى عِيَاءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْتَغَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَهَا سَفْيَانَ وَحُلَّ مُشْرِكٍ فَهَلْ عَلَيَّ خَرْجٌ أَنْ أَتَّقِي عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا خَرْجَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْفِي عَلَيْهِمُ بِالْمَغْرُوفِ ))

(۴۷۷) ع عائشہؓ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ حق ہو اور وہ اسے یا یہ اس کو خبر کر کے نہ لے سکے تو اس کے دل میں سے بغیر اجازت کے اپنے حق کے موافق لے لینا درست ہے۔ اور اگر وہ سب بھی جی ہے اور اب حنفیہ اور امام ہانگہ نے اس کو ناجائز کہا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انہی عورت کی بات سننا ضرورت فیصلہ کا حکم اور کسی کام کے درست ہے اور عورت کا لنگن گھر سے بغیر اجازت غارت کے درست ہے۔ یہ سب معلوم ہوا کہ خاتمہ پر رتبہ مانے گا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قتادہ علی القاب درست ہے۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے ابو حنیفہ اور اہل کوثر کے نزدیک جائز نہیں اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک حلال اس میں جائز ہے نہ کہ حلالیہ میں۔ اجماعی فقہاء

نے فرمایا: بھی اور زیادہ تجھ کو محبت ہوگی (جب اسلام کا نور تیرے دل میں سائے گا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پھر ہند نے کہا یا رسول اللہ! ابوسفیانؑ بخیل ہے تو کیا مجھے خرچ ہوگا اگر میں اس کا روپیہ اس کے ہاتھ بچوں پر صرف کروں پھر اس کی اجازت کے؟ آپ نے فرمایا تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں اگر دستور کے موافق خرچ کرے (یہ نہیں کہ اس کا بل لٹا دے اور بے جا خرچ کرے)۔

۳۴۸۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت حبیبہ آئیں اور کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول مجھے سب سے زیادہ پسند یہ بات تھی کہ آپ کے گھروالوں کی ذلت ہو اور آج کے دن مجھے آپ کے گھروالوں کی عزت ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور بھی زیادہ ہوگی۔ پھر ہند نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیانؑ کجوس آدمی ہے۔ کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس کے بل میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر دستور کے موافق ہو۔

باب: بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت

۳۴۸۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے۔ خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم عبادت کرو اس کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس کی دسی سب مل کر کھڑے نہ ہو (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بے قاعدہ بک بک کرنے اور بہت پوچھنے سے (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو اور جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار

۴۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي وَهِيَ بِنْتُ حَبِيبَةَ ابْنِ رُبَيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْكَارِضِ حِينَئِذٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذْبُلُوا مِنْ لَعْنِ عِيَالِي وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْكَارِضِ حِينَئِذٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَجُزُوا مِنْ لَعْنِ عِيَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَيْهَذَا وَاللَّيْلِ نَفْسِي بَيْنَهُ)) ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيئٌ فَهَلْ عَلَيَّ خَرَجٌ مِنْ أَنْ أُلْعِمَهُ مِنَ الْبَرِيِّ لَهُ عِيَالٌ فَقَالَ لَهَا ((لَا إِنَّا بِالْمَعْرُوفِ)).

بَابُ النُّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ الْمَسْأَلِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ

۴۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ ابْنُ اللَّهِ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَبِإِضَاعَةِ نَفْسِكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَغْنَمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلٌ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ)).

گزرے) اور مال کے چہ کرنے سے (یعنی بے فائدہ خرچ کرنے سے جو خدا کی باتوں میں جیسے چنگ وادی آگہی میں) ۳۳۸۲- ترجمہ وہی ہے اور اگر گزرلہ اس میں یہ ہے کہ تین باتوں سے ناراض ہو تا ہے اور پھوٹ کیا بیان نہیں کیا۔

۳۳۸۳- مفیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے شک اللہ عزت اور بزرگی والے نے حرام کیا ہے تم پر تا فرمائی باتوں کی اور زندہ گاڑ دینا لڑکیوں کا (جیسے کفار کیا کرتے تھے) اور نہ دینا (اس کو جس کا دینا بے مال ہوتے ہوئے) اور مانگنا (اس چیز کا جس کے مانگنے کا حق نہیں)۔ اور برا جاتا ہے تین باتوں کو (گو انا کفار نہیں مانتا پہلے تین باتوں میں ہے) بے فائدہ بیک بک اور بہت پوچھنا اور مال کو برہا کرنا۔

۳۳۸۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرلہ اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ نے حرام کیا تھا اسے پورے اور یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے تمہارے اوپر۔

۳۳۸۵- صفی سے روایت ہے مجھ سے مفیرہ بن شعبہ کے غشی نے بیان کیا کہ معاویہ نے مفیرہ کو لکھا مجھے ایسی بات لکھو جو تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ مفیرہ نے لکھا میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے تین باتوں کو۔ ایک بے فائدہ گفتگو (فلاں ایسے تھے فلاں ایسے ہیں۔ سلیم شاہ کی دلاسی بی بی حمی شیر کی چھوٹی)۔ دوسرے مال کو کچا کرنا بے جا خرچ کرنا۔ تیسرے بہت پوچھنا۔

۳۳۸۶- ورا سے روایت ہے مفیرہ نے معاویہ کو لکھا سلام ہو تم پر۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ نے حرام کیا ہے تین باتوں کو اور منع کیا ہے تین باتوں سے۔ حرام کیا ہے باپ کی تا فرمائی کو اور جنتی لڑکیوں کو گاڑ دینا اور نہ دینا جس کو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا

۴۴۸۲- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَلَّغَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَتَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَعْرِفُوا.

۴۴۸۳- عَنْ الْمُفِيرَةِ نَحْوَ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ غُفُوقَ الْآثِمَاتِ وَوَادَ الثَّنَاتِ وَمَنَعًا وَهَاتَ وَكَمَرَةَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)).

۴۴۸۴- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَلَّغَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

۴۴۸۵- عَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي كِتَابُ الْمُفِيرَةِ نَحْوَ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُفِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ)).

۴۴۸۶- عَنْ وَرَاقٍ قَالَ كَتَبَ الْمُفِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ غُفُوقَ الْآثِمِينَ وَالْوَادِيَ وَالْثَّنَاتِ وَلَا وَهَاتَ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ))

وَقَالَ وَتَكَرَّرَ لِسُؤَالٍ وَبِإِسْأَعَةِ الْمَنَالِ.

چاہیے۔ اور منع کیا ہے بے فائدہ یک یک سے اور بہت پوچھ پوچھ کرنے سے اور مال کو چاہ کرنے سے۔

بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَنَبَ

بَاب: جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو

فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

اس کا ثواب

٤٤٨٧- عَنْ أَبِي قَتَابٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْغَنَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْغَنَابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَنَبَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَنَبَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ )).

٤٤٨٧- ابو قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے انھوں نے سنا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر صحیح کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو سوچ کر حکم دے اور غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ہے۔

٤٤٨٨- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَنَلَهُ وَزَادَ فِي عَقِبِهِ الْخَلِيدِيُّ قَالَ تَرِيدُ فَعَدْتُ هَذَا الْخَبْرَ لَمَّا نَحَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَزَمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

٤٤٨٨- سند روچہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٨٩- عَنْ تَرِيدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَدَةَ بْنِ زَيْدٍ الْكَلْبِيُّ بِهَذَا الْخَبْرِ وَيُلْ بِرِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَلْسِنَتَيْنِ خِيَمًا.

٤٤٨٩- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

(٣٣٨٤) ☆ نوٹ کرتے ہیں کہ اگر وہ حاکم ہے جو عالم ہو حکم کے لائق۔ اور جاہل کو حکم دینا درست نہیں اگر وہ حکم کرے تو نیکوکار ہو گا اگرچہ اس کا حکم غلط ہو جائے۔ اور یہی حکم ہے مجتہد کا یعنی اختلاف ہے کہ ہر مجتہد صاحب ہے یا ایک صاحب ہے اور باقی کبھی ہیں کبھی نہیں کو بھی ایک ثواب دیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ اس نے کو شہد کی اور عدالت کی حق کے حامل کرتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں جتنے علماء مجتہدین گزرے ہیں جیسے امام شافعی، امام اسحاق، امام ابو حنیفہ، کوئی امام اہل احمد بن حنبل، امام داؤد، ظاہری، امام سنیان، ثوری، امام دارانی، امام اسحاق، ابن راہویہ، امام بھاری، امام صاحب، امام سہول، امام طبرانی، امام ابن المبارک، امام ابن جریر، امام ابن ابی کثیر، امام ابو نعیم، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، امام حارثی، امام ابو ثور، امام ابن مقفر، امام لیث بن سعد، امام ابن جبر، امام ابن جریر، امام شافعی، ابن سب، لوگوں کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی میں اور جو ثواب ہوا ہے کو ان سے ظاہر اور غلطی ہوئی ہو اور اس وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا اسان انا چاہیے کہ انھوں نے خدا کے واسطے دین میں کو شہد کی اور ان کی برائی یا بد کوئی سے باز رہنا چاہیے۔ ماضی ہو اللہ ان سب بزرگوں سے۔ آمین یا رب العالمین۔



## باب: غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے

۴۴۹۰- عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھو اور میں نے لکھا عید اللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے جحان کے 'مت' حکم کرو آدمیوں میں جب تو غصے میں ہو کیوں کر میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے نہ فیصلہ کرے کوئی دو شخصوں میں جب وہ غصہ میں ہو۔  
۴۴۹۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

## باب: غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا جو دین میں نکالی جائیں

۴۴۹۲- حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس میں نہ ہو (یعنی بغیر دلیل کے وہ روکے)۔  
۴۴۹۳- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔

## باب: كَرَاهَةُ قَضَاءِ الْقَاضِي وَهُوَ غَضَبًا

۴۴۹۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عَتِيبَةَ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِبَيْحَسْتَانَ أَنْ لَا نَحْكُمَ بَيْنَ الْقَتِيلِ وَالْمَتِّ غَضَبًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا نَحْكُمُ أَحَدًا بَيْنَ الْقَتِيلِ وَهُوَ غَضَبًا ))۔

۴۴۹۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي غَرْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي غَرْبَةَ۔

## باب: نَقْضُ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدُّ مُخْتَلَفَاتِ الْأُمُورِ

۴۴۹۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَخَذْتُ فِي أَمْرٍ نَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ))۔

۴۴۹۳- عَنْ عَائِشَةَ وَحِيزِيٍّ أَنَّ عُنَا أَدْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ عَصَى عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ))۔

(۴۴۹۰) ☆ نوٹی کے گواہ یہ بھی حکم ہے جب کوئی کو ایسا معاملہ سے بہت جیت بھرا اور پانچ بہت ہو یا خوش بہت ہو کیونکہ ان حالتوں میں فہم درست نہیں ہو ۱۲ اور دل اور طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس پر بھی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا۔ کیونکہ حضرت نے بھی حروکی نہر کا فیصلہ کیا تھا قاضی کی حالت میں اٹھی

(۴۴۹۲) ☆ جتنی باتوں سے اور مردود ہے اس سے پہنچا جائے اور اس پر عمل نہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث جانتا ہے تمام بدعات اور مختلعات کو جو لوگوں نے دین میں داخل کی ہیں اور دوسری حدیث اس سے بھی زیادہ صاف ہے۔

(۴۴۹۳) ☆ یعنی وہ عمل اللہ سے اس میں کچھ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اسی عمل میں ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے بتایا اور بدعمل کو اس کے کرنے کا حکم ہوا۔ اسی حدیث سے بدعتوں کا سارا اذعان ہے ثواب کی حد ان کا گھرا جائیگا۔ کیونکہ اگر انھوں نے خود بعض کام نہیں کئے تو کیا ہو تا ہے ان کے انھوں نے کئے ہیں اور حدیث تو سب پر رد کرتی ہے۔

### باب بیان خبر الشہود

۴۴۹۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ الْخُضَعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (( أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَتْلٌ أَنْ يُسْأَلَهَا )).

### باب بیان اختلاف المجتہدین

۴۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( يَنْتَظِرُ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذَّئْبُ فَذَهَبَ بَابْنِ إِخْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ أَنْتِ وَقَالَتْ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَخَرَجَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ بَلْكَبَرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سَلِيمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ التَّوْبِي بِالسَّكِينِ أَشْفَقَ يَنْكِحُ فَقَالَتْ الصَّغُرَى لَا يَزَوِّجُنَّ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصَّغُرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ إِلَّا يُؤْمِنُ بِمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدَّةِ )).

### باب : اچھے گواہوں کا بیان

۴۴۹۴- زید بن حباب غنی سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو بتاؤں بہتر کو کون ہے؟ وہ جو اپنی گواہی دلا کرے پوچھنے سے پہلے۔

### باب : مجتہدوں کا اختلاف

۴۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو عورتیں جاری قصص اپنا اپنا بچہ لیے ہوئے اسے میں بھیڑا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا۔ ایک نے دوسری سے کہا تمہارا بچہ لے گیا۔ آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داؤد کے پاس آئیں۔ انھوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا (اس وجہ سے کہ بچہ اس کے مشابہ ہو گا) اگلی شریعت میں ایسی صورت میں بچے کو ترجیح ہو گی یا بچہ اس کے ہاتھ میں ہو گا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان کے پاس آئیں اور ان سے سب سے حال بیان کیا انھوں نے کہا چھری لادیم بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیں گے (اس سے بچے کا کاٹنا مقصود نہ تھا بلکہ حقیقی ماں کا درپافت کرنا منظور تھا)۔ چھری نے کہا اللہ تم پر رحم کرے مت کاٹ بچے کو وہ بڑی کا بیٹا ہے۔ حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھری کو دلا دیا (وہ حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے خلاف حکم دیا اس لیے کہ دونوں مجتہد تھے اور پیغمبر بھی تھے اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی میں گو حکومت تو زنا درست نہیں۔ مگر شاید حضرت داؤد نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہو گا یا صرف بطور فتویٰ کے ہو گا) ابو ہریرہ نے کہا اس حدیث میں میں نے سیکھ کا قصدا ہے جو چھری کو کہتے ہیں تم تو یہ کہہ کر تھے۔

(۴۴۹۴) ☆ یعنی جب کسی کا حق دینا اور باغوان تکلیف ہو تو اور حق دالے کو اس کی گواہی معلوم نہ ہو تو میں بتائے گا کسی کو یہی چاہیے۔ اور یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی نہ چاہی جائے گی اور وہ گواہی دیں گے کہ وہاں مردہ کو گواہ ہے جو بے ضرورت ہو یا چھری یا چھری نہ ہو کوئی دے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۴۹۶- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَحْتَجُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رِوَايَةِ  
مَعْنَى حَدِيثِهِ وَرِوَايَةِ

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِينَ  
بَابُ حَاكِمِ كُودُونِ فَرِيقٍ فِي صَلَاحِ كُرْدَانِ  
بِجَرِّ

۴۴۹۷- عَنْ مَسَامٍ بْنِ مَسْمُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا  
لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي  
عَقَارِهِ جُرْثَةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى  
الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتَ مِنْكَ  
الْأَرْضَ وَلَمْ أَتُبِعْ بِكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي  
اشْتَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بَعَلْتُ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ  
فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ  
الْكُفْرَانُ وَلَكِنَّهُمَا أَخْلَعَا بِي عِلَافًا وَقَالَ  
الْآخَرُ بِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكَبُوا الْعِلَافَ الْجَارِيَةَ  
وَأَنْقِبُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا ))

۴۴۹۸- امام بن مندہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو  
ابو ہریرہؓ نے بیان کیں ہم سے جناب رسول اللہؐ سے کن پھر  
بیان کیں کئی حدیثیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جناب  
رسول اللہؐ نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین  
خریدی پھر جس نے زمین خریدی اس نے ایک گڑا سونے کا بھرا  
ہو اس میں پلایا۔ جس نے خریدی تھی وہ کہنے لگا (بیچنے والے سے)  
تو اپنا سونا لے لے میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں  
خریدا تھا۔ جس نے زمین بیچی تھی اس نے کہا میں نے تیرے ہاتھ  
زمین بیچی اور جو کچھ اس میں تھا (تو سونا بھی تیرا ہے۔ سبحان اللہ  
پاؤں اور مشتری دونوں کیسے خوش نیت اور ایماندار تھے۔ پھر  
دونوں نے فیصلہ چاہا ایک شخص سے وہ بولا تمہاری اولاد ہے؟ ایک  
نے کہا ہمارا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔  
اس نے کہا اچھا اس کے لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو اور اس  
سونے کو دونوں پر خرچ کر دو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی (دو غرض  
صلح کر دی اور یہ مستحب ہے تاکہ دونوں خوش رہیں)۔

## کِتَابُ اللَّقْطَةِ

### پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل

۴۹۸- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَابٍ الْمُشَنَّبِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ جَدُّهُ رَجُلٌ بِأَبِي السَّيِّحِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَاةً عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ (( أَهْوَ  
 جَفَافُهَا وَوَكَاةُهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ  
 صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَتَأْتِيكَ بِهَا فَإِنْ فَتَنَّاكَ الْقَعْمُ  
 فَإِنْ لَكَ أَوْ بِأَعْيُنِكَ أَوْ بِاللَّذَّيْبِ فَإِنْ فَتَنَّاكَ  
 الْإِبِلُ فَإِنْ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا مِيقَاةُهَا وَجِدَاةُهَا  
 فَرُدَّ الْمَدَّةَ وَتَأْكُلِ الشَّعِيرَ حَتَّى يَنْقَاضَ رِثَتَا  
 فَإِنْ نَحَى أَحْسِبُ قِرَانُ عِفَافُهَا ))

۴۹۸- زید بن حباب المشنبی سے روایت ہے ایک شخص بناب  
 رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا لفظ کو۔ آپ نے فرمایا  
 اس کی حلی اور اس کا ذکر تک سال تک پھر اگر اس کا مالک آئے  
 تو دے دے نہیں تو تجھے اختیار ہے (چاہے تو اپنے صرف میں لا۔  
 پھر اس نے پوچھا بھولی ہنگی کبری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ  
 تو تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بیٹھڑے کی ہے۔ پھر اس نے  
 پوچھا بھولے ننگے لوت کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس سے  
 تجھے کیا مطلب ہے؟ اس کے ساتھ اس کی تنگ ہے (نیت میں  
 جس میں کئی دن کا پانی بھر لیتا ہے) اور اس کا جوہ بھی اس کے  
 پاس ہے۔ پانی پیتا ہے درخت کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک  
 اسے پالے۔

(۴۹۸) \* نوٹی لے لیا لفظ یعنی پڑی ہوئی چیز کا لفظ واجب ہے یا مستحب ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے  
 واجب نہیں ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ مالک لکے ہو جہاں امن ہو تو اٹھا لےنا مستحب ہے اور نہ واجب ہے  
 تاکہ مسلمان کا مال تک نہ ہو اور ایک سال تک اس کو تلاش اور شناخت کرنا واجب ہے یا اطلاق کر دہ حقیر شے نہ ہو۔ اور یہ جب ہے کہ اٹھانے  
 والے کی نیت اس کے مالک ہونے کی ہو۔ اور جو صرف حفاظت کی نیت ہو اس کے مالک پیدا ہونے تک تو شناخت واجب نہیں ہے۔ اور صحیح یہ ہے  
 کہ اس صورت میں بھی واجب ہے تاکہ اس کا مالک پیدا ہو۔ اور حقیر شے کو اسے دونوں تک اٹھا سکتی ہے کہ جتنی ہو جائے کہ لب اس کا تنگ نہ  
 آئے گا۔ اور اٹھانے کی صورت یہ ہے کہ جہاں دو چیز ملے وہاں اور پتہ دوں اور مسجدوں اور جمعوں میں پکڑے کہ جس کی کوئی چیز کھوئی ہو وہ  
 میرے پاس پہنچے۔ پھر اگر مدت کے اندر اس کا مالک آجائے اور اپنی شے پہچان لے تو وہ شے اس کے حوالہ کی جائے گی۔ اور اگر کوئی شخص آئے  
 اور اپنے دعویٰ کو ثابت کرے تو پالے والا اگر تصدیق کرے تو پھر دست میں جو تصدیق کرے تو پھر دست ہے اور جب تک گواہ قائم  
 نہ ہو اس وقت تک پالنے والا دینے کے لیے مجبور نہ کیا جائے گا۔ یہ سب جب تک ہے کہ پالنے والا اس کا مالک نہ ہو جائے۔ لیکن اگر سال بھر تک  
 تلاش نہ ہو مالک نہ ملے تو پالنے والے کو اختیار ہے خود اس کو اپنی حفاظت میں بیٹھ رکھے یا اس کا مالک بن جائے امیر یا غریب۔ اور مالک بننے کی یہ  
 نفس ہے کہ زبان سے کہے میں اس کا مالک ہو گیا یا اس میں تصرف کرے یا صرف نیت تک کی کر لی۔ اب اس کے بعد اگر مالک آئے تو حق

۳۴۹۹- ذیہ بن خالد جعفی سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو تلا پھر بیچاں رکھ اس کا ذکر کیا اور اس کی قسم لی (یہ دوسری بیچاں ہے ایک سال کے بعد تاکہ اگر مالک آئے تو اس کو بیچاں کر جان دے سکے اور ایک بیچاں پانے کے بعد ہے مالک کی حاش کے لیے) پھر خرچ کر ڈال اس کو اب اگر مالک آئے تو وہاں اس کو ایک شخص بولا یا رسول اللہ مجھ کو بھٹی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اس کو کھانے دے تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بیٹے کی ایک شخص بولا یا رسول اللہ مجھ کو بھٹے کوٹ کا کیا حکم ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو قسمہ آیا یہاں تک کہ آپ کے رخسارے سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا بعد اس کے آپ نے فرمایا کوٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جو تا ہے منگ یہاں تک کہ اس کا مالک ملے۔

۳۵۰۰- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۰۱- ترجمہ وہی ہے جو لوہے گزر اس میں یہ ہے کہ آپ کا سر اور پیشانی سرخ ہو گئی اور آپ نے ہونے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ایک سال تک تلا پھر اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ تیرے پاس مانت رہے گا۔

۴۴۹۹- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَلْبَةِ قَالَتْ «عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ عَرَفْتُ وَكَلَامَهَا وَخَفَافَتَهَا ثُمَّ اسْتَفْتَيْتُ بِهَا فَإِنْ جَاءَهَا فَلَاذَهَا بِإِلَهِ» قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَةُ الْقَوْمِ قَالَ «عَرَفْتُهَا فَإِنِّي لَأَمْلِكُ أَوْ لَأَعْمِلُ أَوْ لَأَذْذِبُ» قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةُ الْقَوْمِ قَالَ فَتَغْشَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اخْرُجَتْ وَخِشَاءُ أَوْ اخْرُجَتْ وَخِشَاءُ ثُمَّ قَالَ «مَا لَكَ وَلَهَا نَعْمَا جَدَارُهَا وَسَبَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا».

۴۵۰۰- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِشَرْحٍ خَبِيرٍ مَالِكٌ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَنَّى رَحَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلْتُ عَنْ الْقَلْبَةِ قَالَتْ وَقَالَ عَمَرُو فِي الْخَبِيرِ «فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَلَبٌ فَاسْتَفْتِهَا».

۴۵۰۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ يَقُولُ أَنَّى رَحَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوُ خَبِيرٍ اسْتَمِعْتُ بِنَ خَبِيرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَخْبَرْتُ وَخِشَاءُ وَخَبِيرُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرَفْتُهَا سَنَةً «فَإِن لَمْ يَجِبْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَبِيعَةُ جَدَلًا».

۴۴۹۹- اس حدیث سے صحیح ثابت ہے کہ اسے گواہ اور بعد مالک ہونے کے وہ شہید پانے والے کے پاس تک پہنچا دیا جائے تو اس کا تادم لازم ہو گا اور وہ گواہ کے نزدیک لازم ہو گا اور بکری اور اونٹ میں آپ نے فرق کیا جس لیے کہ بکری حفاظت کی محتاج ہے اور اونٹ محتاج نہیں۔ پھر اگر بکری ملے اور سال تک تلا پھر اس کے مالک آیا تو تادم دینا ہو گا اب حنفیہ اور مالک کے نزدیک جوام نہ ہو گا۔ اچھی غفلت

۳۵۰۲- ترجمہ ابن خالد رحمہ اللہ سے روایت ہے جو صحابی تھے جناب رسول اللہ ﷺ کے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا سونا یا چاندی کے نقد کو آپ نے فرمایا اس کا بندھن اور اس کی حسیلی پھان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کر اگر کوئی نہ لکھائے تو اس کو خرچ کر ڈال لیکن وہ مالیت رہے گا حیر سے پاس (اور صرف کر کے) سے پیچھے جب مالک آئے تو جان دینا ہوگا۔ پھر جب اس کا مالک کسی دن بھی آئے تو اس کو لوہا کر۔ اور پوچھا آپ سے لوٹ کر جو بھولا بیٹھا ہو۔ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جو تھے منگنہ رہے پانی پیتا ہے درخت کے پتے کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے اس کو۔ اور پوچھا آپ سے بکری کو آپ نے فرمایا اس کو لے لے کیونکہ بکری بکری ہے یا حیر سے بھائی کی ہے یا بیٹے کی ہے۔

۳۵۵۳- ترجمہ وہی ہے جو پورے گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو پوچھ اس سے حسیلی کو وہ کیسی ہے اور کتنی کو کتنے روپے ہیں اور بندھن کو وہ کیسا ہے؟ پھر اگر وہ بیان کرے تو دے دے اس کو ردہ وہ حیر ہے۔

۳۵۰۳- زید بن خالد رحمہ اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ سے پوچھا نقد کو آپ نے فرمایا سال تک دریافت کر پھر اگر کوئی نہ لکھائے تو اس کا حسیلہ اور بندھن یاد رکھ لے اور کھا ڈال (خرچ کر کے) جب اس کا مالک آئے تو لوہا کر۔

۳۵۰۵- وہی ہے جو پورے گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی پچھانے تو دے دے اس کو نہیں تو یاد رکھ اس کا بندھن اور اس کا تسمہ اور اس کا حسیلہ اور اس کا شمار۔

۳۵۰۶- حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سوید بن عقیل سے سنا وہ کہتے تھے میں اور زید بن صوحان اور سلمان بن

۴۵۰۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْأَنْحَصِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْأَعْمَلِيِّ الْأَنْحَصِيِّ أَنَّهُ قَوْلِي فَقَالَ «إِذَا عَرِضَ وَكَانَهَا وَغَضَّهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَفْهَمْهَا وَلَتَكُنْ وَدُبْعَةً جَدِيدًا فَإِنْ جَاءَ حَاطِبُهَا بَوْمًا مِنَ الشَّجَرِ فَأَذَّهَا إِلَيْهِ» وَسَأَلَهُ عَنْ مِثَالِ ذِيْلٍ فَقَالَ «مَا لَكَ وَلَهَا دَغْهَا فَإِنْ مَغَّهَا جَدَّهَا وَسَبَّحَهَا تَرَدُّ الْمَاءِ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رُثْيَا» وَسَأَلَهُ عَنْ الشَّاةِ فَقَالَ «عَلَّهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ بِأَحَبِّ أَوْ لِلذَّبِّ».

۴۵۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْأَنْحَصِيِّ أَنَّهُ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مِثَالِ الذِّلِّ زَادَ رُبْعَةً فَغَضَّهَا حَتَّى اسْتَرْثَتْ وَحَتَّاهُ وَاقْتَصَرَ الْفَحْبِيَّةَ بِسُحْرِ حَرِيصِهِمْ وَزَادَ «فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَهَا غَضَّهَا وَغَدَّهَا وَوَكَانَهَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ».

۴۵۰۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْأَنْحَصِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْأَعْمَلِيِّ فَقَالَ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ «فَاعْرِضْ غَضَّهَا وَوَكَانَهَا ثُمَّ كَلَّهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَذَّهَا إِلَيْهِ».

۴۵۰۵- عَنْ الْمُسَائِلِ بْنِ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْفَحْبِيَّةِ «فَإِنْ عَرِضَتْ فَأَذَّهَا وَإِلَّا فَاغْرِضْ غَضَّهَا وَوَكَانَهَا وَغَدَّهَا».

۴۵۰۶- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤدَةَ بْنَ عُقَيْلَةَ قَالَ عَرَضَتْ أَمَّا وَزَيْدٌ بْنُ

ربیعہ جہاد کو لکھے میں نے ایک کوڑا چڑا پلا اس کو اٹھالیا۔ زیہ اور سلمان نے کہا بھیکو۔ میں نے کہا نہیں پھینکا بلکہ میں اس کو دریافت کروں گا۔ پھر اگر اس کا مالک آئے گا تو خیر ورنہ میں اپنے کام میں رکھوں گا۔ وہ کہے گئے کہ بھیک پر میں نے نہ مانا۔ ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ کو گیا وہاں ابی بن کعب سے ملا ان سے میں نے کوڑے کا حال بیان کیا اور جو زیہ اور سلمان کہتے تھے۔ انھوں نے کہا میں نے ایک حبشی پائی سواشر فیوں کی جناب رسول اللہ کے زمانے میں کہیں اس کو آپ کے پاس لایا آپ نے فرمایا سال بھر دریافت کر اس کے مالک کو۔ میں نے دریافت کیا کوئی پچھانے والا نہیں ملا پھر میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور دریافت کر۔ میں نے پوچھا کوئی نہ ملا آخر آپ نے فرمایا اس کی کشتی کر اور اس کی حبشی اور اس کے دل میں بھالے پھر اگر اس کا مالک آیا تو خیر ورنہ تو اپنے خرچ میں لا' میں نے اس کو خرچ کیا۔ راوی کو شک ہے اس حدیث میں کہ تین سال دریافت کرنے کے لیے فرمایا ایک سال کے لیے۔

۳۵۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ شعبہ نے کہا میں سترہ سے تیس برس کے بعد تو وہ کہنے لگے ایک سال تک اتلا۔

صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ غَزَايْنِ فَوَحَّدْتُ سُوَيْفًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ لِي دَعْنِي فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِّي أَمْرُهُ فَإِنْ حَادَ صَاحِبُهُ وَإِنِّي أَسْتَشْفَعُ بِهِ قَالَ فَأَلَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَايْنِ فَضَيَّ لِي أَنِّي خَصَعْتُ فَأَلَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَنَسُ بْنُ كَعْبٍ فَأَمْسَرْتُهُ بِشَأْنِ السُّوْحِيِّ وَبَعَثْتُهُمَا فَقَالَ بَنِي وَحَدَّثَ صُرَّةً فِيهَا يَأْتِي بِهَا عَلَى غَدَاةٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَلَيْتُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ غَرَفْتُهَا (( حَوْلًا )) قَالَ فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَبْذُرْ نَعْرُفْهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ (( غَرَفْتُهَا حَوْلًا )) فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَبْذُرْ نَعْرُفْهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ (( غَرَفْتُهَا حَوْلًا )) فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَبْذُرْ نَعْرُفْهَا فَقَالَ اسْقِطْ غَدَاةً وَوَرَاغًا وَوَرَكَاةً فَإِنْ حَادَ صَاحِبُهَا (( وَإِنِّي أَسْتَشْفَعُ بِهَا )) فَأَسْتَشْفَعْتُ بِهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَكَّةَ فَقَالَ لَا أَذِي بِقَلْبِي أَحْوَالُ أَوْ حَوْلُ وَاجِبٍ.

۱۵۰۷- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَوْ أَحْبَرِ الْقَوْمِ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَوَّيْتُ سُوَيْفًا مِنْ غَفْلَةٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَحَّدْتُ سَرْمًا وَأَقْبَضْتُ الْخَبْرَةَ بِوُثْلِهِ يَأْتِي قَرْيَةً فَأَسْتَشْفَعْتُ بِهَا قَالَ شَعْبَةُ فَسَوَّيْتُ بَعْدَ غَسْرِ سَبِينِ يَقُولُ غَرَفْتُهَا عَامًا وَاجِدًا.

۱۵۰۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شَعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ حَبِيبًا لثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ إِلَّا خَمَافَةً مِنْ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ

(۳۵۰۷) امام نووی نے کہا کہ بعض رواہوں میں تین سال تک دریافت کرنے کے لیے منقول ہے یہ راوی کی غلطی ہے یا تین سال تک دریافت کرنا غلط ہے۔ مگر اگر مالک کا خیال ہے اس بات پر کہ ایک سال تک دریافت کرنا کافی ہے۔

عَاشِرِينَ لَوْ تَلَاَنَّهُ وَهِيَ خَبِيثَةٌ سُتَبَّحَ وَزَيَّلَ مِنْ  
أَبِي أُمَيَّةَ وَسَمَّاهُ مِنْ سَلَمَةَ (( فَإِنْ جَاءَ أَحَدُ  
يُخْبِرُكَ بِغَدِّهَا وَوَعَالِهَا وَوَكَايَتِهَا فَاعْطِهَا إِيَّاهُ  
وَرَأَى سُفْيَانَ فِي رِوَايَةٍ وَكَيْفَ وَإِلَّا فَيُحْتَسِبُ  
مَالِكٌ وَهِيَ رِوَايَةُ ابْنِ لُثَيْمٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعَ بِهَا )) .

### باب فِي لِقَاطَةِ الْخَنَاجِ

٤٥٠٩- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ السُّعْمِيُّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لِقَاطَةِ الْخَنَاجِ .

٤٥١٠- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ فَخْرُهُ رَضِيَ  
الله عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( مَنْ أَرَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ  
مَا لَمْ يَعْرِفْهَا )) .

### باب فِي خُرُوجِ خَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنٍ

#### مَالِكِهَا

٤٥١١- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا  
يَخْلُكُنْ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَتَجِبُ  
أَحَدَكُمْ أَنْ تُوَفَّى مَشْرُوعَةً فَتَكْتَسِرَ خِيَرَاتُهُ  
فَيَسْقُطَ طَعَامُهُ إِيَّاهُ تَخْرُجُ لَهُمْ مَشْرُوعٌ  
مَوَاسِيهِمْ أَطْعَمْتَهُمْ فَلَا يَخْلُكُنْ أَحَدٌ مَاشِيَةَ  
أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ )) .

### باب: حاجیوں کی پڑی چیز کا بیان

٣٥٠٩- عبد الرحمن بن عثمان السُّعْمِيُّ سے روایت ہے جناب رسول  
اللہ ﷺ نے منع کیا عجمیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے۔

٣٥١٠- زید بن حباب جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گری ہوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے  
جب تک اس کے مالک کو دریافت نہ کرے (اس سے معلوم ہوا کہ  
نقد کا بچان کرنا اور نکالنا ضروری ہے)۔

### باب: جانور کا دودھ دہنا بغیر مالک کی اجازت کے

#### حرام ہے

٣٥١١- محمد ابن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا  
کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دھوئے مگر اس کی  
اجازت سے۔ کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی کوٹھری میں کوئی  
آئے اور اس کا خرانہ توڑ کر اس کے کمانے کا ٹھلہ نکال لے جائے؟  
اسی طرح جانوروں کے چمن ان کے خزانے میں کمانے کو توڑ کوئی نہ  
دھوئے کسی کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے۔ (مگر جو  
مرتا ہو مارے بھوک کے وہ بھد ضرورت کے دوسرے کا کھانا بغیر  
اجازت کے کھا سکتا ہے۔ لیکن اس پر قیمت لازم ہوگی اور بعض  
سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہ ہوگی۔ اگر مردار بھی  
موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک مردار



کھالے اور بعضوں کے نزدیک غیر کا کھانا۔)

۳۵۱۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۵۱۲- عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ

حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِمْ جَوْبًا

(( قَبِلْتُ )) بِأَنَّ اللَّبَّاتِ مِنْ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ

(( قَبِلْتُ مَعَانِي )) تَحْوِيلًا مَالِكٍ.

باب: مہمان داری کا بیان

باب الضَّيْفَةِ وَنَحْوِهَا

۳۵۱۳- ابو شریح عدویٰ سے روایت ہے میرے کانوں نے سنا

اور میری آنکھوں نے دیکھا جب جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جو

فحش یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے

کہ خاطر دہری کرے اپنے مہمان کی تکلف کے ساتھ۔ لوگوں

نے کہا تکلف کب تک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تکلف ایک دن

رات تک ہے (یعنی ایک دن رات اپنے مقدور کے موافق عمدہ

کھانا کھائے)۔ اور مہمانی تین دن تک ہے (یعنی دو دن معمولی

کھانا کھائے)۔ پھر اس کے بعد جو مہمانی کرے صدقہ ہے۔ اور جو

فحش یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے کہ

تک بات کہے یا چپ رہے۔

۴۵۱۳- عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَابْتَصَرْتُ عَيْنَايَ حِينَ نَكَلَّمَهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( مِنْ

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

جَائِزَتَهُ )) فَأَمَّا وَمَا حَذَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

(( يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ

وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ ضَيْفُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُعْنِ غَيْرًا أَوْ

يَصْنَعْنَا )).

(۳۵۱۳) \* نوٹ کرتے ہیں کہ اس حدیث سے ضیافت کی تاکید ملتی ہے اور شائق اور مالک اور عہدہ دار اور مہمان کا یہ قول ہے کہ ضیافت سنت

ہے واجب نہیں ہے۔ لیکن بعد ازاں امام احمدؒ کے نزدیک ایک دن رات تک واجب ہے۔ اور امام احمدؒ نے کہا کہ وہ واجب ہے جنگل اور گاؤں کے

رہنے والوں پر جہاں مسافر کو چار دیویش کھانا نہیں ملتا اور ضرورتوں پر واجب نہیں ہے۔

یہ حدیث انکا عمدہ ہے کہ اس پر عمل سے انسان تمام آفتوں اور فتنوں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے۔ علم

اخلاق انسان کی دوسرا دست کرنے کے لیے ضروری ہے جسے علم طیبہ یعنی صحت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔ تمام شرور اور بری

باتیں اور آفتیں انسان کی حرکات سے پیدا ہوتی ہیں۔ ازماست کہ برسات اور حرکات کی مصدر غائب ہیں جہاں ہیں زبان اور ہاتھ پاؤں

اور شرکاء۔ پھر جس نے ان چیزوں کو عقل، ہنر اور شرع مستقیم کے قابو میں رکھا وہ اس کو پہنچ گیا۔ اور تمام اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ میں موجود

ہے۔ وہ ہے کہ کوئی حرکت لے کر اپنی بدیہان فکر اور غور اور مراقبہ شرع کے نہ کی جائے جب تک آدمی خاموشی ہے تو بے فکر ہے جہاں

کوئی بات کرنا چاہے یا کوئی کام تو پہلے سوچنا ضروری ہے کہ اس بات یا کام میں کوئی خرابی یا مال میں تو یہ نہ ہوگی۔ اگر غور سے یہ بات ہو

تو مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس بات یا کام کی ضرورت ہو اور نہ بہر حال خاموشی اور سکون بہتر ہے گفت۔

۴۵۱۴- عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَنَاسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الْعِيَالُ لثَلَاثَةِ أَهْلٍ وَخَالِزَتُهُ يَوْمَ وَزَلَّتْهُ وَلَا يَجِدُ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَلِيَهُمْ عِنْدَ أَحَدٍ حَتَّى يُؤْذِنَهُ )) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَخِصْ بُوْزُنَهُ قَالَ (( يَلِيَهُمْ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ تَغْيِرُهُ بِهِ )).

۴۵۱۵- عَنْ شَرِيحٍ الْخَزَنَاسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَهْلَ النَّبِيِّ وَبَسْرَ عَتِيٍّ وَوَعْدَهُ قَبْلِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِجُلِّي حَبِيبِ اللَّهِ وَذَكَرَ بِيَوْمٍ (( وَلَا يَجِدُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَلِيَهُمْ عِنْدَ أَحَدٍ حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِعِيَالٍ )) مَا فِي حَدِيثِهِ وَتَجَعِبُ.

۴۵۱۶- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَدْ تَغَرَّوْنَا فَمَا نَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنْ تَوَلَّيْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلصَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الصَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ )).

۴۵۱۴- ابو شریح خزاعی سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا ثیافت تین دن تک ہے اور اس کا تکلف ایک دن رات تک چاہیے۔ اور کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس طرح اس کو گناہ میں ڈالے گا؟ آپ نے فرمایا اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو کھانے کے لیے۔

۴۵۱۵- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرے کانوں نے سنا آگے نے دیکھا دل نے یاد رکھا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۴۵۱۶- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہم کو بھیجے ہیں پھر ہم اترتے ہیں کسی قوم کے پاس وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر تم اترو کسی قوم کے پاس پھر وہ تمہارے واسطے وہ سامان کر دیں جو مہمان کے لیے چاہیے تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا ان کو چاہیے لے لو۔

(۴۵۱۴) ☆ تو خود بخود اس کی نیت کرے گا کہ بڑا ہے یا آدمی ہے یا گھنٹے سے حرام مال لا کر کھائے گا تو ہر مال میں کناہار ہوگا۔ غرض تین روزے زیادہ رہنا جائز نہیں البتہ اگر وہ خود درخواست کرے یا یہ یقین ہو کہ اس کے زیادہ رہنے سے وہ ناراض نہ ہوگا تو قیاحات نہیں ہے۔ (نوٹی)

(۴۵۱۶) ☆ امام احمد اور لیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور مجہود نے تاویل کی ہے کہ یہ حدیث حطہ کے باب میں ہے جو ہو کہ کسی عورت سے یا اس کی بیعت یا اس کے ساتھ کر لیں تو وہ اپنی حاجت کے موافق ان کے مال میں بھرنے لے۔ یا مرد ہے کہ تم ان سے یہ حق وصول کرو یا ان کی شکایت بیان کر کے یا یہ حدیث اعلیٰ اسلام میں تھی مہمانداری جب واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہو گئی۔ حضرت نے مسلمان کی کافر سے اس شرط پر کہ وہ مہمانداری کریں مسلمانوں کی۔ یہ وہی حدیث ضعیف اور باطل ہیں کیونکہ صحیح کی کوئی دلیل چاہیے اور صحیح شرط پر حضرت نے ان کے زیادہ میں ہوئی نہ کہ رسول اللہ کے زمانہ میں۔ (نوٹی)

## باب استِحْبَابُ الْمُؤَاסَاةِ

### بِفَضْلِ الْمَالِ

۴۵۱۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ نَبِيِّ ﷺ إِذْ حَانَ زَجَلٌ عَلَى رَاسِلَةٍ لَهُ قَالَ فَحَمَلْتُ بَصْرَةَ بَصْرَةٍ وَجَبِينَا وَنَحْنُ مَا قَدَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ فَلْيُؤْتِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيُؤْتِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ فَإِنْ فُذِّكُوا مِنْ أَمْثَالِهِ الْمَالِ مَا ذَكَرُوا حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ بِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ».

## باب استِحْبَابِ خَلْعِ الْإِزْوَادِ إِذَا قُلْتَ

### وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا

۴۵۱۸- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى خَفَمْنَا أَنْ نَتَحَرَّ نَفْسَ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ ﷺ فَخَنَعْنَا مَزَودَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ بَطْنًا فَاسْتَنْعَى زَادَ الْقَوْمِ عَلَى الظُّلْمِ قَالَ فَتَطَلَّوْا لَيْلًا بِأَخْبَرَةٍ كُنْتُمْ هُوَ فَخَرَرْتُمْ كَرَّاتٍ بَعْدَ الْغَضْرِ وَنَحْنُ لَمَرْتَعِ عَشْرَةِ يَمَانَةٍ قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا حَبِيبًا ثُمَّ خَشَوْنَا حَرْبَنَا

(۳۵۱۷) \* بلکہ وہاں مسلمان کا حق ہے جس کو اس کی امتیاز ہو اور یہ ہم آہنگی نہ کر دیا جائے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال میں رکاوٹ کے سوا دوسرا حق نہیں ہے۔

(۳۵۱۸) \* نام تو وہی ہے کہ اس حدیث میں دو مجازے ہیں حضرت کے ایک کو کھانا بڑا بڑا دوسرا پانی بڑا بڑا چاند لڑائی کے کہا ہے مجازوں اس طرح پر حاکم جو حدیث ایمانی کا صرف ہو چاند خانی اس کے عوض دوسرا جو اور پیرا کر دیا یہاں تک کہ سب لوگ میرے ہو گئے اور آپ کے مجازے وہ قسم کے ہیں ایک تو قرآن مجید جو احقر امت ہے۔ دوسرے جیسے کھانا بڑا پانی بڑا چاند اور اس کے اور یہ لفظ اگرچہ احقر ہی

## باب: جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان

### کی خاطر زکوٰۃ میں صرف کرے

۴۵۱۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اسے میں ایک شخص کو غشی پر سوار آپ کے پاس آیا اور دیکھا میں دیکھنے لگا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زاد کہ سواری ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فاضل قوش ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس قوش نہیں۔ پھر آپ نے بہت سی قسم کے مال بیان کئے یہاں تک کہ ہم یہ کہے کہ ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے اس مال میں جو اس کی حاجت سے فاضل ہو۔

## باب: جب قوشے کم ہوں تو سب قوشے ملا دینا

### مستحب ہے

۴۵۱۸- یاس بن سلمہ سے روایت ہے انھوں نے سنا ہے باپ سے وہ کہتے تھے ہم جناب رسول اللہ کے ساتھ نکلے ایک لڑائی میں وہاں ہم کو تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) یہاں تک کہ ہم نے قصد کیا سواروں کے کائنات کا۔ تو جناب رسول اللہ نے حکم دیا ہم نے اپنے قوشوں کو جمع کرنے کا۔ اور ایک چڑا بچھایا اس پر سب لوگوں کے قوشے اکٹھے ہوئے۔ سلمہ نے کہا میں لہا ہوا اس کے ٹاپے کے لیے تو تمہارا کدو داتا تھا جتنی جگہ میں بکری پیچھتی ہے اور ہم لوگ (لنگر کے) چروہ سو گئے۔ پھر ہم سے لوگوں نے کہا

(۳۵۱۷) \* بلکہ وہاں مسلمان کا حق ہے جس کو اس کی امتیاز ہو اور یہ ہم آہنگی نہ کر دیا جائے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال میں رکاوٹ کے سوا دوسرا حق نہیں ہے۔

(۳۵۱۸) \* نام تو وہی ہے کہ اس حدیث میں دو مجازے ہیں حضرت کے ایک کو کھانا بڑا بڑا دوسرا پانی بڑا بڑا چاند لڑائی کے کہا ہے مجازوں اس طرح پر حاکم جو حدیث ایمانی کا صرف ہو چاند خانی اس کے عوض دوسرا جو اور پیرا کر دیا یہاں تک کہ سب لوگ میرے ہو گئے اور آپ کے مجازے وہ قسم کے ہیں ایک تو قرآن مجید جو احقر امت ہے۔ دوسرے جیسے کھانا بڑا پانی بڑا چاند اور اس کے اور یہ لفظ اگرچہ احقر ہی





# ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غففر

- زیر طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلائل وقریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔
- ♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیے گئے ہیں۔
  - ♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
  - ♦ کاغذ طباعت اور جلد بر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نکس ہیں۔
  - ♦ اعلیٰ نظر قابل ذوق اور قابل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک اصول تفسیر۔
  - ♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
  - ♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔